www.KitaboSunnat.com
الاصابة في تمييز الصحابة
اردو
تالیف: علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: مولانا محمد عامر شہزاد علوی
مکتبۃ رحمانیۃ

www.KitaboSunnat.com

الاصابہ فی تمییز الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (اردو)

(صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انسائیکلوپیڈیا)

جلد ۶

تالیف
حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

نام کتاب .... الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین (اردو) جلد ٦

تالیف .... حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم .... مولانا محمد عامر شہزاد علوی

ناشر .... مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

مطبع .... خضر جاوید پرنٹرز

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست مضامین

باب میم کے بعد صاد

باب میم کے بعد ضاد

باب میم کے بعد طاء

باب میم کے بعد ظاء

ان شخصیات کا ذکر جن کا نام معاذ ہے

ان شخصیات کا تذکرہ جن کا نام معاویہ تھا

باب میم کے بعد غین

باب میم کے بعد قاف

باب میم کے بعد کاف

باب میم کے بعد لام

باب میم کے بعد نون

قسم الثانی

باب میم کے بعد حاء

باب میم کے بعد غین

باب میم کے بعد قاف

باب میم کے بعد کاف

باب میم کے بعد لام

باب میم کے بعد نون

باب: میم اس کے بعد هاء

باب: میم اس کے بعد یاء

چوتھی قسم

باب میم کے بعد الف

باب میم کے بعد باء

باب میم کے بعد جیم

باب میم کے بعد حاء

باب: میم اس کے بعد یاء

حرف نون

قسم اوّل

باب نون کے بعد الف

باب نون اس کے بعد باء

باب: نون اس کے بعد یاء

القسم الثانی

باب: نون اس کے بعد زاء

باب: نون اس کے بعد صاد

باب: نون اس کے بعد ضاد

باب: نون اس کے بعد عین

قسم الثالث

باب: نون اس کے بعد الف

باب: نون اس کے بعد باء

باب: نون اس کے بعد جیم

باب: نون اس کے بعد خاء

باب: نون اس کے بعد زاء

باب نون کے بعد سین

باب نون کے بعد صاد

باب نون کے بعد ضاد

باب نون کے بعد عین

باب نون کے بعد ہاء

باب نون کے بعد واؤ

حرف الهاء

قسم اوّل

باب ہاء کے بعد الف

باب ہاء کے بعد باء

باب ہاء کے بعد دال

باب ہاء کے بعد راء

باب حاء کے بعد زاء

باب حاء کے بعد شین - ہشام نامی لوگوں کا بیان

باب حاء اس کے بعد لام

باب حاء کے بعد میم

باب واؤ کے بعد زاء

باب واؤ کے بعد عین

باب واؤ کے بعد فاء

باب واؤ کے بعد قاف

باب واؤ کے بعد کاف

باب واؤ کے بعد لام

باب واؤ کے بعد ھاء

قسم الثانی

باب واؤ کے بعد لام

قسم الثالث

باب واؤ کے بعد راء

باب واؤ کے بعد عین

باب واؤ کے بعد فاء

باب واؤ کے بعد لام

باب واؤ کے بعد ھاء

قسم الرابع

باب واؤ کے بعد الف

آخری حرف یاء

قسم اوّل

باب یاء کے بعد الف

باب یاء کے بعد ثاء

باب الیاء جس کے بعد حاء

باب یاء کے بعد راء

باب یاء کے بعد زاء

باب یاء کے بعد سین

باب یاء کے بعد عین

باب یاء کے بعد غین

باب یاء کے بعد میم

باب یاء کے بعد نون

باب یاء کے بعد سین

باب یاء کے بعد عین

باب یاء کے بعد نون

القسم الرابع

باب یاء کے بعد حاء

باب یاء کے بعد زاء

باب یاء کے بعد سین

باب یاء کے بعد عین

باب یاء کے بعد واؤ

باب میم کے بعد صاد

۸۰۰۴ مصعب بن شیبہ

مصعب بن شیبہ بن عثمان حجبی۔ مسلم بن شیبہ کے حالات میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۸۰۰۵ مصعب بن عمیر [1]

نسب: مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی بن کلاب عبدری۔ کنیت: ابوعبداللہ۔

یہ بھی شروع میں اسلام لانے والوں میں سے یعنی سابقون اوّلون میں تھے۔

ابوعمر [2] فرماتے ہیں کہ یہ بہت پہلے اسلام لے آئے تھے جبکہ نبی علیہ السلام دارارقم میں تشریف رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنی والدہ اور اپنی قوم کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ لیکن عثمان بن طلحہ کو معلوم ہوگیا، اس نے ان کے گھر والوں کو بتا دیا۔ انہوں نے ان کو باندھ کر قید کر دیا تا آنکہ وہ ہجرت کر کے حبشہ تشریف لے گئے۔ پھر مکہ واپس آ کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ جنگ بدر و اُحد میں شریک رہے، بلکہ جنگ اُحد میں تو لشکر کا جھنڈا بھی ان کے پاس تھا اور اسی غزوہ میں یہ شہید ہو گئے۔ [3]

محمد بن اسحاق نے صالح بن کیسان سے اور وہ آلِ سعد کے کسی آدمی سے اور وہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مصعب بن عمیر مکے کے خوش پوش اور ناز و نعمت میں پلے ہوئے نوجوان تھے اور ہمیشہ اپنے والدین کے ساتھ رہتے تھے۔ [4]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ [5] نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام حضرت مصعب کو دیکھ کر رو پڑے کہ یہ کس ناز و نعمت میں پلا ہے اور اب اس کا کیا حشر ہے۔

صحیح ابن حبان میں ہے کہ حضرت مصعب نے اپنی وراثت میں صرف ایک کپڑا چھوڑا جس سے سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اگر پاؤں کی طرف کپڑا کیا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ کپڑا سر کی طرف کر دو اور پاؤں پر اذخر نامی گھاس ڈال کر ڈھانپ دو۔ [6]

ابن اسحاق مغازی [7] میں فرماتے ہیں کہ یزید بن حبیب سے مروی ہے کہ لوگ جب عقبہ اولی سے واپس آئے تو نبی علیہ السلام نے مصعب بن عمیر کو ان کے ساتھ دین کی تعلیم کے لیے بھیج دیا اور انہوں نے پہلی ہجرت حبشہ کی طرف کی پھر مکہ آ کر دوبارہ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور صحیح بخاری [8] میں براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم سب سے پہلے ہجرت کر کے ہم

---

[1] اسد الغابہ (ت: ۴۹۲۹) استیعاب (ت: ۲۵۸۲) تجرید (۷۸/۲) [2] استیعاب (۸۶/۴)

[3] اسد الغابہ (۱۳۴/۴) سیرۃ النبویۃ (۲۴۲/۲) [4] طبقات کبریٰ (۸۲/۳) مغازی (ص ۱۹۳)

[5] ترمذی کتاب صفۃ القیامہ باب حدیث علی (الحدیث: ۲۴۷۶)

[6] ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب مصعب (الحدیث: ۳۸۵۳) مصنف بن ابی شیبہ (الحدیث: ۲۶۰/۳)

دلائل النبوۃ (الحدیث: ۷/۴) [7] سیرۃ النبویہ (۵۹/۲)

[8] بخاری کتاب مناقب الانصار باب مقدم النبی (الحدیث: ۳۹۲۴، ۳۹۲۵)

سے مل گئے۔ ابوداؤد نے یہ بھی اضافہ فرمایا کہ پہلی ہجرت میں ہم سے آ کر مل گئے۔

۸۰۰۶ مصعب ابن امرأة الجلاس

عمیر بن سعد کے حالات میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۸۰۰۷ مصعب الاسلمی [1]

امام بغوی وطبرانی [2] ان کا تذکرہ کرتے ہوئے جریر بن حازم کے طریق سے تخریج کرتے ہیں کہ عبدالملک بن عمیر مصعب اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہماری قوم کا ایک لڑکا حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما دیجئے جن کی آپ قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اس معاملہ میں کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو [3] تو میں تمہاری شفاعت کر سکتا ہوں۔

بزار نے طالوت بن عباد سے نقل کیا اور وہ جریر سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالملک سے مروی ہے مدینہ میں ایک غلام تھا جس کی کنیت ابومصعب تھی۔ پھر لمبی حدیث بیان فرمائی اور فرمایا کہ یہ حدیث صرف اسی سند سے مروی ہے اور امام عسکری فرماتے ہیں یہ مرسل ہے۔

میں کہتا ہوں: بزار کی روایت میں بظاہر ارسال ہے لیکن اس میں ابومصعب کا ذکر ہے اور ان کے علاوہ باقی روایتوں میں وصل ظاہر ہے، لیکن عبدالملک راوی مدلس ہے یعنی اپنے استادوں کو چھپا لیتا ہے۔

باب میم کے بعد ضاد

۸۰۰۸ مضارب بن زید العجلی [4]

انہوں نے بھی دورِ نبوت پایا اور سیف نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور یہ مثنی بن حارثہ کے کمانڈروں میں سے ہیں۔ اور جب اہل عراق سے جنگ کرنے کے لیے چلے تو ان کے امراء مقدمة الجیش میں تھے۔ اور یہ ۱۳ھ کی بات ہے۔ پھر یہ اس کے بعد جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔

۸۰۰۹ مُضرّح

ان کا ذکر مُطرّح میں گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٢٦) تجرید (٧٨/٢)

[2] معجم الکبیر (الحدیث: ٣٦٥/٢٠)

[3] مصنف ابن ابی شیبہ (الحدیث: ٤٧٥/٢) معجم الکبیر (٨٥١/٢٠) مجمع الزوائد (الحدیث: ٣٦٩/١٠) جامع المسانید (٣٢٤/١١)

[4] اسد الغابہ (ت: ٤٩٣٠) تجرید (٧٨/٢)

۸۰۱۰ مضرّس بن سفیان [1]

نسب: مضرس بن سفیان بن خفاجہ بن نابغہ بن عتر بن حبیب بن وائلہ بن دھمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ھوازن۔ لقب: نصری۔ بقول ابن کلبی: یہ نبی علیہ السلام کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک ہوئے تھے۔

۸۰۱۱ مضرس بن عمرو ثعلبی

ابوعمرو شیبانی غنی کے انساب میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف ملا ہے۔

۸۰۱۲ مضطجع بن اثاثہ [2]

مصطجع بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب، لقب: قرشی، مطلبی یہ مسطح کے بھائی ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے شرکاء بدر میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۸۰۱۳ مضطجع

یہ ایک دوسرے شخص ہیں جن کا ذکر منبعث کے تحت آئے گا۔

باب میم کے بعد طاء

۸۰۱۴ مطاع اللخمی

مسعود بن ضحاک کے حالات میں گزر چکا ہے۔

۸۰۱۵ مُطرح بن جندلہ [3]

ان کو جدالہ سلمی بھی کہا جاتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں روایت کی ہے زیدقی کے طریق سے کہ محمد بن سیرین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بنوسلیم کا ایک دیہاتی مطرح بن جندلہ نبی علیہ السلام سے پوچھنے لگا، اے اللہ کے رسول! آپ کی اُمت کو نوح علیہ السلام کی اُمت پر کتنی فضیلت حاصل ہے؟ تو نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جتنی فضیلت اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوقات پر ہے...الخ۔ [4]

ابن نقاش نے موضوعات میں اس کی تخریج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نبی علیہ السلام نے ان کا نام مطرح ابن الاسلام رکھا تھا۔ اور اسمٰعیل بن ابی زیاد سامی نے لیث بن ابی سلیم کی تفسیر میں ضحاک سے روایت نقل کی ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے لیکن اس میں ان کو مطرح بن جدالہ کہا گیا ہے، ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ۴۹۳۳) تجرید اسماء الصحابہ (۷۸/۲)

[2] اسد الغابہ (ت: ۴۹۳۲) تجرید (۷۸/۲)

[3] اسد الغابہ (ت: ۴۹۳۸) تجرید (۷۹/۲)

[4] جامع المسانید (۳۲۵/۱۱) اسد الغابہ (ت: ۴۹۴۰) تجرید (۷۹/۲)

٨٠١٦ مطرف بن بُهصُل

نسب: مطرف بن بهصل بن کعب بن قشع بن دلف بن ہیصم بن عبداللہ بن جرماز بن مالک بن زمان بن عمرو بن تمیم التمیمی مازنی۔ اعشیٰ کے حالات میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے، اور مزید نھلہ بن بہصل کے تحت آئے گا۔ ان شاء اللہ

٨٠١٧ مطرف بن خالد[1]

مطرف بن خالد بن نھلہ الباہلی۔ ابواحمد عسکری نے صحابہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا کہ یہ مسلمان ہوگئے تھے اور نبی علیہ السلام نے ان کو ایک فرمان لکھ دیا تھا۔

اور بقول رشاطی مطرف الباہلی فتح مکہ کے بعد نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ان کو فرمان لکھ دیا تھا جس میں زکوٰۃ صدقات کے فرائض کی تفصیل تھی۔

ابن شاہین فرماتے ہیں: مطرف بن کاہن الباہلی جو بنوفریص میں سے ہیں پھر حدیث بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عمرو بن مالک نے منذر سے روایت کیا ہے کہ حسین بن محمد بن علی نے علی بن محمد مدائنی سے انہوں نے ابومعشر سے انہوں نے یزید بن رومان سے کہ محمد بن اسحاق اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مطرف بن کاہن الباہلی بنوفریص قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے یہ فتح مکہ کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ ہم اسلام پر راضی ہیں اور ہم نے اللہ کے دین کا معائنہ کرلیا ہے آسمانوں میں اور یہ بھی ہم نے دیکھ لیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم نے آپ کی ہر اس بات میں تصدیق کی جو آپ کی زبان مبارک سے نکلی۔ لہٰذا آپ ہمارے لیے فرمان لکھ دیں تو نبی علیہ السلام نے یہ لکھا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مطرف بن کاہن کے لیے اور باطلہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ہر اس آدمی کے لیے جوان کے گھر میں رہائش پذیر ہو کہ جو بھی کسی بنجر زمین کو آباد کرے جس میں جانوروں کے لیے چراگاہیں ہوں تو وہ زمین اسی شخص کی ملکیت ہوگی اور اس پر ہر تیس گائیوں میں ایک بوڑھی گائے ہوگی اور ہر چالیس بکریوں میں یک سالہ بکری ہوگی اور ہر پچاس اونٹوں میں ایک یک سالہ اونٹنی ہوگی.... الخ۔[2] اور آخر میں یہ بھی ہے کہ مطرف واپس جاتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

شام کے وقت رقص کرتی اونٹنیوں کے رب کی قسم آٹھویں سال اور جوان اونٹ کے ہر جانب۔ چند اشعار میں نبی علیہ السلام کی تعریف کی۔ اس سے بخوبی یہ بات معلوم ہوئی کہ ان کا تعلق باہلہ سے تھا۔

ابوعبید البکری اپنی معجم میں فرماتے ہیں کہ یعقوب نے کہا کہ بیشہ ایک وادی ہے تھامہ کے پہاڑوں کی طرف سے اور بعض نسخوں میں ہے کہ بنی ہلال کے پہاڑوں سے اور بعض نسخوں میں سلول کا ذکر ہے اس سے یقینی معلوم ہوتا ہے کہ یہ باہلی ہیں۔

٨٠١٨ مطرف بن عبداللہ

نسب: مطرف بن عبداللہ بن اعلم بن عمرو بن ربیعہ، لقب: عقیلی۔ ابن سعد اور رشاطی نے وفد بنی عقیل میں ان کا بھی تذکرہ فرمایا

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٤٠) تجرید (٧٩/٢) [2] شرح معانی الآثار (١١٨/٣)

اور ابن سعد تو فرماتے ہیں کہ ہشام بن محمد بن سائب کلبی روایت کیا ہے کہ بنو عقیل کے ایک آدمی نے اپنی قوم کے مشائخ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ ہم بنو عقیل کے کچھ آدمی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں ربیع بن معاویہ بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل اور مطرف بن عبداللہ بن اعلم بن عمرو بن نہیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل تھے۔ ان سب حضرات نے نبی علیہ السلام کے دست اقدس پر بیعت کر کے اسلام قبول کر لیا اور اپنی قوم کے دیگر لوگوں کے لیے جو کسی وجہ سے نہیں آ سکے تھے ان کی طرف سے بیعت کر لی۔ نبی علیہ السلام نے ان کو عقیق نامی زمین لکھ کر ان کے نام کر دی جو بہت سرسبز و شاداب چشموں اور کھجوروں والی زمین تھی۔ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے جب تک یہ لوگ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، بات سنیں اور مانیں، اس جیسا حق معلوم نہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے: وہ خط مطرف کے پاس تھا۔

۸۰۱۹ مطرف بن کاھن

مطرف بن خالد کے تحت ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۸۰۲۰ مطر بن زرّاع

ان کو ابن فیل بھی کہا جاتا ہے، ان کا تذکرہ اگلے نمبر کے بعد آئے گا۔

۸۰۲۱ مطر بن عکامس السلمی [1]

ان کو کوفیوں میں شمار کیا جاتا ہے اور بقول ابن حبان ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا ہے، لیکن امام طبرانی [2] کے ہاں ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ عثمان دارمی ابن ابی حاتم نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ یہ نبی علیہ السلام سے ملے ہیں تو انہوں نے فرمایا: مجھے کچھ پتہ نہیں اور ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ اور عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے پوچھا کہ یہ صحابی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ مشہور تو نہیں ہے۔ پھر پوچھا کہ ان کی کوئی روایت ہے؟ تو انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ اور بقول بردیجی ان سے صرف ابو اسحاق نے روایت لی ہے۔ اور ان کے صحابی ہونے کی بات صحیح نہیں ہے۔ اور بقول ابو احمد عسکری بعض ان کے صحبت کی قائل نہیں اور بعض نے ان کو صحابہ میں شامل کیا ہے۔

نبی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں یہ فیصلہ فرما لیتے ہیں کہ فلاں جگہ پر اس کی روح قبض کی جائے گی تو اس بندے کے لیے اس جگہ کوئی ضرورت اور حاجت پیش کر دیتے ہیں۔ [3] عبداللہ بن احمد نے زیادات مسند میں اس کی تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذی [4] نے تخریج کرنے کے بعد فرمایا یہ حسن غریب ہے اور مطر کی اس کے علاوہ اور کوئی روایت مشہور نہیں ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح فرمائی ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ۴۹۳۵) استیعاب (ت: ۲۵۸۳) تجرید (۷۹/۲)

[2] مستدرک حاکم (الحدیث: ۴۲/۱) معجم الکبیر (الحدیث: ۷۸۵/۲۰)

[3] مسند احمد (الحدیث: ۲۲۷/۵) مجمع الزوائد (الحدیث: ۲۱/۶) جامع المسانید (۳۲۸/۱۱)

[4] ترمذی کتاب القدر باب ما جاء فی ان النفس تموت حیث ما کتب لها (الحدیث: ۲۱۴۶)

۸۰۲۲ مطر بن هلال الغنوی [1]

ان کو مطر بن فیل بھی کہا جاتا ہے اور بقول ابن حبان یہ مطر بن زراع ہیں جن کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔

امام بغوی رحمہ اللہ نے یحییٰ بن حماد کے طریق سے مطر بن عبدالرحمٰن اعنق سے روایت کیا ہے کہ عبدالقیس کی ایک عورت نے مجھے بتایا (جن کو ام ابان بنت وازع بن زرّاع کہا جاتا تھا) کہ ان کے دادا زرّاع اشج عبدالقیس سے نبی علیہ السلام کی خدمت میں جانے کے لیے اپنے بیمار بیٹے اور ماں شریک بھائی کو لے کر نکلے۔ عبدالقیس میں سے مطر بن فیل عنزی نامی کوئی بندہ نہیں۔ تو اشج نے اس سے کہا تو ہمارے ساتھ نکلا ہے، ایک [2] پاگل شخص کو لے کر اور ایک دوسرا شخص جو ہم میں سے نہیں۔ تو اس نے کہا کہ اس پاگل شخص کے لیے نبی علیہ السلام دعا فرمائیں گے، امید ہے کہ اللہ اس کو شفا دے دیں اور باقی رہا عنزی تو وہ میرا ماں شریک بھائی ہے جس کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔

ابن مندہ نے موسیٰ بن اسماعیل کے طریق سے مطر سے تخریج کی ہے لیکن انہوں نے مطر بن ہلال فرمایا ہے۔

اور بزار نے ابوداؤد طیالسی کے طریق سے مطر سے بسندہ زراع تک تخریج کیا ہے کہ وہ سفر کے ارادہ سے نکلے اور ان کے ساتھ اشج بھی تھے جو کہ اپنے پاگل بیٹے کو لے کر نکلے جس کا نام مطر تھا اور ایک اس کا بھائی بھی تھا.... الخ۔ [3] اور ان کا تذکرہ صحار بن عباس، اور جہم بن قثم کے حالات میں گزر چکا ہے۔

۸۰۲۳ مطر اللیثی

ان کا تذکرہ مکیتل کے حالات میں ہے۔

۸۰۲۴ مطر العنزی

یہ عبدالقیس کے اتحادی ہیں اور عقبہ بن جروہ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ صحار بن عباس کے حالات میں ہو چکا اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ وہی مطر بن فیل ہیں جن کا تذکرہ ابھی گزرا ہے۔

۸۰۲۵ مطعم بن عبیده البلوی [4]

ابن یونس ان کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں اور ربیعہ بن لقیط نے ان سے روایت لی ہے۔ ابن مندہ نے ان کی حدیث کو ابن لہیعہ کے طریق سے اسحاق بن ربیعہ بن لقیط سے تخریج کیا ہے کہ ان کے والد ربیعہ نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ایک فتنے کے معاملہ میں نکلا تو ان کے دروازے پر مطعم بن عبیدہ بلوی سے ملا تو انہوں نے کہا کہ نبی علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ لیا

---

[1] اسد الغابہ (ت: ۴۹۳۷) استیعاب (ت: ۲۵۸۴) تجرید (۷۹/۲)

[2] ابوداؤد کتاب الادب باب فی قبلة الرجل (الحدیث: ۵۲۲۵) معجم الکبیر (الحدیث: ۵۳۱۳/۵) (۵۳۱۴/۵) الآحاد والمثانی (الحدیث: ۳۰۴/۳) (الحدیث: (۳۰۶/۳) مجمع الزوائد (الحدیث: ۳۹۰/۹) تاریخ الکبیر (۴۴۷/۳)

[3] ابوداؤد کتاب الادب با فی قبلة الرجل (الحدیث: ۵۲۲۵)

[4] اسد الغابہ (ت: ۳۹۴۲) تجرید (۷۸/۲)

تھا کہ میں سنوں اور اطاعت و فرمانبرداری کروں امیر کی اگر چہ وہ کٹے ہوئے [1] اعضاء والا کالا سیاہ ہی کیوں نہ ہو۔ بقول ابن مندہ: یہ حدیث غریب ہے۔

۸۰۲۶ مطعم اخر

ان کا تذکرہ حارثہ کے حالات میں گزر چکا ہے۔

۸۰۲۷ المطلب بن ازھر [2]

مطلب بن ازھر بن عبدعوف زھری۔ عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدعوف کے چچا کے بیٹے ہیں۔ ابن اسحاق نے مہاجر بن حبشہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا کہ یہ وہیں فوت ہو گئے تھے اور ان کا وارث ان کا بیٹا عبداللہ بنا جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ اسلام میں سب سے پہلا وارث ہے اور بقول واقدی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ کی تھی تو ان کا بیٹا عبداللہ پیدا ہوا۔

اور بقول ابن الکلبی انہوں نے اور ان کے بیٹے عبداللہ نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور یہ دونوں وہیں حبشہ میں فوت ہو گئے۔ اور مطلب کے ساتھ ان کی بیوی رملہ بنت ابی عوف بن صبیرہ بن سُعَید بن سعد بن سہم سہمی بھی تھی۔

۸۰۲۸ المطلب بن ابی البَختری

نسب: المطلب بن ابی البختری بن حارث بن اسد بن عبدالعزی القرشی الاسدی۔ ان کا والد بدر کے روز کافر مارا گیا۔ اور یہ اس کے بعد زندہ رہے اور یہ اسود کے بھائی ہیں جن کا ذکر الف کی تختی میں گزر چکا ہے۔ زبیر بن بکار ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ اپنے بھائی کی طرح بھاری جسامت والے تھے۔

۸۰۲۹ المطلب بن حنطب [3]

نسب: مطلب بن حطب بن حارث بن عبیداللہ بن مخزوم، کنیت عبداللہ بن حطب کے والد ہیں۔ ابن اسحاق نے بدر کے قیدیوں میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر یہ مسلمان ہو گئے اور عبداللہ بن حطب کے حالات میں ان کی حدیث گزر چکی ہے، جس کی سند میں اختلاف ہے۔

۸۰۳۰ المطلب بن ربیعہ [5]

نسب: مطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن حارث کے طریق سے مطلب بن ابی وداعہ سے تخریج کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے گویا کہ کچھ سنتے ہوئے آرہے تھے۔ پھر پوری حدیث بیان کی جس میں یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا فرمایا اور سب سے بہترین قبیلہ میں مجھے

---

[1] جامع المسانید (۳۲۹/۱۱) [2] اسد الغابہ (ت: ٤٩٤٣) استیعاب (ت: ٢٤٤٠) تجرید (٧٩/٢)

[3] سیرۃ النبویہ (٦/٤) [4] اسد الغابہ (ت: ٤٩٤٤) استیعاب (ت: ٢٤٤١) تجرید (٧٩/٢)

[5] اسد الغابہ (ت: ٤٩٤٥) استیعاب (ت: ٢٤٤٢) تجرید (٨٠/٢)

پیدا فرمایا۔ ❶

مغازی ابن اسحاق ❷ میں ہے کہ ابووداعہ جنگ بدر میں قید ہو کر آیا تھا تو نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس کا ایک عقلمند، مالدار، تاجر بیٹا ہے۔

اور انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت لی ہے جو کہ صحیح مسلم میں زہری کی روایت سے موجود ہے کہ سائب بن یزید مطلب سے اور وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں بیٹھ کر ❸ نفل نماز پڑھنے کے بارے میں پھر اس روایت کو ان کے بیٹوں جعفر، کثیر، اور عبدالرحمٰن اور ان کے پوتے ابوسفیان بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کیا ہے۔

امام بغوی اور ابن شاہین نے عکرمہ بن خالد کے طریق سے جعفر بن مطلب بن ابی وداعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کو مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے یعنی آپ نے اس کی تلاوت کے دوران سجدہ فرمایا۔ عبدالمطلب کے حالات میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ بقول بغوی: مطلب بن ربیعہ ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عبدالمطلب بن ربیعہ ابن شاہین نے صباح بن یحییٰ کے طریق سے یزید بن ابی زیاد سے ان کی ایک روایت تخریج کی ہے۔ عبداللہ بن حارث ان سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے: ''جس نے عباس کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی''۔ ❹

(۸۰۳۱) المطلب بن ابی وداعہ ❺

حارث بن ضبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم۔ نسبت: قرشی، سہمی۔ ابن سعد نے مسلمانانِ فتح مکہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

بقول واقدی: یہ مدینہ کے رہائشی تھے اور وہیں ان کی ایک حویلی تھی اور ایک زمانہ تک وہیں رہے۔ اور ابن الکلبی فرماتے ہیں یہ نبی علیہ السلام کے ہم عصر تھے اور بقول ابوعبیدہ ان کو بارگاہِ نبوت کی صحبت کا شرف بھی حاصل تھا۔

انہوں نے نبی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے جو کہ مسند احمد ❻ میں عکرمہ بن خالد تک صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔ مطلب بن ابی وداعہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کو سورۂ نجم کی تلاوت میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر اس حدیث کے آخر میں فرماتے ہیں کہ میں نے بھی کبھی سورۂ نجم میں سجدوں کو نہیں چھوڑا۔ یہ عبدالرزاق کی معمر سے روایت تھی، جبکہ رباح بن زید نے معمر سے روایت کرتے ہوئے عکرمہ بن خالد اور مطلب کے درمیان جعفر بن مطلب کو بھی داخل کیا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ میں اس وقت کافر تھا اس لیے میں نے سجدہ نہیں کیا۔ لیکن اب جس کسی سے بھی میں یہ سورۃ سنتا ہوں سجدہ کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

---

❶ اتحاف السادۃ المتقین (الحدیث: ۸۹/۹) مناقب الشافعی للبیہقی (الحدیث: ۴۶/۱)

❷ سیرۃ النبویۃ (۲۱۹/۲)

❸ مسلم کتاب صلاۃ المسافر باب جواز النافلۃ قائما او قاعدًا (الحدیث: ۱۷۰۹)

ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الرجل یتطوع جالسا (الحدیث: ۳۷۳) مسند احمد (الحدیث: ۲۸۶/۶)

❹ معجم الکبیر (الحدیث: ۱۸۶/۲۰)

❺ اسد الغابہ (ت: ۴۹۴۶) استیعاب (ت: ۲۴۴۳) تجرید (۸۰/۲)

❻ مسند احمد (الحدیث: ۴۲۰/۳) مصنف عبدالرزاق (الحدیث: ۵۸۸۱)

۸۰۳۲ المطلب السُّلَمیّ

بئر معونہ کی جنگ میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے منذر بن عمر ساعدی کو بھیجا اور ان کے ساتھ مطلب سلمی بھی تھے۔ تاکہ ان کو راستہ بتاسکیں.... پھر پورا واقعہ بیان کیا۔

طبرانی نے اپنے طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

۸۰۳۳ مطیع بن اسود

نسب: مطیع بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ لقب: قرشی، اسدی۔ زبیر بن بکار فرماتے ہیں کہ میں نے زبیر بن عوام کو وصی (وصیت جاری کرنے والا) مقرر کیا۔ پھر ہشام بن عروہ کے طریق سے حدیث بیان کی کہ مطیع بن اسود نے کہا کہ میں نے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جو شخص وصی مقرر کرے تو زبیر بن عوام کو کرے اس لیے کہ وہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔

اور ان کے والد اسود یہ وہی شخص ہیں جس نے عثمان بن حویرث سے قیصر کے دربار میں مقابلہ و معارضہ کیا تھا جبکہ اس نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ مجھے مکہ کا گورنر بنا دیا جائے۔

۸۰۳۴ مطیع بن اسود[1]

نسب: مطیع بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی۔ لقب: قرشی، عدوی۔ پہلے ان کا نام عاصی (بمعنی نافرمان) تھا پھر نبی علیہ السلام نے تبدیل فرما کر مطیع (فرمانبردار) رکھ دیا یہ عبداللہ کے والد ہیں جن کا تذکرہ عین کی پٹی میں گزر گیا۔

بقول ابن سعد[2] فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور نبی علیہ السلام[3] سے روایت کے ہیں جو کہ صحیح مسلم میں موجود ہے۔ ان کا بیٹا عبداللہ اور عیسیٰ بن طلحہ تیمی اس کے روایت ہیں۔

بقول مصعب زبیری یہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ کے اندر فوت ہوئے اور ابن البرقی کے بیان کے مطابق یہ جنگ جمل میں شہید ہوئے۔

۸۰۳۵ مطیع بن ذی

بنی بکر بن کلاب کلابی میں سے ہیں۔ فاکہی نے کتاب مکہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور انہوں نے میمون بن حکم، محمد بن جشم، اور ابن جریج سے روایت لی ہے فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ان کا نام مطیع رکھا حالانکہ اس سے پہلے ان کا نام عاصی تھا۔[4] اور

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٤٧) استیعاب (ت: ٢٥٨٥) تجرید (٨٠/٢)

[2] طبقات کبریٰ (٥٦/٥)

[3] مسند احمد (الحدیث: ٤١٢/٣) (الحدیث: ٢١٣/٤) معجم الکبیر (الحدیث: ٢٩٢/٢٠)

[4] جامع المسانید (٣٤٢/١١)

زیادہ ظاہر بات یہ ہے کہ جن کا نام عاصی تھا وہ آئندہ آنے والے مطیع بن عامر ہیں۔ اور لفظ ذی غلطی سے تبدیل ہوگیا ہے یہ اصل میں ذی لحیہ (داڑھی والا) تھا۔ لیکن فاکہی کی کتاب کا نسخہ تو بڑا با اعتماد اور یقینی ہے اور ہاں زیادہ کا احتمال ہوسکتا ہے۔

۸۰۳۶ مطیع بن عامر ✿

نسب: مطیع بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ذوالللحیہ کلابی کے بھائی ہیں۔ اور طبرانی، دارقطنی نے زائرین نبوت میں شمار کیا ہے اور بقی بن مخلد کی مسند میں ان کی حدیث موجود ہے۔ اور ابن الکلبی ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ نبی علیہ السلام کے پاس آئے تھے تو آپ علیہ السلام نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: عاصی تو آقا علیہ السلام نے فرمایا آج کے بعد تمہارا نام مطیع ہے۔ ✿

۸۰۳۷ مطیه بن مالك

امام طبری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنی مستدرک میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور مجھے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ یہ قطبہ بن مالک ہیں جن کا ذکر قاف کی تختی میں گزر گیا پھر غلطی سے قاف میم سے بدل گیا اور با، یا سے بدل گئی۔ واللہ اعلم

باب میم کے بعد ظاء

۸۰۳۸ مظّهر بن رافع ✿

نسب: مظہر بن رافع بن عدی بن یزید بن جشم بن حارثہ انصاری، حارثی۔ رافع بن خدیج کے چچا ہیں۔ اور بقول ابن ماکولا ان کا نام مُظَهِّر ہے اور ایک ان کا بھائی ظُهَیر ہے جس کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا بھی شرف ملا اور روایت کا بھی ان دونوں سے روایت کرنے والے ان کے بھتیجے رافع ہیں۔

میں کہتا ہوں: صحیح بات یہ ہے کہ رافع کی اپنے دونوں چچا سے روایت مبہم ہے۔ ایک روایت میں ظُهَیر نام ہے اور دوسرے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام مُهَیر تھا۔ اور امام واقدی ✿ شرکاء احد میں ان کا ذکر کیا ہے جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت تک زندہ رہے پھر ان کے کافر غلاموں نے جو کہ ان کی زمین میں کھیتی باڑی کرتے تھے یہود کے ابھارنے پر ان کو خیبر میں شہید کردیا۔

✿ اسد الغابہ (ت: ٤٩٤٨) تجرید (٨٠/٢) ✿ جامع المسانید (٣٤٢/١١)

✿ اسد الغابہ (ت: ٤٩٤٩) استیعاب (ت: ٢٥٨٦) تجرید (٨٠/٢) ✿ الاکمال (٢٦٢/٢)

✿ مغازی للواقدی (٧١٦، ٧١٧)

ان شخصیات کا ذکر جن کا نام معاذ ہے

۸۰۳۹ معاذ بن انس الجهنی ❶

یہ انصار کے ساتھی ہیں۔ بقول ابوسعید بن یونس: یہ صحابی ہیں جو کہ مصر و شام کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے نبی علیہ السلام کے علاوہ ابودرداء، کعب احبار سے بھی روایت بیان کی ہے اور خود ان سے روایت لینے والے صرف ان کے بیٹے سہل بن معاذ ہیں۔ ابواحمد عسکری کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت تک زندہ رہے۔ گویا کہ انہوں نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فروہ بن مجاہد کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ سہل بن معاذ فرماتے ہیں کہ میں نے گرمی کے موسم میں عبدالملک کے زمانہ حکومت میں اپنے والد کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے اور ہمارا امیر لشکر عبداللہ بن عبدالملک تھا۔ تو میرے والد لوگوں کے درمیان ❷ کھڑے ہوگئے۔ پھر واقعہ ذکر کیا جس میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کی معیت میں جہاد کیا۔

۸۰۴۰ معاذ بن جبل ❸

نسب: معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن عدی بن نابی بن تمیم بن کعب بن سلمہ۔ کنیت: ابوعبدالرحمٰن۔ لقب: انصاری، خزرجی۔

حلال وحرام کے جاننے والے، ❹ بہت بڑے امام و پیشرو تھے۔ بقول ابوادریس خولانی، یہ معاذ انتہائی سفید، خوبصورت چہرے والے، چمکدار دانتوں والے، سرگیں آنکھوں والے تھے۔ اور بقول کعب بن مالک خوبصورت نوجوان تھے۔ بہت سخی تھے اپنی قوم کے ایک بہترین سپوت تھے۔

اور بقول واقدی مردوں میں سب سے زیادہ خوبصورت مرد تھے اور تمام معرکوں میں شریک ہوئے۔

انہوں نے نبی علیہ السلام سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں کی کثیر تعداد ہے۔ مثلاً ابن عباس، ابن عمر، ابن عدی، ابن ابی اوفی اشعری، عبدالرحمٰن بن سمرہ، جابر بن انس۔ ان کے علاوہ بڑے بڑے تابعین بھی ان سے روایت نقل کرتے ہیں۔ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے، حالانکہ اس وقت ان کی عمر صرف اکیس سال تھی۔ ❺ اور نبی علیہ السلام نے ان کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا۔ اس کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے صحیح میں حدیث موجود ہے۔

---

❶ اسد الغابہ (ت: ٤٩٥٠) استیعاب (ت: ٢٤٤٤) تجرید (٨٠/٢)

❷ ترمذی کتاب صفة القیامة باب فی ترك اللباس (الحدیث: ٢٤٨١) مستدرك حاکم (الحدیث: ٦١/١)

❸ اسد الغابہ (ت: ٤٩٥٣) استیعاب (ت: ٢٤٤٥) تجرید (٨٠/٢)

❹ ترمذی کتاب المناقب باب مناقب معاذ بن جبل (الحدیث: ٣٧٩٠) مسند احمد (الحدیث: ٢٢٩/٥) معجم الکبیر (الحدیث: ٢٠) توحید لابن خزیمہ (٣٣٧)

❺ اسد الغابہ (١٤٣/٤)

سیف نے فتوح میں اپنی سند کے ساتھ عبید بن صخر سے نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں دین کے بارے میں تیری آزمائش کو اچھی طرح جان چکا ہوں اور وہ مشکلات جو محض دین کی وجہ سے تم پر ٹوٹ پڑیں گی، اور میں خوشنودی سے تمہیں ہدیہ لینے کی اجازت دیتا ہوں کہ اگر کوئی ہدیہ پیش کیا جائے تو اس کو قبول کر لینا۔ [1] بقول راوی پھر جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو قیس غلام ان کو ہدیہ دینے گئے تھے۔ اسی سند کے ساتھ یہ بھی کہا کہ نبی علیہ السلام نے حضرت معاذ کو الوداع کرتے ہوئے یوں دُعا دی تھی: ''اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، تمہارے اوپر سے اور نیچے سے اور اللہ تعالیٰ تم سے جن وانس کے شر کو دور کر دے''۔ [2]

سنن ابوداؤد [2] میں معاذ بن جبل سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مجھے ارشاد فرمایا: یقیناً میں تم سے محبت کرتا ہوں....الخ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی علیہ السلام کے دور میں قرآن جمع کرنے والوں میں شمار کیا ہے یہ روایت بھی صحیح میں ہے۔ اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آقا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن پڑھنا سیکھو، ان میں سے ایک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ مسروق سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انہوں نے یہ پڑھا اِنَّ مَعَاذًا كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ۔ تو فروہ بن نوفل نے کہا کہ لگتا ہے آپ بھول گئے ہیں تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ میں بھولا نہیں ہوں ہم تو صرف حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہیں۔

ابونعیم نے حلیہ [4] میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو یوں بیان کیا۔ وہ فقہاء کے امام ہیں، علماء کا خزینہ ہیں، بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ غزوہ بدر اور دیگر بہت سے معرکوں میں شرکت کی۔ انصار کے تمام نوجوانوں سے بہتر اور افضل تھے، حلیم [5] تھے باحیا تھے بہت سخی تھے، انتہائی خوبصورت اور خوش چہرے والے تھے۔

ان سے روایت کرنے والے صحابہ حضرت عمر، ابوقتادہ، عبدالرحمٰن بن سمرہ وغیرہ ہیں۔

عبدالرزاق کہتے ہیں: معمر اور زہری نے کعب بن مالک کے بیٹے سے نقل کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ انتہائی خوبصورت، سخی نوجوان تھے اور بہت بڑے مستجاب الدعوات تھے جو بھی اللہ سے مانگتے اللہ انہیں عطا فرما دیتے تھے۔

بقول اعمش ابوسفیان فرماتے ہیں کہ ہمارے بہت سے بزرگوں نے ہمیں بتایا پھر پورا واقعہ ذکر کیا جس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں معاذ جیسا نہ جن سکیں اور اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔ [1] محمد بن مخلد نے اپنے

---

[1] كنز العمال (الحديث: ١٥٠٨٦) [2] مختصر تاريخ دمشق (٣٧٢/٢٤)

[2] ابوداؤد كتاب الصلاة باب الاستغفار (الحديث: ١٥٢٢)

[3] بخاري كتاب فضائل القرآن باب القراء من اصحاب النبي (الحديث: ٥٠٠٣) كتاب فضائل الصحابه باب فضائل ابي بن كعب (الحديث: ٦٢٩٠) مسند احمد (الحديث: ٢٣٣/٣)

[5] حلية الاولياء (٢٣٠/١) [2] تاريخ دمشق (٣٧٤/٢٤) جامع المسانيد (٣٦٣/١١)

فوائد میں اس کی تخریج کی ہے۔

ابوقلابہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو امام ترمذی وغیرہ کے ہاں بعض صحابہ کے تذکرہ میں مرفوع ہے کہ صحابہ میں حلال وحرام کے سب سے بڑے عالم حضرت معاذ ہیں۔

ابوعون ثقفی کی مرسل میں ہے کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن معاذ لوگوں کے سامنے آئیں گے تا حد نظر بلندی پر ہوں گے۔ [1] محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی تاریخ میں اس کی تخریج کی ہے اور ابن عساکر [2] بھی ایک طریق سے محمد بن خطاب سے اس روایت کو لائے ہیں۔

طبقات ابن سعد [3] میں منقطع کے طریق سے ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے ایک خط تحریر کروایا جس میں لکھا تھا: اے یمن والو! اپنے لوگوں میں سب سے بہترین بندہ تمہاری طرف بھیج رہا ہوں۔

ان کے فضائل ومناقب بہت زیادہ ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں یمن سے واپس آئے۔

وفات: ۱۷ھ یا ۱۸ھ عند الاکثر ملک شام میں طاعون کے مرض سے وفات پائی۔ کل عمر صرف ۳۴ سال تھی۔ [4] اس کے علاوہ بھی کچھ ضعیف قول ہیں۔

(۸۰۴۱) معاذ بن الحارث بن الارقم [5]

نسب: معاذ بن حارث بن ارقم بن عوف بن وہب بن عمرو بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ لقب: انصاری، خزرجی۔

کنیت: ابوحلیمہ اسی کنیت سے یہ زیادہ مشہور ہیں۔ اور ان کو قاری بھی کہا جاتا ہے۔ یا ان کی کنیت ابوالحارث ہے اور لقب ابوحلیمہ۔

بقول ابوعمر [6] یہ غزوہ خندق میں شریک تھے۔

ایک قول کے مطابق ان کو نبی علیہ السلام کے ساتھ صرف چھ سال رہنے کا موقع ملا۔ [7] انہوں نے نبی علیہ السلام سے بھی روایت کی اور خلفاء راشدین میں سے ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم سے۔

ان سے روایت نقل کرنے والے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام نافع، عمران بن ابی انس، سعید المقبری، اور ابوالولید بصری ہیں۔

ابوعون مرسلاً بیان کرتے ہیں کہ ابوحلیمہ رمضان شریف میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

بقول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [8] یہ مدینہ کے رہنے والے تھے اور ابوعبیدہ کے ساتھ واقعہ جسر میں شریک تھے۔ جب سب لوگ بھاگ گئے تو ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری جماعت ہوں۔

---

[1] معجم الكبير (الحديث: ٤٠/٢٠) (الحديث: ٤١/٢٠) مجمع الزوائد (الحديث: ٣١١/٩)
كنز العمال (الحديث: ٣٣٦٤١) حلية الاولياء (الحديث: ٢٢٩/١)

[2] تاريخ دمشق (٣٧٣/٢٤) [3] طبقات كبرٰى (٥٩٠/٣)

[4] مستدرك حاكم (الحديث: ٢٧١/٣) حلية الاولياء (الحديث: ٢٤٠/١)

[5] اسد الغابہ (ت: ٤٩٥٤) استيعاب (ت: ٢٤٤٦) تجريد (٨٠/٢)

[6] استيعاب (٤٦٢/٣) [7] جامع المسانيد (٥٢١/١١) [8] تاريخ كبير (٣٦١/٧)

بزار اور ابن مندہ نے ربیعہ بن عثمان کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ عمران بن ابی انس نے فرمایا کہ میں نے معاذ بن حارث سے سنا ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام سے خود یہ ارشاد سنا ہے کہ میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔ [1]

وفات: بقول ابن حبان انہوں نے زندگی کی کل ۶۹ بہاریں دیکھیں۔ ابن سعد [2] اور ابواحمد حاکم اور ابوحاتم رازی کے بقول یہ حرہ نامی جنگ میں شہید ہو گئے۔

میں کہتا ہوں: یہ حرہ نامی جنگ ۶۳ھ میں ہوئی، لہٰذا ان کی بیان کردہ عمر صحیح ہوئی۔ اور یہ وہی شخصیت ہیں جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں لوگوں کو تراویح پڑھانے کے لیے مقرر فرمایا تھا۔

۸۰۴۲ معاذ بن حارث بن رفاعہ [3]

نسب: معاذ بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ نسب: انصاری، خزرجی۔

المعروف: ابن عفراء۔ بعض حضرات نے ان کے نسب میں موجود دوسرے حارث کا ذکر نہیں کیا۔

عفراء ان کی والدہ کا نام تھا اسی سے یہ مشہور ہو گئے۔ بیعت عقبہ اولیٰ میں یہ اوس وخزرج کے ان چھ آدمیوں میں سے تھے جو سب سے پہلے نبی علیہ السلام سے ملے۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ابوجہل کے قتل میں بھی حصہ لیا۔ پھر بعد میں بھی زندہ رہے [4] ایک قول کے مطابق غزوہ بدر میں زخمی ہو گئے تھے پھر اسی زخم سے ان کی وفات ہو گئی۔

ان کی نبی علیہ السلام سے روایت سنن نسائی [5] وغیرہ میں موجود ہے نصر بن عبدالرحمٰن قرشی کے طریق سے۔ ان کی سند میں علی بن نصر پر اختلاف ہے۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سند صحیح ہے کہ نصر معاذ سے اور وہ قریش کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے معاذ بن عفراء کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے طواف تو کیا لیکن عصر یا فجر کے بعد کا وقت تھا، لہٰذا نفل نہیں پڑھے۔ اور ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے خود سنا ہے کہ آپ فجر کے بعد نفل پڑھنے سے منع فرماتے تھے.... الخ۔

اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ابونصر سلیمان بن زیاد کے طریق سے معاذ بن عفراء سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب کی زیارت کی.... الخ۔

۸۰۴۳ معاذ بن الحارث بن سراقہ [6]

لقب: انصاری، سلمی۔ ابن سعد [7] نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کی شادی براء بن معرور کی بیٹی رباب سے

---

[1] مسند احمد (الحدیث: ۲۳۵/۵) (الحدیث: ۳۳۹/۵) معجم الکبیر (الحدیث: ۵۷۷۹/۶) (الحدیث: ۵۸۰۹/۶)
سنن کبریٰ (الحدیث: ۲۴۷/۵) مجمع الزوائد (الحدیث: ۹/۴) جامع المسانید (۵۲۲/۱۱)

[2] طبقات کبریٰ (۱۰/۱) [3] اسد الغابہ (ت: ۴۹۵۵) تجرید (۸۱/۲)

[4] معجم الکبیر (۱۷۷/۱۰) سیرۃ النبویۃ (۲۶۱/۲)

[5] نسائی کتاب المواقیت باب من ادرک رکعتین من العصر (الحدیث: ۵۱۷)
مصنف بن ابی شیبہ (الحدیث: ۳۴۸/۲) آحاد والمثانی (الحدیث: ۲۱/۴)

[6] تجرید (۸۰/۲) [7] طبقات کبریٰ (۲۰۰/۱)

ہوئی تھی جس سے ان کے بیٹے سعد پیدا ہوئے۔

میں کہتا ہوں: یہ سعد بن معاذ مشہور صحابی نہیں ہیں بلکہ صرف نام و نسب میں موافقت ہے وہ صحابی تو قبیلہ اوس کے سردار تھے جبکہ یہ تو خزرجی ہیں لہٰذا دونوں میں فرق واضح ہوگیا۔

۸۰۴۴ معاذ بن رباح

نسب: معاذ بن رباح بن عمرو بن عبداللہ بن انمار بن مالک بن یسار بن حطیط بن جشم ثقفی۔ کنیت ابوزہیر اور اسی کنیت سے یہ مشہور ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے۔ انہوں نے نبی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے۔ [1]

۸۰۴۵ معاذ بن رفاعہ انصاری زرقی

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ غزوہ بنوقریظہ میں شریک تھے اور نبی علیہ السلام کے ساتھ گھوڑے پر تھے۔

میں کہتا ہوں: تابعین میں ایک اور معاذ بن رفاعہ ہیں جو اپنے والد رفاعہ، حضرت جابر اور حضرت خولہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت لینے والے عبداللہ بن محمد بن عقیل ہیں۔

۸۰۴۶ معاذ بن زُرارہ [2]

نسب: معاذ بن زرارہ بن عمرو بن عدی بن حارث۔ بنوظفر سے ان کا تعلق ہے۔ بقول ابوعمر [3] یہ اور ان کے والد ابوغلہ، ابوزرہ غزوہ اُحد میں شریک تھے۔

۸۰۴۷ معاذ بن سعد [4]

معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ انصاری۔ صحیح بخاری [5] میں شک کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ موطا [6] میں امام مالک نافع سے اور وہ انصار کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ نے فرمایا کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع میں بکریاں چرایا کرتی تھی.... الخ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب الذبائح میں نافع کی روایت کے بعد اس کو لائے ہیں، کعب بن مالک کے بیٹے اپنے بھائی سے نقل کرتے ہیں کہ ہاں واقعی ان کی ایک لونڈی تھی۔

ابن مندہ، ابونعیم اور ابن فتحون نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [7]

---

[1] ابن ماجہ کتاب الزھد باب الثناء الحسن (الحدیث: ۴۲۲۱) مسند احمد (الحدیث: ۴۱۶/۳) (الحدیث: ۴۶۶/۶) مستدرک حاکم (الحدیث: ۴۳۶/۴) سنن کبریٰ (الحدیث: ۱۲۳/۱۰) صحیح ابن حبان کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابہ باب وصف الجنۃ و اھلھا (الحدیث: ۷۳۸۴) مصنف ابن شیبہ (الحدیث: ۵۱۰/۱۴) معجم الکبیر (الحدیث: ۳۸۲/۲۰)

[2] أسد الغابہ (ت: ۴۹۵۷) استیعاب (ت: ۲۴۴۷) تجرید (۸۱/۲) [3] استیعاب (۴۶۳/۳)

[4] اسد الغابہ (ت: ۴۹۵۹) تجرید (۸۱/۲) [5] بخاری باب ذبیحۃ المرأۃ (الحدیث: ۵۵۰۵)

[6] موطاء امام مالک کتاب الذبائح باب ما یجوز فی الزکوۃ (الحدیث: ۱۰۸۳) جامع المسانید (۵۲۳/۱۱)

[7] أسد الغابہ (ت: ۴۹۶۰) استیعاب (ت: ۲۴۴۸) تجرید (۸۱/۲)

۸۰۴۸ معاذ بن الصمہ

معاذ بن صمہ بن عمرو بن جموح انصاری۔ بقول عدوی یہ غزوہ اُحد میں شریک تھے اسی طرح اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے، یہاں تک کہ حرہ میں شہید ہو گئے۔

ابو عبید قاسم بن سلام نے لکھا ہے کہ معاذ بن صمہ اور ان کا بھائی خراش دونوں غزوہ بدر میں شریک تھے۔ لہٰذا لکھ لیا جائے کہ یا یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں۔

۸۰۴۹ معاذ بن عبداللہ

معاذ بن عبداللہ بن حطب۔ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنی مستدرک میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۸۰۵۰ معاذ بن عبداللہ التیمی

بقول ابن حبان ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔

۸۰۵۱ معاذ بن عبدالرحمٰن ✿

نسب: معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبیداللہ تیمی، ابن السکن نے ان کے والد کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں بارگاہِ نبوت کے صحبت یافتہ تھے۔ ابن فتحون نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے بحوالہ خلیفہ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ✿ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے روایت لینے والے امام زہری ہیں۔ ان کا شمار ز کے رہنے والوں میں ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ حضرت معاذ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت سنی ہے۔ حالانکہ یہ بات صحیح ں اور یہ معاذ عثمان کے بھائی ہیں۔ ابو حاتم کا بھی یہی قول ہے۔ نیز یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا سماع صحیح بات نہیں ہے۔ لہٰذا ب حضرت عمر سے سماع صحیح نہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کا زمانہ پایا ہو یا ان سے روایت کی ہو۔

میں کہتا ہوں: ان کی حدیث بخاری، مسلم اور نسائی میں حمران سے مروی ہے جو کہ اپنے آقا عثمان سے نقل کرتے ہیں پھر ری میں محمد بن ابراہیم تیمی کے طریق سے ہے جبکہ مسلم اور نسائی ✿ میں نافع بن جبیر وغیرہ کے طریق سے ہے۔ یہ سب کی سب معاذ عبدالرحمٰن سے مروی ہیں جو کہ حمران سے روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد نے مدینہ کے رہنے والوں میں سے طبقہ ثانیہ میں ان کا ذکر یا ہے۔ ابن حبان نے معتمد علیہ تابعین میں شمار کیا ہے۔

۸۰۵۲ معاذ بن عثمان

یہ معاذ بن عثمان ہیں یا عثمان بن معاذ ہیں۔ حمیدی نے اپنی مسند میں ان کی حدیث کی ابن عیینہ سے روایت کی ہے لیکن اسی رح شک کے ساتھ۔ لیکن معاذ بن عثمان ہونے کو ترجیح دی ہے ان کا تذکرہ عثمان کی تختی میں ہو چکا ہے۔

اسد الغابہ (ت: ٤٩٦١) استیعاب (ت: ٢٤٤٩) تجرید (٨١/٢) ✿ تاریخ کبیر (٣٦٣/٤)

نسائی کتاب المناسک باب ما ذکر فی منی (الحدیث: ٢٩٩٦)

۸۰۵۳ معاذ بن عفراء [1]

یہ وہی حارث کے بیٹے ہیں جن کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے۔

۸۰۵۴ معاذ بن عمرو بن الجموح

نسب: معاذ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ، انصاری، خزرجی، سلمی۔
بقول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [2] ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے والد کا تذکرہ بھی پیچھے گزر چکا ہے۔ یہ معاذ بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے اور غزوہ بدر [3] میں شریک ہونے کے ساتھ ساتھ ابوجہل کے قتل کرنے والوں میں سے بھی ہیں۔
ابن اسحاق [4] مغازی میں فرماتے ہیں کہ ثور نے مجھے بتایا کہ عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے کہا کہ میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس تک پہنچنا بہت مشکل ہے لیکن میں اس کی تاک میں رہا آخر میں اس کی طرف لپکا اور ایسی زبردست ضرب لگائی کہ اس کے پاؤں کٹ گئے۔
ابن اسحاق نے بھی ابن ابی خیثمہ کی تخریج میں ذکر کیا ہے یوسف بھلول عبداللہ بن ادریس سے اور وہ عبدالملک بن ابی بکر اور ان کے ساتھ ایک اور آدمی سے نقل کرتے ہیں اور یہ دونوں عکرمہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ معاذ بن عفراء نے کہا کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ جتھے کی شکل میں جمع ہو کر کہہ رہے تھے کہ ابوالحکم (ابوجہل) تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی تو میں اس کی تاک میں رہا جیسے ہی مجھے اس پر دسترس حاصل ہوئی تو میں نے اس پر حملہ کر دیا.... الخ۔ پچھلی حدیث میں معاذ بن عمرو کا نام ہے اور اس حدیث میں معاذ بن عفراء کا۔ ممکن ہے کہ دونوں نے ہی حملہ کیا ہو لیکن راجح وہی ہے جو صحیحین میں ابوجہل کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف کی حدیث میں ہے کہ اس کو عفراء کے دو بیٹوں نے مارا، یکلخت وہ خاموش ہو گیا (یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا) ان کے نام معوذ اور معاذ تھے۔
مغازی میں یہ بھی اضافہ ہے کہ پھر ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے معاذ بن عمرو پر حملہ کیا اور ان کا ہاتھ کٹ گیا لیکن ابھی ساتھ ہی لٹک رہا تھا کہ انہوں نے اس پر پاؤں رکھ کر اس زور سے کھینچا کہ اس کو بدن سے جدا کر دیا اور پھر جہاد و لڑائی میں مصروف ہو گئے۔ اس کے بعد بھی وہ ایک زمانہ تک حیات رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف کوچ فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [5] وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۸۰۵۵ معاذ بن عمرو بن قیس [6]

نسب: معاذ بن عمرو بن قیس بن عبدالعزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عدی بن عوف بن مالک بن نجار انصاری، خزرجی۔
امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن القداح کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ یہ غزوہ اُحد اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے اور جنگ

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٦٢) استیعاب (ت: ٢٤٥١) تجرید (٨١/٢) [2] تاریخ کبیر (٣٦٠/٤)
[3] سیرة النبویہ (٢٠٨/٢) [4] سیرة النبویہ (٨٠/٢) [5] تاریخ کبیر (٣٦٠/٤)
[6] اسد الغابہ (ت: ٤٩٦٣) استیعاب (ت: ٢٤٥٢) تجرید (٨١/٢)

یمامہ میں ان کی شہادت ہوئی۔

۸۰۵۶ معاذ بن ماعص [1]

نام: معاذ بن ماعص یا معاذ بن مُعاص یا معاذ بن ناعص ۔نسب: معاذ بن ماعص بن میسرہ بن خلدہ بن عامر بن زریق۔ یہ عباد انصاری زرقی کے بھائی ہیں۔

بقول ابن اسحٰق [2] اور موسیٰ بن عقبہ یہ معاذ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ واقدی یونس بن محمد ظفری سے روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن رفاعہ نے کہا کہ معاذ بن ماعص غزوہ بدر میں زخمی ہوگئے تھے پھر اسی زخم سے ان کی موت واقع ہوئی۔

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر و اُحد میں ان کی شرکت یقینی ہے اور بئر معونہ میں ان کی شہادت ہوئی۔

ابن مندہ نے ابراہیم بن منذر کے طریق سے محمد بن طلحہ تیمی سے نقل کیا ہے کہ معاذ بن ماعص ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی علیہ السلام کی اونٹنیاں بھگا لے جانے والوں کا پیچھا کیا تھا۔ عیینہ بن حصن کے ساتھ اور ان کے امیر سعید بن زید تھے۔

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابوبکر بن ابی جہم کے طریق سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کے مغازی میں ہے کہ یہ غزوہ موتہ میں [3] شہید ہوگئے۔ جبکہ اسی کتاب کے ایک نسخہ میں ہے کہ یہ شہید ہونے والے ان کے بھائی عباد تھے۔

۸۰۵۷ معاذ بن محمود [4]

معاذ بن محمود بن عمرو بن محصن انصاری۔ کنیت: ابوالحارث مدینہ کی مسجد کے امام تھے۔ ابن ابی حاتم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ یہ تیس سال مدینہ کی مسجد کے امام رہے اور ۵۴ھ میں وفات ہوئی۔

بقول امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ صحابی ہیں جیسا کہ بعض حضرات اس کے قائل ہیں۔

۸۰۵۸ معاذ الانصاری

بحکایت ابوعمر یہ ابوزید ہیں جو کہ جامع قرآن تھے اور یہ اپنی کنیت سے ہی زیادہ مشہور ہوئے ان کے نام کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔

۸۰۵۹ معان بن عمرو النہرانی [5]

ابوفتح ازدی نے اسماء المفردۃ من الصحابہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی اپنی مستدرک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن اثیر [6] فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان کے نام کے آخر میں زاء ہے یا نون ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٦٤) استیعاب (ت: ٢٤٥٣) تجرید (٨١/٢)

[2] سیرۃ النبویہ (٢٥٩/٣) طبقات کبریٰ (٥٩٥/٣) [3] مختصر تاریخ دمشق (٣٨٥/٢٤)

[4] تجرید (٨٢/٢) [5] اسد الغابہ (ت: ٤٩٦٨) تجرید (٨٢/٢) [6] اسد الغابہ (١٥١/٤)

۸۰۶۰ معافی بن زید الجرشی ❀

ابن مندہ نے عبدالعزیز بن قیس کے طریق سے ان کا ذکر کیا ہے حمید سے اور وہ حضرت انس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے پاس تہامہ کے لوگوں میں سے ایک آدمی لایا گیا جس کو معافی بن زید جرشی کہا جاتا ہے تھا اس نے آتے ہی سوال کیا کہ آپ نبیذ کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں....الخ۔

ان شخصیات کا تذکرہ جن کا نام معاویہ تھا

۸۰۶۱ معاویه بن انس السلمی

سیف نے فتوح میں ان کا تذکرہ کیا ہے سہل بن یوسف قاسم بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی علیہ السلام کی زندگی میں اسود عنسی کے ساتھ جنگ کی تھی۔

۸۰۶۲ معاویه بن ثور ❀

نسب: معاویہ بن ثور بن عبادہ بن بکاء عامری، بکائی۔ ان کے بیٹے بشر بن معاویہ کے حالات میں اسی طرح عمرو بن کعب کے غلام کے حالات میں نیز ان کے دادا عبادہ کے حالات میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے (ابو عمر ❀ اور عقیلی کے ہاں یہ عبادہ عین کے زیر کے ساتھ ہے)۔ اور ابن مندہ نے گزشتہ سند کے ساتھ بشر کے حالات میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کچھ زمین لکھ کر دی اور ان کو ایک سال کی زکوٰۃ میں بطور امداد کے مال عطا فرمایا۔ لیکن حضرت معاویہ جب گھر لوٹے تو کہنے لگے میں نے تو آج یا کل مرکرمٹی ہو جانا ہے اور میرے پاس اتنا زیادہ مال ہے جبکہ میرے صرف دو بیٹے ہیں تو اسی وقت نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور عرض کیا اے اللہ! کے رسول! مجھ سے کچھ مال واپس لے لیجئے، اور دشمن کے مقابلے میں خرچ فرمایئے۔ میں تو بہت مالدار ہو گیا ہوں۔ تو آقا علیہ السلام نے فرمایا: ❀ اے معاویہ! تمہیں آزمایا گیا تھا پھر آپ نے اس میں سے کچھ رکھ لیا۔ ابن الکلبی فرماتے ہیں: محمد بن بشر بن معاویہ اپنے دادا کے کارناموں پر ان الفاظ میں فخر کرتا ہے:

۱۔ میرا باپ تو وہ تھا جس کے سر پر نبی علیہ السلام نے ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے خیر و برکت کی دُعا فرمائی۔

۲۔ جبکہ ان کو نبی علیہ السلام نے خاکستری رنگ کے بوجھل قسم کے نیزے تھمائے جو کہ میدانِ جنگ میں شور وغل کرنے والے تھے۔

۳۔ جو ہر شام، قبیلے کے بڑے پیالے کو بھر دیتے ہیں اور صبح کے وقت پھر دوبارہ بھرنے کے لیے لوٹ آتے ہیں۔

۴۔ استعمال کے لیے دودھیا جانور میں بھی برکت ہو اور وہ جانور دینے والے میں بھی اور میری طرف سے جب تک میں زندہ ہوں تمہیں دعائیں ملتی رہیں۔ فجیع عامری کے حالات میں بھی ان کا تذکرہ گزر چکا ہے اور ان کا ایک بھائی عبداللہ بن ثور تھا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

❀ اسد الغابہ (ت: ٤٩٦٩) تجرید (٨٢/٢) ❀ اسد الغابہ (ت: ٤٩٧٠) استیعاب (ت: ٢٤٥٩) تجرید (٨٢/٢)

❀ استیعاب (٤٦٨/٣) ❀ کنز العمال (الحدیث: ٣٦٨٦٠) تاریخ کبیر (٨٣/٢) جامع المسانید (٢٨٠/٢)

٨٠٦٣ معاویہ بن جاہمہ [1]

نسب: معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی۔ امام بغوی رحمہ اللہ وغیرہ نے ان کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے۔ اور ان کی روایت کردہ حدیث کی سند میں اختلاف ہے جو جاہمہ کے حالات میں جیم کی تختی میں گزر چکا ہے۔

٨٠٦٤ معاویہ بن حارث

معاویہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف۔ ابن اسحٰق نے سیرۃ کبریٰ میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کتاب مکہ میں اپنے طریق سے ان کا ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے کہ یہ معاویہ بن حارث اپنی تلوار لٹکائے ہوئے نبی علیہ السلام سے کہتے تھے کہ آپ نماز پڑھیے جو بھی آپ کو تنگ کرے گا میں اس کی گردن اڑا دوں گا لیکن جب ان کا انتقال ہو گیا تو ابو طالب نے ان کے بارے میں یہ شعر کہا۔

معاویہ نے رُلا دیا اس جیسا کوئی اور معاویہ نہیں ہے۔ وہ بہترین نوجوان تھا نیکی و بھلائی میں نہ کہ برائی میں۔

میں کہتا ہوں: زبیر کے بیان کردہ نسب ناموں میں نے ان کا تذکرہ نہیں دیکھا، ہاں البتہ ان کے بھائی عبیدہ، طفیل اور حصین کا ذکر ہے اور یہ بھی مذکور ہے کہ عبیدہ اور ان کے دوسرے بھائی اسلام لے آئے تھے۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ چونکہ ان کی نسل نہ رہی لہٰذا ان کے اپنے حالات بھی مخفی رہے۔

٨٠٦٥ معاویہ بن حدیج [2]

معاویہ بن حدیج بن جفنہ بن تجیب کنیت ابو نعیم۔ ان کو ابو عبدالرحمٰن السکونی بھی کہتے ہیں بقول امام بخاری یہ خولانی ہیں امام زہری نے ان کا نسب بیان کرتے ہوئے ان کو مصر کے رہنے والوں میں شمار کیا ہے۔ اور بقول امام بغوی یہ حضرت معاویہ کی طرف سے مصر کے گورنر تھے۔

میں کہتا ہوں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اس لشکر کا امیر بنایا تھا جس کو مصر کی طرف جانے کے لیے تیار کیا اور ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد بھی تھے پھر جب لوگوں نے ان کو قتل کر دیا تو اس کے بعد حضرت معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی اس کے بعد پھر مصر کی امارت وحکومت کی باگ ڈور یزید نے سنبھال لی۔

ابن سعد نے مصر کے گورنر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔

ابن یونس فرماتے ہیں کہ ان کی کنیت ابو نعیم ہے، یہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور مصر کی فتح میں شریک تھے، پھر اسکندریہ کی فتح کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت ان کی ایک آنکھ۔ ابن ابی سرح کی ہمراہی میں جنگ نوبہ میں شہید ہو چکی تھی۔ اس طرح مغرب کے تمام غزوات میں شریک رہے، سب سے آخری جنگ ۵۰ھ میں ہوئی اور ان کی وفات ۵۲ھ میں ہوئی۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٧٣) استیعاب (ت: ٢٤٦١) تجرید (٨٢/٢)

[2] اسد الغابہ (ت: ٤٩٧٣) استیعاب (ت: ٢٤٦١) تجرید (٨٢/٢)

ابوداؤد اور نسائی نے نماز کے اندر بھول جانے کے بارے میں ایک حدیث ان کی ذکر کی جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے علاوہ پچھنے لگوانے سے علاج اور غسل کے بارے میں بھی ان کی حدیث تخریج کی ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ ان کی حدیث میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خود نبی علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے، سب کچھ سے بہتر ہے۔ [1]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ [2] نے تینوں احادیث کی یزید بن ابی حبیب کے طریق سے تخریج فرمائی ہے۔ کہ سوید بن قیس معاویہ سے نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت بنانی کے طریق سے بھی تخریج کی ہے کہ صالح بن جحیر ان سے میت کے دفن کے بارے میں مرفوعاً حدیث نقل کرتے ہیں۔ اور ابن لہیعہ کے طریق سے حارث بن یزید سے روایت ہے کہ علی بن رباح معاویہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہجرت کی اس اثناء میں کہ ہم ان کے پاس تھے..... پھر آب زمزم والا پورا واقعہ بیان کیا۔

بقول اثرم امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف نہیں ملا اور یعقوب بن سفیان اور ابن حبان نے ان کو تابعین میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔

وفات: بقول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [3] ابوعمرو سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا۔

٨٠٦٦ معاویہ بن حزن القشیری

میں نے خطیب کی تحریر کو پڑھا کتاب المؤتلف میں عُقَیل کے حالات میں لکھتے ہیں اور بڑی سند۔

عبدالرحمٰن بن محمد بن عقیل نیشاپوری۔ پھر اپنے طریقے سے حدیث بیان کی۔ ابوحامد حسنوی کہ وہ احمد بن یونس سے اور وہ عمر بن عبداللہ سے اور وہ سفیان حسین سے اور وہ داؤد وراق سے اور وہ سعید بن حکیم سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا معاویہ بن حزن قشیری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں جب نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے پاس آ کر کھڑا ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بہرحال میں نے اللہ سے یہ دعا مانگی ہے کہ وہ تمہارے خلاف میری مدد کرے، پھر لمبی حدیث ذکر کی۔

میرا خیال یہ ہے کہ یہ حیدہ کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اس کے بعد آئے گا۔ خلاصہ کلام یہ کہ یہاں میں نے احتمال کے ساتھ لکھ دیا ہے لیکن آخری قسم میں میں نے خبردار کیا ہے۔

---

[1] ابوداؤد كتاب الصلاة باب السهو فى السجدتين (الحديث: ١٠١٠)
نسائى كتاب السهو باب ما يفعل من سلم من ركعتين (الحديث: ١٢٢٤) مسند احمد (الحديث: ٤٠١/٦)
معجم الكبير (الحديث: ٤٣١/١٩) جامع المسانيد (٥٣٢/١١)

[2] مسند احمد (الحديث: ٤٠٢/٤)

[3] تاريخ كبير (٣٢٨/٤)

٨٠٦٧ معاویہ بن الحکم السلمی ❶

بقول ابوعمر یہ قبیلہ بنوسلیم میں رہتے تھے۔ انہوں نے مدینہ کو اپنا مسکن بنایا تھا۔

بقول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ❷ ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا اور یہ اہل حجاز میں شمار کیے جاتے ہیں۔

بقول امام بغوی: مدینہ کے رہائشی تھے اور نبی علیہ السلام سے حدیث بھی نقل کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کا تذکرہ اور عطاء بن یسار کے طریق سے ان کی حدیث صحیح مسلم ❸ میں موجود ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی تو ایک آدمی کو دورانِ نماز چھینک آئی تو میں نے کہہ دیا ((یرحمك الله))....الخ۔

اس حدیث میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ بے شک یہ نماز ایسی عبادت ہے کہ اس میں لوگوں کی گفتگو اور بات چیت کی بالکل اجازت نہیں۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک لمبی حدیث ہے جس میں نماز کے متعلق پیش آنے والے واقعات ہیں۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے معاویہ بن حکم سے فال نکالنے اور غیب کی خبریں بتانے کے بارے میں حدیث روایت کی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ❹ نے عطاء بن یسار کے طریق سے اس باندی کا واقعہ ذکر کیا ہے جس کو انہوں نے تھپڑ مارا تھا۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے معاویہ بن حکم کے بجائے عمر بن حکم لکھا ہے۔ اکثر علماء نے اس کے بارے میں ان سے اختلاف کیا ہے کہ یہ معاویہ ہیں نہ کہ عمر۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے یعقوب بن محمد زہری کے طریق سے اسد بن موسیٰ سے تخریج کیا ہے۔ وہ ضفار بن حمید سے اور وہ معاویہ بن حکم کے بیٹے کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد معاویہ نے فرمایا کہ ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے تو میرے بھائی علی بن حکم نے جندف پر اپنا گھوڑا چڑھا دیا۔

پھر پوری حدیث بیان کی جو کہ ابن الحکم کے حالات میں عین کی تختی میں گزر چکی ہے۔

ابن عبدالبر ❺ فرماتے ہیں: معاویہ بن حکم کی حدیث کو سب سے اچھے طریقے سے بیان کرنے والے یحیٰی بن ابی کثیر ہیں۔ ان کے علاوہ باقی سب نے ان کی احادیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

میں کہتا ہوں: لیکن ان کے بھائی علی کا واقعہ یحیٰی کی روایت میں داخل نہیں ہے۔

٨٠٦٨ معاویہ بن حیدہ ❶

نسب: معاویہ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قُشیری۔

---

❶ اسد الغابہ (ت: ٤٩٧٤) استیعاب (ت: ٢٤٦٢) تجرید (٨٢/٢) ❷ تاریخ کبیر (٣٢٨/٤)

❸ مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلاۃ (الحدیث: ١١٩٩)

❹ مؤطا امام مالک کتاب العتق والولاء باب ما یجوز من العتق (الحدیث: ١٥٣٤)

❺ استیعاب (٤٦٩/٣) ❶ اسد الغابہ (ت: ٤٩٧٥) استیعاب (ت: ٢٤٩٣) تجرید (٨٢/٢)

یہ بہز بن حکیم کے دادا ہیں۔ بقول امام بغوی انہوں نے بصرہ کو اپنا مسکن بنایا اور بقول ابن کلبی میرے والد نے مجھے بتایا کہ خراسان میں دیکھے گئے ہیں۔ اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ بقول ابن سعد ✿ ان کا نبی علیہ السلام کے پاس آنا اور صحبت میں بیٹھنا دونوں ثابت ہیں۔ اور بقول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ✿ انہوں نے نبی علیہ السلام کے ارشادات خود سنے ہیں جبکہ حاکم کا خیال یہ ہے کہ ان سے صرف ان کے بیٹے نے روایت لی ہے حالانکہ عروہ بن رُوَیم لخمی نے بھی ان سے روایت بیان کی ہے، اور مزّی فرماتے ہیں کہ حمید یزنی نے بھی ان سے روایت بیان کی ہے۔

اور ان کا تذکرہ ان کے والد حیدہ کے حالات میں گزر چکا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الطہارۃ اور کتاب النکاح میں ان کی روایت بطور تعلیق ذکر کی ہے اور کتاب الغسل میں یوں سند بیان کی ہے۔ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں اور اصحاب السنن ✿ نے ان کی حدیث کی تخریج اور تصحیح فرمائی ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے زبیر بن بکار کے حوالہ سے تخریج کیا ہے کہ عبدالمجید بن ابی رواد معمر سے اور وہ زہری سے نقل کرتے ہیں کہ بنوقشیر کے آدمی بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: باہر چرنے والے ہر پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ ✿ بقول بغوی صرف امام زہری نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ معمر کی روایت ہے، بہز بن حکیم سے۔

۸۰۶۹ معاویہ بن ابی ربیعہ الجرمیّ

محمد بن معلّی ازدی نے کتاب الترخیص میں ان کا ذکر کیا ہے۔ پھر ابوبکر بن درید کی طرف اپنی سند کو منسوب کیا ہے جو کہ ابن کلبی تک پہنچتی ہے کہ ابوبشر جرمی اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنوعقیل، بنوجرم اور بنوجعدہ کی پانی کے بارے میں لڑائی ہوگئی، فیصلہ نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوجرم کے حق میں فیصلہ فرمایا تو ان کے ایک شاعر معاویہ بن ابی ربیعہ نے یہ اشعار کہے:

(۱) جیسا کہ تم جانتے ہو میں جرم قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں، جب نبی علیہ السلام کے پاس تمام جماعتیں پہنچیں۔

(۲) پس اگر تم نبی علیہ السلام کے فیصلے پر قناعت نہ کرو، بیشک میں تو آقا علیہ السلام کے فرمان پر قناعت کر چکا ہوں۔

چند اشعار ہیں۔

۸۰۷۰ معاویہ بن سفیان

معاویہ بن سفیان بن عبدالاسد مخزومی۔ یہ ابوسلمہ بن اسد کا بیٹا ہے، ان کا والد حالت کفر میں مارا گیا اور ان کے چچا نبی علیہ السلام

✿ الطبقات (۳۵/۷) ✿ تاریخ کبیر (۳۲۹/٤)

✿ ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجها (الحدیث: ۲۱٤۲)
ابن ماجہ کتاب النکاح باب حق المرأة علی زوجها (الحدیث: ۱۸۵۰) مسند احمد (الحدیث: ٤٤٧/٤)
مستدرك حاکم (الحدیث: ۱۸۷/۲) سنن کبریٰ (الحدیث: ۳۰۵/۷)
صحیح ابن حبان کتاب النکاح باب معاشرة الزوجین (الحدیث: ٤١٧٥) معجم الکبیر (الحدیث: ۱۰۳۵/۱۹)

✿ تاریخ بغداد (٤٦٧/۸)

کے ساتھ جنگ میں شہید ہوئے۔ اور رہا ان کا اپنا تذکرہ تو وہ زبیر بن بکار نے کیا ہے۔

(٨٠٧١) معاویہ بن ابی سفیان [1]

نسب: معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی، اموی، امیر المومنین۔ حضور علیہ السلام کی بعثت سے پانچ یا سات یا تیرہ سال پہلے پیدا ہوئے۔ پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ [2] نے نقل کیا ہے کہ یہ صلح حدیبیہ کے بعد مسلمان ہو گئے تھے لیکن انہوں نے اپنے اسلام لانے کو چھپائے رکھا، یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقع پر اس کا برملا اظہار فرمایا۔ نیز یہ کہ یہ عمرۃ القضا کے موقع پر مسلمان تھے۔

یہ حدیث بخاری میں موجود حدیث کے مخالف ہے اس لیے کہ اس میں ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حج کے مہینوں میں عمرہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ہاں ہم نے عمرہ کیا تھا اور معاویہ رضی اللہ عنہ اس وقت حالت کفر میں تھے۔

اگر پہلی حدیث کو بھی صحیح تسلیم کریں تو یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت سعد نے ان کی گزشتہ حالت پر حکم لگا دیا ہے اس لیے کہ ابھی تک ان کو یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ اسلام لا چکے ہیں کیونکہ انہوں نے خود اسلام لانے کو چھپائے رکھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن علی بن حسین کے طریق سے تخریج کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے مروہ پہاڑی کے پاس نبی علیہ السلام کے بال مبارک کاٹے تھے۔

اصل حدیث بخاری میں ہے طاؤس کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان الفاظ میں کہ قَصَّرْتُ بمشقص۔ میں نے استرے سے بال کاٹے۔ یہاں مروہ پہاڑی کا بھی ذکر نہیں ہے۔ لیکن مروہ پہاڑی کے ذکر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ واقعہ عمرے کا ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر تو آپ نے حلق کروایا تھا اور وہ بھی منیٰ میں جیسا کہ بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن سلام جمحی کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ ابانؒ بن عثمان فرماتے ہیں کہ معاویہ منیٰ میں اپنی والدہ کے ساتھ ایک لڑکے سے تھے جب کبھی ان سے کوئی لغزش ہو جاتی تو ان کی والدہ کہتی: یہاں سے کھڑے ہو جاؤ، اللہ تمہیں بلندیاں نہ دے۔ تو قریب میں موجود ایک دیہاتی نے ان کی والدہ سے کہا: آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں؟ حالانکہ میرا خیال یہ ہے کہ آپ کے اس بیٹے کو لوگ اپنا سردار بنائیں گے۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں ہاں اور کوئی بلند مرتبہ نہیں ملے گا، صرف اپنی ہی قوم کا سردار بن جائے گا۔

ابونعیم فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حساب و کتاب کے بڑے ماہر تھے اور فصیح اللسان تھے، بردبار اور باوقار آدمی تھے۔

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ لمبے قد والے سفید گورا رنگ انتہائی نرم مزاج [3] آدمی تھے اور نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف بھی حاصل ہوا اور آپ کے کاتب بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان کے بعد ان کو شام کا گورنر بنایا تھا۔ پھر

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٧٧) استیعاب (ت: ٢٤٦٤) [2] مختصر تاریخ دمشق (٤٠٢/٢٤)

[3] معجم الکبیر (الحدیث: ٣٠٥/١٩) مجمع الزوائد (الحدیث: ٣٥٥/٩) مختصر تاریخ دمشق (٤٠٢/٢٤)

وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین کبار تابعین میں سے۔ (۱) مروان بن حکم (۲) عبداللہ بن حارث بن نوفل (۳) قیس بن ابی حازم (۴) سعید بن مسیب (۵) ابوادریس خولانی اوران کے بعد کے (۶) عیسیٰ بن طلحہ (۷) محمد بن جبیر بن مطعم (۸) حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف (۹) ابومجلز (۱۰) جبیر بن نفیر (۱۱) حمران مولیٰ عثمان (۱۲) عبداللہ بن محیریز (۱۳) علقمہ بن وقاص (۱۴) عمیر بن ھانی (۱۵) ہمام بن منبہ (۱۶) ابوعریان نخعی (۱۷) مطرف بن عبداللہ بن شخیر اوران کے علاوہ بھی کچھ دیگر حضرات ہیں جو ان سے روایت بیان کرتے ہیں۔

ابن ابی داؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صرف حضرت معاویہ نے ہی نبی علیہ السلام سے بیان کیا ہے۔

مسند ابی یعلی [1] میں ہے سوید بن شعبہ عمرو بن یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سعید سے (اور یہ سعید عمرو بن سعید بن عاص کے بیٹے ہیں) کہ حضرت معاویہ نے فرمایا کہ میں نبی علیہ السلام کے پیچھے پیچھے وضو کر رہا تھا جب آپ نے وضو مکمل فرما لیا تو میری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: اے معاویہ! اگر کوئی معاملہ (امارت وحکومت) تیرے سپرد کیا جائے تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف سے کام لینا۔ فرماتے ہیں کہ بس اسی وقت سے مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے کسی کام میں آزمایا اور مبتلا کیا جائے گا (اس حدیث کے راوی سوید کے بارے میں علماء نے کلام کیا ہے)۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی حدیث کو اپنی کتاب دلائل میں دوسرے طریق سے تخریج کیا ہے۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب [2] تاریخ کبیر میں معمر ہمام بن منبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں نے معاویہ سے زیادہ حکومت کا لائق وحقدار کوئی نہیں دیکھا۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا نے زبیر سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ محمد بن علی نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت معاویہ کو دیکھتے تو فرماتے کہ یہ عرب کا کسریٰ ہے (یعنی اہل عرب میں سے کسریٰ بادشاہ جیسی شان رکھتا ہے)۔

ابن سعد مدائنی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ابوسفیان نے معاویہ کی طرف دیکھا جبکہ وہ لڑکے سے تھے تو کہنے لگے کہ میرا یہ بیٹا بڑا سردار ہوگا اور یہ اس لائق ہے کہ لوگ اس کو اپنا سردار بنائیں۔

ابن مبارک کتاب الزہد میں فرماتے ہیں: ابن ابی ذئب نے مسلم بن جندب سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور حضرت معاویہ انتہائی خوبصورت اور بھرے ہوئے ملائم جسامت والے تھے۔ تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت معاویہ کی طرف دیکھتے تو ان کی خوبصورتی پر تعجب وحیرانگی کا اظہار فرماتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی انگلی ان کی پیشانی پر رکھتے جب اٹھاتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے گھاس کی خوبصورت لائن بنی ہو۔ پھر خوش ہو کر فرماتے: واہ واہ! اس وقت ہم لوگوں میں سے سب سے بہتر ہیں کہ ہمارے لیے دنیا وآخرت کی بھلائیوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہم حماموں والی اور سرسبز وشاداب زمین میں

---

[1] مسند ابویعلی (الحدیث: ۷۳۸۰/۱۳) [2] تاریخ کبیر (۳۲۶/٤)

[حض]رت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انہی کو گورنر باقی رکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور تک یہ گورنر رہے لیکن پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے [ہاتھ] پر بیعت نہ کی بلکہ غلط فہمی کی بناء پر ان سے جنگ تک نوبت پہنچی تو انہوں نے ملک شام پر اپنی خود مختار حکومت قائم کی بلکہ مصر کو بھی [اس] کے ساتھ ملا لیا اور اس کو خلافت کا نام دے دیا گیا جب حکمین سے فیصلہ کرایا جا چکا۔ پھر یہ خود مختار امیر رہے یہاں تک کہ حضرت [حس]ن کے ساتھ ان کی صلح ہوگئی اور تمام لوگ انہی کے ہاتھ بیعت کرنے پر متفق ہوگئے۔ اس سال کو عام الجماعۃ یعنی اکٹھے ہونے کا [سا]ل قرار دیا گیا۔ ✿

امام بغوی مبارک بن فضالہ کے طریق سے تخریج کرتے ہیں کہ ان کے والد نے علی بن عبداللہ سے اور انہوں نے عبدالملک [بن] مروان کا قول نقل کیا کہ ابن ہند یعنی حضرت معاویہ بیس سال امیر رہے اور بیس سال خلیفہ رہے۔ محمد بن اسحٰق نے تو اسی حدیث پر [یقی]ن کر لیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث میں کچھ وسعت سے کام لیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلافت کے بیس سال [پور]ے نہیں کیے بلکہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت والا سال اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے صلح والا سال بھی شمار کیا جائے تو بھی انیس سال [س]ے کچھ کم بنتے ہیں۔

صحیح بخاری میں حضرت عکرمہ کی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ حضرت معاویہ [وتر] کی ایک رکعت پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ وہ خود فقیہ ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ صحابی رسول ہیں (تم ان کے بارے [میں] کوئی بات نہ کرو)۔

ابن سعد ✿ نے نقل کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں عمرۃ القضا سے پہلے مسلمان ہو چکا تھا لیکن [می]ں اس بات سے ڈرتا تھا کہ مجھے مدینہ ہجرت کرنی پڑے گی اور میری والدہ نے کہہ رکھا تھا کہ اگر تو مدینہ گیا تو ہم تیرا خرچہ پانی بند کر [دی]ں گے۔

ابن شاہین ابن ابی داؤد سے بسندہ حضرت معاویہ تک یہ حدیث تخریج کرتے ہیں کہ بھلائی انسانی عادت ہے اور برائی ضد [اور] چڑاپن ہے۔ ہندہ نے کہا: صرف اپنی قوم کا؟ ناس ہو اس کا اگر یہ سارے عرب کا سردار نہ بنے۔

مدائنی کہتے ہیں کہ زید بن ثابت وحی لکھا کرتے تھے اور حضرت معاویہ نبی علیہ السلام اور دیگر عرب کے مابین باقی معاملات لکھا [کر]تے تھے۔ مسند احمد میں اور اصل حدیث مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ معاویہ کو میرے [پاس] بلاؤ۔ ✿ اور یہ معاویہ حضور علیہ السلام کے کاتب تھے۔

روایت: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل صحابہ اور صحابیات سے روایت بیان کی ہے:

(۱) ابوبکر صدیق (۲) حضرت عمر (۳) حضرت عثمان (۴) اپنی بہن ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہم۔

اور خود ان سے روایت لینے والے مندرجہ ذیل صحابہ و تابعین ہیں:

(۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما (۲) جریر بجلی (۳) معاویہ بن حدیج (۴) سائب بن یزید (۵) عبداللہ بن زبیر (۶) نعمان بن بشیر

اسد الغابہ (۱۵٦/٤) ✿ طبقات کبریٰ (۱٦۳/۳)

مسلم کتاب البر والصلۃ باب من لعنہ النبی ﷺ او سبہ اودعا علیہ (الحدیث: ۹٦) دلائل النبوۃ للبیہقی (۲٤۳/٦)

رہتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تجھے بتاتا ہوں تمہاری پسندیدہ چیزیں کیا ہیں۔ بہترین کھانا، دن چڑھے تک صبح کے وقت سونا اور حاجت مند لوگوں کا دروازے پر آنا۔ راوی کہتا ہے: جب ہم ایک کنویں کے پاس پہنچے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک بہترین جوڑا نکالا اور پہن لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بڑی عمدہ قسم کی خوشبو محسوس کی اور فرمایا کہ جو بھی حج کا ارادہ رکھتا ہے وہ پراگندہ حالت میں حج کرنے جائے۔ لیکن جب مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ کے محترم ترین شہر میں پہنچے تو انتہائی خوشبودار کپڑوں کو پہنے۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے تو اہل خانہ کے پاس جانے کے لیے یہ لباس زیب تن کیا ہے اور مجھے آپ کی طرف سے کوفت ہوئی ہے یہاں بھی اور شام میں بھی۔ اللہ جانتا ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں کتنی حیاء دیکھی ہے۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ لباس اتار دیا اور وہ کپڑے پہن لیے جس میں انہوں نے احرام باندھنا تھا اور یہ بڑی مضبوط سند ہے۔

ابن سعد احمد بن محمد ازرقی سے تخریج کرتے ہیں کہ عمر بن یحییٰ بن سعید اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے ایک سبز رنگ کا جبہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر پڑی تو اپنا درّہ (کوڑا) لے کر کھڑے ہو گئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مارنے لگے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بار بار کہہ رہے تھے: اللہ سے ڈریئے اے امیر المومنین! میرا کیا قصور ہے؟ کیوں مجھے مار رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی جواب نہیں دیا، بلکہ اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئے۔ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: آپ نے اس نوجوان کو کیوں مارا، حالانکہ اس جیسا لوگوں میں اور کوئی نہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں نے اس میں کوئی برائی نہیں دیکھی اور نہ مجھے کسی نے اس کے متعلق کوئی ایسی بات کی ہے، مجھے تو اس میں تکبر کا خدشہ ہوا جسے میں ختم کرنا چاہتا تھا۔

ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: محمد بن عباد نے ہمیں بتایا کہ سفیان اپنے شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بعد تفرقہ بازی سے بچتے رہنا اگر تم نے تفرقہ بازی کی تو خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ معاویہ شام کے امیر ہوں گے لہٰذا جب تمہیں تمہاری مرضی پر چھوڑ دیا جائے گا تو وہ کیسے اس کو تم سے زبردستی جدا کر سکے گا۔

وفات: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات رجب ۶۰ھ میں ہوئی، صحیح قول یہی ہے۔ [1]

۸۰۷۲ معاویہ بن سوید [2]

معاویہ بن سوید بن مقرن مُزَنی کنیت ابوسوید کوفی۔ ان کے والد کا تذکرہ سین کی تختی میں گزر چکا ہے اور کچھ تذکرہ نعمان بن مقرن کے حالات میں آئے گا۔ یہ مشہور تابعی ہیں اور اپنے والد کے علاوہ براء بن عازب سے بھی ان کی روایت صحیح مسلم [3] وغیرہ میں موجود ہے۔

ابویعلی، حسن بن سفیان اور امام بغوی نے ان کا تذکرہ کیا ہے جبکہ ابن السکن نے ان کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے۔ اور ان سب حضرات نے ابوزبید کے طریق سے مطرف سے روایت کیا کہ امام شعبی معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ

---

[1] معجم الکبیر (الحدیث: ۳۰۵/۱۹) مصنف ابن ابی شیبہ (الحدیث: ۷۱/۱۳) آحاد والمثانی (الحدیث: ۳۷۳)

[2] اسد الغابہ (ت: ٤٩٧٦) تجرید (۸۳/۲)

[3] مسلم کتاب الایمان باب بیان حال الیمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر (الحدیث: ۲۱۲)

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے: جب کوئی بندہ اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک کی طرف ضرور منسوب ہوتا ہے۔ [1]

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے مطرف کے طریق سے ابوسفر سے تخریج کیا ہے کہ معاویہ بن سوید نے فرمایا کہ ہمارا یعنی بنومقرن کا ایک غلام تھا تو کسی نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا تو اس نے نبی علیہ السلام سے شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے اس کو آزاد فرما دیا۔ پھر کسی نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ اس کے علاوہ ان کا اور کوئی خادم نہیں ہے تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! یہ ان کی خدمت میں رہے جب تک کہ یہ لوگ اپنا اور کوئی انتظام نہیں کر لیتے۔ [2] اسی طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طریق سے اس کو تخریج کیا ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ اور اصحاب سنن ہلال بن یساف اور سلمہ بن کُہَیل وغیرہ کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن سوید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم بنومقرّن ..... پھر پورا واقعہ بیان کیا۔

گویا مذکورہ حدیث میں بعض راویوں سے کچھ کوتاہی ہوئی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور اختلاف کو فقط ذکر کر دیا ہے۔ اس پر کوئی تنبیہ نہیں فرمائی جیسے کہ ان کی عادت ہے۔ اور اختلاف مطرف اور معاویہ بن سوید کے درمیان واسطہ ہے یا نہیں تو فرمایا جو ابوسفر کے واسطہ کے قائل ہیں یہ زیادہ درست لگتا ہے۔

ابن ابوحاتم رازی نے فرمایا کہ ان کی حدیث مُرسَل ہے۔ اور بقول احمد عسکری ان کے نبی علیہ السلام سے خود حدیث سننے کے بارے میں اکثر حضرات صحت کے قائل نہیں ہیں اور ان کی روایت مرسل ہے۔

ابن حبان نے ان کا تذکرہ فرمایا جبکہ عجلی نے ان کو معتمد اور ثقہ تابعین میں شمار کیا ہے اور ان سے روایت لینے والے سلمہ بن کُھَیل، عمرو بن مُرّہ اور اشعث بن ابی الشعثاء وغیرہ ہیں۔

۸۰۷۳ معاویہ بن صعصعہ تیمی [3]

بنوتمیم کے اس وفد میں سے ہیں جنھوں نے نبی علیہ السلام کو حجرے کے باہر سے پکارا تھا۔ ابوعمران کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مجھے ان کی کوئی روایت نہیں ملی اور مشہور یہ ہے کہ یہ صعصعہ بن مقرّن ہیں۔ واللہ اعلم

۸۰۷۴ معاویہ بن عبادہ [4]

بن عقیل۔ یہ کعب بن اخیل بن رحال کے والد ہیں۔ نبی علیہ السلام کے پاس آنا ثابت ہے۔

---

[1] بخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاہ (الحدیث: ۶۱۰۳) مسند احمد (الحدیث: ۱۰۵/۲)
معجم الکبیر (الحدیث: ۱۹۴/۱۸) جامع المسانید (۵۶۱/۱۱)

[2] مسلم کتاب الایمان باب صحبۃ الممالیک (الحدیث: ۱۲۳)
ابوداؤد فی کتاب الادب باب من حق المملوک (الحدیث: ۵۱۶۷) مسند احمد (الحدیث: ۴۴۴/۵)

[3] اسد الغابہ (ت: ۴۹۷۸) استیعاب (ت: ۲۴۶۵) تجرید (۸۳/۲)

[4] تجرید (۸۳/۲)

۸۰۷۵ معاویہ بن عبداللہ ✿

امام بغوی واسماعیلی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کرتے ہوئے جعفر بن ربیعہ کے طریق سے اعرج سے تخریج کیا ہے کہ معاویہ بن عبداللہ نے ان کو بتایا کہ نبی علیہ السلام نے مغرب کی نماز میں سورۂ دخان کی تلاوت فرمائی۔ ✿ ابن فتحون نے اپنی مستدرک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۰۷۶ معاویہ بن عروہ الدئلی

یہ نوفل کے والد ہیں، معاویہ نامی شخصیات کے آخر میں ان کا تذکرہ آنے والا ہے۔

۸۰۷۷ معاویہ بن عفیف المُزنی

ابن عساکر نے اپنی کتاب تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابوالحسن رازی جو کہ تمام کے والد ہیں، ان کے واسطہ سے روایت لاتے ہیں کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ دجاجیہ نامی جگہ میں جنگ سقیفہ کے موقع پر جو گھر تھا وہ ابوقحافہ اور معاویہ کے گھر کا ایک حصہ تھا اور یہ دونوں عفیف مزنی کے بیٹے ہیں اور ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف بھی حاصل ہوا۔

۸۰۷۸ معاویہ بن عمرو

یہ ذوالکلاع کے بھائی ہیں۔ بقول رشاطی: یہ سکون نامی جگہ میں رہتے تھے پھر مدینہ ہجرت کر گئے اور وہاں دین کا علم حاصل کر کے اپنی قوم کے پاس واپس چلے گئے۔

وثیمہ نے مرتدین کے خلاف ہونے والی جنگوں میں ذکر کیا ہے کہ یہ معاویہ کندہ کے بادشاہوں کی طرف جہاد کے لیے کھڑے ہوئے جبکہ وہ مرتد ہو رہے تھے اور انہوں نے زیاد بن لبید سے زکوٰۃ کی اونٹنی چھین لی تھی تو حضرت معاویہ بن عمرو نے کہا کہ اے کندہ کے لوگو! اگرچہ میں غلطی میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوں لیکن مصیبت میں مجھے بہرحال تمہارے ساتھ شریک ہونا پڑے گا، لہٰذا تم زیادہ کو واپس بلاؤ اور اپنا کام کرنے دو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے معذرت نامہ بھی لکھ کر بھیجو۔ ورنہ اسی ردّت پر اللہ کی قسم بہت سارے خون بہا دیے جائیں گے لیکن انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک نہ مانی تو یہ ان سے ناراض ہو کر واپس چلے گئے اور اس بارے میں بڑے خوبصورت اشعار کہے۔ ابن فتحون نے اپنی مستدرک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۰۷۹ معاویہ بن عمرو الدئلی

بعض نے کہا: یہ معاویہ بن عروہ ہیں، اس پر کچھ تنبیہ پیچھے گزر چکی ہے۔

۸۰۸۰ معاویہ بن قرمل محاربی ✿

ان کے والد کا نام یا تو قَرْمَلْ تھا یا قِرْمِل۔

✿ اسد الغابہ (ت: ۴۹۸۰) تجرید (۸۳/۲) ✿ جامع المسانید (۶۶۳/۱۱)

✿ اسد الغابہ (ت: ۴۹۸۲) استیعاب (ت: ۲۴۶۶) تجرید (۸۳/۲)

بقول ابوعمر: [1] صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا بھی تذکرہ ہے اور بقول ابن سکن اور ابن مندہ ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت بھی حاصل ہوئی اور یعلی بن حارث نے فرمایا کہ میں نے مورّع بن حبان محاربی سے سنا کہ معاویہ بن قرمل محاربی نے فرمایا کہ میں ملک شام کی جنگ میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، تو ہمارے سامنے ایک کنیسہ (راہب خانہ) کا تذکرہ کیا گیا تو ہم نے اس کے پاس آ کر السلام علیکم کہا۔ اتنے میں اندر سے ایک راہب نکلا، اس نے پوچھا: یہ بہترین بات کہنے والے کون ہیں؟...الخ۔ معاویہ بن قرمل کے ساتھیوں کا خیال یہ ہے کہ ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔

بقول ابن السکن ابوالعلاء معاویہ بن قرمل کے بارے میں کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ آیا۔ ابن السکن کہتے ہیں: اب مجھے نہیں معلوم کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔

میں کہتا ہوں: امام بخاری اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہما وغیرہ نے ان کا تذکرہ تابعین میں کیا ہے اور سب نے یہی کہا کہ ان کے والد کا نام حَرمل حا کے ساتھ ہے، جبکہ یہاں قرمل قاف کے ساتھ ذکر کیا ہے اور عنقریب تیسری قسم میں ذکر آئے گا کہ وہ حنفی تھے اور یہ محاربی ہیں۔

۸۰۸۱ معاویہ بن مِحْصَن [2]

بن علس کندی کنیت: ابوشجرہ۔ بقول ابن کلبی ان کو بھی نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ ابن اثیر [2] نے اپنی مستدرک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۰۸۲ معاویہ بن مرداس

نسب: معاویہ بن مرداس بن ابی عامر بن سنان بن حارثہ بن عبس بن رفاعہ بن حارث بن بُہثہ بن سلیم، سُلَمی۔ ابن کلبی وغیرہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ابوبکر بن درید اخبار منثورہ میں ابن کلبی سے ذکر کرتے ہیں کہ ابومسکین نے کہا کہ درید بن صمۃ جشمی عمرو بن حارث بن شرید کے پاس آیا تو اس کی نظران کی بہن خنساء پر پڑگئی جس کا نام تماضر تھا اس نے اپنے اونٹ کو تارکول ملا اور پھر کپڑے اتار کر نہانے لگی اور درید اس کی طرف دیکھ رہا تھا تو اس کو ان کی کوئی چیز اچھی لگی....پھر واقعہ ذکر کیا اور ان کو نکاح کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ بن عصیہ سلمی سے ان کی شادی ہوئی اور ابوشجرہ پیدا ہوئے۔ پھر مرداس بن ابی عامر سے ان کی شادی ہوئی جس سے معاویہ، یزید، حرب اور عمیرہ پیدا ہوئے۔ پھر معاویہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وفات پا گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مرداس کا سردار بیٹا فوت ہو گیا، اللہ کی قسم! اگر وہ زندہ رہتا تو میں اس کا ضرور اکرام کرتا۔

محدثین کا کہنا ہے کہ یہ خنساء رضی اللہ عنہا صحابیہ ہیں اور جنگ قادسیہ میں اپنے چار بیٹوں سمیت شریک ہوئیں اور سب بیٹے شہید ہو گئے اور یہ ان کے بعد رہ گئیں۔

---

[1] استیعاب (۴۷۵/۳) [2] اسد الغابہ (ت: ۴۹۸۴) تجرید (۸۳/۲)

[2] اسد الغابہ (ت: ۱۵۸/۴)

۸۰۸۳ معاویہ بن معاویہ المزنی [1]

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ محدثین کی ایک کثیر جماعت نے ان کے تذکرہ میں فرمایا کہ یہ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں ہی وفات پا گئے تھے۔ ابوامامہ اور انس کی حدیث میں منداً اور سعید بن مسیب اور حسن بصری کے طریق سے مرسلاً ان کا واقعہ آیا ہے۔ امام طبرانی [2] اور محمد بن ایوب بن ضُریس نے فضائل قرآن میں اور سمویہ نے فوائد قرآن میں جبکہ ابن مندہ اور بیہقی نے دلائل میں اس کی تخریج کی ہے۔ یہ سب حضرات محبوب بن ہلال کے طریق سے عطاء بن ابی میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! معاویہ بن معاویہ مزنی کا انتقال ہو گیا، آپ ان کی نمازِ جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے دونوں پر زمین پر مارے جس کی وجہ سے تمام پردے اور درخت درمیان سے ہٹ گئے۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی چارپائی کو اتنا قریب لایا گیا کہ آپ علیہ السلام نے ان کو دیکھ لیا اور ان پر نمازِ جنازہ پڑھی جبکہ آپ کے پیچھے فرشتوں کی دو صفیں تھیں۔ اور ہر ایک صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔ جنازہ کے بعد نبی علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ معاویہ کو اتنا مقام کیوں اور کیسے ملا؟ [2] تو انہوں نے جواب دیا کہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) سے محبت کی وجہ سے کہ یہ اس کو ہر وقت اور ہر حالت میں (گھٹنوں کے بل) آتے جاتے، کھڑے بیٹھے غرضیکہ ہر وقت اس کی تلاوت کرتے تھے۔

ابن ضریس کی حدیث کے شروع میں ہے کہ نبی علیہ السلام اور محبوب بن ہلال اس وقت شام میں تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ بات مشہور نہیں۔

ابن حبان نے بااعتماد لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سنجر نے اپنی مسند میں اسی طرح ابن الاعرابی، ابن عبدالبر [3] نے اس کی تخریج کی ہے اور ہم نے بھی اس کو حاجب طوسی کے فوائد میں عالی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے یہ سب تخریجات یزید بن ھارون کے طریق سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: علامہ ابومحمد ثقفی نے ہمیں بتایا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ غزوہ تبوک میں تھے کہ ایک دِن سورج اپنی خلافِ عادت انتہائی روشن، چمکدار کرنوں کے ساتھ طلوع ہوا۔ ایسا ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ تو نبی علیہ السلام بھی حیران ہوئے کہ آج کیا ماجرا ہے؟ تو اچانک جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ معاویہ بن معاویہ لیثی کا انتقال ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کو ان کا نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے بھیجا ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے پوچھا کہ اس کی کیا [5] وجہ ہے؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا اس لیے کہ وہ قل ھو اللہ احد کی کثرت سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ پھر پہلے جیسی حدیث نقل کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ کیا آپ ان کی نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تاکہ میں آپ کے لیے زمین کو سمیٹ دوں؟ تو فرمایا: ''ہاں!'' تو پھر آپ علیہ السلام نے ان پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

اور علاء ابومحمد یہ زید ثقفی کے بیٹے ہیں اور یہ کمزور راوی ہیں۔ لیثی کے قول میں ان سے غلطی سرزد ہو گئی۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٨٥) استیعاب (ت: ٢٤٦٧) تجرید (٨٣/٢) [2] معجم الکبیر (الحدیث: ١٠٤٠/١٩)

[3] سنن کبریٰ (الحدیث: ٥١/٤) مجمع الزوائد (الحدیث: ٣٨/٣) مسند ابویعلي (الحدیث: ١٩٧/٢) و (الحدیث: ٢٥٨/٧)

[4] استیعاب (٤٧٦/٣) [5] معجم الکبیر (الحدیث: ٤٢٩/١٩) مجمع الزوائد (الحدیث: ٣٨/٣)

یہ حدیث ایک تیسرے طریق سے بھی مروی ہے جو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ابن مندہ نے ابو عتاب کی روایت سے دلائل میں ذکر کیا ہے کہ یحییٰ بن ابی محمد نے ان سے روایت کیا ہے اور نوح بن عمرو نے باقیوں سے روایت کیا ہے اور انہوں نے محمد بن زیاد سے اور وہ ابو امامہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابو احمد حاکم نے اپنے فوائد میں، طبرانی نے سورۂ اخلاص کے فضائل میں اور ابن عبدالبر نے ان تمام نوح کے طریق سے تخریج کیا۔ اور اس حدیث کا مفہوم ذکر کیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے: جبرئیل علیہ السلام نے اپنا دایاں پر پہاڑوں پر رکھا جس سے وہ نیچے ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے مدینہ دیکھا۔ ابن حبان نے علاء ثقفی کے حالات میں لکھا ہے کہ یہ ضعیف راوی ہیں۔ حالانکہ وہ پہلے ان کی اس حدیث کو لکھ چکے تھے کہ ان کو اہل شام کے ایک شیخ نے چرایا۔ پھر اس کو باقیوں سے روایت کیا اور پھر اس کو ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں: مجھے نہیں پتا چلا کہ ان کی مراد نوح ہیں یا کوئی اور اس لیے کہ نوح کو تو ضعیف راویوں میں ذکر نہیں کیا گیا۔

اور باقی رہا سعید بن مسیب والا طریق جو کہ مرسل ہے تو اس کو ہم نے قرآن کے فضائل میں ذکر کیا ہے جو کہ ابن ضریس سے مروی ہیں کہ علی بن زید بن جدعان ان سے روایت کرتے ہیں۔

باقی رہا حسن بصری کا طریق تو اس کو امام بغوی اور ابن مندہ نے صدقہ بن ابی سہل کے طریق سے تخریج کیا یونس بن عبید سے انہوں نے حسن بصری سے اور انہوں نے معاویہ بن معاویہ مزنی کے بارے میں کہ نبی علیہ السلام جنگ تبوک میں تھے کہ جرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کیا آپ معاویہ بن معاویہ مزنی کا جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں.... پوری حدیث۔

ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سندیں مضبوط و قوی نہیں اور احکام میں تو اس کو بطور دلیل پیش کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اور فرمایا کہ معاویہ بن مقرن مزنی تو مشہور ہیں خود بھی اور ان کے بھائی بھی لیکن معاویہ بن معاویہ کون ہیں مجھے کچھ معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں: غائبانہ نماز جنازہ کے قائلین اس حدیث کو دلیل بناتے ہیں، ان کا ردّ خود اس حدیث میں موجود ہے کہ یہ غائبانہ نہیں بلکہ حاضرانہ تھا کیونکہ تمام پردے ہٹا دیئے گئے تھے۔ اس کا تعلق احکام سے ہے۔ واللہ اعلم

٨٠٨٤ معاویہ بن مغیرہ

بن ابو العاص بن امیہ اموی۔ مروان بن حکم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ اور یہ عبدالملک بن مروان کے نانا ہیں۔ اور ان کی والدہ بسرہ بنت صفوان مشہور صحابیہ ہیں ان کے والد زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے۔ ابن فتحون نے اپنی مستدرک میں ان کا ذکر کیا۔

٨٠٨٥ معاویہ بن مقرّن المزنی [1]

ابن عبدالبر کا قول معاویہ بن معاویہ کے حالات میں ابھی گزرا ہے۔ ابن شاہین ان کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک حدیث لائے جس کے شروع میں یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک لشکر بھیجا اور ان کے امیر کو وصیت فرمائی.... الخ۔ ابن فتحون نے اپنی مستدرک

[1] تجرید (٢/٨٤)

میں ان کا ذکر کیا ہے۔

٨٠٨٦ معاویہ بن نفیع [1]

ابن مندہ ان کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ محمد بن جابر نے ان کی حدیث کو روایت کیا ہے اشعث بن ابی الشعثاء سے اور انہوں نے صلت بکری سے اور انہوں نے معاویہ بن نفیع سے۔ اور ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ فرماتے ہیں کہ ہم نبی علیہ السلام کے پاس ایک بڑی جماعت کی شکل میں عید والے دِن حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔

٨٠٨٧ معاویہ الثقفی

قبیلہ ثقیف کے اتحادیوں میں سے ہیں اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ بنو عقیل کے سربراہ تھے جبکہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فیروز دیلمی کی مدد کی تھی اس لیے کہ مرتدین نے ان کے اہل وعیال کو چھین لیا تھا تو ان کو چھڑانے کے لیے یہ سب نکلے۔ سیف نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا کہ انہوں نے ہی ان کے اہل وعیال کو اسود عنسی کے قتل سے پہلے قیس بن عبدیغوث سے چھڑایا تھا۔ ان کی نسبت عقیلی بھی ہے تو گویا کہ یہ بنو عقیل کے ثقیف یعنی ذہین وسمجھ دار آدمی ہیں۔

اور پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ قریش وثقیف کے جو لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت یا اس کے قریب قریب کی جنگوں میں شریک رہے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے ہیں کیونکہ یہ سب لوگ حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر تھے۔

٨٠٨٨ معاویہ العذری

سیف نے کتاب الردۃ میں ذکر کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو بذریعہ خط حکم دیا کہ مرتدین کے قتال کے بارے میں سنجیدہ رہیں۔ اور پہلے ہم کئی بار ذکر کر چکے ہیں کہ اس زمانہ میں صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہی امارت سپرد کی جاتی تھی۔

٨٠٨٩ معاویہ اللیثی [2]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ کا کہنا ہے کہ بصرہ کے رہنے والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ امام بخاری، ابن ابی خیثمہ، امام بغوی، اور طبرانی وغیرہ عمران بن قطان کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ قتادہ نصر بن عاصم سے نقل کرتے ہیں کہ معاویہ لیثی نے کہا کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ لوگ قحط سالی اور خشک سالی میں مبتلاء ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے رزق عطا فرما دیتے ہیں لیکن پھر یہ لوگ شرک کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہمیں تو یہ بارش فلاں کے فضل وعطیہ وبخشش سے ملی ہے۔

طیالسی نے اپنی مسند میں انہی سے تخریج کی ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٨٦) تجرید (٨٤/٢)

[2] اسد الغابہ (ت: ٤٩٨٣) استیعاب (ت: ٢٤٦٨) تجرید (٨٣/٢)

ابوعمر کا کہنا ہے کہ اس کی سند میں لوگوں کا اضطراب و اختلاف ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معاویہ بن حیدہ اور معاویہ لیثی کو ایک ہی شخص قرار دیا ہے، جبکہ ابوحاتم نے ان کی تردید کی ہے۔

میں کہتا ہوں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تاریخ کے نسخے تو مختلف ہیں لیکن مجھے تو ایسا کوئی اختلاف نہیں ملا جیسا کہ ابوعمر نے دعویٰ کیا ہے۔

۸۰۹۰ معاویہ الہذلی [1]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے [2] صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور بقول ابن مندہ یہ حمص کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ امام بغوی اور جعفر فریابی نے کتاب صفۃ المنافق میں اور ابن مندہ نے حریز بن عثمان کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ سلیم بن عامر معاویہ ہذلی صحابی رسول سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ بیشک منافق روزہ رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ اس کو جھٹلا دیتے ہیں اور وہ نماز پڑھتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اس کو جھٹلا دیتے ہیں۔ اسی طرح وہ صدقہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی جھٹلا دیتے ہیں وہ تہجد پڑھتا ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ جھٹلا دیتے ہیں۔ پھر وہ جہاد میں شریک ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو بھی جھٹلا دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ لڑتے لڑتے قتل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈال دیتے ہیں۔ [3]

یزید بن ہارون کے طریق سے جعفر کی روایت میں ہے کہ حریز نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔ لیکن زیادہ مضبوط بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے بشر بن بکر، علی بن عیاش، ابوالیمان وغیرہ نے حریز سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۸۰۹۱ معاویہ [4]

نوفل کے والد ہیں۔ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن ابی سبرہ کے طریق سے محمد بن عبدالرحمٰن سے تخریج کیا ہے نوفل بن معاویہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی کے اہل وعیال کو چھین لیا جائے یہ بہتر ہے اس بات سے کہ اس کی عصر کی نماز قضا ہو جائے۔

عبدالرزاق [5] نے اپنی کتاب میں ابن ابی سبرہ سے ہی اس کی تخریج کی ہے اور فرمایا کہ یہ ضعیف ہے۔

سب سے زیادہ حفاظت شدہ اس حدیث میں وہ روایت ہے جس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جعفر بن ربیعہ اور یزید بن ابی حبیب کے طریق سے تخریج کیا ہے۔ دونوں کو الگ عراک بن مالک سے کہ انہوں نے نوفل بن معاویہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے ارشاد فرمایا: جس شخص کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا مال اور اہل وعیال سب چھن گئے۔ [6]

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٨٨) استیعاب (ت: ٢٤٦٩) تجرید (٨٤/٢) [2] تاریخ کبیر (٣٣١/٤)

[3] کنز العمال (الحدیث: ١٦٢٠) طبقات کبریٰ (١٣٩/٧) جامع المسانید (٦٦٦/١١)

[4] اسد الغابہ (ت: ٤٩٨٧) تجرید (٨٤/٢) [5] مصنف عبدالرزاق (الحدیث: ٢٢٢٠/٢)

[6] معجم الکبیر (الحدیث: ٤٢٩/١٩) مصنف عبدالرزاق (الحدیث: ٢٢٢٠)

مجمع الزوائد (الحدیث: ٣٠٨/١) جامع المسانید (٦٦٤/١١)

اور نوفل کا سلسلہ نسب نون کی تختی میں آئے گا۔ اگر یہ ابو سبرہ کے بیٹے ہیں تو ان کے حفظ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان کو اور ان کے بیٹے دونوں کو نبی علیہ السلام کی صحبت نصیب ہوئی۔

۸۰۹۲ معبد بن اکثم الخزاعی ✿

ان کا تذکرہ اکثم بن ابی الجون کے حالات میں الف کی تختی میں گزر گیا ہے۔ ابن کلبی کا کہنا ہے کہ معبد کی والدہ وہی ہیں جس کے پاس سے نبی علیہ السلام ہجرت کے دوران گزرے تھے۔ یہ اکثر بن ابی الجون کی بیوی ہیں، ان کی اولاد میں معبد، نصرہ، اور ایک بیٹی خُلدِ یہ ہیں۔

۸۰۹۳ معبد بن امیہ

بن خلف جمحی ان کا تذکرہ ان کے بھائی سلمہ کے احوال میں گزر چکا ہے۔

۸۰۹۴ معبد بن حمید

بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ۔ زبیر بن بکار ان کے تذکرہ میں لکھتے ہیں: ان کا بیٹا عبداللہ بن معبد جنگ جمل میں شہید ہوا اور یہ بیٹا ناجیہ بنت حکیم بن حزام سے تھا۔

میں کہتا ہوں: معبد کے والد حمید اسلام کے زمانہ سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ معبد کو نبی علیہ السلام کی صحبت حاصل ہوئی کیونکہ محدثین کا یہ فیصلہ ہے کہ مکہ اور طائف میں جو بھی نبی علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک رہا یا اس کے بعد تک تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہوگا اس لیے کہ یہ سب لوگ حجۃ الوداع میں شریک تھے۔

۸۰۹۵ معبد بن خالد الجہنی ✿

کنیت: ابوروعہ۔ بقول واقدی: ✿ یہ شروع میں ہی مسلمان ہو گئے تھے اور یہ ان چار لوگوں میں سے تھے جنہوں نے فتح مکہ کے دِن قبیلہ جہینہ کے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ اور یہ دیہات میں رہتے تھے۔ ان کی وفات ۷۲ھ میں ہوئی۔ انہوں نے اپنی زندگی کی تقریباً ۸۰ بہاریں دیکھیں۔

بقول ابن ابی حاتم، ✿ ابو احمد حاکم اور ابن حبان ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہونے کے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بھی حاصل ہے۔

ابو عمر ✿ کا کہنا ہے کہ یہ وہ معبد نہیں ہیں جو تقدیر کے بارے میں گفتگو اور بحث کیا کرتے تھے جیسا کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ وہی ہیں۔

✿ تجرید (۸٤/۲) ✿ اسد الغابہ (ت: ٤٩٩١) استیعاب (ت: ٢٤٧١) تجرید (۸٤/۲)

✿ المغازی (۸۹٦) ✿ الجرح والتعدیل (۲۷۹/۸) ✿ استیعاب (٤٧٨/٣)

میں کہتا ہوں: کہ یہ دوسری بات غلط ہے کہ یہ وہی قدری معبد ہیں اس لیے کہ وہ تو ان صحابی کے والد کے نام ونسب میں موافقت رکھتا ہے حالانکہ ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ایک قول یہ ہے کہ خالد ہے۔
دوسرا قول یہ ہے کہ عبداللہ بن عویم۔ تیسرا قول یہ ہے کہ عبد بن عکیم ہے۔اسی وجہ سے بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ اس راوی کے بیٹے ہیں جنھوں نے یہ حدیث روایت کی:

((لا تنتفعوا من المیتة باھاب ولا عصب)).

''تم مردار کے کچے چمڑے اور پٹھے سے کوئی نفع وفائدہ نہ حاصل کرو''۔

امام بخاری رحمہ اللہ [1] نے تاریخ صغیر میں فرمایا یہ معبد بن عبدالرحمٰن ہیں۔

۸۰۹۶ معبد بن زہیر [2]

ابن فتحون نے تنبیہ علی اوہام الاستیعاب میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے مغازی اموی سے نقل کیا ہے کہ ابن اسحاق سے روایت ہے کہ جنگ یمامہ کے شہداء میں ان کا بھی ذکر ہے اور ابن فتحون نے ذیل میں ان کا تذکرہ نہیں کیا حالانکہ یہ ان کی شرائط پر ہیں۔

۸۰۹۷ معبد بن عبّاد [3]

بن قشیر بن فدم بن سالم بن مالک بن سالم (المعروف حُبلی) بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری۔ابن اسحاق [4] وغیرہ نے شہداء بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

کنیت: ابو حمیضہ۔اسی کنیت سے یہ مشہور ہیں۔حمیضہ کا لفظ حا کے ساتھ بھی ہے اور جیم کے ساتھ بھی اکثر نے کہا ہے۔
ابوعمر [5] واقدی کی پیروی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ خاء کے ساتھ ہے اور ضاد کے بجائے صاد وزن بھی بڑا عجیب بنتا ہے۔
ابو معشر سے منقول ہے عُمَیْصہ یعنی عین اور صاد کے ساتھ۔یہ ان کی غلطی ہے۔ابن قداح نے ان کے والد کا نام عمارہ بتایا ہے۔اسی نے ابن ماکولا کو وہم میں ڈالا تھا۔ [6]

۸۰۹۸ معبد بن عبد [7]

سعد بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری، حارثی۔ابن عبدالبر [8] ان کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ یہ خود اور ان کا بیٹا تمیم بن معبد دونوں غزوۂ اُحد میں شریک تھے۔

---

[1] تاریخ کبیر (۴۰۰/۴) [2] اسد الغابہ (ت: ۴۹۹۳) استیعاب (ت: ۲۴۷۲) تجرید اسماء الصحابہ (۸۴/۲)
[3] اسد الغابہ (ت: ۴۹۹۶) استیعاب (ت: ۲۴۷۵) تجرید (۸۵/۲) [4] سیرۃ النبویہ (۲۵۴/۲)
[5] استیعاب (۴۷۹/۳) [6] الاکمال (۵۳۸/۲) [7] اسد الغابہ (ت: ۴۹۹۸) استیعاب (ت: ۲۴۷۷) تجرید (۸۵/۲)
[8] استیعاب (۴۸۰/۳)

۸۰۹۹ معبد بن عمرو تمیمی

سعید بن عمرو کے حالات میں گزر چکا ہے۔

۸۱۰۰ معبد بن عمرو

قریش کے اتحادی ہیں۔ عبداللہ بن محمد قدامی اور ابومخنف نے ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ فحل میں شہید ہو گئے تھے۔

۸۱۰۱ معبد بن عمرو التمیمی*

بقول ابن عساکر ابومخنف اور قدامی کا کہنا ہے کہ یہ فحل نامی جگہ میں شہید ہوئے ان کے علاوہ باقی حضرات کا کہنا ہے کہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ بقول ابن اسحاق حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ایک معبد بن عمرو تمیمی بھی تھے۔ ابوالاسود عروہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اجنادین میں تمیم بن حارث اور ان کا ماں شریک بھائی معبد بن عمرو تمیمی شہید ہوئے۔

۸۱۰۲ معبد بن عمرو الانصاری

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ابوسفیان بن حرب نے قسم کھائی کہ جب تک میں مسلمانوں سے اپنا بدلہ نہ لے لوں میرے سر کو پانی نہیں چھوئے گا۔ پھر یہ دو سو شہسواروں کو لے کر نکل پڑا تو انصار کے ایک آدمی معبد بن عمرو اور ان کے ساتھ ایک مزدور تھا ان کے پاس پہنچے اور ان دونوں کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے دیکھا کہ اب میری قسم پوری ہو گئی لہٰذا واپس چلا گیا۔

ابن اسحاق نے بھی واقعہ لکھا ہے، لیکن انہوں نے مزدور کے بجائے حلیف اتحادی کا ذکر کیا ہے اور دونوں حضرات کا نام بھی نہیں لکھا۔

۸۱۰۳ معبد بن عوسجہ

بن حرملہ بن سبرہ بن خدیج بن مالک جہنی یہ سبرہ کے والد ہیں سبرہ بن ابی سبرہ کے حالات میں ان کا تذکرہ ہو چکا۔

ابن قانع کا خیال ہے کہ ابوسبرہ جن کا یہاں ذکر ہے وہ یہی معبد ہیں۔ جبکہ ذہبی نے لکھا ہے ابوسبرہ یہ عیسٰی بن سبرہ بن ابی سبرہ کے دادا ہیں جو کہ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ حضرات کا کہنا ہے کہ وہ تو جعفی ہیں اور یہی بات زیادہ واضح ہے۔

۸۱۰۴ معبد بن قیس العبدی

ابن وہب کے حالات میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

* تجرید (۸۵/۲)

۸۱۰۵ معبد بن قیس [1]

ابوعلی بن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا کہ احمد بن سنان واسطی نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کرتے ہوئے سماک بن حرب کی روایت سے تخریج کیا ہے کہ معبد بن قیس نے فرمایا کہ جب میں نے شادی کر لی تو نبی علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور پوچھا کہ کچھ کھیل شغل بھی کیا ہے؟ [2]

۸۱۰۶ معبد بن قیس بن صخر

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ ان کا نسب یوں ہے کہ ابن صیفی بن صخر بن حرام بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ موسیٰ بن عقبہ نے شہداء بدر میں ان کا ذکر کیا ہے اسی طرح ابن اسحاق [3] وغیرہ نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۸۱۰۷ معبد بن مخرمہ [4]

بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل انصاری، اشہلی۔ ابن عبدالبر [5] ان کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ یہ غزوہ اُحد میں شریک تھے۔

۸۱۰۸ معبد بن مسعود السلمی [6]

یہ مجالد اور مجاشع کے بھائی ہیں۔ امام بخاری، [7] اور بزار اور ابن حبان کا کہنا ہے کہ ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت حاصل ہوئی۔

امام بغوی اور اسماعیلی نے زہیر بن معاویہ کے طریق سے عاصم احول سے تخریج کیا ہے کہ ابوعثمان نہدی نے کہا مجاشع بن مسعود نے مجھے بتایا کہ میں اپنے بھائی معبد کو فتح مکہ کے بعد نبی علیہ السلام کی خدمت میں لے کر آیا تاکہ ہم آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت ہجرت کریں لیکن آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مہاجرین نے ہجرت کا ثواب حاصل کر لیا بس اب ہجرت ختم تو میں نے عرض کیا کہ پھر کس چیز پر ہم آپ کی بیعت کریں؟ تو فرمایا کہ ایمان اور جہاد پر بیعت کر لو۔ [8] راوی کہتے ہیں کہ بعد میں میں معبد سے ملا جو کہ مجاشع سے بڑے تھے تو میں نے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجاشع نے صحیح کہا ہے اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ و با اعتماد ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں یہ روایت اکثر حضرات نے فربری سے نقل کی ہے اور وہ مجاشع سے نقل کرتے ہیں، اسی طرح کہا ہے لیکن کشمیہنی کے ہاں "ہم ابومعبد سے ملے"۔ یہ الفاظ ہیں۔ ابوعوانہ، جوزقی اور طبرانی [9] نے اس کو اکثر حضرات کی طرح زہیر سے

---

[1] اسد الغابہ (ت: ۵۰۰۰) استیعاب (ت: ۲۴۷۸) تجرید (۸۵/۲)

[2] معجم الکبیر (الحدیث: ۲۵۸/۲۴) مجمع الزوائد (الحدیث: ۲۸۹/۴) کنز العمال (الحدیث: ٤٠٦٢٦)

[3] السیرۃ النبویۃ (۲۵۸/۲) اسد الغابۃ (۱۶۳/۴)

[4] اسد الغابہ (ت: ۵۰۰۱) استیعاب (ت: ۲۴۷۹) تجرید (۸۵/۲) [5] استیعاب (۴۸۰/۳)

[6] اسد الغابہ (ت: ۵۰۰۲) استیعاب (ت: ۲۴۸۰) تجرید (۸۵/۲) [7] تاریخ کبیر (۳۹۸/۴)

[8] بخاری کتاب المغازی باب (۵۳) الحدیث (۴۳۰۵، ۴۳۰۶) مسند احمد (الحدیث: ۴۶۹/۳)
مستدرک حاکم (الحدیث: ۶۱۶/۳) مشکل الاثار للطحاوی (الحدیث: ۵۲/۳)

[9] معجم الکبیر (الحدیث: ۷۶۵/۲۰) و (الحدیث: ۷۶۹/۲۰)

ہی مختلف طرق سے تخریج کیا ہے۔ ابوعوانہ کی سند ہے کہ عمر بن ابی قیس نے عاصم سے روایت کیا، لیکن انہوں نے معبد کا نام نہیں لیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خالد حذاء کے طریق سے ابوعثمان سے تخریج کیا ہے اور مجالد نام ذکر کیا ہے۔

فضیل بن سلیمان کے طریق سے عاصم سے روایت ہے کہ ''میں ابومعبد کو لے کر گیا'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاشع کے دو بھائی تھے: مجالد اور معبد۔ جس کو نبی علیہ السلام کے پاس لے کر آیا تھا۔ وہ معبد تھا اور جس کو ابوعثمان بعد میں ملے ہیں وہ مجالد تھا جس کی کنیت ابومعبد تھی۔

علی بن مسہر اور عاصم احول کی روایت جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہے اس میں یہ ہے کہ ما قدیر شد الی ذٰلک۔ واللہ اعلم!

۸۱۰۹ معبد بن ابی معبد خزاعی

ابن مندہ ان کے تذکرہ میں یعقوب بن محمد زہری کے طریق سے تخریج کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عقبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور نبی علیہ السلام جب ہجرت فرما گئے تو راستے میں ام معبد کی جھونپڑی کے پاس سے گزرے تو نبی علیہ السلام نے معبد کو بھیجا، اس وقت یہ چھوٹے سے تھے اور فرمایا کہ اس بکری کو لے آؤ۔ اور ایک مشکیزہ بھی لے آؤ۔ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے پیغام بھیجا کہ اس بکری کا دودھ نہیں ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی بات نہیں آپ لے آؤ۔ پھر آپ نے اس بکری کی پشت پر ہاتھ پھیرا ہاتھ پھیرنے کی دیر تھی کہ وہ دودھ دینے لگ گئی آپ نے خود دودھ دوہا اور خود بھی پیا اور حضرت ابوبکر، عامر اور معبد کو بھی پلایا پھر بکری کو واپس کر دیا۔

سیف نے فتوح میں اور طبری نے ابن مثنی بن حارثہ کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے تو آپ لشکر کو تقسیم کر دیا تو معبد بن ابی معبد مثنی بن حارثہ کے ساتھ رہا دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح۔

ابوعبید بکری ضجنان پر بات کرتے ہوئے غزوہ ذات الرقاع میں ان کی اونٹنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں:

(۱) محمد کے ساتھیوں کی دونوں جماعتوں سے وہ بھاگ نکلی مدینہ کی بہت سی عمدہ کھجوریں خراب مُنَقّٰی کی طرح ہوتی ہیں۔

(۲) اور میں نے قدید کے پانی کو اپنے لیے مقررہ جگہ قرار دیا ہے، اور ضجنان کے پانی کے لیے کل صبح چاشت کا وقت ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ معبد، ام معبد کے بیٹے کے علاوہ کوئی اور شخصیت ہیں۔ اس لیے کہ سیرۃ نبویہ میں ہے کہ معبد خزاعی نے ابوسفیان کو میدانِ اُحد میں دوبارہ جانے سے روکا تھا، جبکہ وہ اپنے گمان کے مطابق مسلمانوں کو سرے سے ہی ختم کرنے جا رہا تھا، اس بارے میں انہوں نے شعر بھی کہے۔ لہٰذا معبد بن ام معبد تو کم عمر تھے وہ یہ کیسے کر سکتے تھے۔

۸۱۱۰ معبد بن مقداد

بن اسود۔ ان کا نسب ان کے والد کے حالات میں آئے گا اور ان کے اپنے حالات دوسری قسم میں آئیں گے۔

۸۱۱۱ معبد بن میسرۃ السلمی [1]

ابن عبدالبر [1] ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ان کے بارے میں کچھ غور وفکر کی ضرورت ہے۔

۸۱۱۲ معبد بن نباتہ

ابن منقذ کے حالات میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۱۱۳ معبد بن ھوذہ [2]

نسب: معبد بن ھوذہ بن قیس بن عبادہ بن دُہیم بن عطیہ بن زید بن قیس بن عامر بن مالک بن اوس، انصاری، اوسی۔

ابوداؤد [3] نے ان کی حدیث کو عبدالرحمٰن بن نعمان بن معبد کے طریق سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے رات کو سونے کے وقت خوشبودار اثمد سرمہ لگانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ روزے دار کو اس سے بچنا چاہیے۔

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معین نے مجھے بتایا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

امام بغوی نے کنیتوں میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ابونعمان انصاری عبدالرحمٰن بن نعمان کے دادا ہیں۔ اور انہوں نے یہ مجھے نہیں بتایا کہ ان کا نام معبد تھا۔

نکتہ: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ((عن جدہ)) کی ضمیر اگر عبدالرحمٰن کی طرف لوٹے تو مطلب یہ ہوگا کہ ھوذہ صحابی ہیں۔ واللہ اعلم!

۸۱۱۴ معبد بن وھب العبدی [4] العصری

ابن ابی حاتم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور امام بغوی نے طالب بن حجیر کے طریق سے ھود عصری سے تخریج کیا ہے کہ معبد بن وھب بن عبدقیس غزوہ بدر میں شریک تھے اور انہوں نے دو تلواروں سے لڑائی کی تو نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: عبدالقیس کے نوجوانوں پر افسوس! یہ تو یقیناً اللہ کی زمین پر اس کے شیر ہیں۔ [5]

ابن السکن نے اسی سند سے اس کو تخریج کرتے ہوئے، فرمایا کہ عبدالقیس کے ایک آدمی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بہت زیادہ حج کرنے والا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں اس کا نام معبد بن وھب تھا۔ اس نے قریش کی ایک عورت سے شادی کی جس کا نام ھویرہ بنت زمعہ تھا جو کہ ام المومنین حضرت سودہ کی بہن ہیں۔ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ پھر ان کا تذکرہ کیا لیکن ان کے ہاں روایت کچھ یوں ہے کہ آقاء مدنی نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ معبد بن قیس ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٥٠٠٣) استیعاب (ت: ٢٤٨١) تجرید (٨٥/٢) [1] استیعاب (٤٨٠/٣)

[2] اسد الغابہ (ت: ٥٠٠٦) استیعاب (ت: ٢٤٨٢) تجرید (٨٦/٢)

[3] ابوداؤد کتاب الصوم باب فی الکحل عند النوم (الحدیث: ٢٣٧٧)

[4] اسد الغابہ (ت: ٥٠٠٥) استیعاب (ت: ٢٤٨٣) تجرید (٨٦/٢)

[5] اسد الغابہ (١٦٤/٤)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید قیس ان کے دادوں میں سے کوئی تھا۔

ابویعلی موصلی، ابوجعفر طبری، ابن قانع ابن شاہین اور مستغفری نے اس روایت کو تخریج کیا ہے اور سب نے محمد بن صدران سے روایت کیا ہے اور وہ ایک طالب سے نقل کرتے ہیں۔ ابن مندہ کی رائے یہ ہے کہ یہ معبد بن قیس انصاری ہی ہیں جن کا تذکرہ ابھی ابھی گزر گیا ہے، لیکن ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔

۸۱۱۵ معبد ابن فلان الجزامی [1]

طبرانی [2] وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور اموی نے مغازی میں ابن اسحاق [3] سے تخریج کیا ہے عمیر بن معبد بن فلاں جذامی سے کہ وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا رفاعہ بن زید جذامی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے ان کو ایک خط لکھ کر دیا جس میں یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رفاعہ بن زید کی طرف کہ میں نے ان کو ان کی قوم اور اس میں داخل ہونے والے لوگوں کی طرف بھیجا ہے کہ یہ لوگوں کو اللہ و رسول کی طرف بلائیں..... پھر پورا لمبا واقعہ ذکر کیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ حیان بن ملّہ اس وقت دحیہ کلبی کے ساتھ تھے جبکہ وہ نبی علیہ السلام کا خط مبارک قیصر کے پاس لے کر جا رہے تھے پھر واپسی پر ہنید بن عریض جذامی نے ان کا پیچھا اور تعاقب کر کے ان کا تمام مال و متاع لے لیا پھر نعمان بن ابی جعال نے اپنی ایک جماعت لے کر ان کی مدد کی اور جو کچھ انہوں نے لیا تھا سب کچھ چھڑوا لیا۔ اور وہ دحیہ اور ان کے معاون حیان بن ملّہ کو واپس کیا۔ حیان نے دحیہ سے سورہ فاتحہ سیکھی تھی۔

پس یہی وہ چیز ہے جس نے اسی وجہ سے زید بن حارثہ کو بنو جذام کی طرف جانے کے لیے بھڑکایا تو انہوں نے ہنید اور اس کے باپ کو قتل کر دیا۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا لمبا قصہ نقل کیا ہے اور ہم نے بھی اس کو امالی المحاملی میں عالی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس میں سے کچھ حیان بن ملّہ کے حالات میں گزر چکا ہے۔

۸۱۱۶ معبد الخزاعی

ابوعمر نے معبد بن خزاعی اور معبد بن ابی معبد (جن کا ذکر ابھی گزرا) کو الگ الگ شخصیات قرار دیا حالانکہ یہ ایک ہی شخصیت ہیں۔ اس لیے کہ ان کا واقعہ ایک ہی ہے۔

۸۱۱۷ معبد الخزاعی [4]

ابوعمر [5] ان کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ یہ وہی معبد ہیں جنہوں نے ابوسفیان کو جنگ اُحد میں مدینہ واپس جانے سے روک دیا تھا۔ اس واقعہ کو ابواسحاق نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے مجھے بتایا کہ معبد خزاعی

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٤٩٩٠) [2] معجم الكبير (الحديث: ٨٠١/٢٠) [3] سيرة النبوية (١٨٥/٤)

[4] اسد الغابہ (ت: ٤٩٩٢) استيعاب (ت: ٢٤٨٤) تجريد (٨٦/٢) [5] استيعاب (٤٨١/٣)

نبی علیہ السلام کے پاس سے گزرا جبکہ آپ علیہ السلام حمراء الاسد نامی جگہ میں موجود تھے اور ادھر دوسری طرف ابوسفیان بمع اپنے لشکر کے اُحد سے روحاء نامی جگہ پر پہنچا اور مسلمانوں کو مکمل طور پر ختم کیے بغیر واپس آنے پر بہت نادم وشرمندہ ہوئے اور کہا کہ ہم ان کی قیادت تک پہنچ گئے تھے لیکن افسوس کہ ہم مکمل طور پر مسلمانوں کو ختم نہ کر سکے۔ اچانک ابوسفیان کی نظر معبد پر پڑی اور معبد غزوہ اُحد سے واپسی پر حضور علیہ السلام سے ملا اور اپنے آپ کو مصیبت زدہ صحابہ میں سے قرار دیا حالانکہ حقیقت میں وہ مشرک تھا، اب جب یہ ابوسفیان سے ملا تو اس نے پوچھا کہ تم نے اپنے پیچھے مسلمانوں کو کس حال میں دیکھا ہے؟ معبد نے کہا: میں نے محمد (ﷺ) کو بمع ان کے صحابہ کے دیکھا ہے کہ وہ تمہیں تلاش کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ صحابہ کی اتنی بڑی تعداد ہے کہ میں نے اس سے پہلے ایسا نہیں دیکھا اور وہ تم پر بہت زیادہ غصے کی آگ میں جلے ہوئے ہیں۔ اور ان کے جو ساتھی پیچھے رہ گئے تھے وہ سب جمع ہو گئے ہیں۔ میں نے ان کا اتنا غصہ کبھی نہیں دیکھا جو آج تم پر دیکھا ہے۔

ابوسفیان ساری باتیں سننے کے بعد بولا ہلاکت ہو تیرے لیے ذرا دیکھ تو سہی تو کیسی باتیں کر رہا ہے۔ معبد نے پھر کہا: اللہ کی قسم! میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ ذرا سوار ہو کر دیکھیں تو آپ کو گھوڑے آتے دکھائی دیں گے۔ [1] اور میں تو ان کے حالات دیکھ کر یہ شعر کہنے پر مجبور ہو گیا ہے، پھر اس نے یہ شعر پڑھا:

''قریب تھا کہ آوازیں میری سواری کو ہلا کر رکھ دیتیں جب زمین سفید لشکر سے بہہ پڑی تھی''۔

پھر اشعار کو ذکر کیا۔ تو ابوسفیان کا مدینہ پر دوبارہ حملہ کرنے کا ارادہ ختم ہو گیا اور وہ اپنے لشکریوں سمیت واپس ہو گیا۔

میں کہتا ہوں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ وہی ام معبد خزاعیہ کے بیٹے ہیں جن کے پاس سے نبی علیہ السلام دورانِ ہجرت لے گئے۔ لیکن میرے علم ومعلومات کے مطابق یہ اور ہیں۔ اور پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ وہ ہجرت کے زمانہ میں بہت ہی چھوٹے تھے اور اُحد کی لڑائی ہجرت کے تین سال یا اس کے بعد ہوئی ہے۔ تو اتنے چھوٹے بچے کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ اپنی قوم کا سردار بھی تھا اور اس نے ابوسفیان سے اتنی باتیں کیں یہ بعید از عقل ہے۔

اور ام معبد کے واقعہ میں یہ بھی بات معلوم نہیں ہوتی کہ ابومعبد کا کوئی اتنا مقام ومرتبہ ہو۔ اور ان کے حالات کنیتوں کے بیان میں آئیں گے۔ اور میرے نزدیک ان اشعار کا کہنے والا معبد وہی ہے جو ابوسفیان سے مخاطب ہوا۔ اور یہ اشعار معبد بن ابی معبد کے حالات میں گزر چکے ہیں۔ والعلم عند اللہ تعالیٰ۔

۸۱۱۸ معتّب

یہ عوف کے بیٹے ہیں اور ان کی والدہ کا نام حمراء تھا، ان کا تذکرہ بھی آگے آئے گا۔

۸۱۱۹ معتب بن عبید [2]

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عبدہ بن ایاس بلوی پھر ظفری ہیں جو کہ انصار کے قبیلہ بنوظفر کے اتحادی ہیں۔ ابن اسحاق [3] اور

---

[1] سیرة النبویه (۸۱/۳، ۸۲) [2] اسد الغابه (۱۶۱/٤)

[3] اسد الغابه (ت: ۵۰۰۹) استیعاب (ت: ۲٤۸۷) تجرید (۸٦/۲) [4] سیرة النبویه (۶۸۷/۱)

موسیٰ بن عقبہ نے شرکاء بدر میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

ابن سعد ❶ کا کہنا ہے کہ جو لوگ بنوظفر میں ان کے نسب کو نہیں جانتے وہ صرف اتنا کہتے ہیں کہ یہ بلوی ہیں۔

اور اس کے علاوہ باقی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک کے ماں شریک بھائی ہیں۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ ایاس بن تمیم بن شعبہ بن سعداللہ بن فران بن بلی ان کے دادا ہیں۔ ان کے دادے کے نام کے بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ سوید بن ہیثم بن ظفر ہے۔

ابوعمر ❷ نے ابن عمارہ سے نقل کیا ہے اور ابن سعد نے بھی ان کی موافقت کی ہے کہ ان کا نام غین کے ساتھ ہے اور اس کے آخر میں ثا ہے۔

۸۱۲۰ معتب بن عمرو الاسلمی

کنیت: ابومروان۔ اپنی کنیت سے ہی زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک قول تو یہی ہے جو کہ یہاں مذکور ہے، دوسرا قول: عین ساکن ہے اور تاء کے نیچے زیر ہے۔ تیسرا قول: جو کہ ابن عمارہ کے حوالہ سے اوپر والے نمبر میں گزر گیا۔

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عطاء بن ابی مروان نے اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ ان کے دادا معتب اسلمی نے فرمایا کہ میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ماعز بن مالک آئے.... پھر ان کے ❋ سنگسار کرنے کا واقعہ نقل کیا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ تم نے اس عورت سے زنا کیا ہے؟ کیا تمہارا عضو اس کے اندر ایسے غائب ہو گیا تھا جیسا کہ سرچو سرمہ دانی میں یا ڈول کی رسی کنویں میں غائب ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ان کی ایک اور حدیث بھی ہے جو ابومعتب کے حالات میں کنیتوں کے تحت آئے گی۔ ان شاءاللہ

۸۱۲۱ معتب بن عوف

ابن الحمراء الخزاعی کے نام سے مشہور ہیں۔ ابن اسحاق نے مہاجرین حبشہ اور شرکاءِ بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن برقی فرماتے ہیں کہ ان کو ابن الحمراء بھی کہا جاتا ہے اور ہیعانہ بھی۔

۸۱۲۲ معتب بن قشیر ❶

نسب: ابن ملیل بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن اوس انصاری، اوسی۔

محدثین نے بیعت عقبہ کے شرکاء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور بعض کا کہنا ہے: یہ منافق تھے جنہوں نے جنگ اُحد میں یہ کہا تھا: ((لو کان لنا من الامر شئ ما قتلنا ھھنا)). ❷

دوسرا قول یہ ہے کہ انہوں نے توبہ کر لی تھی۔ اور ابن اسحاق ❸ نے شرکاء بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

❶ طبقات کبریٰ (۲۸/۳) ❷ استیعاب (۴۸۲/۳) ❸ جامع المسانید (۶۷۵/۱۱) الاکمال (۲۱۶/۷)

❶ اسد الغابہ (ت: ۵۰۱۰) استیعاب (ت: ۲۴۸۵) تجرید (۸۶/۲)

❷ تفسیر ابن کثیر (۱۲۶/۲) آیۃ سورۃ آل عمران آیۃ (۱۵۴) ❸ سیرۃ النبویۃ (۲۴۹/۲)

۸۱۲۳ معتب بن ابی لہب ✿

بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف، ہاشمی۔ نبی علیہ السلام کے چچا کے بیٹے ہیں۔ زبیر بن بکار نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ اوران کے بھائی غزوہ حنین میں شریک تھے اور یہ دونوں حضرات دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ثابت قدم رہے اور یہ دونوں مکہ کے رہائشی تھے۔

ابن سعد ✿ نے اپنی سند سے تخریج کیا ہے کہ عباس بن فضل نے فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں تشریف لائے تو مجھ سے پوچھا: اے عباس! تیرے بھتیجے عتبہ اور معتب کہاں ہیں؟ میں ان کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ قریش کے مشرکین کے ساتھ وہ دونوں بھی کہیں الگ ہوگئے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ۔ تو میں سوار ہو کر عرفہ کی طرف گیا اوران دونوں کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کو بلا رہے ہیں۔ وہ دونوں جلدی سے سوار ہو کر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ آقا علیہ السلام نے ان کو اسلام لانے کی دعوت دی تو وہ دونوں مسلمان ہوگئے اور بیعت کر لی۔ پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان دونوں چچا کے بیٹوں کو اپنے ربّ سے مانگا تھا تو اللہ نے مجھے عطا فرما دیئے۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام فتح مکہ کے دِن عتبہ اور معتب کے درمیان کھڑے ہو کر فرما رہے تھے یہ دونوں میرے چچا زاد بھائی ہیں۔ میں نے ان کو اللہ سے مانگا تھا تو اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیئے۔ گویا کہ نبی علیہ السلام ان کے اسلام لانے سے خوشی کا اظہار فرما رہے تھے پھر آپ اسی طرح ان کے درمیان چلتے ہوئے مسجد میں داخل ہوگئے۔ یہ واقعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ان کو لانے کے بعد کا ہے۔

۸۱۲۴ معتکد بن مہلہل

بن دثار جنّی۔ یہ جنوں میں سے مسلمان ہوئے تھے اوران کا واقعہ امام خرائطی نے کتاب الہواتف میں ذکر کیا ہے۔ اور میں نے رافع بن عمیر کے حالات میں ذکر کیا ہے۔

۸۱۲۵ معتمر الکنانی ✿

یہ حنش کے والد ہیں۔ امام طبرانی ✿ و ابن السکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے صالح بن عمر واسطی کے طریق سے تخریج کرتے ہیں کہ اسماعیل بن ابی خالد معتمر کے بیٹے حنش سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد معتمر نے فرمایا نبی علیہ السلام ایک میت پر نمازِ جنازہ پڑھا رہے تھے کہ ایک عورت آگ کی انگیٹھی لے کر جنازہ کی طرف آ رہی تھی تو اس کو آواز دی، یہاں تک کہ وہ مدینہ کی جھاڑیوں میں داخل ہوگئی۔ بقول ابن السکن معتمر کی اس کے علاوہ کوئی روایت مجھے نہیں ملی اور یہ مشہور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بھی نہیں ہیں۔

✿ اسد الغابہ (ت: ۵۰۱۱) استیعاب (ت: ۲۴۸۸) تجرید (۸۶/۲) ✿ طبقات کبریٰ (۶۰/۴)

✿ اسد الغابہ (ت: ۵۰۱۲) تجرید (۸۶/۲) ✿ معجم الکبیر (الحدیث: ۳۲۱/۲۰)

۸۱۲۶ معدان بن ربیعہ ✿

بن سلمہ بن ابوالخیر بن وہب بن معاویہ، کندی۔ بقول ابن کلبی، ابن سعد اور طبرانی ان کا نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا ثابت ہے۔

۸۱۲۷ معدان

کنیت: ابوالخیر۔ ان کا نام جفشیش ہے جو کہ جیم کی تختی میں گزر چکا ہے۔

۸۱۲۸ معدان الکلاعی ✿

یہ خالد کے والد ہیں۔ ابوعلی بن سکن اور ابن قانع نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور بقول ابن السکن نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ پھر دونوں نے ابن عجلان کے طریق سے ابان بن صالح سے تخریج کیا ہے کہ خالد بن معدان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور مہربانی ونرمی کو پسند فرماتے ہیں۔ اور ابن السکن فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صرف اسی سند سے مجھے ملی، اور اس میں کوئی ذکر نہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کی زیارت کی ہو یا آپ سے کوئی حدیث سنی ہو۔

میں کہتا ہوں: طبرانی ✿ نے ابن جریج کے طریق سے اس کو تخریج کیا ہے اور انہوں نے زیاد سے اور وہ خالد بن معدان سے اور وہ اپنے معدان سے روایت کرتے ہیں۔

۸۱۲۹ معد بن ذھل ✿

ان کا نبی علیہ السلام کے پاس آنا ثابت ہے اور ان کا بیٹا لاحق ان سے روایت نقل کرتا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن مندہ نے اپنی مستدرک میں ان کا ذکر کیا ہے، لیکن ان کی کوئی حدیث تخریج نہیں کی۔

۸۱۳۰ معدیکرب بن الحارث ✿

بن شرحبیل بن حارث کندی۔ بقول ابن کلبی یہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں آئے تھے۔

۸۱۳۱ معدیکرب بن رفاعہ

کنیت: ابورمثہ۔ اسی کنیت سے مشہور ہیں۔ آگے کنیتوں کے بیان میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۱۳۲ معدیکرب بن شراحیل ✿

بن شیطان بن خدیج بن امرأ القیس بن حارث بن معاویہ کندی۔ بقول ابن کلبی یہ نبی علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔ اگر ان

✿ اسد الغابہ (ت: ۵۰۱۴) تجرید (۸۷/۲)
✿ معجم الکبیر (الحدیث: ۸۳۲/۲۰)
✿ اسد الغابہ (ت: ۵۰۱۶) تجرید (۸۷/۲)
✿ اسد الغابہ (ت: ۵۰۱۵) تجرید (۸۷/۲)
✿ اسد الغابہ (ت: ۵۰۱۳) تجرید (۸۶/۲)
✿ اسد الغابہ (ت: ۵۰۱۸) تجرید (۸۷/۲)

کے حالات محفوظ ہیں تو یہ گزشتہ معدیکرب جن کا ذکر اس سے پچھلے نمبر میں ہیں ان کے چچا ہیں۔ لیکن میرے خیال کے مطابق پہلے جمہور میں سے نہیں ہیں۔

۸۱۳۳ معدیکرب بن قیس الکندی

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ ان کا نام اشعث ہے حالانکہ اشعث تو لقب ہے۔

۸۱۳۴ معدیکرب الھمدانی [1]

ابو احمد عسکری صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فضل بن علاء کوفی کے طریق سے ان کی حدیث تخریج کرتے ہیں۔
ثور بن یزید خالد بن معدان سے اور وہ معدیکرب سے جو کہ نبی علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی علیہ السلام سے شکایت کی کہ جب میں اپنے گھر میں داخل ہوتا ہوں تو مجھے وحشت محسوس ہوتی ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے اس کو حکم دیا کہ تم کبوتر کا ایک جوڑا اپنے پاس رکھو۔ تو اس شخص نے ایسا ہی کیا تو وحشت جاتی رہی۔

حسن بن سفیان اور مستغفری اور علی بن سعید عسکری، یہ سب کے سب عمر بن موسیٰ کی روایت سے تخریج کرتے ہیں کہ خالد بن معدان معدیکرب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غلام کو آزاد کرے یا اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس میں سے کچھ استثناء کرے [2] تو وہ اس کے لیے جائز ہوگا۔

ابو احمد عسکری کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے خود حدیث نہیں سنی اگرچہ بعض حضرات نے مسند میں ان کی حدیث تخریج کی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ بڑی عجیب بات ہے حالانکہ وہ روایت میں کہتے ہیں کہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ اور ابن الاثیر نے ان دونوں حدیثوں کے راویوں کو الگ الگ کیا ہے۔ میرے نزدیک دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ دونوں سے روایت لینے والا راوی ایک ہے۔

باقی رہا ان کا ہمدانی کہنا تو یہ ان کے اس حدیث کے راوی ہونے سے مانع اور روکنے والا نہیں، اس لیے کہ ایک دفعہ ان کی نسبت علاقہ کی طرف کی گئی ہے اور دوسری دفعہ ان کے قبیلہ کی طرف۔ اس کے باوجود یہ دونوں سندیں ضعیف ہیں۔

ابن حبان کے ہاں معتمد تابعین میں معدیکرب ہمدانی ہیں اور وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خباب سے روایت نقل کرتے ہیں۔
اور ان سے روایت لینے والے ابواسحٰق سبیعی ہیں اور ان کی روایت مذکورہ دونوں روایتوں کے علاوہ ہے۔ اور میں نے خطیب کی کتاب مؤتلف میں کچھ ایسی چیزیں دیکھی ہیں جس سے یہ معلوم ہو رہا تھا کہ ابواسحٰق سبیعی نے ان سے جو روایت نقل کی ہے وہ اور ہے اور جو خالد بن معدان نے نقل کی ہے وہ اور ہے۔

وکیع کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ وہ اپنے والد سے اور وہ ابواسحاق سے اور وہ معدیکرب سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے عرض کیا کہ ہمیں سورۂ شعراء پڑھ کر سنایئے تو آپ نے ان کو خبّاب کے پاس

---

[1] تجرید (۸۷/۲) [2] جامع المسانید (۶۷۸/۱۱) اسد الغابہ (۱٦۸/٤)

بھیجا...الخ۔

پس یہ ہے وہ جو ابن حبان نے ذکر کیا ہے اور ان کی صحبت بارگاہِ رسالت کی کوئی صراحت نہیں کی۔ اور خطیب نے ان کو مشرق کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے ابواسحاق والی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ یعقوب بن شیبہ بھی یہی کہتے ہیں اور مزید یہ کہ یہ مِشْرَق (میم کے نیچے زیر) یمن کے ایک علاقے کے رہنے والے تھے اور یعقوب نے ان کو با اعتماد قرار دیا ہے اور یہ بھی کہا کہ عبداللہ سے ان کی ایک اور حدیث بھی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک موقوف حدیث ہے۔

خطیب کہتے ہیں کہ راویوں میں ایک معدیکرب مشرقی ہیں جو ان سے بڑے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بعض لوگوں نے دونوں کو خلط ملط کر دیا ہے اور ان کو وہم ہوا ہے۔ تیسری قسم میں تفصیل سے آئے گا۔ ان شاء اللہ

۸۱۳۵ معرض بن علاط السُّلَمی [1]

حجاج کے بھائی ہیں۔ ابوعمر [2] نے کہا: مؤرخین ومحدثین کا کہنا ہے یہ جنگ جمل میں شہید ہوئے اور ان کے بھائی حجاج نے ان کا مرثیہ کہا۔ اور حجاج کے حالات میں گزر چکا ہے۔ لیکن دارقطنی اس بات کی تردید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں مرنے والے تو معرض بن حجاج بن علاط ہیں اور ان کے جس بھائی نے مرثیہ پڑھا تھا وہ نصر بن حجاج تھا۔

۸۱۳۶ معرض بن معیقیب الیمامی [1]

معجزات کے بارے میں ان کی حدیث موجود ہے جو صرف ان کا بیٹا ہی ان سے روایت کرتا ہے۔ ابن السکن فرماتے ہیں کہ علاماتِ نبوت کے بارے میں بھی ان کی ایک حدیث ہے لیکن وہ صرف کدیمی کے ہاں میں نے دیکھی ہے جو کہ ایک غیر معروف شیخ سے مروی ہے۔ اسی لیے میں نے بھی اس کی تخریج میں کوئی دلچسپی نہیں لی جبکہ ابن قانع نے کدیمی سے اس کو تخریج کیا ہے کہ شاصویہ بن عبید کہتے ہیں کہ معرض بن عبداللہ بن معرض بن معیقیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا معرض بن معیقیب سے نقل کرتے ہیں فرمایا کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر حج کرنے گیا تو مکہ میں داخل ہو کر نبی علیہ السلام کی زیارت کی آپ کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اور میں نے آپ سے بڑی عجیب بات سنی کہ یمامہ کا ایک آدمی دودھ پیتے بچے کو لے کر آیا جو سفید کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اس معصوم بچے سے پوچھا: ((من انا؟)) ''میں کون ہوں؟'' تو اس نے کہا: انت رسول اللّٰہ. ''آپ اللہ کے رسول ہیں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت [2] عطا فرمائے۔ پھر اس بچے نے اس کے بعد اپنے بڑے ہونے تک کوئی بات نہیں کی۔

معرض فرماتے ہیں ہم نے اس بچے کا نام ہی نبی علیہ السلام کی اس دعا کی وجہ سے مبارک الیمامہ رکھ دیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کدیمی کے طریق سے اس کو ذکر کیا ہے۔ لیکن معرض اور اس کا استاذ اور شاصویہ یہ سب غیر معروف وغیر

---

[1] اسد الغابه (٥٠٢٢) استيعاب (ت: ٢٥٨٨) تجريد (٨٧/٢) [2] استيعاب (٤٠/٤)

[1] اسد الغابه (ت: ٥٠٢٣) تجريد (٨٧/٢) [2] دلائل النبوة (الحديث: ٥٩/٦، ٦٠) كنز العمال (الحديث: ٣٥٤٠١)

معروف ہیں۔ اسی لیے سب حضرات نے اس حدیث سے ناواقفی کا اظہار کیا ہے، اور کدیمی پر تردید کی ہے۔

لیکن ابوالحسن عتیقی نے اپنے فوائد میں ذکر کیا کہ میں نے شاہین کے بیٹے عبداللہ العجلی مستملی سے خود سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ جب کدیمی نے یہ حدیث لوگوں کو لکھوائی تو لوگوں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ یہ جھوٹ ہے۔ یہ شاصویہ کون آدمی ہے؟ پھر ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد عدن کے لوگوں کا ایک مسافر قافلہ آیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم ایک حَرْدَہ نامی بستی میں داخل ہوئے تو وہاں ایک شیخ سے ملاقات ہوئی ہم نے اس سے پوچھا آپ کے پاس کوئی حدیث ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ہم نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: محمد بن شاصویہ۔ اور انہوں نے ہمیں وہ حدیث لکھوائی جو انہوں نے اپنے والد سے لکھی تھی۔

ابوالحسین بن جمیع اپنی معجم میں اس حدیث کی تخریج کرتے ہیں عباس بن محمد بن شاصویہ بن عبید اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں۔ اور خطیب نے صوری سے اور انہوں نے ابن جمیع سے اس کی تخریج کی ہے۔ اور اسی طرح امام بیہقی نے بھی اپنے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔

حاکم نے اکلیل میں ایک اور سند سے عباس بن محمد بن شاصویہ سے اس کی تخریج کی ہے۔

۸۱۳۷ معروف

ابن شاہین ان کے تذکرہ میں شیبہ بن زید کے طریق سے عکرمہ سے روایت تخریج کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی علیہ السلام کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس سے آپ نے پوچھا: تیرا کیا نام ہے؟ تو اس نے جواب دیا: نکرہ۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ آج سے تمہارا نام معروف ہے۔

۸۱۳۸ معقل بن خویلد[1]

بن واثلہ بن عمرو بن عبد یالیل ہذلی۔ رشاطی فرماتے ہیں: یہ شاعر تھا اور اس کے والد عبدالمطلب کے ساتھی تھے، جبکہ وہ اَبْرَہہ کے پاس جارہے تھے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق اور ابن قانع نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن قانع و ابن مندہ نے ابن ابی ذئب کے طریق سے عبداللہ بن یزید ہذلی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ابوسفیان اور معقل بن خویلد کے مابین قریش کے ایک آدمی کے چھینے ہوئے سامان کے بارے میں کچھ اختلاف تھا (جبکہ معقل اپنی قوم کا سردار تھا) تو نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اے معقل بن خویلد! قریش کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ڈرو''۔[2]

میں کہتا ہوں: مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مخضرم اپنی قوم کا سردار تھا۔ خالد بن زہیر جو کہ ابوذؤیب کا بھانجا ہے اس کے پاس زمانہ جاہلیت میں ایک عورت اور اس کی بیٹی آئی تو معقل نے اس کی مذمت و ہجو کی تو پھر خالد نے

---

[1] اسد الغابہ (ت: ۲۰۲۵) تجرید (۸۷/۲)

[2] کنز العمال (الحدیث: ۳۳۸۸٤) تهذيب تاريخ دمشق (٤۰۷/٦)

اس کو جواب دیا۔ پھر ابوذؤیب نے ان کے درمیان صلح کروائی، اور اس نے ان کے آپس کے مباحثہ کا جواب بھی دیا۔

۸۱۳۹ معقل بن سنان ✿

بن مظہر بن عرکی بن فتیان بن سبیع بن بکر بن اشجع بن ریث بن غطفان اشجعی۔ ابن الکلبی اور ابوعبیدہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ نبی علیہ السلام کے پاس آئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے کچھ جاگیر مقرر فرمائی تھی۔

وفات: امام بغوی ھارون حمال سے نقل کرتے ہیں ابوسنان معقل بن سنان اشجعی نے ذوالحجہ ۶۳ھ میں وفات پائی۔

ان کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہے، چند اقوال ہیں: (۱) ابومحمد (۲) ابوعبدالرحمٰن (۳) ابوزید (۴) ابوعیسیٰ (۵) ابوسنان۔

انہوں نے نبی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اور ان سے روایت لینے والے مسروق اور تابعین کی ایک جماعت ہے جن میں سرفہرست شعبی اور حسن بصری رحمہم اللہ ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان سب حضرات نے جو ان سے روایت کی ہے وہ مرسل ہے۔

عسکری فرماتے ہیں کہ کوفہ ان کا مسکن تھا اور یہ انتہائی خوبصورت تھے، حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ آئے تو ان کی خوبصورتی کی وجہ سے یہ شعر کہا گیا:

''میں معقل کے شر سے پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی جبکہ معقل بالوں میں کنگھی کر کے بقیع کی طرف چلتا ہے''۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے ان کو مدینہ سے بصرہ منتقل کر دیا۔

مدائنی نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

واقدی کی مغازی میں ہے کہ ان کے پاس غزوہ حنین میں قبیلہ اشجع کا جھنڈا تھا جبکہ نعیم بن مسعود کے پاس ایک دوسرا جھنڈا تھا۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ نبی علیہ السلام نے قبیلہ اشجع کو مدینہ کی طرف بھیجا تھا۔

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے زیاد بن عثمان اشجعی کے طریق سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ معقل نے فتح مکہ کے دن اپنی قوم کا جھنڈا اٹھایا ہوا تھا۔ پھر یہ زندہ رہے یہاں تک کہ ولید بن عتبہ نے ان کو مدینہ والوں سے یزید بن معاویہ کے حق میں بیعت لینے کے لیے بھیجا تو یہ مسلم بن عقبہ المری سے ملے اور اس سے مانوس ہو گئے اور آپس میں گفتگو شروع ہو گئی۔

۸۱۴۰ معقل ✿

ام معقل کے بیٹے ہیں۔ ابومعقل کے حالات میں ایک حدیث کے تحت ان کا ذکر ہوا ہے۔ وہ یہ کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

ابن مندہ نے ہشام دستوائی کے طریق سے اس کو تخریج کیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں ام معقل اسدیہ کے بیٹے معقل نے ہمیں بتایا کہ میری والدہ نے حج کرنے کا ارادہ کیا لیکن ان کی سواری انتہائی کمزور و لاغر تھی تو میں نے نبی علیہ السلام کو بتایا تو

✿ اسد الغابہ (ت: ۲۰۲٦) استیعاب (ت: ۲٤۸۹) تجرید (۸۷/۲)

✿ جامع المسانید (٦۸۰/۱۱)

آپ نے ارشاد فرمایا: وہ رمضان میں عمرہ کرلے اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کی طرح ہے۔ [۱]

عبدالرزاق نے اوزاعی سے تخریج کیا ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن معقل بن ابی معقل سے روایت کرتے ہیں کہ ام معقل نے نبی علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے۔ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

۸۱۴۱ معقل بن ابی معقل [۲]

ان کو ابن ام معقل بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ معقل بن ہیثم ہیں۔ ایک قول کے مطابق ابوہثیم اسدی کے بیٹے ہیں۔ اور یہ ان کے اتحادیوں میں سے ہیں۔ بقول ابن سعد [۳] ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

اور ابوزید بنو ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام نے ان سے روایت کی ہے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بھی روایت کی ہے لیکن انہوں نے نام نہیں لیا۔

دارقطنی نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ یہ معقل بن ابی الہیثم ہیں۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ معقل بن ابی معقل یہ معقل بن ابی الہیثم ہی ہیں۔

میں کہتا ہوں: سنن میں ان کی دو حدیثیں ہیں ایک قول کے مطابق یہ حضرت معاویہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔

۸۱۴۲ معقل بن مقرن المزنی [۴]

کنیت ابوعمرہ۔ ابن حبان فرماتے ہیں ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت حاصل تھی اور انہوں نے نبی علیہ السلام سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ امام واقدی اور ابن نمیر فرماتے ہیں کہ بنومقرن سات آدمی تھے، سب کو صحبت نبوت کا شرف حاصل ہوا۔ اور ابوعمر [۵] کا کہنا ہے کہ عربوں میں سے یہ شرف ان کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں۔

ہند بن حارثہ اسلمی کے حالات میں ان کا تذکرہ ہوا ہے وہ اس بات کے خلاف ہے۔

طبری نے بختری کے طریق سے تخریج کیا ہے۔ مختار بن عبدالرحمٰن بن معقل بن مقرن سے روایت کیا ہے کہ بنومقرن کل دس آدمی تھے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ و من الاعراب من یومن باللہ والیوم الآخر...... الخ﴾۔ [۶]

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابواسحٰق سبیعی کے طریق سے ہمام بن حارث سے معقل بن مقرن کا ابومسعود کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ تخریج کیا ہے۔

۸۱۴۳ معقل بن منذر [۷]

نسب: معقل بن منذر بن سرح بن حناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم انصاری، سلمی۔ ابن اسحٰق [۸] نے شرکاءِ بدر میں

---

[۱] ابوداؤد کتاب المناسک باب العمرۃ (الحدیث: ۱۹۸۸) سنن دارمی (الحدیث: ۵۱/۲) مسند احمد (الحدیث: ۴۰۵/۶)

[۲] اسد الغابہ (ت: ۵۰۳۰) استیعاب (ت: ۲۴۹۲) [۳] طبقات کبریٰ (۲۹۱/۶)

[۴] اسد الغابہ (ت: ۵۰۲۸) استیعاب (ت: ۲۴۹۰) تجرید (۸۸/۲) [۵] استیعاب (۴۸۴/۳)

[۶] سورۃ التوبہ، الآیۃ (۹۹) [۷] اسد الغابہ (ت: ۵۰۲۹) استیعاب (ت: ۲۴۹۱) تجرید (۸۸/۲) [۸] السیرۃ النبویۃ (۲۵۷/۲)

ان کا تذکرہ کیا۔

٨١٤٤ معقل بن الہیثم

یا ابوالہیثم ہیں۔ معقل بن ابی معقل کے حالات میں گزر چکا ہے۔ ابن شاہین کہتے ہیں ابن صاعد نے محمد بن یعقوب سے نقل کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ محمد بن فلیح نے عمرو بن یحییٰ سے روایت کیا ہے کہ معقل بن ابی الہیثم اسدی جو کہ ان کے اتحادی تھے اور نبی علیہ السلام کی صحبت بھی ان کو حاصل ہوئی (پھر حدیث ذکر کی)۔

٨١٤٥ معقل بن یسار [1]

بن عبداللہ بن معبر بن حراق بن ابی بن کعب بن عبد ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو المزنی۔ اور مزینہ یہ عثمان بن عمرو کی والدہ ہیں یہ قبیلہ اسی طرف منسوب ہے۔ معقل کی کنیت کے بارے میں چند اقوال ہیں: (١) ابوعلی (٢) ابوعبداللہ (٣) ابو یسار۔ صلح حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی وہ معقل ہیں جن کے نام پر بصرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے ایک نہر کھودی گئی۔ یہ بصرہ کے رہائشی تھے۔ وہیں انہوں نے اپنا گھر بنایا اور حضرت معاویہ کے دورِ خلافت میں وہیں انتقال فرما گئے۔ [2]

یونس بن عبید کے طریق سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہاں بصرہ میں حضرت معقل سے زیادہ اچھا اور کوئی صحابی نہیں تھا۔ احمد نے معاویہ بن قرہ کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ معقل بن یسار نے فرمایا: شراب کی حرمت نازل ہو رہی تھی اور ہم انگور کا شربت پی رہے تھے تو میں پی بھی رہا تھا اور ساتھ ساتھ کہہ بھی رہا تھا یہ شراب کا آخری دور ہے پھر یہ مستقل حرام کر دی جائے گی۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالاشہب کے طریق سے حسن سے روایت کی کہ عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار کی بیمار پرسی اور عیادت کی جبکہ وہ مرض الوفات میں تھے۔

پھر وہ حدیث ذکر کی جس میں اس حاکم و امام کی مذمت بیان کی گئی ہے جو اپنی رعایا سے خیانت و بددیانتی کرے۔ [3]

انہوں نے نبی علیہ السلام کے علاوہ نعمان بن مقرن سے بھی روایت نقل کی ہے۔ اور ان سے روایت لینے والے عمران بن حصین عمرو بن میمون اودی، ابوعثمان نہدی، حسن بصری اور دیگر حضرات ہیں۔ عجلی کہتے ہیں ان کی کنیت ابوعلی ہے اور ان کے علاوہ کسی اور صحابی کی کنیت ابوعلی نہیں ہے۔ اور ان کی تردید اس بات سے ہوتی ہے کہ قیس بن عاصم کی کنیت ابوعلی ہے اور اسی طرح طلق بن علی کی کنیت بھی ابوعلی ہے۔ یہ معقل بن یسار بصرہ میں رہتے تھے اور ان کی حدیث بخاری و مسلم کے علاوہ سنن اربعہ میں بھی موجود ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٥٠٣١) استیعاب (ت: ٢٤٩٣) تجرید (٨٨/٢)

[2] جامع المسانید (٦٧٨/١١) اسد الغابہ (١٧١/٤)

[3] بخاری کتاب الاحکام باب استرعی رعیۃ (الحدیث: ٧١٥٠) مسلم کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامام العادل (الحدیث: ٣٦١) مسند احمد (الحدیث: ٢٥/٥) سنن دارمی (الحدیث: ٣٢٤/٢) دلائل النبوۃ (الحدیث: ٤١/٩)

وفات: حضرت معاویہ کے دورِ خلافت کے آخر میں ان کی وفات ہوئی۔ ایک قول کے مطابق یزید کی امارت وحکومت تک زندہ رہے۔ امام بخاری نے اوسط میں ان لوگوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے (ان کا بھی ذکر کیا ہے) جو ۶۰ھ سے ۷۰ھ کے درمیان اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

۸۱۴۶ معلّی بن لوذان [1]

بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک۔ انصاری، خزرجی۔
ابن الاثیر [2] نے لکھا کہ ابن الکلبی نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے اس بات کی کوئی تصریح نہیں کہ یہ صحابی تھے یا نہیں۔

۸۱۴۷ معمر بن الحارث [3]

بن قیس بن عدی بن سہم۔ قرشی سہمی۔ ابن اسحاق [4] نے مہاجرین حبشہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۱۴۸ معمر بن الحارث

بن معمر بن حبیب بن وھب بن خدافہ بن جمح۔ قرشی۔ جمحی حاطب کے بھائی ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں یہ نبی علیہ السلام کے دارارقم تشریف لانے سے پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے اور غزوہ بدر میں بھی شریک تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ جمیل بن معمر کے والد ہیں جن کے بارے میں یہ شعر کہا گیا۔

''میں کیسے مدینہ میں رہ سکتا ہوں۔ جبکہ جمیل بن معمر نے اس سے بدلہ لینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔''

ایک قول یہ ہے کہ یہ جمیل، فہری کے بیٹے ہیں جن کا ذکر ان سے پہلے ہو چکا۔ اور جمحی کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔

۸۱۴۹ معمر بن حبیب [5]

بن عبید بن حارث۔ انصاری۔ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے شرکاءِ بدر [8] میں ان کا ذکر کرتے ہوئے عائشہ بنت قدامہ بن مظعون کے طریق سے تخریج کیا ہے، کہتی ہیں صفوان بن امیہ نے میرے والد سے کہا کہ بدر میں میرے والد کو تم نے پھنسایا ہے۔ تو میرے والد نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہوتا تو میں کسی مشرک کے قتل پر عذر معذرت نہیں کرتا تو اس نے پوچھا کہ پھر وہ کون تھا؟ تو میرے والد نے بتایا کہ انصار کے نوجوان کی جماعت اس کی طرف بڑھی تھی جن میں معمر بن حبیب بن عبید بن حارث بھی تھا جو اپنی تلوار کو لہرا رہا تھا، کبھی اوپر کبھی نیچے۔ پھر واقعہ ذکر کیا۔

---

[1] اسدالغابة (ت : ٥٠٣٢) تجريد (٨٨/٢) [2] اسدالغابة (١٧٢/٤)

[3] اسدالغابة (ت : ٥٠٣٤) تجريد (٨٨٢) [4] سيرة النبويه (٣٢٨/١)

[5] اسد الغابہ (ت: ٥٠٣٥) استيعاب (ت: ٢٤٩٥) تجريد (٨٨/٢)

[6] سيرة النبوية (٦٨٤/١) [7] اسد الغابہ (ت: ٥٠٣٦) تجريد (٨٨/٢)

[8] اسد الغابہ (١٧٢/٤)

٨١٥٠ معمر بن حزم [1]

بن یزید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار، انصاری۔ یہ ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حزم جو کہ مدینہ کے قاضی تھے ان کے دادا ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عمرو بن حزم جو کہ مشہور صحابی ہیں ان کے بھائی ہیں۔ اور یہ ان دس افراد میں سے ہیں جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ کے ساتھ بصرہ بھیجا تھا۔ [2]

بقول ابن السکن ان کو اور ان کے دو بھائی عمر اور عمارہ کو نبی علیہ السلام کی صحبت حاصل ہوئی اور اس معمر کی کوئی روایت نہیں ہے۔

ابن سعد [3] نے لکھا ہے کہ یہ بیعت رضوان اور اس کے بعد کے اہم مواقع میں شریک رہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے محمد بن سعد سے یہی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میرا خیال ہے یہ عمرو بن حزم سے چھوٹے تھے۔

٨١٥١ معمر بن رئاب

بن حذیفہ جمحی۔ ان کا تذکرہ وائل بن رئاب کے حالات میں آئے گا۔ ابن عساکر کہتے ہیں کہ یہ معمر بن رئاب بن حذیفہ بن مہشم بن سعید بن سہم قرشی، سہمی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے والد کا نام رائم تھا یا عتاب۔

یہ بعلبک اور دمشق کی فتح میں شریک تھے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے نام صلح نامہ میں لکھے گئے.... عمرو بن شعیب کہتے ہیں: رئاب بن حذیفہ نے شادی کی.... پھر واقعہ ذکر کیا جو وائل کے حالات میں آئے گا۔

اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ معمر اور ان کے بھائی صحابی ہیں۔ اس لیے کہ یہ قریش میں سے ہیں اور شام کی فتح کے موقع پر یہ کامل مرد بن چکے تھے۔

٨١٥٢ معمر بن ربیعه [4]

بن ہلال بن مالک، فہری۔ امام واقدی [5] اور ابومعشر نے شرکاء بدر میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن سعد [6] نے فرمایا: ۳۰ھ میں ان کی وفات ہوئی اور ابوعبیدہ بن جراح کی ہمشیرہ ان کے نکاح میں تھی۔

٨١٥٣ معمر بن عبداللہ [7]

بن اُبی۔ محمد کے حالات میں گزر چکا ہے۔

٨١٥٤ معمر بن عبداللہ [8]

بن نضلہ بن نافع بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی۔ قرشی، عدوی۔ بہت پہلے اسلام لا چکے تھے اور حبشہ و مدینہ دونوں

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٥٠٣٧) تجرید (٨٩/٢) [2] اسد الغابہ (١٧٣/٤)

[3] طبقات کبریٰ (٢٩٣/٣) [4] اسد الغابہ (ت: ٥٠٣٩) استیعاب (ت: ٢٤٩٦) تجرید (٨٩/٢)

[5] المغازی (١٥٧) [6] طبقات کبریٰ (٦٢٣/٣) [7] اسد الغابہ (ت: ٥٠٤٠) استیعاب (ت: ٢٤٩٧) تجرید (٨٩/٢)

[8] اسد الغابہ (ت: ٥٠٤٠) استیعاب (ت: ٢٤٩٧) تجرید (٨٩/٢)

ہجرتوں میں شریک تھے۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی۔ اور ان سے روایت لینے والوں کے نام یہ ہیں۔ سعید بن مسیب، بشر بن سعید، عبدالرحمٰن بن جبیر، عبدالرحمٰن بن عقبہ جو کہ ان کا آزاد کردہ غلام تھا۔

امام احمد و حاکم نے ابن جحش کے آزاد کردہ غلام ابو کثیر کے طریق سے تخریج کیا ہے کہ محمد بن جحش سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام ایک دفعہ معمر کے پاس سے گزرے تو ان کی ران سے کپڑا ہٹا ہوا تھا تو نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے معمر اپنی ران کو ڈھانپ لو اس لیے کہ یہ ستر میں داخل ہے۔ [1]

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن قانع نے ایک دوسرے طریق سے اعرج سے تخریج کیا ہے کہ معمر بن عبداللہ بن نضلہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام ان کے پاس سے گزرے تو ان کی ران ننگی تھی.... پھر پوری حدیث بیان کی۔

اور ابن سعد [2] فرماتے ہیں یہ بہت پہلے اسلام لا چکے تھے اور حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے پھر مکہ واپس آ گئے۔ کچھ عرصہ وہاں قیام کیا اور پھر بعد میں مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اصحاب سنن (سوائے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ) نے سعید بن مسیب کے طریق سے معمر بن عبداللہ یا معمر بن عبداللہ بن نضلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے خود نبی علیہ السلام سے یہ ارشاد سنا ہے کہ گنہگار بندہ ہی ذخیرہ اندوزی کر سکتا ہے۔ [3] بعض نے یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ سعید سے کہا گیا کہ آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: ابو معمر کا بیٹا ذخیرہ اندوزی کیا کرتا تھا۔

امام مسلم [4] نے بشر بن سعید کے طریق سے معمر بن عبداللہ سے تخریج کیا ہے فرمایا کہ میں نبی علیہ السلام کا ارشاد سنتا رہتا تھا کہ غلہ غلے کے بدلہ میں برابر سرابر بیچا جائے.... الخ۔

زبیر کہتے ہیں محمد بن یحیٰی نے مجھے بتایا کہ محمد بن طلحہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے معمر کو اس گھر میں رہنے کی اجازت دے دی جو بازار کے عامل اور متولی کے بیٹھنے کے لیے بازار میں ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ بھی ہو سکتا ہے یہ معمر وہی ہوں جن کا ذکر ابھی آئندہ آنے والا ہے۔

---

[1] مسند احمد (الحدیث: ۲۹۰/۵) مستدرك حاكم (الحدیث: ۱۸۰/٤)
معجم الكبير (الحدیث: ۲٤٦/۱۹) كنز العمال (الحدیث: ۲۱٦۹۷)

[2] طبقات كبرٰى (۱۰۲/٤)

[3] مسلم كتاب المساقات باب تحريم الاحتكار (الحدیث: ۱۲۹)
ابوداؤد كتاب الاجاره باب فی النهی عن الحكرة (الحدیث: ۳٤٤۷)
ترمذی كتاب البيوع باب ما جاء فی الاحتكار (الحدیث: ۱۲٦۷)
ابن ماجه، كتاب التجارات باب الحكرة الحدیث: ۲۱٥٤) مسند احمد (الحدیث: ٤٥٤/۳)

[4] مسلم كتاب المساقات باب بيع الطعام مثلا بمثل (الحدیث: ۹۳)

۸۱۵۵ معمر بن عبداللہ

بن عامر بن ایاس بن ظرب بن حارث بن فہر۔ قرشی، فہری۔ عمر بن شبہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا انہوں نے مدینہ کو اپنا مسکن بنایا اور اسی کو اپنا گھر قرار دیا۔ ابن فتحون نے اپنی مستدرک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نے اس کی طرف پچھلے نمبر میں اشارہ کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

۸۱۵۶ معمر بن عثمان[1]

بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ۔ قرشی، تیمی۔ فتح مکہ کے دِن خود بھی مسلمان ہوئے اور ان کا بیٹا عبداللہ بھی۔[2] ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا۔

۸۱۵۷ معمر بن نضلہ

یعقوب بن محمد زہری فرماتے ہیں کہ بنوزہرہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن ابراہیم نے ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ یزید بن ابی حبیب معمر بن نضلہ کے آزاد کردہ غلام سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نبی علیہ السلام کے سر مبارک کے قریب کھڑا تھا اور میرے پاس نبی علیہ السلام کے سر کا حلق کرنے کے لیے استرا تھا آپ نے ارشاد فرمایا اے معمر تجھے اللہ کے رسول نے اپنے کانوں کی لو پر قدرت واختیار دیا ہے تو میں نے عرض کیا یہ تو اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا فضل واحسان ہے آپ نے فرمایا ہاں، پھر میں نے آپ کے سر کا حلق کر دیا۔[1]

امام بغوی رحمہ اللہ نے اسی حدیث کو معمر بن عبداللہ بن نضلہ کے حالات میں بھی تخریج کیا ہے گویا کہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہاں مذکورہ روایت میں یہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں درمیان سے باپ کی نسبت کو ہٹا دیا گیا ہے۔

اور ایک دوسرے طریق سے ابن لہیعہ سے اس کو تخریج کیا ہے یزید بن ابی حبیب عبدالرحمٰن بن جبیر سے نقل کرتے ہیں۔ معمر بن عبداللہ عدوی نے کہا کہ مجھے نبی علیہ السلام نے بھیجا کہ منٰی میں سب لوگوں میں اعلان کر دو کہ کوئی بھی ایام تشریق کا روزہ نہ رکھے۔ یہ روایت اس بات کی پرزور تائید کرتی ہے کہ یہ دونوں ایک ہی شخصیت ہیں۔

۸۱۵۸ معمر

ان کی کوئی نسبت نہیں ہے۔ ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں ان کی حدیث تخریج کی ہے اور ابن قانع نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کرتے ہوئے مجالد کی روایت بیان کی ہے شعبی سے اور وہ معمر سے نقل کرتے ہیں۔

اور طیالسی کی[2] کسی روایت میں ہے کہ معمر نے مجھے بتایا کہ میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ ارشاد سنا، فرمایا: تم لوگ صرف قریش کو دیکھو اور ان کی بات سنو اور ان کے کاموں کو چھوڑ دو۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ۵۰۴۱) استیعاب (ت: ۲۴۹۸) تجرید (۸۹/۲) [2] استیعاب (۴۸۷/۳)

[1] مسند احمد (الحدیث: ۲۷۳۱۸) [2] مسند ابوداؤد طیالسی (الحدیث: ۱۱۸۵)

اس متن کی یہ سند محفوظ ہے: عن الشعبی عن عامر بن شهر۔ اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بھی شعبی کے طریق سے تخریج کیا ہے۔

۸۱۵۹ معن بن الاخنس السلمی

میں نے ثور بن معن کے حالات میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۸۱۶۰ معن بن حرمله ✿

بن جشم ہذلی۔ ابن یونس ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعض لوگ حرملہ بن معن کہتے ہیں، لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ یہ بھی ایک صحابی رسول ہیں اور مصر کی فتح میں شریک تھے۔

۸۱۶۱ معن بن عدی ✿

بن جد بن عجلان، بلوی۔ انصار کے حلیف واتحادی تھے یہ عاصم بن عدی کے بھائی ہیں جن کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔ ابن اسحاق نے ✿ شرکاء اُحد میں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عمر کی وہ لمبی حدیث ذکر کی ہے جو سقیفہ کے حالات کے بارے میں ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب وہ ابوبکر صدیق اور ابوعبیدہ کے ساتھ گئے تو فرماتے ہیں کہ ہمیں دو نیک آدمی ملے۔ امام زہری فرماتے ہیں: بقول عروہ کے ان میں سے ایک عویم بن ساعدہ تھا اور برقانی نے اپنی روایت میں یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ دوسرا معن بن عدی تھا۔ پھر ہمیں یہ خبر ملی کہ لوگ نبی علیہ السلام پر رو رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں اے کاش کہ ہم نبی علیہ السلام سے پہلے مر چکے ہوتے تاکہ ہم آپ کے بعد میں آنے والے فتنوں میں نہ پڑ جائیں معن کہتے ہیں مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں آپ سے پہلے مر جاتا تاکہ میں آپ کی وفات کے بعد بھی ایسے ہی آپ کو سچا مانوں جیسے کہ آپ کی زندگی میں آپ کی تصدیق کرتا رہا۔ ✿ معن بن عدی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

یہ حدیث امام زہری سے عروہ سے مرسلاً محفوظ ہے۔ سعید بن ہاشم مخزومی نے اس حدیث کو متصلاً بیان کیا ہے کہ امام مالک زہری سے اور وہ سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور ابن ابی خیثمہ نے بھی انہی سے تخریج کی ہے۔ اور یہ عروہ کی مرسل روایت ہے یہی بات زیادہ یقینی ہے۔ امام واقدی نے کتاب الردّۃ میں ذکر کیا ہے کہ یہ خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے خلاف جہاد وقتال میں شریک تھے اور انہوں نے ہی ان کو ہراول دستے کے طور پر دو سو شہسوار دیکر یمامہ کی طرف بھیجا تھا۔

۸۱۶۲ معن بن فضاله ✿

بن عبید بن ناقد، انصاری۔ بقول ابن کلبی ان کو نبی علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا اور یہ حضرت معاویہ کی طرف سے

✿ تجرید (۸۹/۲) ✿ اسد (ت: ۵۰۴۵) استیعاب (ت: ۲۵۰۰) تجرید (۹۰/۲)

✿ سیرۃ النبویہ (۴۵۶/۱) ✿ سیرۃ النبویہ (۲۳۱/۴) اسد الغابہ (۱۷۵/۴)

✿ اسد الغابہ (ت: ۵۰۴۶) تجرید (۹۰/۲)

یمن کے گورنر تھے۔

اوران کے والد فضالہ بن عبید کا تذکرہ فا کی تختی میں گزر چکا ہے۔

۸۱۶۳ معن بن نضلہ

بن عمرو، غفاری۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے جبکہ ابن حبان نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کے والد نضلہ بن عمرو کے حالات میں عنقریب ان کی حدیث آنے والی ہے۔

۸۱۶۴ معن بن یزید[1]

بن اخنس بن حبیب بن جرہ بن زغب بن مالک بن عویف بن عصبہ بن خفاف بن امرئ القیس بن بُھثہ بن سُلیم، سلمی۔

ان کا تذکرہ صحیح بخاری[2] شریف میں ابوجویریہ جرمی کے طریق سے موجود ہے کہ معن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے اور میرے والد و دادا نے نبی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ میں آپ کے پاس ایک جھگڑا لے کر گیا آپ نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا اور آپ نے ہی میری منگنی کروائی اور پھر شادی بھی کروائی۔

ابن یونس نے ذکر کیا ہے کہ یہ مصر میں گئے۔ اوران سے روایت لینے والے یہ حضرات ہیں ابوالجویریہ جرمی، سہیل بن ذراع اور عتبہ بن رافع۔ یہ کوفہ کے رہنے والے تھے پھر مصر چلے گئے وہاں سے پھر دمشق کو اپنا مسکن بنایا۔ اور ۵۴ھ میں راہط کی چراگاہ کا جو واقعہ ضحاک بن قیس کے ساتھ ہوا اس میں یہ بھی شریک تھے۔ ایک قول کے مطابق یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگوں میں شریک رہے۔

لیث کے طریق سے یزید بن ابی حبیب تخریج کیا ہے فرمایا کہ معن بن یزید اوران کا والد اور دادا غزوہ بدر میں شریک تھے۔

یہ صرف ایک قول ہے اس پر دوسری تائیدی دلیل نہیں ہے۔

بقول ابن عساکر فتح دمشق میں شریک تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کا بڑا مقام تھا۔

خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: ان کی کنیت ابو یزید ہے اور یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔

ابوزرعہ دمشقی نے شام کے باسیوں میں ان کو شمار کیا ہے اور راہط کے چراگاہ والے واقعہ میں شہید ہوئے۔

محمد بن سلام جمحی نے ذکر کیا ہے کہ معن بن یزید نے حضرت معاویہ سے کہا۔ کسی قریشی عورت نے آپ سے زیادہ برا آدمی نہیں جنا حضرت معاویہ نے پوچھا وہ کیوں؟ تو انہوں نے کہا کہ اس لیے کہ آپ نے لوگوں کو حلم[3] و بردباری کا ایسا عادی بنا دیا ہے کہ چاہے وہ راستوں میں پچھاڑے ہوئے ہوں۔ اور گویا کہ میں تو ان کے ساتھ آگ کی مانند تھا جو انہوں نے آپ کے علاوہ سے مانگ لی ہو۔

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٥٠٤٧) استیعاب (ت: ٢٥٠١) (٤/٤) تجرید (٩٠/٢)

[2] بخاری کتاب الزکاۃ باب اذان تصدیق علی ابنہ (الحدیث: ١٤٢٢)

[3] معجم الکبیر (الحدیث: ٤٤٠/١٩) مجمع الزوائد (الحدیث: ٣٥٥/٩)

۸۱۶۵ معوذ بن الحارث الانصاری ❶

یہ عفراء کے بیٹے ہیں صحیح بخاری میں ان کا ذکر موجود ہے۔ صالح بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے غزوہ بدر میں ابوجہل کا واقعہ نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس کو عفراء کے دو بیٹوں معوذ ❷ و معاذ نے ایسی ضرب لگائی کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ ان کے بھائی کے حالات میں گزر چکا ہے۔

ابومسلم کجی کتاب السنن میں لکھتے ہیں کہ ابوعمر حوضی نے فرمایا کہ معوذ بن حارث کو جنگ بدر میں نبی علیہ السلام کے سامنے درست کر کے کھڑا کیا گیا۔ بقول ابن عبدالبر ❸ یہ ابوجہل کو قتل کرنے والوں میں سے ہیں۔ پھر اس کے قتل کے بعد یہ جہاد میں مصروف رہے۔ یہاں تک کہ شہادت کے بلند مرتبہ پر فائز ہوئے۔

۸۱۶۶ معوذ بن عمرو ❹

بن جموح بن زید بن حرام۔ انصاری، سلمی۔ موسیٰ بن عقبہ نے شرکاء بدر میں ان کا ذکر کیا ہے اسی طرح ابومعشر و واقدی نے بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر ❺ ان کے معتقد ہیں۔

میں کہتا ہوں: ان کے بھائی معاذ بن عمرو بن جموح کا تذکرہ پہلے ہو چکا اسی طرح ان کے والد عمرو کا بھی تذکرہ گزر چکا ہے۔

۸۱۶۷ معیقب ❻

ان کا نام مُعَیْقِیب ہے۔ یا بقول ابن شاہین بغیر دوسری یاء کے معیقب ہے۔ ابوفاطمہ دوسی کے بیٹے ہیں۔ بنوامیہ کے اتحادی تھے۔ بہت پہلے اسلام لے آئے تھے اور تمام جنگوں میں شریک رہے۔ بقول ابن شاہین: انہیں کوڑھی کا مرض تھا۔

ابن ابی داؤد سے نقل کیا گیا ہے کہ یہ ذو اصبح سے تعلق رکھتے تھے یا بنی سدوس سے۔ بیعت رضوان اور اس کے بعد کی تمام جنگوں میں شریک رہے۔

ابن سعد ❽ فرماتے ہیں۔ معیقیب بن ابی فاطمہ بنوعبدشمس کے اتحادی تھے اور مکہ میں مسلمان ہو گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیت المال کے نگران تھے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کی حفاظت بھی انہی کے ذمہ تھی اور حضرت عثمان کے ہی دورِ خلافت فوت ہو گئے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ چالیس ہجری کے بعد تک زندہ رہے۔

انہوں نے نبی علیہ السلام سے روایت کی اور ان سے روایت کرنے والے ان کے دو بیٹے محمد اور حارث۔ ان کے پوتے ایاس بن حارث اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔

---

❶ اسد الغابہ (ت: ۵۰٤۹) استیعاب (ت: ۲۵۰۲) تجرید (۹۰/۲) ❷ سیرۃ النبویۃ (۷۰۲/۱) (۷۱۰/۱)
❸ استیعاب (٤/٤) ❹ اسد الغابہ (ت: ۵۰۵۰) استیعاب (ت: ۲۵۰۳) تجرید (۹۰/۲)
❺ استیعاب (٤/٤) ❻ اسد الغابہ (ت: ۵۰۵۱) استیعاب (ت: ۲۵۸۸) تجرید (۹۰/۲)
❼ اسد الغابہ (ت: ۵۰۵۱) استیعاب (ت: ۲۵۸۸) تجرید (۹۰/۲) ❽ طبقات کبریٰ (۸٦/٤)

ابو عمر ✿ کہتے ہیں ان کوڑھ یا برص کی بیماری تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے ان کا علاج کیا گیا یہاں تک کہ یہ ٹھیک ہو گئے۔

۸۱۶۸ معیقیب بن معرض الیمامی

مُعرِض کے تحت گزر چکا ہے۔

باب میم کے بعد غین

۸۱۶۹ مغفل بن ضرار الغطفانی

وہی الشماخ شاعر، جن کا تذکرہ حرف شین میں ہوا ہے۔

۸۱۷۰ مغفل بن عبدنهم ✿

بن عفیف المزنی۔ مشہور صحابی عبداللہ بن مغفل کے والد۔ عبداللہ ذی النجادین کے چچا، فتح مکہ کے سال مسلمانوں کے مکہ داخل ہونے سے پہلے فوت ہو گئے۔ ابو جعفر طبری نے یہ بات ذکر کی ہے۔

۸۱۷۱ مغلّس البکری ✿

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق رکنیہ بنت مغلّس بحوالہ اپنے والد روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ انتہائی کمزور راوی ہے۔

۸۱۷۲ مغیث بن عبید البلویّ

معتّب میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

۸۱۷۳ مغیث بن عمرو السلمی ✿

معتّب میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۸۱۷۴ مغیث الغنوی ✿

ابن السکن نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کی حدیث عبداللہ بن محمد بن یزید بن البراء الغنوی نے عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ مغیث کی سند سے نقل کی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو میں نے آپ کے لیے ایک اونٹنی کا دودھ دوہا، مجھ سے ایک مسکین نے پینے کے لیے مانگا مجھے اس پر رحم آ گیا تو وہ دودھ میں نے اسے پلا دیا پھر جو بچ گیا وہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں لے آیا آپ نے خود بھی نوش فرمایا اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی پلایا۔ ابن مندہ لکھتے ہیں: مغیث، بقول بعض: معتب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہم پر روانہ فرمایا تھا۔ ان کی

✿ اسد الغابہ (۵۰۵۳) استیعاب (۲۵۸۹) تجرید (۹۰/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۰۵۴) تجرید (۹۰/۲)

✿ اسد الغابہ (۱۷۸/٤) ✿ تجرید (۹۱/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۰۵۸) استیعاب (۲۵۰۷) تجرید (۹۱/۲)

حدیث محمد بن یزید غنوی نے نقل کی ہے ابن مندہ نے براء کا ذکر نہیں کیا۔

٨١٧٥ مُغِیْث ✿

بریرہ کے خاوند، ابواحمد بن جحش اسدی کے مولا۔ صحیح بخاری ✿ میں بطریق خالد الحذاء عن عکرمہ ان کا ذکر ثابت ہے کہ بریرہ کے خاوند جن کا نام مغیث تھا غلام تھے ایسا لگتا ہے اب بھی میں انہیں اس کے پیچھے گھومتے، روتے دیکھ رہا ہوں۔ ان کے آنسوان کی داڑھی پر بہہ رہے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی اس سے نفرت پر تعجب نہیں ہوتا..... حدیث بغوی نے بطریق قتادہ عن عکرمہ یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں بھی ان کا نام آیا ہے۔ چنانچہ ترمذی بطریق سفیان ثوری عن منصور عن ابراہیم عن الاسود بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بریرہ کو خریدنا چاہا، ان کے خاوند کا نام مغیث تھا اور وہ غلام تھے تو رسول اللہ ﷺ نے (آزادی کے بعد) بریرہ کو مغیث کے ساتھ رہنے یا جدائی اختیار کرنے کا اختیار دیا تو انہوں نے جدائی کو اختیار کرلیا۔ وہ ان سے بے حد محبت کرتے تھے وہ مدینہ کی گلیوں میں روتے پھرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سفارش کروائی تو بریرہ عرض کرنے لگیں: اللہ کے رسول! کیا آپ کا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ سفارش کرتا ہوں۔ وہ عرض کرنے لگیں: میں اسے نہیں چاہتی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس واقعے کی تفصیل حضرت بریرہ کے حالات (ت ١٠٩٢٥ حصہ خواتین) میں ہوگی۔

٨١٧٦ مغیث

مولا مالک بن اوس اسلمی، اپنے مولا کے ساتھ ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

٨١٧٧ مغیث اسلمی

دوسرے ہیں۔ کنیت ابومروان تھی کنیتوں میں ان کی حدیث بیان ہوگی (ت ١٠٥٢٠ حصہ رجال)۔

٨١٧٨ المغیرہ بن الاخنس ✿

بن شریق الثقفی بنی زہرہ کے حلیف۔ ان کے والد کے ساتھ ان کا نسب بیان ہوا ہے۔ ابوعمر نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور زبیر بن بکار کی کتاب ''الموفقیات'' میں ہے کہ مغیرہ بن اخنس نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی ہجو کی تو منذر بن زبیر نے ان پر حملہ کردیا اور ان کے پاؤں پر تلوار ماری۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کھڑے ہوکر خطاب کیا.... پھر ایک واقعہ نقل کیا۔ مرزبانی ✿ کا قول ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''یوم الدار'' کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ وہی کہتے ہیں: ؏

✿ اسد الغابہ (٥٠٥٥) تجرید (٩٠/٢) ✿ اسد الغابہ (٥٠٥٥) تجرید (٩٠/٢)

✿ بخاری کتاب الطلاق باب شفاعۃ النبی ﷺ فی زوج بریرہ (٥٢٨٣)

✿ اسد الغابہ (٥٠٥٩) استیعاب (٢٥٠٨) تجرید (٩١/٢)

✿ اسد الغابہ (٥٠٦١) استیعاب (٢٥١٠) تجرید (٩١/٢)

"مجھے سیلاب کی طرح وہ غارت گری بھولی نہیں جس کا اعداد و شمار رات تک نہیں ختم ہوتا تھا"۔

۸۱۷۹ المغیرہ بن الحارث[1]

بن عبدالمطلب۔ ابوسفیان ہاشمی۔ چونکہ یہ کنیت سے مشہور ہیں اس لئے وہاں ان کا تذکرہ ہوگا۔

۸۱۸۰ المغیرہ بن الحارث

بن عبدالمطلب۔ بقول ابوعمر صحابی ہیں، صحیح قول کے مطابق ابوسفیان بن حارث کے بھائی ہیں۔ بقول: ابوسفیان ہی مغیرہ ہیں، جو صحیح نہیں۔ ابن الاثیر نے اس کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اہل نسب جیسے زبیر، ابن کلبی وغیرہ ہیں انہوں نے جزم و یقین سے لکھا ہے کہ ابوسفیان کا نام مغیرہ ہے۔ انہوں نے ان کا مغیرہ نامی کوئی بھائی ذکر نہیں کیا۔ جس کی کنیت ابوسفیان ہو، اور یہی بات بغوی نے اعتماد سے نقل ہے کہ ابوسفیان کا نام مغیرہ بن حارث ہے۔ واللہ اعلم

۸۱۸۱ المغیرۃ بن رُوَیبَہ[2]

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا اور بطریق سلمہ بن صالح عن ابی اسحاق بحوالہ ان کے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بطحاء میں دو رکعتیں پڑھا کرو"۔[3] ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ احتمال ہے یہ عمارہ بن رویبہ کے بھائی ہیں۔

۸۱۸۲ المغیرہ بن شعبہ[4]

بن ابی عامر بن مسعود بن معتّب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قیس ثقفی۔ ابوعیسیٰ یا ابومحمد۔ بقول طبری: ابوعبداللہ کنیت کرتے تھے۔ لکھتے ہیں: گھٹے بدن والے، موٹے بازوؤں، کشادہ سینے والے، سرخ گھنگھریالے بالوں والے تھے جن میں مانگ نہیں نکالتے تھے۔ عمرۃ الحدیبیہ[5] سے پہلے اسلام لائے۔ اس میں اور بیعت رضوان میں شرکت کی جس میں ان کا ذکر ہے۔ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کی اولاد میں سے عروہ، عقار، حمزہ اور ان کا مولا روایت کرتا ہے۔ اور یہ اضافہ نقل کیا ہے ان کے والد کا چچازاد بھائی حسن بن حبہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں۔ اور مخضرمین اور ان کے بعد والے لوگوں میں سے قیس بن ابی حازم، مسروق، قبیصہ بن ذؤیب، نافع بن جبیر، بکر بن عبداللہ المزنی، اسود بن ہلال، زیادہ بن علاقہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد[6] لکھتے ہیں: انہیں مغیرۃ الرائے کہا جاتا تھا۔ جنگ یمامہ، فتوحاتِ شام و عراق میں شریک ہوئے۔ شعبی فرماتے ہیں: عرب کے زیرک و ہوشیار افراد میں سے تھے۔ یہی زہری کا قول ہے۔ قبیصہ بن جابر کا قول ہے: میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ ان کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی ایسا شہر ہوتا جس کے آٹھ دروازے ہوتے اور ان میں سے ایک دروازے سے حیلہ بازی

---

[1] اسد الغابہ (٥٠٦١) استیعاب (٢٥١٠) تجرید (٩١/٢) [2] تجرید (٩٢/٢)

[3] مشکاۃ المصابیح (٥٦٦٥) [4] اسد الغابہ (٥٠٦٤) استیعاب (٢٥١٢) تجرید (٩١/٢)

[5] السیرۃ النبویۃ (٣١٣/١) [6] الطبقات الکبریٰ (٢٨٤/٢)

سے باہر نکلا جاتا تو مغیرہ اس سے سارے دروازوں سے نقل کر دکھا دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا گورنر بنایا پھر انہوں نے میسان، ہمدان اور کئی علاقے فتح کیے یہاں تک کہ جب ان کے خلاف حضرت ابوبکرہ اور ان کے ساتھیوں نے گواہی دی تو انہیں معزول کر دیا۔ ❶

بغوی کا قول ہے: انہوں نے بصرہ میں سب سے پہلے دیوان (رجسٹریشن) مقرر کیا۔ ابن حبان لکھتے ہیں: سب سے پہلے ان کے لیے گورنری کو تسلیم کیا گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں برقرار رکھا۔ پھر انہیں معزول کر دیا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو جنگوں سے کنارہ کش رہے۔ بعد میں حکمین کے ساتھ حاضر ہوئے۔ پھر جب سب لوگوں نے امیر معاویہ کو خلیفہ تسلیم کر لیا تو ان سے بیعت کر لی تو انہوں نے انہیں بعد میں کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ جس پر تا دمِ زیست براجمان رہے اور اکثر کے نزدیک پچاس ۵۰ھ میں وفات ہوئی۔ جس پر خطیب نے اجماع نقل کیا ہے۔ بقول بعض: ایک سال پہلے اور ایک قول کے مطابق ایک سال بعد فوت ہوئے۔

طبری لکھتے ہیں: وہ جس مشکل میں پڑتے اس کا حل تلاش کر لیتے اور جو دو کام ان پر مشتبہ یا گڈمڈ ہو جاتے تو ایک میں اپنی رائے ظاہر کر دیتے۔ طبری ہی کا قول ہے: وہ طائف میں ثقیف کا بت گرانے میں ابوسفیان (صخر بن حرب امیر معاویہ کے والد) کے ساتھ تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں اہل النجیر کی جانب بھیجا تھا، جنگ یرموک میں ان کی آنکھ شہید ہوئی۔ پھر رستم کی جانب حضرت سعد کے قاصد بن کر گئے۔ صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں اہل فارس کی جنگ میں نعمان بن مقرن کے واقعہ میں ان کا ذکر ہے کہ یہ نعمان بن مقرن کی طرف سے امریٔ القیس کی جانب ایلچی بن کر گئے اور ان فتوحات میں شریک ہوئے۔ عبیداللہ بن بدیل بن ورقاء کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔ بغوی کی روایت ہے مطلب بن حطب کا قول ہے: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے (بطور مزاح) فرمایا: میں وہ شخص ہوں جس نے سب سے پہلے اسلام میں رشوت دی، میں یرفاء دربانِ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں اس کے پاس بیٹھا کرتا تھا (یرفاء کے حالات کے لیے دیکھیں عنوان نمبر ۹۳۹۱)۔ میں نے اس سے کہا: میرا یہ عمامہ (پگڑی) لے کر باندھ لو میرے پاس دوسرا ہے۔ وہ چونکہ مجھ سے مانوس تھا اس لیے مجھے دروازے کی اندرونی جانب بیٹھنے کی اجازت دے دیتا۔ چنانچہ میں آ کر دوپہر کے وقت اندرونی جانب بیٹھ جاتا، ہر گزرنے والا یہ سمجھتا واہ مغیرہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں بڑا مقام ہے وہ ایسے وقت آتا ہے جس میں کوئی اور نہیں آتا۔ بغوی نے بطریق زید بن اسلم روایت کی ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی۔ آپ نے پوچھا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوعیسیٰ۔ آپ نے فرمایا: ابوعیسیٰ کون ہے؟ کہا: مغیرہ بن شعبہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ تھا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کہا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ کنیت رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو مغفور و معصوم ہیں، ہمیں پتہ ہے ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ اور ان کی کنیت ابوعبداللہ رکھ دی۔

اور بغوی نے بطریق ہشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابیہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ کو بحرین کا گورنر بنایا تو وہاں کے لوگوں نے انہیں ناپسند سمجھا اور آپ سے شکایت کر دی۔ آپ نے انہیں معزول کر دیا۔ انہیں یہ خطرہ ہوا کہ کہیں واپس نہ

---

❶ استیعاب (۷/٤)

آجائیں۔اس لیے ایک سوداگر کے پاس ایک لاکھ جمع کرادیئے،سوداگر نے وہ ایک لاکھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کردیئے اور کہنے لگا: یہ مغیرہ کی خیانت کا مال ہے، جو انہوں نے میرے پاس امانت رکھے تھے۔آپ نے انہیں بلا بھیجا اور ان سے دریافت کیا۔انہوں نے کہا: یہ جھوٹ کہتا ہے۔وہ تو دو لاکھ تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے کہا: میرے اہل وعیال زیادہ تھے۔سوداگر کو بڑی پشیمانی ہوئی۔اس نے قسمیں کھائیں اور یقین سے کہنے لگا: انہوں نے میرے پاس کوئی تھوڑا بہت مال نہیں رکھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ سے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا: اس نے میرے ذمہ جھوٹ گھڑا تو میں نے بھی چاہا کہ اسے رسوا کروں۔

ابن شاہین نے بطریق کثیر بن زید عن المطلب جو ابن حطب ہیں۔روایت کی ہے حضرت مغیرہ نے فرمایا: میں آتا اور آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اجازت لینے کے لیے بیٹھ جاتا۔ایک دفعہ میں نے یرفاء دربانِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میرا یہ عمامہ لے لو اور اسے باندھ لو۔کیونکہ میرے پاس دوسرا ہے تو وہ مجھے دروازے کے اندر بیٹھنے کی اجازت دے دیتا۔ابن سعد لکھتے ہیں، آپ طویل اور یک چشم گل تھے۔جنگ یرموک میں ان کی آنکھ شہید ہوئی۔سرخ بال، دونوں ہونٹ سکڑے ہوئے تھے۔سر بڑا تھا، موٹے بازو تھے، سینہ چوڑا تھا، آپ کو مغیرۃ الرائے کہا جاتا تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [1] لکھتے ہیں: ابونعیم عن زکریا عن الشعبی روایت کرتے ہیں: جون ۵۴ھ رجب بدھ کے دن سورج گرہن ہوا، تو مغیرہ کھڑے ہوئے، میں وہاں موجود تھا.... پھر ایک واقعہ ذکر کیا، جبکہ درست انچاس ۴۹ھ ہے۔

۸۱۸۳ مغیرہ بن نوفل [2]

بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی۔بقول ابوعمر: [3] ہجرت سے پہلے پیدا ہوئے۔بقول بعض: ہجرت سے چار سال بعد پیدا ہوئے۔ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق علی بن عیسیٰ ہاشمی عن سلیمان بن نوفل عن عبدالملک بن نوفل بن مغیرہ بن نوفل عن ابیہ عن جدہ المغیرہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو انصاف کی تعریف اور ظلم کی مذمت نہ کرے تو (گویا) اس نے اللہ تعالیٰ کو بڑائی کے لیے للکارا ہے''۔ [4] بقول ابن شاہین: غریب حدیث ہے مجھے اس کے علاوہ مغیرہ کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ابواحمد عسکری نے یقین سے لکھا ہے: یہ حدیث مرسل ہے۔

ابن حبان ثقات التابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ابوعمر کی بات راجح ہے اور یہ حدیث ثابت نہیں۔یہ مغیرہ خلافتِ عثمانی میں مدینہ کے قاضی تھے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی جنگی مہمات میں شریک ہوئے۔انہوں نے ہی ابن ملجم پہ چادر ڈالی تھی جب اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر وار کیا تھا تو انہوں نے اسے پکڑ لیا اور زمین پر گرا کر اس سے تلوار چھین لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات تک اسے قید رکھا۔ [5] زبیر بن بکار کا قول ہے: امیر معاویہ نے امامہ بنت ابی العاص بن الربیع کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے اپنا اختیار مغیرہ بن نوفل کو دے دیا جب انہیں پوری طرح بھروسہ ہوگیا تو اپنے ساتھ ان کی

---

[1][2] التاریخ الکبیر (۳۱۶/٤) [3] اسد الغابہ (۵۰۶۵) استیعاب (۲۵۱۳) تجرید (۹۱/۲)

[4] استیعاب (۹/٤) [5] جامع المسانید (۵/۱۲) اسد الغابہ (۱۸۲/٤)

[5] جامع المسانید (۵/۱۲) اسد الغابہ (۱۸۲/٤)

شادی کرلی۔ چنانچہ پھر انہی کے ہاں وہ فوت ہوئیں۔

۸۱۸۴ مغیرہ المخزومی

عہد نبی ﷺ میں فوت ہوئے۔ ان کے عقد میں بنت عائذ بن نعیم بن عبداللہ بن نحام عدویہ تھیں تو ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کرنے آئیں کہ ان کی بیٹی (جو ایام بیوگی، عدت گزار رہی ہے) کی آنکھوں میں تکلیف ہے، کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ وہ حدیث صحیحینؒ میں حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ صرف اس میں خاوند کا نام نہیں، نہ فتویٰ طلب کرنے والی خاتون اور نہ اس کی بیٹی کا تذکرہ ہے۔ ابن وہب نے اپنے مؤطا میں اس خاتون کا نام لیا ہے کہ ابن لہیعہ عن محمد بن عبدالرحمٰن عن القاسم بن محمد عن زینب بنت ابی اسامہ کی سند سے بیان کیا کہ ان کی والدہ نے انہیں یہ روایت بیان کی۔ اس روایت کو قاضی اسماعیل نے ''احکام القرآن'' میں عن ابی ثابت عن ابن وہب انہی الفاظ میں نقل کیا ہے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۱۸۵ المغترب

وہی اسود بن ربیعہ جن کا تذکرہ پہلے ہوا ہے۔

باب میم کے بعد قاف

۸۱۸۶ المقداد بن الاسود الکندی [1]

ابن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن عامر بن مطرود البھرانی۔ بقول بعض: الحضرمی۔ ابن کلبی کا قول ہے: عمرو بن ثعلبہ سے اپنی قوم کا کوئی خون ہوگیا تھا تو وہ حضر موت پناہ گزیں ہوگئے۔ وہاں کندہ سے معاہدۂ حلف کرلیا، جس کی بنا پر انہیں کندی کہا جانے لگا۔ وہیں ایک خاتون سے شادی کرلی جس سے مقداد پیدا ہوئے۔ جب مقداد جوان ہوئے تو ان میں اور ابوشمر بن حجر کندی کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔ انہوں نے اس کا پاؤں تلوار سے کاٹ دیا اور مکہ بھاگ آئے۔ یہاں اسود بن عبدیغوث زہری [2] کے حلیف بن گئے۔ اور اپنے والد کو خط بھیجا تو وہ بھی آ گئے۔ اسود نے مقداد کو بیٹا بنا لیا تھا جس کی وجہ سے انہیں مقداد بن الاسود کہا جانے لگا، اور یہی ان کا نام مشہور ہوگیا۔ پھر جب یہ آیت ﴿ان کو اپنے باپوں کے نام سے پکارا کرو﴾ [3] نازل ہوئی تو انہیں مقداد بن عمرو کہا جاتا، لیکن شہرت ابن الاسود سے تھی۔ مقداد رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالاسود تھی، بقول بعض: ابوعمر یا ابوسعید کنیت تھی۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب نبی ﷺ کی چچا زاد بہن سے شادی کی، دو ہجرتیں کیں، بدر اور بعد کے معرکوں میں شریک رہے۔ بدر کے روز صرف وہی گھڑ سوار تھے یہاں تک کہ ان کے علاوہ کسی کا بدر میں گھڑ سوار ہونا ثابت نہیں۔

زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: سب سے پہلے سات افراد نے اسلام ظاہر کیا، ان میں ان کا نام بھی لیا۔ مخارق بن طارق بحوالہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ میں مقداد کے پاس تھا مجھے ان کی

---

[1] اسد الغابہ (۵۰۵۹) استیعاب (۲۵۹۰) تجرید (۹۲/۲)

[2] المعجم الکبیر (۵۵۸/۲۰) مجمع الزوائد (۳۰۷/۹) [3] سورۃ الاحزاب آیت (۵)

جگہ ہونا اس کے برابر کی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔ بغوی روایت کرتے ہیں: سب سے پہلے مقداد نے گھوڑے پر بیٹھ کر اللہ کی راہ میں جنگ کی۔ کریمہ بنت مقداد بحوالہ اپنے والد روایت کرتی ہیں "میں اپنے گھوڑے سبحہ پر بیٹھ کر بدر میں شریک ہوا"۔ اور بطریق یعقوب بن سلیمان ثابت بنانی سے مروی ہے کہ مقداد اور عبدالرحمٰن بن عوف دونوں بیٹھے ہوئے تھے، تو مالک ان سے کہنے لگے: تم شادی نہیں کرتے؟ انہوں نے کہہ دیا: تم اپنی بیٹی کا رشتہ مجھے دے دو۔ جس پہ عبدالرحمٰن غصے میں آ گئے اور انہیں سخت سست کہا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کر دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہاری شادی کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنی چچا زاد ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب سے ان کی شادی کر دی۔

مدائنی سے مروی ہے: مقداد دراز قد، گندم گوں، گھنے بالوں، سرگیں آنکھوں والے تھے۔ داڑھی پر زرد خضاب لگاتے۔ [1]

یعقوب بن سفیان اور ابن شاہین ان کے طریق کریمہ بنت مقداد تک کی اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ مقداد بڑے شکم والے تھے، ان کا ایک رومی خادم تھا وہ کہنے لگا: میں آپ کا پیٹ چاک کر کے اس میں سے چربی نکال دوں تا کہ یہ ہلکا ہو جائے؟ چنانچہ اس نے آپ کا پیٹ چاک کر کے دوبارہ سی دیا جس سے حضرت مقداد فوت ہو گئے۔ تو غلام بھاگ گیا۔ [2]

ابو ربیعہ الایادی عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ نبی ﷺ کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار افراد سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ علی والمقداد ابوذرؓ اور سلمان فارسی۔ [3] ترمذی، ابن ماجہ اس کی سند حسن ہے۔ حضرت مقداد نے نبی ﷺ سے کئی احادیث کی روایت کی ہے۔ ان سے حضرت علی، انس، عبیداللہ بن عدی بن الخیار، ہمام بن حارث، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ وغیرہ حضرات روایت کرتے ہیں۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ان کا انتقال خلافتِ عثمانی میں ۳۳ھ میں ہوا۔ اس وقت ستر برس کا سن تھا۔

۸۱۸۷ المقداد بن معدیکرب [4]

بن عمرو بن یزید بن معدیکرب۔ ابوکریمہ بقول بعض: ابویحییٰ کنیت تھی۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا ساتھ نصیب ہوا۔ اور آپ سے چند ایک احادیث روایت کیں۔ حضرت خالد بن الولید، معاذ ابوایوب سے بھی روایت کی ہے۔ حمص فروکش ہوئے۔ ان سے ان کا بیٹا یحییٰ، پوتا صالح بن یحییٰ، خالد بن معدان، حبیب بن عبید، یحییٰ بن جابر طائی، شعبی، شریح بن عبید اور عبدالرحمٰن بن ابی عوف وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد اہل شام کے چوتھے طبقے میں ان کا ذکر کرتے ہیں کہ ۸۷ھ میں فوت ہوئے۔ اکانوے (۹۱) کا سن تھا۔ عثمان کا قول ہے: ۸۳ھ۔ بقول بعض: ۸۶ھ میں فوت ہوئے۔ بغوی کی بطریق ابی یحییٰ سلیم کلاعی کی روایت ہے کہ ہم نے مقداد بن معدیکرب سے کہا: ابوکریمہ! لوگوں کا گمان ہے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ ایک دفعہ میں اپنے چچا کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے پیار سے میرے کان کی لو پکڑی، پھر میرے چچا

---

[1] المعجم الكبير (٢٣٥/٢٠) [2] اسد الغابه (١٨٤/٤)

[3] ترمذی كتاب المناقب (٣٧١٨) ابن ماجه المقدمة (١٤٩) المستدرك (١٣٠/٣)

اسد الغابه (٥٠٧٠) استيعاب (٢٥٩١) تجريد (٩٢/٢)

[4] المعجم الكبير (٢٦٢/٢٠) جامع المسانيد (٢٩/١٢) اسد الغابه (١٨٦/٤)

سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے یہ اسے یاد رکھے گا؟ میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''قیامت کے دن ناتمام بچے سے لے کر بوڑھے کھوسٹ تک کی عمر کے لوگوں کو تیس (٣٠) سالہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ ان میں سے ایمان والے حضرت آدم علیہ السلام کے قد والے ہوں گے....''۔ (الحدیث) [1] اور بطریق شعبی عن المقداد ابی کریمہ (جو ایک صحابیٔ رسول ﷺ ہیں) مروی ہے۔

٨١٨٨ مِقْسَم بن بُجرہ [2]

ابن حارثہ بن قُشَیْرہ الکندی ثم التُجیبی النخعی۔ ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے کہ حیات نبی ﷺ میں اسلام لائے اور یمن میں حضرت معاذ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بقول بعض: صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک ہوئے۔ اور زیاد بن لبید کے ساتھ مرتدوں سے شریک کارزار ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت کی ہے پھر بطریق علی بن رباح روایت کی ہے۔ فرمایا: ہم لوگ غزوۂ بحرین میں تھے۔ فضالہ بن عبید ہمارے امیر تھے۔ میں دشمن کے لیے بددعا کرنے لگا: ''اے اللہ! انہیں ہلاک کر، ان کی جڑ کاٹ دے''۔ تو مقسم بن بجرہ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا: ارے ناداں یوں کہو: اے اللہ! ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما، اگر یہ ہی نہ رہے تو ہمیں مالِ غنیمت کہاں سے ملے گا؟

٨١٨٩ مقسم الفارسی

طبرانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں۔

٨١٩٠ مِقْسم (دوسرے) معتب میں تذکرہ ہوا ہے۔

٨١٩١ المقنّع بن الحصین التمیمی [3]

بصرہ فروکش ہونے والے۔ مسند بقی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ذکر کی گئی ہے۔ ذہبی نے تجرید میں اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول بعض: یہ المقنع ہیں جن کا تذکرہ ہونا ہے۔

٨١٩٢ المقنّع (دوسرے)

یہ سلمی ہیں۔ بنی سلیم کے وفد میں سے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، جن پر عباس بن مرداس اپنے قصیدے میں فخر کرتے ہوئے کہتے ہیں: ؎

''اس وفد جیسا کوئی وفد نہیں جس نے محمد ﷺ کی رسی جو ٹوٹنے والی نہیں کے ساتھ ہماری ڈوری باندھی۔ ایسا وفد جن میں ابوقطن حزابہ، ابوالغیوث، واسع اور مقنع شامل ہیں''۔

٨١٩٣ المقنّع

از بنی ضرار بن غوث بن عوف بن مالک بن سلامان بن سعد ہذیم۔ ابن کلبی ان کے بیٹے طارق بن المقنع کے حالات میں

---

[1] کنز العمال (٣٩٣٨٤) تہذیب تاریخ دمشق (٤١٧/١) [2] تجرید (٩٢/٢) [3] تجرید (٩٢/٢)

فرماتے ہیں: جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی تو انہوں نے آپ کا مرثیہ کہا۔ لکھتے ہیں: ان کے آباء واجداد میں بعض افراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معرکوں میں شریک ہوئے ان کا شمار انصار میں ہوتا ہے۔

باب میم کے بعد کاف

۸۱۹۴ مَکْحُول ✿ (مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

ابن اسحاق نے سیرت میں ان کا ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی رضاعی (دودھ شریک) بہن الشیماء کو ہبہ کر دیا۔ ساتھ ایک باندی بھی تھی۔ انہوں نے اس لڑکی سے ان کی شادی کر دی۔ پھر ان کی نسل میں سے اولاد باقی رہی۔ واللہ اعلم!

۸۱۹۵ مکحول (دوسرے)

مقاتل نے اپنی تفسیر میں گمان ظاہر کیا ہے کہ یہ نجاشی کا نام ہے اور دیگر حضرات نے یہ ممکن قرار دیا ہے کہ ان کے بیٹے کا نام ہو جنہوں نے ہجرت کی تھی۔

۸۱۹۶ مِکْرَز بن حفص

بن الاخیف ابن علقمہ بن عبدالحارث بن منقذ بن عمرو بن بغیض بن عامر بن لؤی قرشی عامری۔ ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں: بقول بعض: صحابی ہیں، کسی اور نے یہ بات نہیں لکھی۔ مغازی ابن اسحاق اور واقدی میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ یہ وہی ہیں جو بدر کے روز سہیل بن عمرو کا فدیہ دینے آئے تھے۔ مرزبانی ✿ نے "معجم الشعراء" میں ان کا ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں بتایا ہے کہ جاہلیت کے زمانے کے ہیں۔ جس کا مطلب ہے وہ اسلام نہیں لائے۔ ورنہ ان کے بارے میں اتنا ذکر ملتا ہے کہ انہوں نے دورِ اسلام پایا ہے اور ہجرت کے بعد مدینہ آئے۔ جب سہیل بن عمرو کو بدر کے دِن قید کر لیا گیا تھا۔ یہ اُن کا فدیہ دینے آئے تھے، جس کے بارے میں کہتے ہیں: ؏

"ایسے نوجوان کی قید سے رہائی کے لیے عمدہ اونٹ آنے والے ہیں جن کے خالص پن تک ان کے عرب ہی پہنچ سکتے ہیں نہ کہ موالی"۔

میں نے ان کے بیٹوں سے کہا: سہیل ہمارا بہترین آدمی ہے، تم انہیں لے جاؤ یہاں تک کہ تمنا میں پھیر دو۔ پھر ان کا وہ واقعہ نقل کیا جس میں انہوں نے عامر بن الملوّح کو قتل کیا جب عامر نے مکرز کے خاندان کا ایک آدمی مار دیا تھا۔ زبیر بن بکار نے ان کا وہ واقعہ نقل کیا ہے جس میں سہیل بن عمرو کا فدیہ دیا تھا کہ وہ مدینہ آ کر کہنے لگے: اس کی جگہ میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دو یہاں تک کہ فدیے کا مال پہنچ جائے، اور یہ دو شعر کہے۔ بخاری میں صلح حدیبیہ کے موقع میں بھی ان کا ذکر ہے۔

✿ اسد الغابہ (٥٠٧٣) تجرید (٩٢/٢) ✿ معجم الشعراء (٤٣٨)

۸۱۹۷ مُکرَم الغفاری ❶

ابن مندہ کی روایت ہے کہ غفار کا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا، آپ نے فرمایا: ''تمہارا کیا نام ہے؟'' اس نے کہا: مہان (ذلیل)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تم مُکرَم (عزت مند) ہو''۔ ❶ ابن مندہ کی روایت میں مہران لکھا اور ابونعیم نے اسے درست کیا ہے کہ مہان ہے واقعی یہی بات ہے۔

۸۱۹۸ مُکرَم (دوسرے)

اور قرطبی کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے کہ نبی ﷺ کی ملاقات قبیلہ اسلم کے دو آدمیوں سے ہوئی۔ آپ نے فرمایا: تم دونوں کون ہو؟ ❷ وہ کہنے لگے: ہم مہانان (دو ذلیل آدمی) ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم مُکرَمان ہو (یعنی عزت والے ہو)۔

۸۱۹۹ مُکرم (دوسرے)

سابقہ شخصیت کے دوست ہیں۔

۸۲۰۰ مکنف بن زید الخیل الطائی ❸

ان کے والد کے حالات میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے۔ بقول ابن حبان: بھائیوں میں سب سے بڑے تھے: انہیں کے نام پر ان کے والد کی کنیت تھی۔ اسلام لائے تو اسلام خوب نکھرا۔ حضرت خالد بن ولید ؓ کے ساتھ مرتدوں کی سرکوبی میں شریک ہوئے۔ مغازی میں واقدی فرماتے ہیں: زید الخیل قبیلہ طے سے اور اسی طرح عدی بن حاتم اس سے تعلق رکھتے تھے۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد عدی اسلام پر ثابت قدم رہے۔ بغوی حریث بن زید الخیل کے حالات میں لکھتے ہیں۔ انہیں حارث بھی کہا جاتا تھا یہ اور ان کے بھائی مکنف اسلام لائے اور نبی ﷺ سے فیضیاب ہوئے۔ بعد میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ مرتدوں سے محاذ آرائی میں شرکت کی، پھر مکنف کا علیحدہ عنوان نہیں قائم کیا۔ جس کی بنا پر ابن فتحون نے اپنے استدراک میں، طبری اور دارقطنی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ واقدی کتاب الردۃ میں لکھتے ہیں: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اسلام پر قائم رہے اور بنی اسد جب طلیحہ کے ساتھ ارتداد کی نذر ہوئے تو انہوں نے ان سے جنگ کی، جس کے بارے میں اشعار کہتے ہیں:

> ''یہ لوگ گمراہ ہوئے اور طلیحہ نے انہیں منی میں جھوٹ سے دھوکا دیا، اور ہمارے رب کا داعی (سیدنا محمد ﷺ) جھوٹ نہیں بولتا۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو بھاگ نکلے، ہماری کتاب قضاء کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے رب کی طرف بلاتی اور رغبت دلاتی ہے، نیزے ان لوگوں کو اچھال رہے تھے اور جس طرف وہ منہ کرتے ہم ان کا تعاقب کرتے''۔

---

❶ اسد الغابہ (۵۰۷۵) تجرید (۹۳/۲) ❶ اسد الغابہ (۱۸۸/۴)

❷ المصنف لابن ابی شیبہ (۱۱۴/۱۵) (۱۱۵/۱۵) ❷ اسد الغابہ (۵۰۷۸) تجرید (۹۲/۲)

❸ جامع المسانید (۵۵/۱۲) اسد الغابہ (۱۸۸/۴)

۸۲۰۱ مکنف ✿ (دوسرے)

ابوعمر ✿ نے عن عبداللہ بن ابی بکر بن حزم عن مکنف الحارثی روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے محیصہ بن مسعود کو تیس وسق (خاص پیانہ) کھجوریں دیں۔ حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں بطریق ابن اسحاق ✿ عن عبداللہ بن ابی بکر ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۰۲ مُکَیتل ✿

بقول بعض: مُکَیثر اللیثی۔ مغازی میں ابن اسحاق ✿ کا قول ہے: مجھ سے محمد بن جعفر بن الزبیر نے بیان کیا کہ میں نے زیاد بن ضمیرہ بن سعد اسلمی کو بحوالہ عروہ بن زبیر بیان کرتے سنا کہ مجھ سے میرے والد اور میرے نانا نے بیان کیا اور یہ دونوں حضرات حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گئے، اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن آپ کے پاس جانے لگے۔ عیینہ بن حصن ان دنوں عامر بن الاضبط (جن کا قتل ہوا تھا) کے خون کا مطالبہ کررہے تھے۔ اور اقرع محل بن جثّامہ قاتل کا دفاع کررہے تھے۔ اتنے میں مکیتل نامی شخص جو پورے مجمع میں سے کوتاہ قد تھا کھڑے ہوکر کہنے لگا: ''آج آپ ایک قانون بنائیں گے اور کل اسے تبدیل کردیں گے''۔ یہاں تک کہ اس نے کہا یہ لوگ دیت قبول کرلیں..... (حدیث) ✿ عامر بن الاضبط کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔ ابن ہشام کی زیاد البکائی سے مروی روایت میں ہے ''مکیثر'' بغوی نے اسی طرح بطریق عبدالرحمٰن بن ابی الزناد عن عبدالرحمٰن بن الحارث عن محمد بن جعفر، اس سے مکمل سیاق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

باب میم کے بعد لام

۸۲۰۳ ملاعب الاسنّہ

مالک بن عامر، پہلے تذکرہ ہوچکا ہے۔

۸۲۰۴ ملکان بن عبدۃ انصاری ✿

واقدی اور طبری نے ان کا ذکر کیا ہے جبکہ ابن ہشام نے ان کا نام ملکو بن عبدۃ بتایا ہے اور ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جنہیں نبی ﷺ نے خیبر سے تیس (۳۰) وسق کھجوریں دی تھیں۔ ✿

✿ اسد الغابہ (۵۰۷۷) استیعاب (۲۵۱۳) تجرید (۹۳/۲) ✿ استیعاب (۴۵/۴)

✿ جامع المسانید (۵۵/۱۲) اسد الغابہ (۱۸۸/۴) ✿ السیرۃ النبویۃ (۲۷۰/۳، ۲۷۱)

✿ اسد الغابہ (۵۰۷۹) تجرید (۹۳/۲) ✿ السیرۃ النبویۃ (۲۰۷/۴) (۲۰۸/۴)

✿ ابوداؤد کتاب الدیات باب الامام یأمر بالعفو فی الدم (۴۵۰۳) ابن ماجہ (۲۶۲۵) مسند احمد (۱۰/۶)
السنن الکبریٰ (۱۱۶/۹) بخاری فی التاریخ الکبیر (۳۴۱/۴) (۳۴۲/۴)

✿ اسد الغابہ (۵۰۸۴) تجرید (۹۳/۲) ✿ السیرۃ النبویۃ (۳۵۲/۲)

۸۲۰۵ مُلَیل ✿

ابن وبرہ بن خالد بن العجلان الانصاری۔ ابن اسحاق اور واقدی وغیرہ نے شرکاءِ بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کے دادا کی نسبت سے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم کے بعد نون

۸۲۰۶ المنبعث الثقفی

مولا عمر بن معتب۔ ابن اسحاق سیرت میں فرماتے ہیں مجھ سے کسی آدمی نے بحوالہ ابن المنکدر بیان کیا، جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو منبعث ✿ آپ کے پاس آ کر مسلمان ہو گئے۔ وہ آلِ عثمان بن عامر بن معتب کے مولا تھے۔

۸۲۰۷ المنبعث ✿ (دوسرے)

ایک صحیح حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے جو ابوداؤد نے کتاب الکنی میں عن محمد بن اسمٰعیل بن سالم عن محمد بن فضیل و وکیع عن ہشام بن عروہ عن ابیہ بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کی ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جسے مضطجع کہا جاتا تھا۔ تو آپ نے اس کا نام منبعث رکھ دیا۔ (مضطجع کا معنی لیٹنے والا، یعنی سست اور منبعث کا معنی اٹھنے والا یعنی چست) اسے محمد بن عبداللہ بن یزید عن عیینہ عن ہشام عن ابیہ مرسل نقل کیا ہے۔ اسی طرح ابن شاہین نے بطریق اسماعیل بن عیاش عن ہشام ان الفاظ میں نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ برے نام کو اچھے نام میں تبدیل کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ پھر اس کا ذکر کیا۔ اسی طرح یحییٰ بن سعید انصاری عن سعید بن المسیب سے مروی ہے۔ ابوداؤد نے سنن میں باب الاسماء سے کتاب الادب میں تعلیقاً ذکر کیا ہے۔ نبی ﷺ نے مضطجع کا نام تبدیل کر کے منبعث رکھ دیا۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ مذکورہ شخص پہلے والے ہوں۔ کیونکہ ان کا نسب بیان نہیں ہوا۔ ابن کلبی کی کتاب الانساب میں، المنبعث بن عمرو بن ربیعہ بن عبداللہ بن ابی بکر بن کلاب لکھا ہے، اس کے علاوہ ان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا لہٰذا احتمال ہے کہ وہ یہی ہوں۔

۸۲۰۸ المنتجع النجدی ✿

ابوسعید نقاش نے اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اور مجہول سند جو عبداللہ بن ہشام عن ابی حبۃ الرقی بحوالہ ان کے دادا المنتجع النجدی تک منتہی ہوتی ہے۔ ان کا تعلق اہل نجد سے تھا اور ایک سو بیس (۱۲۰) سال ان کی عمر ہو گئی تھی۔ وہ کہتے

✿ اسد الغابہ (۵۰۸۶) استیعاب (۲۵۹۲) تجرید (۹۴/۲)

✿ ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسم القبیح (۴۹۵۶)

✿ اسد الغابہ (۵۰۸۷) تجرید (۹۶/۲)

✿ اسد الغابہ (۵۰۹۰) تجرید (۹۶/۲)

ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ صبح کے وقت اپنا دامن سمیٹنا سب سے پہلے جو چیز ملے اسے کھالینا اور دوسری دفن کر دینا...... (حدیث) [1] ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں اسی اسناد کے ساتھ ایک اور حدیث نقل کی ہے۔

۸۲۰۹ المنتذر [2]

رشاطی نے نقل کیا ہے، بقول بعض: تصغیر کا صیغہ ہے جیسا کہ تذکرہ ہوتا ہے کہ ابن مندہ کی کتاب میں دونوں طرح ہے۔

۸۲۱۰ المنتشر بن الاجدع الھمدانی [3]

مسروق کے بھائی۔ بقول بغوی: مجھے معلوم نہیں آیا یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ البتہ ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ کی بیعت کا طریقہ یہ تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی ''جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ سے بیعت کرتے ہیں''۔ [4] اللہ اور حق کے لیے بیعت کرتا ہوں۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اس طرح تھی میں جب تک اللہ کا اطاعت گزار رہا تم مجھ سے بیعت کرتے ہو۔ اور حضرت عمر اور بعد کے لوگوں کی بیعت نبی ﷺ کی بیعت کی طرح تھی۔ [5]
ابن ابی حاتم [6] لکھتے ہیں: میں نے ابومعشر سے پوچھا: کیا المنتشر نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں معلوم۔

۸۲۱۱ المنتفق

بقول ابن شاہین بحوالہ ابن ابی داؤد یہ الورز بن العقیلی ہیں۔ ان کا تعاقب ہوا کہ ابورزین کا نام تو لقیط ہے جیسا کہ کنیتوں میں بیان ہوگا۔ ایک اور حدیث میں عن المنتفق یا ابن المنتفق مروی ہے۔ عبداللہ بن المنتفق میں اس پہ تنبیہ ہو چکی ہے۔

۸۲۱۲ منجاب بن راشد [7]

بن اصرم بن عبداللہ بن زیاد الضبی، کوفہ فروکش ہوئے۔ ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق سیف بن عمر بحوالہ منجاب بن راشد روایت کی ہے کہ تبوک کے سال ہمارے پاس نبی ﷺ کا خط آیا تو ہم لوگ تبوک کے لیے روانہ ہو گئے۔ آپ کے پاس تمیم، رباب اور ان جیسے دوسرے قبیلے جمع ہو گئے، ہم لوگوں میں سے چوتھائی تھے اور سب لوگ تعداد میں اڑتالیس (۴۸) ہزار تھے۔

الدارقطنی لکھتے ہیں: منجاب کوفہ فروکش ہوئے۔ نبی ﷺ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ان سے ان کے بیٹے سہم بن منجاب کے علاوہ کسی نے روایت کی ہو۔ ابوموسیٰ ''ذیل'' میں لکھتے ہیں: کوفہ کے معزز افراد میں سے تھے۔

---

[1] الدر المنثور (۱۸۶/٦) حلیة الاولیاء (٤٨/٣) جامع المسانید (٥٨/١٢، ٥٩)

[2] اسد الغابہ (٥٠٩١) تجرید (٩٦/٨) [3] اسد الغابہ (٥٠٩٢) استیعاب (٢٥٩٨) تجرید (٩٤/٨)

[4] سورۃ الفتح آیت (١٠) [5] جامع المسانید (٦١/١٢) [6] الجرح والتعدیل (٤٢٨/٨)

[7] اسد الغابہ (٥٠٩٤) تجرید (٩٤/٢)

۸۲۱۳ منجاب بن راشد الناجی ✿

ابوالحسن المدائنی اور سیف بن عمر نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو خلافت عثمانی میں فارس کے ضلع کے گورنر تھے اور نبی ﷺ سے ملاقات کی تھی۔ آپ پر ایمان لانے والوں میں یہ اور ان کے بھائی حارث شامل ہیں۔ دونوں عثمانی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھاگ گئے۔ حارث نے تو زمین میں فساد برپا کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جس نے بنی ناجیہ ✿ پر حملہ کر دیا اس کی کچھ تفصیل حارث کے حالات میں بیان ہو چکی ہے۔

۸۲۱۴ مَنْدُوس

بقول بعض: ابومندوس۔ ابن قانع نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق سلیمان بن الازھر بن کنانہ عن ابیہ عن جدہ بحوالہ مندوس یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ دین ثریا ستارے سے لٹکا ہوا بھی ہوتا تو فارس کے جوانوں کی ایک جماعت وہاں سے بھی اسے حاصل کر لیتے''۔ ✿ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۱۵ المنذر بن الاجدع الهمدانی ✿

مسروق کے بھائی۔ ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور مستغفری نے بھی ان کی پیروی کی ہے، دونوں کا کہنا ہے: صحابی ہیں۔

ابن شاہین نے کتاب الجنائز میں بطریق ہشیم عن عمر بن ابی زائدہ روایت کی ہے کہ المنذر بن الاجدع جیل میں فوت ہوئے جن کے ہاتھ پیر رہزنی کی وجہ سے بطور سر کاٹ دیئے گئے تھے۔ انہوں نے شعبی سے پوچھا: کیا ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ وہ کہنے لگے: تم کس کی طرف ان کی نسبت کرو گے؟

۸۲۱۶ المنذر بن الاشوع العبدی

اموی نے مغازی میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وفد عبدالقیس میں آئے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم لڑائی کے بغیر صلح کرنے، اطاعت گزار بن کر نافرمانی کے بغیر آئے ہیں۔ آپ ہمیں تحریر دے دیجئے جو ہمارے پاس باقی عربوں کے مقابلہ میں باعث عزت ہو، آپ کو ان لوگوں سے دلی مسرت ہوئی، آپ نے انہیں چند باتوں کا حکم دیا اور کچھ چیزوں سے روکا اور انہیں نصیحت کی، اس کے بعد انہیں تحریر بھی عطا کی۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۱۷ المنذر بن ابی حمیضه قسم ثالث میں ذکر ہوگا۔

✿ اسد الغابه (٥٠٩٥) (٤٧٢/٤) استیعاب (٢٥٩٩) تجرید (٩٤/٢)

✿ الکامل فی التاریخ (١٨٣/٣) (١٨٧/٣)

✿ کنز العمال (٣٤١٣٠) تاریخ اصبهان (٣/١) الفقیه والمتفقه (١١٦/٢)

✿ اسد الغابه (٥٠٩٦) تجرید (٩٥/٢)

۸۲۱۷ المنذر بن ابی حمیضہ

قسم ثالثہ میں ذکر ہوگا۔

۸۲۱۸ المنذر بن رفاعہ الغطفانی

مقاتل بن سلیمان نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿اور یتیموں کو ان کا مال دو﴾ [1] کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ غطفان کا منذر بن رفاعہ نامی ایک شخص تھا جس کے پاس کسی یتیم کا بہت سا مال تھا جو رشتے میں اس کا بھتیجا ہوتا تھا جب وہ لڑکا جوان ہوا تو اس نے اپنا مال طلب کیا اس نے نہ دیا، دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فیصلہ کرانے گئے۔ آپ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ تو وہ عرض کرنے لگا: ہم اللہ اور رسول کی بات مانتے ہیں اور اس بڑے گناہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ پھر اسے اس کا مال دے دیا تو اس جوان نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجر ثابت ہوگیا اور گناہ کا بوجھ باقی رہ گیا۔ [2] کسی نے اس کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: نوجوان کے لیے اجر ثابت ہوا اور اس کے باپ کے لیے بوجھ بنا کیونکہ وہ مشرک تھا۔ کلبی نے یہ واقعہ نقل تو کیا ہے لیکن اس غطفانی شخص کا نام نہیں لیا۔ ثعلبی نے اسے کلبی اور مقاتل سے نقل کیا ہے انہوں نے بھی نام نہیں لیا۔ اسی بنا پر اس فن کے مصنفین نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۸۲۱۹ المنذر بن ساوی [3]

بن الاخنس بن بیان بن عمرو بن عبداللہ بن زید بن عبداللہ بن دارم تمیمی داری۔ کلبی کے علاوہ لوگوں کا گمان ہے یہ عبدالقیس سے تعلق رکھتے ہیں جس کا سبب رشاطی نے یہ بیان کیا ہے کہ انہیں عبدی الرمصہ سے کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ عبداللہ بن دارم کی اولاد سے ہیں جس کی بنا پر کسی نے انہیں عبدالقیس کا باشندہ سمجھ لیا۔ نافع العبدی کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے کہ یہ وفد میں تھے، اکثریت اسے ثابت نہیں کرتی۔ بلکہ ان لوگوں کا کہنا ہے: وفد میں نہیں تھے۔ صرف ان کے ساتھ انہیں بھی سلامتی کا پروانا ملا۔ بحرین [4] کے گورنر تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن حضرمی کے ہاتھ فتح مکہ سے پہلے ان کی طرف خط بھیجا تو یہ اسلام لے آئے۔

ابن اسحاق اور دیگر کئی حضرات نے ان کا ذکر کیا ہے۔ واقدی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے العلاء بن الحضرمی کو واپس بلا لیا تو انہوں نے منذر بن ساوی کو اپنی جگہ نائب مقرر کر دیا۔ طبرانی [5] کی روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن ساوی کی طرف خط بھیجا، دیکھنا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھتا ہمارے قبلہ کی جانب رخ کرتا اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو تو وہ مسلمان ہے۔ جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری ہے۔ ابن مندہ کی روایت ہے کہ منذر بن ساوی سے مروی ہے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف خط بھیجا کہ جس شخص کے پاس زمین نہیں اس پہ چار درہم اور ایک عباء واجب کرو۔ ابن مندہ لکھتے ہیں: وہ ہجر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے۔ ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: ان منذر کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب ہوئی اس وقت عمرو بن عاص ان کے پاس تھے۔

---

[1] سورۃ النساء (۲) [2] تفسیر القرطبی (۸/۵)

[3] اسد الغابہ (۵۰۹۹) استیعاب (۲۵۱۵) تجرید (۹۵/۲) [4] اسد الغابہ (۱۹۴/٤)

[5] المعجم الکبیر (۳۵۵/۲۰)

انہوں نے ان سے پوچھا: نبی ﷺ نے میت کے لیے اس کی موت کے وقت کتنا مال مقرر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تہائی۔ پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے؟ میں اپنے تہائی مال میں کیا تصرف کروں؟ انہوں نے فرمایا: اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اسے بھلائی کے کاموں میں تقسیم کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کی آمدن اس شخص پر خرچ ہوتی رہے گی جسے آپ پسند کریں گے۔ انہوں نے کہا: میں نہیں چاہتا کہ میں اپنے مال کو ''سائبہ'' کی طرح کروں بلکہ میں اسے تقسیم کروں گا۔ رشاطی لکھتے ہیں: ابن عبدالبر نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں: یہ ان کی شرط کے مطابق ہیں، اگرچہ یہ ثابت نہیں کہ وہ خدمت نبوی میں آئے ہیں۔

۸۲۲۰ المنذر بن سعد ✿

ابوحمید الساعدی۔ بقول بعض ان کا نام: عبدالرحمٰن ہے، کنیتوں میں تذکرہ ہوتا ہے۔

۸۲۲۱ المنذر بن عائذ العبدی

عرف الاشج۔ اشج عبدالقیس۔ بقول بعض: ان کا نام منقذ بن عائذ ہے جیسا کہ پہلے مطر بن فیل اور صحار بن العباس کے حالات میں بیان ہو چکا ہے۔

۸۲۲۲ المنذر بن عبداللہ ✿

بن قوال بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ ابن اسحاق اور واقدی نے شہداء طائف میں ان کا ذکر کیا ہے۔ البتہ واقدی کی کتاب میں بغیر اضافت المنذر بن عبد ہے۔ اور ابوعمر ✿ نے ان کے والد کا نام عباد بتایا ہے۔ پھر ابن عبداللہ میں ان کا نام دہرایا ہے۔ ابن مندہ سے ان کے نسب میں سے قوال نام رہ گیا ہے۔

۸۲۲۳ المنذر بن عبداللہ

بن نوفل۔ واقدی نے طائف کے شہداء میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں۔

۸۲۲۴ المنذر بن عبدالمدان ✿

بقول ابن مندہ: مغازی میں ان کا ذکر ملتا ہے لیکن مجھے ان کی روایت کا پتہ نہیں۔

۸۲۲۵ المنذر بن عدیّ ✿

بن المنذر بن عدی بن حُجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ الکندی۔ طبری ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: آنے کی سعادت رکھتے ہیں۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

✿ تجرید (۹۵/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۱۰۳) استیعاب (۲۵۱۹) تجرید (۹۵/۲)

✿ السیرۃ النبویۃ (۴۸۷/۲) ✿ استیعاب (۱۱/۴) ✿ اسد الغابہ (۵۱۰۴) تجرید (۹۵/۲)

✿ اسد الغابہ (۵۱۰۵) استیعاب (۲۵۲۰) تجرید (۹۵/۲)

۸۲۲۶ المنذر بن علقمہ

بن کلدہ بن عبدالدار بن عبد مناف العبدری۔ ان کا والد کافر قتل ہوا۔ اور اسلام کی حالت میں ان کے ہاں ایوب بن المنذر کی ولادت ہوئی، محمد بن ایوب بن المنذر واقعۂ حرہ میں شہید ہوئے۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۲۷ المنذر بن عمرو ❶

بن خُنَیس بن حارث بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی ساعدی۔ بعض نے نسب میں سے حارثہ کو ساقط کیا ہے۔ بقول ابن ابی خیثمہ میں نے سعد بن عبدالحمید بن جعفر کو فرماتے سنا: المنذر بن عمرو شرکاءِ بیعت عقبہ میں سے بدری نقیب ہیں۔ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ یہی ابن اسحاق ❷ کا قول ہے: اس بات کا ثبوت کہ وہ بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے، صحیح بخاری میں ہے۔ منذر بن الزبیر بن عوام کا نام ان کے نام پر رکھا گیا ان کا لقب معنق لیموت تھا۔ مغازی موسیٰ بن عقبہ میں ہے کہ ''عامر بن مالک ملاعب الاسنۃ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور کہنے لگے: میرے ساتھ آپ جسے چاہیں بھیج دیں۔ میں ان کا ذمہ دار ہوں تو آپ نے ایک جماعت روانہ کی، جن میں منذر بن عمرو بھی تھے جنہیں ''اعنق لیموت'' کہا جاتا تھا۔ عامر بن الطفیل کو ان لوگوں کی آمد کی خبر ہوئی تو اس نے بنی سلیم کو ان لوگوں کے مقابلہ کے لیے تیار کیا تو اس کے ساتھ ان میں بنی عصیہ اور ذکوان کا خاندان چل نکلا۔ جس کے نتیجہ میں واقعۂ بئر معونہ پیش آیا اور منذر اپنے ساتھیوں سمیت شہید ہوئے۔

ابن اسحاق ❸ نے یہ واقعہ بواسطہ اپنے والد، مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام وغیرہ، طویل نقل کیا ہے جسے ابن مندہ نے بطریق اسباط بن نصر سدی سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اسے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحاق عن حمید عن انس طویل ذکر کیا ہے۔ بغوی لکھتے ہیں: ان کی روایت نہیں۔ تو ابن قانع، ابن السکن اور دارقطنی ❹ کی السنن میں نقل کردہ روایت کی وجہ سے ان کا تعاقب کیا گیا۔ چنانچہ بطریق عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد عن ابیہ عن جدہ بحوالہ منذر بن عمرو روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام سے پہلے سہو کے دو سجدے کیے۔ الدارقطنی فرماتے ہیں: منذر نے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں روایت کی اور عبدالمہیمن قوی راوی نہیں۔

میں کہتا ہوں: سند میں ان کے علاوہ بھی ہیں۔ واللہ اعلم

۸۲۲۸ المنذر بن قدامہ ❺

بن عرفجہ بن کعب بن النحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن مالک بن الاوس انصاری اوسی۔ ابن اسحاق، ❻ موسیٰ بن عقبہ اور ابن کلبی وغیرہ نے شرکاءِ بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واقدی کا بیان ہے کہ بنی قینقاع کے قیدیوں پر مامور تھے۔

---

❶ اسد الغابہ (۵۱۰۷) استیعاب (۲۵۲۱) تجرید (۲/۹۵) ❷ السیرۃ النبویۃ (۱/۴۶۶) (۳/۱۸۳)

❸ السیرۃ النبویہ (۳/۱۴۶) (۳/۱۴۷) ❹ السنن الدارقطنی (۱/۳۷۴)

❺ اسد الغابہ (۵۱۰۶) استیعاب (۲۵۲۴) تجرید (۲/۶۹) ❻ السیرۃ النبویۃ (۲/۲۵۱)

۸۲۲۹ المنذر بن قیس ❶

بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن غنم بن عدی بن النجار۔ اُحد اور باقی معرکوں میں شریک ہوئے یہ اور ان کے بھائی سلیط بن قیس جسر ابی عبید کے روز شہید ہوئے۔ یہ عدوی کا قول ہے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۳۰ المنذر بن کعب الدارمی ❷

ابوالعباس السراج اپنے شیخ احمد بن سعید بن صخر بن سلیمان بن عبداللہ بن قیس بن عبداللہ بن المنذر بن کعب بن الاسود بن عبداللہ بن زید بن عبید اللہ بن دارم کے حالات میں لکھتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس آئے۔ یہی نسب خطیب نے بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں: میں نے ہبۃ اللہ بن الحسن طبری کو یہی کہتے سنا: فرماتے ہیں: بقول بعض: منذر بن کعب نبی ﷺ کے پاس آئے۔ خطیب نے نقل کیا ہے ان کے دادا صخر وہی ابن علیم بن قیس ہیں ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۳۱ المنذر بن مالک ❸

ابونعیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کے حالات کا کچھ پتہ نہیں۔ پھر بطریق مسلم بن خالد عن مطرف النضری عن حمید بن ہلال بحوالہ منذر بن مالک روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! سب سے افضل صدقہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو نادار کی محنت سے فقیر تک پوشیدہ طور پر پہنچے۔ ❹

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ یہ حدیث مرسل ہو۔ منذر بن مالک وہی ابونضرہ غفاری مشہور تابعی ہیں۔

۸۲۳۲ المنذر بن محمد ❺

بن عقبہ بن احیحہ (تصغیر) ابن الجلاح انصاری خزرجی۔ ابوعبیدہ کنیت ہے، موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق ❻ وغیرہ نے شرکاءِ بدر میں ان کا ذکر کیا ہے، واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

۸۲۳۳ المنذر بن یزید ❼

ابن غانم بن حدیدہ انصاری، عبدالرحمٰن کے بھائی۔ بقول عدوی: صحابی ہیں۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۳۴ المنذر (بے نسبت)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ دیہات میں رہتے تھے۔ نبی ﷺ سے روایت کی ہے جسے بغوی نے نقل کیا ہے۔ ابن فتحون نے بحوالہ ابوجعفر الطبری اس کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

---

❶ استیعاب (۲۵۲۵) تجرید (۹۶/۲) ❷ اسد الغابہ (۵۱۰۹) استیعاب (۲۵۲۲) تجرید (۹۶/۲)

❸ اسد الغابہ (۱۹۷/۴) ❹ اسد الغابہ (۵۱۱۰) تجرید (۹۶/۲) ❺ مسند احمد (۲۶۵/۵، ۲۶۶) المعجم الکبیر (۲۵۹/۸)

الدر المنثور (۲۵۳/۱) مجمع الزوائد (۱۱۵/۳) ❻ اسد الغابہ (۵۱۱۱) استیعاب (۲۵۲۶) تجرید (۹۶/۲)

❼ السیرۃ النبویۃ (۶۹۰/۱) (۱۸۵/۲) ❽ اسد الغابہ (۵۱۱۲) استیعاب (۲۵۲۷) تجرید (۹۶/۲)

٨٢٣٥ منسأة الجنیّ

ابن درید کا بیان ہے کہ ان اہل نصیبین کے جنات میں سے ایک ہیں جنہوں نے نخلستان میں نبی ﷺ سے قرآن سنا اور آپ ﷺ پر ایمان لائے۔

٨٢٣٦ منصور بن عمیر

بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار العبدی، مصعب کے بھائی۔ ابوالروم کنیت تھی اور کنیت سے مشہور ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے مہاجرین حبشہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور شرکاءِ اُحد میں ان کا ذکر کیا ہے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے: یرموک میں شہید ہوئے۔

٨٢٣٧ منظور بن زبّان ✿

بن سیار بن عمرو بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارہ۔ الدار قطنی اور عبدالغنی بن سعید نے ''المشتبہ'' میں مفضل الغلابی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حدیث براء بن عازب میں فرمایا: میں اپنے ماموں کے پاس آیا، ان کے پاس ایک جھنڈا تھا، میں نے کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی گردن اتارنے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے شادی کر لی ہے؟ فرماتے ہیں: وہ شخص منظور بن زبان ✿ تھا۔ عمر بن شبہ کا بیان ہے: یہ آیت ﴿اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا، ہاں جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا﴾ ✿ منظور بن زبان کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے اپنے والد کی بیوی، جس کا نام ملیکہ تھا، شادی کر لی تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہیں طلب فرمایا بالآخر وہ دونوں بحرین سے برآمد ہوئے۔ دونوں کو مدینہ لائے اور دونوں میں تفریق کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منظور کو قتل کرنا چاہا، انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ مجھے اس کی حرمت کا علم نہیں تھا، جس کے بارے میں ولید بن سعید بن الحمام المزنی نے کہا: ع

''جہاں تک لوگوں کو معلوم ہے ماؤں کے بارے میں آباء کا بدترین نائب زبان کا باپ منظور ہے''۔

اس سے معلوم ہوا کہ منظور عہد نبی ﷺ میں قتل نہیں ہوئے۔ شاید حضرت براء کے ماموں انہیں گرفتار نہ کر سکے بلکہ جب انہوں نے سنا کہ وہ ان کے ارادے سے آ رہے ہیں وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

الاغانی میں ہے: منظور اپنی قوم کے سردار تھے، یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جن کی ولادت تاخیر سے ہوئی۔ چنانچہ یہ چار سال بعد پیدا ہوئے، چونکہ لوگوں نے ان کا کافی انتظار کیا تھا۔ اس وجہ سے ان کا نام منظور پڑ گیا۔ ہیثم بن عدی، بحوالہ ہشام بن کلبی نقل کرتے ہیں جس کا کچھ حصہ زبیر بن بکار نے بواسطہ اپنے چچا، بحوالہ مجالد نقل کیا ہے کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ منظور بن زبان نے اپنے باپ کی بیوی سے جو ملیکہ بنت خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ مزنیہ تھی نکاح کر لیا، جس سے ان کے ہاں ہاشم، عبدالجبار اور خولہ پیدا ہوئے اور وہ خلافت فاروقی تک ان کے پاس رہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کا مقدمہ پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھ گچھ کی کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ تم نے شراب پی اور اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے۔ جس کا انہوں نے اعتراف کر لیا اور کہنے لگے: مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ حرام ہے، چنانچہ آپ نے انہیں عصر کی نماز کے قریب تک قید رکھا، پھر ان سے قسم لی کہ انہیں اس کا علم نہیں کہ اللہ

✿ اسد الغابہ (٥١١٤) تجرید (٦٩/٢) ✿ مسند احمد (٢٩٠/٤) تفسیر ابن کثیر (٢١٥/٢) اسد الغابہ (١٩٨/٤) ✿ سورۃ النساء آیت (٢٢)

نے اسے حرام قرار دیا ہے، چنانچہ لوگوں کے بیان کے مطابق انہوں نے چالیس (۴۰) قسمیں کھائیں پھر آپ نے انہیں چھوڑ دیا اور ان میں اور ملیکہ میں تفریق کر دی اور فرمایا: اگر تم نے قسم نہ کھائی ہوتی تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے باپ کی بیوی سے جو تمہاری ماں لگتی ہے نکاح کر لیا، کیا تمہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ حرام نکاح ہے؟ پھر ان دونوں میں تفریق کر دی، جوان پر بڑا گراں گزرا، ایک دفعہ انہوں نے اسے راستے میں چلتے دیکھا تو بے ساختہ کہا: ع

''سنو! مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ زمانے نے آج جو کچھ کیا ہے، مجھ سے ملیکہ اور شراب کو روک دیا ہے، اگر اس کا دیدار کرنا دور ہو چکا ہے تو مُرّی کی بیٹی کو جب تک فجر طلوع ہوتی رہے میرا اسلام کہہ دینا''۔

انہی کے اشعار میں سے ہے: ع

''میرے باپ کی زندگی کی قسم! دین نے زبردستی میرے اور تمہارے درمیان جو تفریق کر دی ہے، وہ بڑی شاق ہے''۔ [1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ نے انہیں طلب کر کے سزا دینا چاہی تو وہ بھاگ گئے۔ بعد میں طلحہ بن عبیداللہ نے ان سے شادی کر لی۔ زبیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں لکھا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منظور اور ملیکہ میں تفریق کر دی تو فرمایا: اس (بیچاری) کی کفالت کون کرے گا؟ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بولے: میں۔ چنانچہ انہوں نے اسے اپنی حویلی میں ٹھہرایا، بعد میں وہ حویلی انہی کے نام سے دار ملیکہ مشہور ہوگئی۔

عمر بن شبہ، اخبار مدینہ میں لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ دورِ فاروقی میں پیش آیا، جیسا کہ میں خواتین کے حصے میں، ملیکہ کے حالات میں اس کا ذکر کروں گا۔ ابن کلبی نے کتاب الثالب میں ذکر کیا ہے کہ ان کی کنیت ام خولہ تھی، اور وہ زبان کے عقد میں تھیں۔ وہ فوت ہوئے، ان سے ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی تو زبان کے بیٹے نے ان سے جاہلیت کا نکاح کر لیا، پھر ایک لمبا واقعہ ذکر کیا۔ ابو موسیٰ ذیل میں ان ملیکہ کے حالات میں بطریق محمد بن ثور عن ابن جریج عن عکرمہ روایت کرتے ہیں۔ اسلام نے چار عورتوں اور اپنے خاوند کے بیٹوں کے درمیان تفریق کی۔ پھر ان میں ملیکہ کا ذکر کیا جن سے منظور نے اپنے والد کے بعد نکاح کر لیا تھا۔ ابوالفرج ہی کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی نے ان منظور کی بیٹی خولہ کے ہاں اس وقت نکاح کا پیام بھیجا جب اس کا باپ غائب تھا۔ تو اس نے انہیں اختیار دے دیا۔ چنانچہ آپ نے اس سے شادی کر لی۔ انہیں معلوم ہوا تو کہنے لگے: کیا مجھ جیسے شخص کی بیٹی لے جائی جاتی ہے؟ مدینہ آئے اور مسجد نبوی میں سیاہ جھنڈا گاڑا تو مدینہ میں جو قیسی بھی تھا وہ اس تلے جمع ہو گیا۔ حضرت حسن کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: اپنی بیٹی لے جاؤ، چنانچہ وہ اسے لے کر قبا تک ہی پہنچے تھے کہ وہ آپ کو پکارنے لگی اور کہنے لگی: ابا جان! حسن جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ وہ بولے: اچھا اگر انہیں تمہاری ضرورت ہوئی تو ہم سے آملیں گے، تم یہیں ٹھہرو! چنانچہ وہ دن قیام کیا، اتنے میں حضرت حسن اپنے ساتھ حضرت حسین، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن عباس کو لے کر پہنچ گئے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت حسن سے اس کی شادی کر دی۔ اور آپ اسے لے کر واپس آ گئے۔ میرے خیال میں یہ وہی لڑکی ہے جس کا تذکرہ فرزدق شاعر کے سوانح میں ہوا ہے یا اس کی

[1] الاغانی (۲۲۷/۱۲)

بہن ہے۔ کیونکہ جب اس کی بیوی نوار اس سے بھاگ کر ابن زبیر کی طرف مکہ میں چلی گئی اور وہ وہاں کے خلیفہ تھے فرزدق مکہ آیا اور بنی عبداللہ بن الزبیر کے ہاں فروکش ہوا ان کی مدح کی اور نوار بنت منظور بن زبان کے ہاں ٹھہری ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے فرزدق کے خلاف نوار کے حق میں فیصلہ کیا جس کا واقعہ مشہور ہے اس کے بارے میں فرزدق شاعر کہتا ہے: ع

''رہے اس کے بیٹے تو ان کی سفارش نہ سنی گئی۔ منظور بن زبان کی بیٹی نے سفارش کی، جو سفارشی تمہارے پاس تہبند پہنے آئے وہ اس سفارشی کی طرح کا نہیں جو ننگا ہو کر تمہارے پاس آئے''۔

مرزبانی [1] لکھتے ہیں: منظور مخضرمی ہیں اپنے والد کی بیوی سے شادی کر لی تھی، جس کا نام ملیکہ تھا تو حضرت عمر نے ان میں تفریق کر دی اور دونوں شعروں کا ذکر کیا۔ ابن الاثیر [2] ان کے حالات میں بحوالہ الامرابی نصر بن ماکولا [3] لکھتے ہیں کہ انہوں نے الاکمال میں ذکر کیا ہے: منظور بن زبان بن سنان فزاری کی طرف رسول اللہ ﷺ نے کسی شخص کو قتل کرنے بھیجا تھا۔ ابن الاثیر فرماتے ہیں: وہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو اس کی وجہ سے انہیں قتل کرنے کا حکم نہ دیتے بلکہ ان کا قتل کفر کی بنا پر ہوتا۔ ان کا واقعہ جو حضرت ابوبکر و عمر پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے ساتھ پیش آیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خلافت عثمانی تک زندہ رہے۔ واللہ اعلم!

۸۲۳۸ منظور بن لبید

بن عقبہ بن رفاع انصاری اشہلی۔ محمود کے بھائی ہیں۔ عدوی کا قول ہے: بیعت رضوان میں شریک ہوئے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۳۹ منقذ بن خُنیس أسدی

ابوکعب، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۲۴۰ منقذ بن حَبّان عبدی

صحار کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، اُشج کے بھانجے ہیں۔ واللہ اعلم

۸۲۴۱ منقذ بن زید بن حارث [1]

ابو عمر [2] نے ان لوگوں کے حوالے سے ان کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتابیں لکھیں۔

۸۲۴۲ منقذ بن عائذ

منذر بن عائذ میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[1] معجم الشعراء (۲۸۰) [2] اسد الغابہ (۱۹۸/٤) [3] الاکمال (۳۱٤/۲)

[1] اسد الغابہ (۵۱۱٦) استیعاب (۲۵۲۸) تجرید (۹٦/۲)

[2] استیعاب (۱٤/٤)

٨٢٤٣ منقذ بن عمرو [١]

بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری، مدنی۔ بخاری [٢] کا قول ہے: صحابی ہیں۔ حدیث کے شانِ نزول میں اختلاف کا بیان حبان بن منقذ کے سوانح میں گزر چکا ہے، جب تم خرید و فروخت کرو تو کہو دھوکہ دہی نہیں ہوگی۔ کہ یہ قصہ حبان بن منقذ کا ہے یا ان کے والد منقذ بن عمرو کا ہے؟

٨٢٤٤ منقذ بن نباتہ أسدی [٣]

ابن اسحاق [٤] نے بنو اسد بن خزیمہ میں سے مدینہ ہجرت کرنے والے لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن مندہ نے معبد نامی لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے، معروف منقذ ہے، ابو عمر [٥] نے ان کے والد کے نام میں لفظی غلطی کی ہے، فرماتے ہیں: لبابہ۔

٨٢٤٥ منقذ أسلمی

ابن فتحون نے ذیل میں، بحوالہ باوردی ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے صفین میں شریک ہونے والوں میں بطریق عبداللہ بن ابی رافع ان کا ذکر کیا ہے، اس کی سند ضعیف ہے۔

٨٢٤٦ مُنقّع بن حُصَین [٦]

بن یزید بن شبل بن حبان بن حارث بن عمرو بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی سعدی، ابن سعد [٧] نے بصرہ فروکش ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بخاری [٨] اور ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ میں بطریق عصمہ بن بشر نقل کیا ہے کہ ہم سے فزع نے بحوالہ منقع ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ لے کر آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میں ان کے لیے اپنے بارے میں جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دیتا''۔ [٩] منقع کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف وہی حدیث بیان کی جو کتاب اللہ کے موافق تھی یا جو سنت کے مطابق ہے۔ سیف بن ہارون فرماتے ہیں: عصمہ کے حوالے سے اسے روایت کیا، میرا خیال ہے کہ وہ فزع ہیں، قادسیہ میں شریک ہوئے، اسے ابو علی بن سکن نے اس طریق سے طویل نقل کیا ہے۔ اس میں مذکورہ حدیث کا شان ورود کا اضافہ کیا، اس میں ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار دیکھا، اسود اس کی رکاب پڑے ہوئے تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے برابر تھے، میں نے ان سے زیادہ دراز قد شخص نہیں دیکھا۔

---

[١] اسد الغابہ (٥١١٧) استیعاب (٢٥٢٩) تجرید (٩٦/٢) [٢] بخاری (٢١١٧) تاریخ کبیر (١٧/٤)

[٣] اسد الغابہ (٥١١٨) استیعاب (٢٥٣٠) تجرید (٩٧/٢) [٤] السیرۃ النبویۃ (٤٧٢/١)

[٥] استیعاب (١٥/٤) [٦] اسد الغابہ (٥١٢٠) تجرید (٩٧/٢) [٧] طبقات کبریٰ (٤٣/٦)

[٨] تاریخ کبیر (٥٣/٨) [٩] معجم الکبیر (٣٠٠/٢٠) مجمع الزوائد (٦٠٢/١)

۸۲۴۷ منقّع بن مالک ❶

بن امیہ بن عبدعزّیٰ سلمی، قدد بن عمار سلمی کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی ایک جماعت پر امیر بنایا، مقنع کا ذکر گزر چکا ہے، وہ بھی سلمی ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ کیا وہ ایک ہیں اوران کے نام میں اختلاف ہے یا وہ دو ہیں۔

۸۲۴۸ منکدر بن عبداللہ ❷

بن ہدیر تیمی۔ طبرانی ❸ وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے بطریق حریث بن سائب، بحوالہ محمد بن منکدر، عن ابیہ نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بیت اللہ کا ایک ہفتے تک طواف کیا اور اس میں کوئی لغو کام نہیں کیا تو اس کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے“۔

۸۲۴۹ منہال بن اوس نکری

رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے۔ رشاطی نے بحوالہ مدائنی ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابن عبدالبر اور ابن فتحون نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۸۲۵۰ منہال بن ابی منہال

طبری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۵۱ منہال قیسی

قتادہ بن ملحان میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۲۵۲ منیب ❹

ابن عبد سلمی، خطیب نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کی اتباع کی ہے ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بطریق اخوص بن حلیم، بحوالہ منیب بن عبد سلمی جو صحابی ہیں، بحوالہ ابوامامہ مرفوع نقل کیا ہے: ”جس نے صبح کی نماز مسجد میں پڑھی پھر ٹھہرا رہا اور چاشت کے دو نفل پڑھے اسے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔“ ❺

۸۲۵۳ منیب، ابوایوب ازدی غامدی ❻

نجاری ❼ اور ابوحاتم نے فرمایا: صحابی ہیں، ابوعمر ❽ کا قول ہے: اہل شام میں ان کا شمار ہے، طبرانی ❾ نے بطریق عتبہ بن

---

❶ اسد الغابہ (۵۱۲۱) تجرید (۹۷/۲) ❷ اسد الغابہ (۵۱۲۲) استیعاب (۲۶۰۲) تجرید (۹۷/۲) ❸ المعجم الکبیر (۷۶۰/۲۰)
❹ اسدالغابۃ (۲۱۲۵)، تجرید (۹۷/۲) ❺ معجم الکبیر (۱۷٤/)، مجمع الزوائد (۱۱٦/۱۰)، اتحاف السادۃ المتقین (۲۸/۵)
❻ اسدالغابۃ (۲۱۲٤)، استیعاب (۲۹۰٤)، تجرید (۹۷/۲) ❼ التاریخ الکبیر (۱٤/٤)
❽ استیعاب (٤۸۱٤) ❾ معجم الکبیر (۳٤۳/۲۰)

حبان، بحوالہ منیب بن مدرک بن منیب غامدی، عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا: "اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو، فلاح پا جاؤ گے" کچھ لوگوں نے گالیاں دیں، کچھ نے چہرے پہ تھوکا اور کچھ نے آپ ﷺ پر مٹی پھینکی، یہاں تک کہ دوپہر ہوگئی، پھر پانی کا مشکیزہ لئے ہوئے ایک لڑکی آئی، آپ ﷺ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے! میں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ آپ ﷺ کی بیٹی زینب ہے۔ اسے بخاریؒ نے اس طریق سے مختصراً نقل کیا ہے۔

۸۲۵۴ منیبق [1]

ابن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب جمحی، ابوموسیٰ بن عقبہ نے اُحد میں شہید ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۲۵۵ منیذر [2]

تصغیر ہے، اسلمی، بقول بعض: شامی ہیں، ایک قول ہے: منیذر، تصغیر کے ساتھ ہے، ایک قول ہے: منقر کے وزن پر ہے، ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں۔

ان سے عبدالرحمٰن حُبلی نے روایت کیا، بغوی کا قول ہے: افریقہ میں رہائش پذیر تھے، رشدین بن سعد نے بحوالہ منیذر ان کی حدیث روایت کی ہے۔ جو نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں، افریقہ میں رہائش تھی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے: ((رضیت باللّٰہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا)) تو میں ضامن ہوں کہ ضرور اس کا ہاتھ تھام کر اسے جنت میں داخل کروں گا، طبرانی [3] نے اسے رشدین تک موصولاً بیان کیا ہے۔ ابن وھب نے حیی سے نقل کرنے میں ان کی متابعت کی ہے۔ لیکن ان کا نام نہیں لیا۔ فرماتے ہیں: ایک صحابی رسول ﷺ سے مروی ہے۔ اسے ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔

ابن السکن کا قول ہے: المنیذر الشامی مذحج سے تعلق رکھتے ہیں۔ بقول بعض کندہ کے ہیں۔ ان کی ایک حدیث ہے۔ اہل مصر سے روایت کی جاتی ہے مجھے امید ہے وہ صحیح نہیں ہوگی اور یہ مشہور بھی نہیں۔ رشاطی نے عبدالملک بن حبیب سے روایت کی ہے۔ اندلس میں صحابہ میں سے منیذر افریقی آئے۔ عبدالملک کی اس بارے میں متابعت نہیں کی گئی۔ کیونکہ وہ افریقہ سے باہر نہیں گئے۔

۸۲۵۶ المهاجر بن ابی امیه [4]

بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی زوجۂ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی۔ زبیر فرماتے ہیں: بدر میں مشرکین کا ساتھ دیا اس دن ان کے دو بھائی ہشام اور مسعود قتل ہوئے۔ ان کا نام ولید تھا جسے نبی کریم ﷺ نے تبدیل کر دیا۔ اور جب عاملین زکوٰۃ کو صنعاء بھیجا تو انہیں بھی عامل مقرر کیا چنانچہ اسود عنسی نے ان کے خلاف خروج کر دیا۔ فتنۂ ارتداد کے دوران جب کندہ نے قلعۂ تجیر میں پناہ لے لی تو انہوں نے اسے فتح کر لیا وہ زیاد بن لبید ہیں۔

مرزبانی معجم الشعراء میں لکھتے ہیں۔ مرتدوں سے جنگ کی اور اس بارے میں اشعار کہے۔ سیف نے الفتوح میں ذکر کیا ہے کہ مہاجر غزوۂ تبوک میں شرکت سے رہ گئے تھے۔ نبی ﷺ واپس آئے تو ان سے ناراض تھے پھر حضرت ام سلمہ ان کی طرف سے

---

[1] تجرید (۹۷/۲) [2] اسد الغابۃ (۲٦/۵)، استیعاب (۲٦۰۰)، تجرید (۹۷/۲)

[3] المعجم الکبیر (۳۵۵/۲۰) [4] اسد الغابۃ (۵۱۲۷) استیعاب (۲۵۳۱) تجرید (۹۷/۲)

معذرت کرتی رہیں یہاں تک کہ آپ نے ان کا عذر قبول کر لیا۔ اور انہیں زکوٰۃ وصولی پر مامور کر دیا۔ طبرانی نے بطریق محمد بن حُجر بحوالہ وائل بن حجر روایت کی ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے مجھے خوش آمدید کہا اور اپنے پاس بٹھایا، جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ نے تین تحریریں لکھوائیں۔ ایک خط خاص میرے لئے تھا جس میں خاص میرے لئے میری قوم کے مقابلے میں فضیلت تھی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے مہاجر بن ابی امیہ کی جانب۔ وائل مجھ سے سعایہ کی درخواست کرتا ہے نوفل اقیال حضر موت پر جہاں بھی رہیں ان پر مقرر ہے..... حدیث۔

۸۲۵۷ المھاجر بن خلف [1] ابن قنفذ میں تذکرہ ہوگا۔

۸۲۵۸ المھاجر بن زیاد حارثی

ربیع کے بھائی۔ ابن عبدالبر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں تامل ہے، مجھے ان کی روایت کا علم نہیں۔ ابوموسیٰ کے ساتھ فتح تستر میں شریک تھے۔ روزے سے تھے، حضرت ابوموسیٰ نے انہیں افطار کرنے پر مجبور کیا، پھر لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

۸۲۵۹ مھاجر بن قنفذ [2]

بن عمیر بن جُدعان بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشی تیمی، اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ایک، جب انہوں نے ہجرت کی تو مشرکین نے انہیں گرفتار کر لیا اور انہیں اذیت دینے لگے۔ یہ ان کے ہاتھ سے نکل کر مدینہ آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی مہاجر ہے۔ [3] ابن سعد اور ابوعبیدہ کا قول ہے: حضرت عثمان نے اپنے دور میں انہیں پولیس پر مامور کیا۔ بقول بعض: ان کا پہلا نام عمرو تھا ایک قول ہے: ان کے والد کا نام خلف اور لقب قنفذ تھا، بعض کا کہنا ہے فتح مکہ کے بعد اسلام لائے بصرہ کے رہائشی تھے اور وہیں فوت ہوئے۔ ابوداؤد اور نسائی نے بطریق معاذ بن ہشام دستوائی عن ابیہ عن قتادہ عن ابی ساسان مہاجر بن قنفذ روایت کی ہے کہ وہ اس وقت آ کر نبی ﷺ کو سلام کرنے لگے جب آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے جواب نہیں دیا، جب وضو کر چکے تو ان کے سلام کا جواب دیا۔ [4]

۸۲۶۰ المھاجر مولیٰ ام سلمہ [5]

ابوحذیفہ کنیت تھی۔ نبی ﷺ کا ساتھ اور آپ کی خدمت کا شرف نصیب ہوا، فتح مصر میں شریک ہوئے جہاں انہیں خطہ ارضی ملا، پھر "طحا" منتقل ہو گئے جہاں وفات تک رہائش پذیر رہے۔ ابن یونس نے ان کا ذکر کیا اور حسن بن سفیان، ابن السکن جیزی، طبری اور ابن مندہ نے بطریق بکیر مولیٰ عمرہ روایت کی ہے کہ میں نے مہاجر کو فرماتے سنا: میں کئی سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہا،

---

[1] اسد الغابۃ (۵۱۲۹) استیعاب (۲۵۳۳۳) تجرید (۹۸/۲) [2] اسد الغابۃ (۵۱۳) استیعاب (۲۵۳۵) تجرید۔

[3] اسد الغابۃ (۲۰۳/۴) [4] ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب یرد السلام و ھو یبول (۱۷)

[5] نسائی کتاب الطھارۃ (۳۸) ابن ماجہ (۳۵۰) مسند احمد (۳۴۵/۴) (۸۰/۵)

آپ نے مجھے میرے کیے پر کبھی نہیں ڈانٹا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اور نہ کبھی اس کام پر میری گرفت کی جو میں نے چھوڑ دیا ہو کہ تم نے کیوں چھوڑا ہے؟ [1] یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر۔ مولیٰ عمرہ۔ میرے دادا ہیں، سب نے یہ بروایت یحییٰ عن ابراہیم بن عبداللہ التجیبی عن عمران بن عبداللہ الکندی عن بکیر نقل کی ہے۔ ابن السکن فرماتے ہیں: اس میں یحییٰ بن بکیر منفرد ہیں۔ محمد بن ربیع کا قول ہے: اہل مصر کے علاوہ ان سے کسی نے روایت نہیں کی۔

۸۲۶۱ المهاجر [2] (بے نسبت)

ابوعمر [3] ان کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک صحابی ہیں فرمایا: نبی ﷺ کے جوتے کے [4] دو تسمے تھے۔ مجھے معلوم نہیں آیا یہ مولیٰ ام سلمہ ہیں یا کوئی اور ہیں؟

میں کہتا ہوں: یہ اور ہیں کیونکہ ابن السکن وغیرہ نے جزم ویقین سے لکھا ہے کہ ان سے صرف اہل مصر نے روایت کی ہے جبکہ ان کی حدیث حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں بطریق سہل بن حاتم نقل کی ہے فرمایا: ہم سے زیاد ابوعمر نے بیان کیا کہ ہم مہاجر نامی ایک شیخ کے پاس آئے، میں نے جو جوتا پہنا ہوا تھا اس کے دو تسمے تھے میں اس کی شہرت کی وجہ سے اسے چھوڑنا چاہتا تھا تو وہ مجھ سے فرمانے لگے: اسے نہ چھوڑو کیونکہ نبی ﷺ کے جوتے کے دو تسمے تھے۔

۸۲۶۲ مهجع [5]

مولیٰ رسول اللہ ﷺ، حاکم نے اپنی صحیح میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق الحقل بن زیاد عن الاوزاعی روایت کی فرمایا مجھ سے ابوعمار نے بحوالہ واثلہ بن الاسقع مرفوع حدیث بیان کی ہے: سوڈان کے بہترین آدمی لقمان بلال اور رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ مہجع ہیں۔

میں کہتا ہوں: مجھے خدشہ ہے یہ بعد والے نہ ہوں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

۸۲۶۳ مهجع العكّی [6]

مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، بقول ابن ہشام: [7] اصلاً عک کے ہیں قیدی بنا لیے گئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر احسان کرتے ہوئے آزاد کر دیا، اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔ بدر میں شہید ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے: اس دن سب سے پہلے یہی شہید ہوئے۔ ابن مندہ نے بطریق کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں یہ آیت "اور آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹائیں جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں"..... [8] نازل ہوئی۔

---

[1] المعجم الكبير (٧٨٠/٢٠) جامع المسانيد (٦٧/١٢)

[2] اسد الغابة (٥١٣٢) استيعاب (٢٥٣٦) تجريد (٩٨/٢)

[3] استيعاب (١٧/٤) [4] المصنف ابن ابی شيبه (٢٣١/٨) حلية الاولياء (٣٧٦/٨)

[5] تجريد (٩٨/٢) [6] اسد الغابة (٥١٣٣) استيعاب (٢٦٠٥) تجريد (........)

[7] السيرة النبوية (٦٨٣/١) (٧٠٧/١) [8] سورة الانعام آيت ٥٢

۸۲۶۴ مہدی عبدالرحمٰن ❶

ابن عائذ نے غزوہ تبوک میں بکثرت رونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، جسے ابن سید الناس نے ذکر کیا ہے۔

۸۲۶۵ مِهران

مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوری بحوالہ عطاء بن السائب نقل کرتے ہیں کہ میں ام کلثوم بنت علی کے پاس زکوٰۃ کی کوئی چیز لے کر آیا جسے انہوں نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ مہران نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے زکوٰۃ لینا حلال نہیں اور قوم کا مولیٰ انہی میں شامل ہوتا ہے'' اسے امام احمد، ❷ بغوی، اور ابن شاہین نے بطریق ثوری نقل کیا ہے۔ امام بخاری عن ابی نعیم عن سفیان بحوالہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں مہران یا میمون کہا جاتا تھا روایت کرتے ہیں، حماد بن زید بحوالہ عطاء فرماتے ہیں: کیسان یا ھرمز کہا جاتا تھا، ان کے نام میں ایک اور اختلاف بھی ہے جو زیاد نامی حضرات میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۸۲۶۶ مِهران میمون الجَزَرِیّ ❸

کے والد بقول بغوی: امام بخاری ❹ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ شام کے رہائشی تھے ابن السکن نے بطریق عبدالرحمٰن بن سوار الہلالی روایت کی ہے کہ میں عمرو بن میمون کے پاس بیٹھا تھا ان سے کوئی کوفی کہنے لگا: ابو عبداللہ! مجھے معلوم ہوا ہے آپ کہتے ہیں: جو شخص فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز خالی (ناقص ہے'' ❺ وہ کہنے لگے: ہاں مجھ سے میرے والد میمون نے بواسطہ اپنے والد مھران بیان کیا وہ بحوالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: مجھ سے عمرو بن میمون بن مھران نے عن ابیہ عن جدہ بیان کیا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موزوں پر تین دن مسح کرتے تھے۔ اور جب اپنے اہل خانہ کے ہاں ہوتے تو عشاء کی نماز تک مسح کرتے۔ ابن السکن فرماتے ہیں: میمون سے اسی طریق سے روایت کی گئی ہے۔ طبرانی اور ابن مندہ نے پہلی حدیث اختصار سے بیان کی ہے۔

۸۲۶۷ مِهزَم بن وهب الکندی ❻

بقول عقیلی: صحابی ہیں۔ ابن قانع نے بطریق سوادہ بن ابی سعید الزرقی روایت کی ہے کہ انہیں عن سعید بن جبیر، مھزم بن وھب کندی کی سند سے یہ روایت پہنچی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز پڑھی آپ کو ایک شخص سے (شراب کی سی) بو محسوس ہوئی، نماز کے بعد اس شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے تو مٹکے میں نبیذ بنا کر پی تھی تو آپ نے آواز بلند فرمایا: اے وادی والو! میں تمہارے سبز، سیاہ اور سفید مٹکے میں نبیذ بنانا حلال قرار نہیں دیتا، اگر کسی کو نبیذ بنانی ہو تو وہ اپنے

---

❶ اسد الغابۃ (۵۱۳۵) استیعاب (۲۶۰۶) تجرید ...... ❷ مسند احمد (۴۴۸/۳)

❸ اسد الغابۃ (۵۱۳۶) تجرید (۹۸/۲) ❹ التاریخ الکبیر (۴۲۸/۴)

❺ مجمع الزوائد (۱۱۱/۲) جامع المسانید (۷۳/۱۲) ❻ اسد الغابۃ (۵۱۳۷) تجرید (۹۹/۲)

مشکیزے میں بنائے جب وہ میٹھی ہو جائے پی لے''۔ ❶ ابن مندہ نے یہ روایت اسی طریق سے نقل کی ہے ابونعیم فرماتے ہیں: ان کے ذکر میں بعدوالا شخص منفرد ہے۔

میں کہتا ہوں: اس بارے میں ابونعیم کی بات درست نہیں کیونکہ ابن قانع اور عقیلی اس سے پہلے ذکر ہو چکے ہیں۔

۸۲۶۸ مہشم

بقول بعض: یہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ عبشمی کا نام ہے۔ کنیتوں میں ذکر ہونا ہے۔ (ت ۹۷۴۵)

۸۲۶۹ مہشم

بقول بعض: یہ ابوعاص بن ربیع عبشمی کا نام ہے۔ کنیتوں میں ذکر ہونا ہے۔

۸۲۷۰ مُهَلْهِل ❷

بے نسبت، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عمر بن سنان روایت کی ہے کہ ہم سے وردہ بنت ناجیہ نے عن سلمہ الفصی عن مہلہل۔ جو ایک صحابی ہیں روایت بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کی خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اپنے (عرش کے) سائے تلے جگہ دے اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی (رشتہ داری) برقرار رکھے اور سلام کرنے میں بخل نہ کرے''۔ ❸ اس کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔

۸۲۷۱ مُهَنَّد الغفاریّ

مسند بقی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے۔

۸۲۷۲ مُهَیر

ابن رافع انصاری، رافع بن خدیج کے چچا، طبری، بغوی اور ابن السکن نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق سعید بن ابی عروبہ عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن یسار عن رافع بن خدیج روایت کی ہے۔ ان کے کوئی چچا، (قتادہ کا گمان ہے جن کا نام مھیر ہے) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں ایسے کام سے منع کیا جو ہمارے ہاں رائج تھا۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے صحیحین میں رافع کی اپنے دونوں چچاؤں سے مروی روایت ہے۔ جن میں سے ایک ظُهَیر اور ابن عبدالبر کا بیان ہے دوسرے کا نام مُظَهّر ہے پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

۸۲۷۳ مھین بن الھیثم ❹

بن نابی بن مجدعہ انصاری۔ اموی نے مغازی میں بحوالہ ابن اسحاق ❺ ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن فتحون کا قول: میں معجم بغوی

---

❶ کنز العمال (۱۳۸۲٤) جامع المسانید (۱۲/۷٤) اسد الغابۃ (٤/۲۰۲)

❷ اسد الغابۃ (۵۱۳۹) تجرید (۲/۹۹) ❸ جامع المسانید (۱۲/۷۵) اسد الغابۃ (٤/۲۰٤)

❹ اسد الغابۃ (۵۱٤۰) تجرید (۲/۹۹) ❺ السیرۃ النبویۃ (۲/۷۵)

کے نسخے میں یہ نام بروزن ''عظیم'' لکھا دیکھا ہے۔
میں کہتا ہوں: مستغفری نے بحوالہ ابن اسحاق یہ نام اسی طرح شامل کیا ہے۔ ابن فتحون فرماتے ہیں: میں نے معجم بغوی میں دیکھا ہے کہ میں نے ابوذر ھروی کے سامنے یہ نام تصغیر کی صورت میں پڑھا ہے۔ میں کہتا ہوں: پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب میم کے بعد واو

۸۲۷۴ موسیٰ بن حارث ❁

بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب..... قرشی تیمی، طبری نے مہاجرین حبشہ میں اپنے والد کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے پھر موسیٰ وہاں فوت ہوگئے۔ ابوعمر ❁ فرماتے ہیں بچپن میں حبشہ میں فوت ہوئے۔

۸۲۷۵ موسیٰ انصاری

ابراہیم کے والد ابن الجوزی نے ''الموضوعات'' میں ابودجانہ کا وظیفہ انہی کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۸۲۷۶ مَوْلہ ❁

ابن کثیف بن حمل بن خالد بن عمرو بن الضباب بن کلاب کلابی، بقول بعض: مولیٰ ضحاک بن سفیان کلابی، ابن السکن فرماتے ہیں: صحابی ہیں۔ بغوی وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق زبیر بن بکار روایت کی ہے کہ مجھ سے ظمیاء بنت عبدالعزیز بن مولہ عن ابیھا عن جدھا روایت کی ہے کہ وہ بیس سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، انہوں نے آپ ﷺ کا دایاں ہاتھ چھوا اور آپ کی خدمت میں زکوٰۃ کے اونٹ پیش کیے پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے لگے، اسلام میں سو سال زندہ رہے انہیں فصاحت ❁ کی وجہ سے ''ذواللسانین'' (دو زبان والا) کہا جاتا تھا۔ بغوی اسی سند کے ذریعے زبیر بن بکار سے عامر بن الطفیل کا نبی ﷺ سے پیش آمدہ واقعہ نقل کرتے ہیں۔ اس میں آپ ﷺ کی دعا ہے: اے اللہ! جیسے بھی آپ چاہتے ہیں عامر کو مجھ سے غافل کر دے اور بنی عامر کو ہدایت عطا فرما، تو عامر کے جسم میں اونٹ کی رسولی کی طرح رسولی پیدا ہوگئی پھر اس کی موت کا واقعہ ذکر کیا۔ اسی طرح ابن شاہین نے عن ابی محمد بن صاعد عن الزبیر یہ روایت نقل کی ہے۔

۸۲۷۷ مؤمّل بن عمرو

ابن شاھین نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ مؤمل بن عمرو بن حبیب بن تمیم بن عبداللہ.... قرشی عدوی ہیں کیونکہ ان کی اولاد ہے جن میں ایاس بن مؤمل ہیں جن کا ذکر ملتا ہے۔

❁ اسد الغابۃ (۵۱۴۱) استیعاب (۲۶۰۷) تجرید (۹۹/۲) ❁ استیعاب (۴۹/۴)

❁ اسد الغابۃ (۵۱۴۲) استیعاب (۲۶۰۸) تجرید (۹۹/۲)

❁ دلائل النبوۃ (۳۱۸/۵) اسد الغابۃ (۲۰۵/۴) جامع المسانید (۷۶/۱۲)

۸۲۷۸ مؤمن

۸۲۷۹ مؤنس بن فضالہ ❶

بن عدی انصاری بقول ابوعمر: ❷ نبی ﷺ نے انہیں مشرکین کی نقل وحرکت دیکھنے پر مامور کیا جب وہ لوگ اُحد کی طرف آ رہے تھے۔ یہ اور ان کے بھائی انس دونوں غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے۔

۸۲۸۰ موھب بن رباح الاشعری

بنی زھرہ کے حلیف زبیر نے اپنے چچا مصعب سے نقل کیا کہ حضرت حسان بن ثابت نے موھب سے کہا: ؎

غصے کے عالم میں میرا دل گالی دینے لگا ہی تھا کہ مقامہ کے پاس موھب بن رباح نے مجھے گالی دے دی۔"

تو موھب نے چند اشعار میں انہیں جواب دیا: ؎

"مقامہ کے پاس تم نے میرا نام جھوٹا لیا جبکہ میں سمیدع ہوں اور میرا ہتھیار بہادر آدمی ہے۔ میں اشعریوں کا جنگجو آدمی ہوں بنی لوی میرا خاندان اور میرا بازو ہے۔"

حضرت حسان نے کہا: ؎

"میں نے بنی تیم پہ حملہ کیا اور ان کے بے وقوف کی بات نہ مانی، اور (خاندانِ) زھرہ کا تکبیر بڑھتا ہی رہتا ہے۔"

تو عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت حسان سے فرمایا: مجھ سے موھب بن رباح کی قیمت لے لو اور اس کی ہجو سے اپنی زبان روک لو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

فاکہی نے بطریق ولید بن جمیع انہی عبدالرحمٰن بن موھب سے ابن جدعان کا واقعہ نقل کیا ہے۔

۸۲۸۱ موھب بن عبداللہ ❶

بن خرشہ ثقفی ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا اور بطریق ابوالحسن المدائنی عن ابی معشر عن یزید بن رومان روایت کی ہے کہ یہ موھب وفد ثقیف میں تھے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تھا تم موھب ابوسہل ہو۔

۸۲۸۲ موھب نوفلی

ان کے مولا ہیں۔ مغازی میں اموی لکھتے ہیں۔ موھب سے مروی ہے کہ مشرکین نے مجھے خبیب بن عدی کی سولی والی لکڑی کے پہرے کے لیے مقرر کر دیا۔ فرماتے ہیں: انہوں نے مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ میں انہیں بتوں کے نام ذبح ہونے والے گوشت سے بچاؤں اور انہیں میٹھا پانی پلاؤں اور جب وہ انہیں قتل کرنے لگیں انہیں آگاہ کر دوں۔ تو میں نے ایسا ہی کیا۔ جب رسول

❶ اسد الغابۃ (۵۱۴۳) استیعاب (۲۶۰۹) تجرید (۹۹/۲) ❷ استیعاب (۵۰/٤)

❶ اسد الغابۃ (۵۱٤٤) تجرید (۹۹/۲)

اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو میں آپ کے پاس آیا تو انصار کی ایک جماعت کہنے لگی: اس نے خبیب سے نیکی کی ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے اور جو لوگ میرے حجرے میں ہیں انہیں امن دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ کون ہیں؟ میں نے عرض کی: حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹے۔ آپ نے فرمایا: انہیں امن ہے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم کے بعد یاء

۸۲۸۳ میثم [1] (بے نسبت)

ابوعمر [2] فرماتے ہیں: ان کی حدیث زید بن ابی انیسہ کی کتاب میں ہے ابن ابی عاصم [3] نے ''وحدان'' اور ابونعیم نے ان کے طریق اور پھر بروایت زید بن انیسہ عن عمرو بن مرہ عن عبیداللہ بن حارث عن میثم۔ جو ایک صحابی ہیں۔ روایت کی ہے فرمایا: جو شخص سب سے پہلے مسجد کی طرف جاتا تو اس کے ساتھ فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر جاتا ہے پھر وہ گھر آنے تک اس کے ساتھ رہتا ہے اور شیطان اپنا جھنڈا لے کر بازار جانے والے کے ساتھ رہتا ہے۔'' [4] یہ موقوف اور صحیح السند ہے۔

پھر مجھے ان کی ایک مرفوع حدیث مل گئی۔ جسے ابن مندہ نے بطریق حارث بن حصیرہ نقل کیا ہے کہ محمد بن حمیر ازدی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں اس وقت میثم کے پاس تھا جب ابن زیاد نے انہیں باہر نکالا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے وہ فرمانے لگے: مجھ سے پوچھو! میں تم سے حدیث بیان کروں گا کیونکہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ میری زبان کاٹ دی جائے گی۔ پھر جلدی سے ایک سپاہی نکلا جس نے ان کی زبان کاٹ ڈالی'' بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حدیث ثانی والے دوسرے مخضرمی آدمی ہیں۔ ان کی بات ''خلیلی'' سے مراد حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔ ان کی عادت تھی جب وہ آپ کو دعا دینا چاہتے تو اس طرح کہتے تھے۔ جس کی وضاحت قسم ثانی میں کروں گا۔

۸۲۸۴ میسرہ بن مسروق العبسیؓ [5]

از بنی ہِدم بن عوذ بن قطیعہ بن عبس العبسی عبس کے وفد میں سے ایک جن کے نام ربیع بن زیاد کے حالات میں بیان ہو چکے ہیں۔ میسرہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر شریک ہوئے۔ نبی ﷺ سے عرض کیا تھا، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آپ کی وجہ سے مجھے جہنم سے بچالیا'' [6] واقدی نے کتاب الردۃ میں بطریق اسلم مولیٰ عمر یہ روایت نقل کی ہے کہ مجھ سے میسرہ بن مسروق نے بیان کیا کہ میری قوم جو اپنی مرضی سے مسلمان ہوئی میں ان کی زکوٰۃ لے کر آیا۔ ہمارے ہاں زکوٰۃ لینے کوئی نہیں آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے میرا اور میری قوم کا شکریہ ادا کیا اور مجھے جھنڈا بنا کر دیا اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ہمارے بارے میں وصیت کی۔ جب کوئی لشکر آتا تو یہ اپنا ہی جھنڈا ساتھ لے کر شریک جنگ ہو جاتے۔ ہم ان کے ساتھ جنگ یمامہ اور فتح شام میں شریک

---

[1] اسد الغابۃ (۵۱۴۵) استیعاب (۲۶۱۰) تجرید (۹۹/۲) [2] استیعاب (۵۰/۴)

[3] الاحاد والمثانی (۱۸۳/۴) [4] جامع المسانید (۷۷/۱۲) [5] اسد الغابۃ (۵۱۴۸) تجرید (۹۹/۲)

[6] بخاری کتاب المرض باب: عیادۃ المشرک (۵۶۵۷) ابوداؤد کتاب الجنائز (۳۰۹۵) مسند احمد (۲۲۷/۳)

ہوئے۔

اسماعیل ازدی ''فتوح الشام'' میں لکھتے ہیں: میسرہ بن مسروق صالح صحابی تھے۔ جب قیس کا انتقال ہوا تو نبی ﷺ نے میسرہ کے لئے جھنڈا باندھ دیا۔ سالم بن ربیعہ فرماتے ہیں جنگِ فحل میں ہم میسرہ کے ساتھ تھے انہوں نے حملہ کیا، ان کا گھوڑا گر گیا تھا اس دن انہوں نے دشمن کی ایک جماعت قتل کر ڈالی تھی۔ ہم لوگ نرغے میں آ گئے پھر ہمارے ساتھی پہنچ گئے تو یہ لوگ ہم سے ہٹے، پھر فتح حمص اور یرموک میں شریک ہوئے۔ وہاں انہوں نے کسی رومی سے مبارزت طلب کرنا چاہی تو حضرت خالد نے ان سے فرمایا: وہ جوان ہے اور آپ بوڑھے ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ اس کے مقابلے میں نکلیں آپ لشکر میں ٹھہر جائیں۔ کیونکہ آپ بہترین جانباز اور بڑے فائدے والے ہیں۔ نوادر میں ابن الاعرابی کا قول ہے مجھے بحوالہ واقدی بتایا گیا کہ میسرہ بن مسروق مسلمانوں کی طرف سے پہلے شخص تھے جو رومی پھاٹک پر چڑھے۔

۸۲۸۵ میسرہ

بقول بعض: یہ ابوطیبہ الحجام کا نام ہے کنیتوں میں ذکر ہونا ہے۔

۸۲۸۶ مَیسرہ الفَجر ✿

صحابی ہیں۔ امام بخاری، ✿ بغوی اور ابن السکن وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق بدیل بن میسرہ عن عبداللہ بن شقیق عن میسرہ الفجر روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کب نبی تھے؟ آپ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام روح اور بدن کے درمیان تھے'' اس کی سند قوی ہے۔ لیکن اس میں بدیل بن میسرہ سے آگے راویوں میں اختلاف ہے چنانچہ منصور بن سعید نے ان سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ حماد بن زید نے ان کے خلاف روایت کی ہے۔ وہ اسے عن بدیل عن عبداللہ بن شقیق نقل کرتے ہیں کہ کسی نے عرض کی: اللہ کے رسول! میسرہ کا ذکر نہیں۔ اور یہی روایت حماد نے عن والدہ عن خالد الحذاء وہ دونوں عن عبداللہ بن شقیق نقل کرتے ہیں۔ بغوی نے یہ روایت درج کی ہے اور حماد بن سلمہ نے یہ روایت عن خالد عن عبداللہ بن شقیق نقل کی تو کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اسے بھی بغوی نے لکھا ہے۔ ایک اور طریق سے عن حماد نقل کیا تو فرمایا: عن عبداللہ بن شقیق عن رجل فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! امام احمد ✿ نے یہ روایت اسی طریق سے نقل کی ہے اس کی سند صحیح ہے بقول بعض: یہ عبداللہ بن ابی الجدعاء ہیں جن کا ذکر عبادلہ میں ہوا ہے۔ میسرہ ان کا لقب ہے۔

۸۲۸۷ مَیسَرہ

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام، سیرت میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ نبی ﷺ نے ابھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی نہیں کی تھی اس وقت حضرت خدیجہ کی تجارت میں یہ آپ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے نبوت کے بعض دلائل بیان کیے۔ ابن عساکر ✿ نے ان کا عنوان قائم کیا ہے۔ مجھے ان کے بارے میں کوئی واضح روایت نہیں ملی کہ یہ بعثت تک زندہ رہے ہوں اس لئے شک کی بنا پر میں نے

✿ اسدالغابۃ (۵۱٤۷) استیعاب (۲٦۱۱) تجرید (۹۹/۲) ✿ التاریخ الکبیر (۳۷٤/٤)

✿ مسند احمد (۵۹/۵) ✿ مختصر تاریخ دمشق (۵۰/۲٦)

ان کا نام لکھ دیا ہے۔

۸۲۸۸ میمون بن سُنْباذ (سُنباد) العقیلی [1]

ابوالمغیرہ کنیت ہے۔ بقول ابن السکن: اصل یمن کے ہیں، بصریوں سے ان کی حدیث مروی ہے۔ امام بخاری [2] فرماتے ہیں: صحابی ہیں۔ انہوں نے اور عبداللہ بن احمد نے زیادات المسند میں بطریق ھارون بن دینار بن ابی المغیرہ العجلی البصری روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا: کہ میں حضرت حسن کے دروازے پر تھا اتنے میں ان کا ایک ساتھی نکلا وہ مجھ سے کہنے لگا: ابوالمغیرہ میمون بن سنباذ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے میری امت کی نگرانی اس کے برے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی'' ابن السکن نے یہ حدیث بروایت یحییٰ بن راشد عن ہارون بن دینار العجلی نقل کی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ میں حضرت حسن کے پاس تھا، جب میں ان کے پاس سے باہر گیا تو مجھے ایک صحابی ملے۔ جن کا نام میمون بن سنباذ تھا فرمانے لگے: ابوالمغیرہ، پھر اس کا ذکر کیا۔ اور ابن مندہ نے اسی طریق سے نقل کیا ہے اس کے سیاق میں ہے: عن ابیہ سمعت النبی ﷺ اور ابونعیم نے بطریق خلیفہ بن خیاط عن معتمر بن سلیمان عن ابیہ نقل کیا ہے کہ ہم لوگ حضرت حسن کے دروازے پر تھے اتنے میں ایک صحابی رسول باہر تشریف لائے جن کا نام میمون بن سنباذ تھا۔ پھر ان الفاظ میں یہ حدیث نقل کی: اس امت کی مضبوطی اس کے برے لوگوں کے پاس ہے'' [3] یہ بروایت ہارون بن دینار دوسرا طریق ہے جسے منکر سمجھا گیا ہے۔ ہارون اور اس کا والد مجہول ہے۔ ابن عدی نے الکامل میں بطریق عبدالخالق بن زید بن واقد عن ابیہ عن میمون بن سنباذ روایت کی ہے یوں یہ تیسرا طریق ہوا۔ واللہ الموفق

ابوعمر [4] فرماتے ہیں: ان کی حدیث کی سند مضبوط نہیں جبکہ بعض نے ان کے صحابی ہونے کا انکار کیا ہے، ان کا اشارہ ابن ابی حاتم کے بحوالہ اپنے والد کے قول کی طرف ہے کہ یہ صحابی نہیں۔ عسکری نے ان کی خوشہ چینی کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا ہے کہ کسی نے مسند میں ان کا نام شامل کر دیا ہے۔

۸۲۸۹ میمون (مولی النبی ﷺ)

مہران میں ذکر ہوا ہے۔

۸۲۹۰ میمون [5] (بے نسبت)

ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق اشعث بن سوار عن محمد بن سیرین عن میمون روایت کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے شام فتح ہونے سے پہلے ایک قطعۂ ارضی طلب کیا جو آپ نے مجھے عطا کر دیا، بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے دور میں فتح

---

[1] اسد الغابة (٥١٥٠) استيعاب (٢٦١٢) تجريد (١٠٠/٢) [2] التاريخ الكبير (٣٣٧/٤، ٣٣٨)

[3] مسند احمد (٢٢٧/٥) المعجم الكبير (٣٥٣/٢٠) الكامل فى الضعفاء (١٩٨٤/٥)

مسند احمد (٢٢٧/٥) المعجم الكبير (٣٥٣/٢٠) الكامل فى الضعفاء (١٩٨٤/٥)

[4] استيعاب (٥٠/٤)

کیا تو میں ان کے پاس آ کر کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے فلاں زمین مجھے دی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں ایک تہائی مسافروں کے لیے ایک تہائی اس کی آبادی کے لیے اور ایک تہائی ہمارے لیے مقرر کر دی"۔ [1]

۸۲۹۱ میمون بن یامین الاسرائیلی [2]

مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ و ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ عبد بن حمید نے اپنی سند میں جعفر بن ابی المغیرہ تک کی قوی سند سے عن سعید بن جبیر روایت کی ہے کہ میمون بن یامین عالم تھے اور مدینہ کے یہودیوں کے سردار تھے۔ وہ اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: آپ ان کی طرف پیام بھیجیں اور پھر ان میں اور اپنے درمیان ان کا کوئی شخص ثالث مقرر کریں۔ آپ نے ان کی طرف پیام بھیجا تو وہ آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو حَکَم (ثالث) بناؤ تو وہ میمون پر راضی ہوئے اور ان کی بڑی تعریف کی۔ آپ نے کہا: باہر آؤ! وہ آئے تو یہودی ان پر بہتان باندھ کر انہیں گالیاں دینے لگے۔ [3] تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ﴿اے نبی ان سے کہو! کبھی تم نے سوچا بھی کہ اگر یہ کلام اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کر دیا (تو تمہارا کیا انجام ہوگا) اور اس جیسے ایک کلام پر تو بنی اسرائیل کا ایک گواہ شہادت بھی دے چکا ہے، چنانچہ وہ تو ایمان لے آیا اور تم اپنے گھمنڈ میں پڑے رہ گئے﴾۔ [4]

۸۲۹۲ مینا (مولی العباس)

جن لوگوں کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے منبر بنایا تھا ان میں سے ایک ہیں۔ یہ بات الزکی المنذری وغیرہ نے نقل کی ہے۔

القسم الثانی ازحرفِ میم۔ جنہیں رؤیت حاصل ہے

باب میم کے بعد حاء

۸۲۹۳ المحسّن [5]

ابن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب ہاشمی، نواسۂ نبی ﷺ ابن فتحون نے ابن عبدالبر کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں: میرے خیال میں بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ ابو موسیٰ نے ابن مندہ کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور مسند احمد [6] پھر بطریق ہانی بن ہانی عن علی رضی اللہ عنہ روایت کی ہے۔ جب حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام "حرب" رکھا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے فرمانے لگے: لاؤ مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم لوگوں نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ جب ہم نے کہا: حرب آپ نے فرمایا: نہیں، یہ حسن ہے اور جب حسین پیدا ہوا۔ پھر یہی الفاظ ذکر کیے آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں یہ حسین ہے اور جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا، پھر

---

[1] جامع المسانید (۸۲/۱۲) [2] اسد الغابہ (۵۱۵۱) تجرید (۱۰۰/۲)

[3] الدر المنثور (۴۰/۶) اسد الغابہ (۲۰۷/۴) [4] سورۃ الاحقاف (۱۰)

[5] مسند احمد (۹۸/۱) [6] اسد الغابہ (۴۶۹۲)

یہی الفاظ نقل کیے آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں! یہ محسن ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں شبّر شبیر اور مُشبّر کے ناموں پر رکھے ہیں۔ اس کی سند صحیح ہے۔

۸۲۹۴ محمد بن ابی بن کعب انصاری [1]

ابو معاذ کنیت تھی۔ نسب ان کے والد کے حالات میں بیان ہو چکا ہے۔ ابن سعد، ابن ابی حاتم اور بغوی کا قول ہے: عہد نبی ﷺ میں پیدا ہوئے، والدہ ام الطفیل بنت الطفیل بن عمرو السد وسیہ ہیں، اپنے والد، والدہ، حضرت عمر اور حضرت عثمان وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کا بیٹا معاذ بن سعید حضرمی اور حضرمی بن لاحق روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد فرماتے ہیں: ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔ واقدی کا قول ہے: حرہ کے روز ۶۳ھ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم

۸۲۹۵ محمد بن اسلم [2]

بن بُجرہ انصاری خزرجی۔ بقول ابن شاہین: مدینہ کے رہائشی تھے۔ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ لکھتے ہیں: انہیں رؤیت اور ان کے والد کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ پھر ان کے حالات میں ایک حدیث نقل کی جس کا تقاضا ہے یہ صحابی ہیں۔ میں نے قسم اوّل میں مسلم بن اسلم بن بجرہ کے حالات میں ان کے متعلق وہم کی وجہ بیان کر دی ہے۔ مرزبانی لکھتے ہیں: محمد بن اسلم انصاری نے حرہ کے دن کہا: ؏

"اگر تم ہمیں حرہ کی کٹائی والے دن قتل کرتے ہو تو ہم اسلام پر قتل ہونے والے پہلے مسلمان ہیں۔ ہم نے بدر میں تمہیں کمزور کر کے چھوڑا تھا۔ اور تم سے اپنے لئے تر مال لے کر لوٹے تھے"۔

استیعاب [3] میں ہے کہ محمد بن اسلم نبی ﷺ سے اپنی مرسل روایت کرتے ہیں۔ ابن الاثیر [4] فرماتے ہیں: میرے خیال میں وہ یہی ہیں۔

میں کہتا ہوں: ایسی بات نہیں جیسا ان کا گمان ہے۔ کیونکہ امام بخاری [5] اور ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد دونوں میں فرق کیا ہے۔ قسم اوّل میں ذکر ہوا ہے۔

۸۲۹۶ محمد بن ایاس [6]

بن البکیر اللیثی المدنی۔ نسب ان کے والد کے حالات میں بیان ہو چکا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابن مندہ نے ان محمد کا ذکر کر کے لکھا ہے: دورِ نبوی پایا ہے لیکن ان کے صحابی ہونے کی بات صحیح نہیں۔ مرزبانی لکھتے ہیں: بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے۔ پھر ان کا وہ مرثیہ نقل کیا جو انہوں نے زید بن عمر بن خطاب کے قتل کے موقع پر کہا تھا۔ جب وہ مدینہ میں بنی عدی بن کعب کی جنگ میں ناحق مارے گئے۔ ؏

---

[1] اسد الغابہ (٤٦٩٢) [2] اسد الغابہ (٤٦٩٤) استیعاب (٢٣٤٤) تجرید (٥٤/٢) [3] استیعاب (٤٢١/٣)
[4] اسد الغابہ (٥٧/٤) [5] التاریخ الکبیر (٤١/١) [6] اسد الغابہ (٤٧٠١) تجرید (٥٥/٢)

''اے کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی اور میں بہکاوے میں کسی کی بات نہ مانتا اور نہ مجھے بہترین آدمی کے بیٹے زید کی موت دیکھنا پڑتی اور نہ اس کی آواز سنتا کیا ہی شخص فوت ہوا ہے''۔

ابن سعد ✿ نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں: ان کی والدہ رُبَیّع بنت مُعَوِّذ انصاریہ مشہور صحابیہ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری میں ان کی کوئی روایت تعلیقاً ذکر کی ہے۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ، ابن عمر، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، محمد بن عبدالرحمٰن اور نافع وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۲۹۷ محمد بن ابی بکر الصدیق ✿

نسب ان کے والد عبداللہ بن عثمان (حضرت ابوبکر کا نام ہے) کے حالات میں بیان ہو چکا ہے۔ والدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہیں، مدینہ سے مکہ جانے والے راستے میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر ان کی ولادت ہوئی۔ جیسا کہ مسلم کی کتاب میں طویل حدیث جابر سے ثابت ہے۔ محمد کی پرورش حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں ہوئی کیونکہ آپ نے ان کی والدہ سے شادی کر لی تھی۔ اپنے والد سے مرسل اور اپنی والدہ وغیرہ سے کم روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں، اُن سے مروی ان کی حدیث نسائی وغیرہ کتابوں میں ہے۔ جو بروایت یحییٰ بن سعید عن القاسم عن ابیہ عن ابی بکر مروی ہے۔ محمد نے جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں مصر کا گورنر بنا کر روانہ کیا، جہاں یہ رمضان ۳۷ھ میں پہنچے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس کے والی مقرر ہوئے۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ مصر بھیجا، محمد نے ان کا مقابلہ کیا اور شکست کھا گئے۔ اور صفر ۳۸ھ میں قتل ہو گئے۔ (ابن یونس) وہ لکھتے ہیں: شکست کے بعد ایک خاتون کے گھر میں روپوش ہو گئے جہاں سے گرفتار کر کے قتل کر دیئے گئے۔

ابن عبدالبر لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی تعریف کرتے اور انہیں فضیلت دیتے تھے۔ بڑے عبادت گزار اور مجاہدے والے تھے۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے قتل ہونے کی اطلاع ملی تو آپ کو بڑا صدمہ ہوا۔ اور ان کے بیٹے قاسم کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔ جو آپ کے زیر تربیت رہ کر اپنے زمانے کے سب سے افضل شخص بنے۔

بغوی نے ان کے حالات میں بطریق عبدالعزیز بن رفیع عن محمد بن ابی بکر روایت کی ہے۔ ایک رات جس میں ہوا اور بارش کے ساتھ سخت تاریکی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مؤذنوں کو حکم دیا کہ اعلان کرو ''اپنے گھروں میں نماز ادا کر لو''۔ ✿ فرماتے ہیں: میرے خیال میں یہ محمد بن الصدیق نہیں۔

۸۲۹۸ محمد بن ثابت ✿

بن قیس بن شماس انصاری۔ نسب والد کے حالات میں بیان ہو چکا ہے۔ والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی ابن سلول ہیں،

✿ الطبقات الکبریٰ (۲۸۳/۵) ✿ اسد الغابہ (۴۷۴۴)

✿ نسائی کتاب المناسک باب الغسل بالاهلا (۲۶۶۴) ابن ماجہ (۲۹۱۱)

✿ مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها باب الصلاۃ فی الرحال فی المطر (۲۴) المعجم الکبیر (۲۷۷/۷) المصنف لعبدالرزاق (۱۹۰۳)

جنہوں نے حضرت ثابت سے خلع لیا تھا۔ جب ان کی پیدائش ہوئی تو نبی ﷺ کے پاس لائے گئے۔ آپ نے گھٹی دی۔ محدثین کے قاعدے کے مطابق جنہیں رؤیت حاصل ہے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا نام شامل کیا ہے۔ چنانچہ بغوی، ابن ابی داؤد اور ابن شاہین نے بطریق زید بن الحباب روایت کی ہے ان کے والد ثابت نے جب جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی سے جدائی اختیار کر لی، اس وقت محمد پیدا ہونے والے تھے۔ جب یہ پیدا ہوئے تو انہوں نے قسم کھالی کہ اسے اپنا دودھ نہیں پلائیں گی۔ تو حضرت ثابت انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے۔ آپ نے ان کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور ان کا نام محمد رکھا۔ اور فرمایا: ''اسے لے جاؤ، اللہ تعالیٰ اس کے رزق (دودھ) کا بندوبست فرمائے گا''۔ [1] فرماتے ہیں: مجھے ایک عربی خاتون ملی جو ثابت بن قیس کا پوچھ رہی تھی۔ میں نے کہا: میں ہی ثابت بن قیس ہوں۔ تم کیا چاہتی ہو؟ کہنے لگی: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک لڑکے کو دودھ پلا رہی ہوں جس کا نام محمد ہے۔ وہ کہنے لگے: یہ ہے میرا بیٹا، چنانچہ اس نے انہیں لے لیا اور اس کا دودھ پستانوں سے ٹپک رہا تھا۔ الفاظ بغوی کے ہیں۔

ابن مندہ لکھتے ہیں: غریب ہے جسے ہم صرف حدیث زید بن الحباب سے جانتے ہیں محمد بن ثابت کے صحابی ہونے کی بات صحیح نہیں۔ یہ حدیث بیہقی نے ایک اور طریق سے عن زید بن الحباب نقل کی ہے اور ابو ثابت کا نام زید بن اسحاق بن اسماعیل بن محمد بن ثابت لیا ہے۔ محمد کا ذکر ان کے بھائی عبداللہ بن ثابت کے حالات میں بیان ہو چکا ہے۔ نبی ﷺ، اپنے والد اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے اسماعیل اور یوسف، اور زہری وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد نے طبقۂ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں: عبداللہ بن حنظلہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ یہ اور ان کے بیٹے عبداللہ، سلیمان اور یحییٰ حرہ کے دِن شہید ہوئے۔ خلیفہ کا قول ہے: یہ اور ان کے دونوں بھائی عبداللہ اور یحییٰ حرہ کے دِن شہید ہوئے۔

۸۲۹۹ محمد بن ابی الجہم [2]

بن حذیفہ العدوی۔ نسب ان کے والد کے حالات میں بیان ہوگا۔ ابن عبدالبر [3] فرماتے ہیں: عہد نبی ﷺ میں پیدا ہوئے۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد [4] نے اہل مدینہ کے طبقۂ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کی والدہ خولہ بنت القعقاع بن معبد تمیمہ ہیں۔ قعقاع کا ذکر ہو چکا ہے کہ وہ بنی تمیم کے رؤساء میں سے تھے۔ عمر بن عبدالمنذر حنظلی نے محمد کی طرف اشارہ کیا جس کا ایک واقعہ ہے۔ ع

''ہم نے قریش میں سے بہترین لوگ جنے ہیں۔ ابوالحکم جو بہت زیادہ مہمان نواز ہے اور ابن ابی الجہم''۔

موسیٰ بن طلحہ ان محمد کے ماں شریک بھائی ہیں۔ زبیر کا بیان ہے یہ محمد واقعہ حرہ میں شریک تھے۔ مسلم ابن عقبہ نے بعد میں انہیں گرفتار کر کے قتل کر دیا تھا۔ اس سے پہلے یہ یزید کے پاس آئے تو اس نے انہیں پناہ دی۔ جب اہل مدینہ نے یزید کے خلاف خروج کیا تو محمد بن ابی الجہم نے اس کے خلاف گواہی دی کہ وہ شراب پیتا ہے تو مسلم بن عقبہ نے کہا: اب یہ کبھی جھوٹی گواہی نہ دے سکے گا۔ اور انہیں قتل کر دیا۔ یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے: واقعہ ۶۳ھ میں پیش

---

[1] اسد الغابہ (۴۷۰۵) استیعاب (۲۳۴۹) تجرید (۵۵/۲)

[2] اسد الغابہ (۴۷۰۹) استیعاب (۲۳۵۱) تجرید (۵۶/۲)

[3] استیعاب (۴۲۴/۳) [4] الطبقات الکبریٰ (۱۴۶/۵)

آیا اس دن سات سو ۷۰۰ حفاظ قرآن شہید کیے گئے۔ ابو معشر کا قول ہے: واقعہ حرہ اس سال کے ذوالحجہ میں پیش آیا۔ زبیر بن بکار کا بیان ہے ابن شہاب کے طریق سے مروی ہے: جب محمد قتل کر دیے گئے تو ان کی نعش ان کے والد کے سامنے پیش کر دی گئی۔

۸۳۰۰ محمد بن خُثیم [1]

ابو یزید المحاربی۔ بقول امام بخاری، [2] بغوی اور ابن شاہین وغیرہ عہد رسالت (علی صاحبها الصلاة والسلام) میں پیدا ہوئے۔ ابن حبان نے ثقات التابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت عمار بن یاسر سے اور ان سے محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے۔

۸۳۰۱ محمد بن ربیعه [3]

بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی، ابوحمزہ کنیت تھی۔ جس طرح حاکم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اسی طرح ابن شاہین نے ذکر کیا ہے اور حوالہ ابن سعد کا دیا ہے۔ حالانکہ ابن سعد [4] نے تو تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: دورِ نبوی پایا ہے، لیکن نہ ان کی رؤیت مشہور ہے اور نہ سماع۔ پھر ان کا ذکر کیا۔ عسکری کا قول ہے: عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوئے، یہی بغوی کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن حبان نے ثقات التابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [5] تاریخ میں لکھتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

۸۳۰۲ محمد بن السعدی

محمد بن عطیہ میں ذکر ہوگا۔

۸۳۰۳ محمد بن عامر

ابن ابی الجہم، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ [6] میں لکھتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

۸۳۰۴ محمد بن عبداللہ [7]

بن رواحہ انصاری۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ان کے والد عہد نبوی کے آخر میں غزوہ مؤتہ میں شہید ہوئے، مجھے ان کے سوانح نہیں ملے اور نہ میں نے ان کے والد کے سوانح میں دیکھا ہے کہ ان کے بیٹے کا نام محمد ہے، میں نے اسے حافظ شرف الدین دمیاطی کی کتاب الخزرج سے نقل کیا ہے، انہوں نے ان کے شیخ عبداللہ بن حسین بن رواحہ کا نسب محمد بن عبداللہ بن رواحہ تک نقل کیا ہے۔ اس کے ثابت ہونے میں تردد ہے۔

---

[1] اسد الغابه (٤٧١٨) استیعاب (٢٣٥٧) تجرید (٥٧/٢) [2] التاريخ الكبير (٧/١)

[3] اسد الغابه (٤٧٢١) تجرید (٥٧/٢) [4] الطبقات الكبرى (٢٨٣/٥)

[5] التاريخ الكبير (٧٩/١) [6] التاريخ الكبير (١٨٥/١) [7] تجرید (٥٩/٢)

۸۳۰۵ محمد بن عبداللہ [1]

بن زید، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں پیدا ہوئے، ان سے پہلے بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتابیں لکھیں ان میں سے میں نے کسی کی کتاب میں چند ان لوگوں کے نام دیکھے ہیں جن کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ ان میں سے کسی نے نبی علیہ السلام سے سماع نہیں کیا ہے، نہ وہ عہد نبوی میں پیدا ہوئے ہیں، ان میں سے یہ بھی ہیں۔ اس وجہ سے بھی کہ ابن اثیر [2] نے ذکر کیا ہے اور ان کے نسب میں زید کے بعد عبد ربہ صاحب اذان کا اضافہ ہے۔ اگر یہ وہی ہیں تو انہیں اپنے والد ابو مسعود انصاری بدری سے روایت حاصل ہے۔

ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن محمد نے محمد بن جعفر بن زبیر، اور نعیم مجمر نے روایت کی، ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۰۶ محمد بن عبداللہ

بن سعد بن جابر بن عمیر بن بشیر بن بشر، سلہم بن حکم بن سعد عشیرہ حکمی کی اولاد سے انہوں نے حضرت سلمہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بہن سے نکاح کیا، جس سے یہ محمد پیدا ہوئے، ان کے والد فتح سے پہلے حالت کفر میں فوت ہوئے۔ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے، اس وجہ سے ان کا نام محمد رکھا گیا۔ بلاذری نے یہ انساب میں ذکر کیا ہے کیا ہے، ان محمد کی اولاد بصرہ میں تھی۔

۸۳۰۷ محمد بن عبداللہ

بن عثمان تیمی، ابوالقاسم بن ابوبکر صدیق، محمد بن ابوبکر میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۳۰۸ محمد بن عبدالرحمٰن

بن عبداللہ بن عثمان تیمی، ابوعتیق، پہلے والے صحابی کے بھتیجے ہیں۔ ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: اپنے چچا سے بڑے تھے، موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے: انہیں دیدار حاصل ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ محمد اور ان سے اوپر چار افراد نے ترتیب وار نبی علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ وہ یہ ہیں: محمد، عبدالرحمٰن، ابوبکر، ابوقحافہ۔

موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے: یہ خصوصیت اس امت میں انہی کو حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں: ایک جماعت نے ان سے حدیث حاصل کی، بعض لوگوں نے اپنے استدراک میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا اضافہ کیا، وہ اور ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر اور ان کے دادا اور ان کے والد ترتیب وار ایک ہی نسق میں ہیں، ان کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھی ملایا جاتا ہے، تینوں کا ان کے سوانح میں ذکر ہے، رہے ابن اسامہ تو ان کا نام نہیں لیا۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا نکاح کر دیا اور آپ ﷺ کے زمانے میں ان کی اولاد ہوئی۔

---

[1] اسد الغابہ (۴۷۴۲) [2] اسد الغابہ (۷۵/۴)

۸۳۰۹ محمد بن عبدالرحمٰن

بن عوف زہری۔ یعقوب بن شیبہ نے ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، اُن کی کنیت اِن کے نام پر تھی اور یہ کہ وہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ ابن فتحون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

مفسر ہبۃ اللہ نے اپنی تفسیر میں بغیر اسناد کے ذکر کیا ہے کہ ان محمد نے کچھ لوگوں کی دعوت کی انہیں کھلایا پلایا تو اتنے میں مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا، ان لوگوں نے ابن جعونہ نامی شخص کو امامت کے لیے آگے کیا، اس نے انہیں نماز پڑھائی اور سورۂ کافرون کی تلاوت کی، [1] پھر ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾۔ [2]

نازل ہونے کے بارے میں حدیث ذکر کی۔ یہ ہبۃ اللہ کا اختلاط ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ عبدالرحمٰن بن عوف کے حوالے سے مشہور ہے، شاید یہ واقعہ ان کی کتاب میں بروایت محمد بن عبدالرحمٰن عن ابیہ لکھا ہو، جس میں عن ابیہ کے لفظ رہ گئے ہوں۔

۸۳۱۰ محمد بن عبید

وہ ابن ابوجہم ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۳۱۱ محمد بن عطیہ سعدی [3]

عروہ کے والد جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے یمن کے امیر تھے۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ بعید ہے، اس لیے کہ حاکم نے مستدرک میں اسے بطریق عروہ بن عطیہ سعدی عن ابیہ عن جدہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں بنوسعد بن بکر کے لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا، پھر وفد میں آنے کے بارے میں حدیث نقل کی۔

وفود کے سال جو شخص کم سن ہوگا تو اس کا بیٹا کیسے ہوسکتا ہے جو صحابی کہلائے؟ یہ استبعاد صحابی ہونے کے امکان کی نفی میں واضح نہیں بلکہ احتمال ہے کہ ان کا اس صفت کے ساتھ کوئی اور کم سن بیٹا ہو، لہٰذا یہ اسی قسم سے ہوئے۔ اسی احتمال کی وجہ سے میں نے ان کا یہاں ذکر کیا ہے اور آخری قسم میں ان کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

طبری رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن عساکر [4] کا قول ہے: بعض نے کہا: انہیں اور ان کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے۔

میں نے اسے قسم رابع میں ذکر کیا ہے، پھر اس احتمال کی وجہ سے یہاں ذکر کیا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ثقات تابعین میں فرمایا: محمد بن عطیہ۔ بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ان کے والد صحابی ہیں۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق ولید بن مسلم بحوالہ عروہ بن محمد سعدی، عن ابیہ، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے، پھر حدیث

---

[1] سورة الكافرون الآية (١) [2] سورة النساء الآية (٤٣) [3] اسد الغابه (٤٧٤٩) تجريد (٢/٦٠)
[4] مختصر تاريخ دمشق (٢٣/٥٦) جامع المسانيد والسنن (١١/١٤٦)

ذکر کی ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آباد جگہیں ویران ہو جائیں گی اور ویران جگہیں آباد ہو جائیں گی....''۔ (الحدیث) [1]

بطریق ابو مغیرہ اوزاعی مروی ہے کہ ہم سے محمد بن خراشہ نے بحوالہ محمد بن عروہ بن سعدی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اسی مفہوم کی حدیث بیان کی۔ بغوی رحمہ اللہ کا قول ہے: صحیح میرے نزدیک ولید کی روایت ہے وہ عروہ بن محمد بن عطیہ سعدی ہیں، عن ابیہ میں نہیں سمجھتا کہ محمد صحابی ہیں، گویا محمد بن عروہ، عروہ بن محمد سے مقلوب (الٹ) ہیں۔

ابن مندہ رحمہ اللہ نے بطریق یحییٰ بابلتی اور رواد بن جراح، وہ دونوں اُوزاعی رحمہ اللہ سے ولید کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، دونوں سند میں فرماتے ہیں: عن عروہ بن محمد بن عطیہ۔

اسی طرح اسے یحییٰ بن ضمرہ نے بحوالہ اوزاعی رحمہ اللہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ عروہ، عن ابیہ، عن جدہ اور دونوں کا نام نہیں لیا، بخاری نے یقین کیا ہے کہ یہ روایت بحوالہ محمد مرسل منقول ہے۔ ابن ابوحاتم رحمہ اللہ کا قول ہے، میں نے اپنے والد سے ان کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: راوی کہتے ہیں: عن ابیہ لیکن وہ جدّہ کا ذکر نہیں کرتے، انہوں نے فرمایا: حدیث بحوالہ ان کے والد مروی ہے۔ یہ روایت مسند نہیں ہے۔

اسی سند سے ایک اور حدیث مروی ہے۔ اسے ابن مندہ رحمہ اللہ نے بطریق سلمہ بن علی، عن اوزاعی، عن محمد بن خراشہ، عن عروہ بن محمد سعدی، عن ابیہ کہ انصار کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، پھر حدیث ذکر کی۔

ابوحسن بن سمیع، محمد بن عطیہ نے طبقات حمصیین میں تابعین رضی اللہ عنہم کے طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔

محمد بن عطیہ اتنا عرصہ زندہ رہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان کی حیات میں ان کے بیٹے عروہ رحمہ اللہ کو یمن کا گورنر بنایا، ابن ابی دنیا نے بطریق ابن مبارک بحوالہ حنظلہ بن ابی سفیان جمحی نقل کیا ہے۔ پھر محمد بن عطیہ کی اپنے بیٹے عروہ کو نصیحت ذکر کی ہے جب وہ یمن کے گورنر بنے، یہ سو (۱۰۰) ہجری واقعہ ہے۔

اس سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ محمد کی عمر نوے (۹۰) سال تھی، اور مذکورہ نصیحت ابن مبارک رحمہ اللہ کی کتاب الزہد میں ہم نے سنی ہے، اس میں ہے: جب تمہیں غصہ آئے تو اپنے اوپر آسمان کو دیکھو اور اپنے نیچے زمین کو دیکھو۔ ان دونوں کے خالق کی عظمت بیان کرو۔

ان کی روایت ان کے والد عطیہ کے سوانح میں گزر چکی ہے۔ بروایت ابو وائل العاص، بحوالہ عروہ بن محمد کہ ایک شخص نے انہیں غصہ دلایا، وہ کھڑے ہوئے، وضو کیا پھر فرمایا: مجھ سے میرے والد نے بحوالہ میرے دادا مرفوع روایت کیا ہے کہ ''غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے''۔ اسے امام احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

محمد کی اپنے والد کے حوالے سے دوسری حدیث ہے جسے اسی طرح میں نے عطیہ کے سوانح میں نقل کیا ہے۔ قسم رابع میں محمد بن حبیب کے سوانح میں بروایت محمد بن خراشہ اس حدیث کے بارے میں مزید روایت آئے گی۔ ان شاء اللہ

---

[1] معجم الکبیر (۲۴۳/۱۹) مجمع الزوائد (۲۳۲/۸) کنز العمال (۳۸۴۹۲)

۸۳۱۲ محمد بن عمارہ

بن حزم انصاری، بعد والے صحابی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن قداح ان کا ذکر کیا ہے، جب ان کی ولادت ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام محمد رکھا۔

میں کہتا ہوں: راویوں میں ایک اور شیخ ہیں جنہیں محمد بن عمار عمارہ کہا جاتا ہے، لیکن وہ ابن عمرو بن حزم ہیں، بعد والے صحابی کے چچازاد ہیں، وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ میں سے ہیں۔

۸۳۱۳ محمد بن عمرو [1]

بن حزم انصاری، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ان کی کنیت ابوعبدالملک ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابوداؤد ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام محمد رکھا، محمد بن حطاب جمحی کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ہجرت کے دسویں سال نجران میں پیدا ہوئے، جہاں ان کے والد گورنر تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف خط بھیجا جس میں یہ حکم تھا کہ ان کا نام محمد اور کنیت ابوعبدالملک رکھیں۔ [2]

یہ واقدی کا قول ہے، یہی مشہور ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں۔ نہ انہیں دیدار حاصل ہے۔ ان کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انہیں لے کر مدینہ نہیں آئے۔

بعض کا قول ہے: وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس قبل پیدا ہوئے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث روایت کرتے ہیں۔

اسے بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سوانح میں بطریق قیس مولی سودہ بحوالہ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن ابیہ، عن جدہٖ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے مریض کی عیادت کی وہ رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے....“۔ (الحدیث) [3]

یہ مسند عمرو بن حزم سے ہے، عن جدہ میں ضمیر ابوبکر کی طرف راجع ہے نہ کہ عبداللہ کی طرف۔

محمد نے بحوالہ اپنے والد انہوں نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے اور عمر بن کثیر بن افلح نے روایت کی ہے۔ نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سعد نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ [4] ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: حرہ کے دن انصار کے امیر تھے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: حرہ کے دن شہید ہوئے، خزرج کے امیر تھے جیسا کہ عبداللہ بن حنظلہ اوس کے امیر تھے، جب یہ شہید ہوئے تو اہل مدینہ کے حوصلے پست ہو گئے، یوں اہل شام ان پہ ٹوٹ پڑے اور انہیں ہلاک کر دیا، واقع حرہ مشہور ہے۔ واللہ اعلم

---

[1] اسد الغابہ (٤٧٥١) استیعاب (٢٣٦٧) تجرید (٦٠/٢) [2] اسد الغابہ (٧٩/٤)

[3] کنز العمال (٢٥١٨٠) اتحاف السادۃ المتقین (٢٩٥/٦) المطالب العالیہ (٢٤٣٤)

[4] طبقات الکبریٰ (٣٨٧/٨)

۸۳۱۴ محمد بن قیس ❶

بن مخرمہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی، عسکری رحمہ اللہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام سے جا ملے، ابن ابوداؤد، باوردی رحمہما اللہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بغوی اور ابن مندہ رحمہما اللہ نے یقین کیا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔

انہوں نے اپنے والد، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اپنی والدہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کی، ان سے ان کے دونوں بیٹوں حکم اور ابوبکر نے اور محمد بن عجلان، محمد بن اسحاق، ابن جریج، عمر بن کثیر بن افلح وغیرہ نے روایت کی۔ ❷

۸۳۱۵ محمد بن منذر

بن عتبہ بن احیحہ بن جلاح، قسم رابع میں محمد بن احیحہ کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۳۱۶ محمد بن نُبَیط ❶

بن جابر، ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بحوالہ ابوقداح ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھٹی دی اور ان کا نام محمد رکھا۔

۸۳۱۷ محمد بن نفیر

بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار، ان کا لقب مرتفع تھا، عطا اور نافع ان کے بھائی ہیں، ان کے چچا نضر باندھ کر قتل کئے گئے، ان پر ان کی بہن نے مرثیہ کہا جو مشہور ہے۔

۸۳۱۸ محمد کنانی

ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

باب، میم کے بعد خاء

۸۳۱۹ مُخارق بن شہاب

بن قیس تمیمی، بنوجندب بن عنبر بن تمیم سے ہیں، مرزبانی نے ان کا ذکر کیا ہے، دعبل نے نقل کیا ہے کہ وہ اسلامی شاعر ہیں اور ان کے والد بھی شاعر ہیں، بعض کا قول ہے: وہ مازنی ہے۔

جاہلیت میں بکر بن وائل نے بنی ضبہ پہ حملہ کیا اور ان کے اونٹ ہانک لیے، ان لوگوں نے مخارق بن شہاب کو مدد کے لیے

---

❶ اسد الغابہ (٤٧٥٧) تجريد (٦١/٢) ❷ جامع المسانيد والسنن (١٥٢/١١)

❶ اسد الغابہ (٤٧٦٣) تجريد (٦٢/٢)

پکارا، انہوں نے اپنی قوم کو آواز دی تو ان سے بنوعدی بن حطب بن عنبر بن تمیم میں سے وردان آ ملے اور اونٹوں کے چھڑانے تک ان سے جنگ کی اور یہ شعر کہے: ع

''میں نے خزاعی اور بارق کے صحن کی حفاظت کی، اور وردان، عدی بن جندب کا دفاع کرتا ہے، ان اونٹوں کو ضبہ کے سارے بیٹے پہچان لیں گے اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ ان میں سے کوئی اونٹ غائب نہیں ہوا سب واپس آ گئے''۔

میں کہتا ہوں: وردان اور اس کے بھائی حیدہ کو شرف صحابیت حاصل ہے، حرف حاء میں حیدہ کا ذکر گزر چکا ہے، اور وردان میں آئے گا۔

۸۳۲۰ المختار بن ابی عبید

قسم رابع میں ان کا ذکر آئے گا۔

باب، میم کے بعد راء

۸۳۲۱ مروان بن حکم [1]

بن ابی عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی۔ ابو عبد الملک وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا زاد اور ان کی خلافت میں ان کے کاتب تھے، بعض کا قول ہے: ہجرت کے دو سال بعد پیدا ہوئے، بعض کا قول ہے: چار سال پہلے، ابن شاہین کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو وہ آٹھ سال کے تھے، لہٰذا ان کی ولادت ہجرت کے دو سال بعد ہوئی، فرماتے ہیں: ابن ابوداؤد فرماتے ہیں: اُحد کے سال پیدا ہوئے [2] یعنی ۳ھ۔ ابن ابوداؤد کا قول ہے: فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر ہوشمند تھے، لیکن یہ معلوم نہیں کہ آیا انہوں نے نبی علیہ السلام سے کوئی حدیث سنی ہے یا نہیں۔ ابن طاہر لکھتے ہیں: یہ اور مسور بن مخرمہ ہجرت کے دو سال بعد پیدا ہوئے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ انہوں نے ایسا ہی لکھا ہے، لیکن یہ بات قابل تردید ہے، اختلاف ثابت ہے، ان کے والد کے اسلام لانے کا واقعہ فتح مکہ میں ثابت ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اسی سال پیدا ہوئے تو واقعی یہ اس وقت ہوشمند ہوں گے، اس بنا پر اس قسم کی شرط کے مطابق ہوئے، لیکن میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے ان کے صحابی ہونے کے بارے میں یقین کیا ہو تو گویا یہ اس وقت ہوشمند نہیں تھے۔ فتح مکہ کے بعد ان کے والد کو طائف کی طرف جلاوطن کر دیا گیا تھا، اس وقت یہ ان کے ساتھ تھے، رؤیت و دیدار سے بڑھ کر ان کے لیے کچھ ثابت نہیں۔ نبی علیہ السلام سے مرسل روایت کرتے ہیں اور کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں جن میں حضرت عمر، حضرت علی، زید بن ثابت، عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث، بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہم ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اپنی اس روایت میں جو زہری، عروہ سے اور عروہ ان دونوں کے حوالہ سے صلح حدیبیہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں، مسور بن مخرمہ سے ملایا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں اس کے کسی طرق میں ہے کہ ان دونوں نے یہ حدیث

[1] اسد الغابہ (۴۸۴۱) استیعاب (۲۳۹۹) تجرید (۲/۶۹) [2] جامع المسانید والسنن (۱۱/۲۲۲)

کسی صحابی سے نقل کی ہے، اور اکثر طرق میں ہے کہ وہ دونوں یہ حدیث مرسل نقل کرتے ہیں۔

ان سے سہل بن سعد نے روایت کیا ہے، وہ ان سے عمر اور قدر ومنزلت میں بڑے ہیں، کیونکہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

ان سے تابعین میں سے ان کے بیٹے عبدالملک، علی بن حسین، عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث، عبداللہ بن عتبہ وغیرہ نے روایت کی، ان کا شمار فقہاء میں تھا، بعض نے اس کا انکار کیا ہے کہ انہیں روایت حاصل ہو، ان میں سے بخاری [1] ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ جب ان کی ولادت ہوئی تو ان کی والدہ نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تا کہ آپ انہیں گھٹی دیں۔

یہ مشکل ہے جیسا کہ محدثین نے ان کے سن ولادت کے بارے میں ذکر کیا ہے کیونکہ اگر وہ ہجرت سے پہلے تھے، ان کی والدہ اسلام نہیں لائی تھیں اور اگر ہجرت کے بعد کے ہیں تو ان کی والدہ نے انہیں ساتھ لے کر ہجرت نہیں کی۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد عام القضیہ جو سات ہجری کا ہے، مکہ گئے اور پھر آٹھ ہجری فتح مکہ کے موقع پر داخل ہوئے۔ پس اگر ان کی ولادت ان کے والدین کے مسلمان ہونے کے بعد ہوئی ہے تو ٹھیک، لیکن اس شخص پر اعتراض ہوتا ہے جس کا گمان یہ ہے کہ وفاتِ نبویہ کے وقت ان کی عمر چھ (٦) یا آٹھ (٨) یا اس سے زیادہ سال تھی۔ اور وہ اپنے والد کے ساتھ طائف میں تھے، یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں (حکم کو) مدینہ آنے کی اجازت دے دی، یوں وہ اپنے والد کے ساتھ واپس مدینہ آ گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے جو اسباب ہوئے سو ہوئے، اس کے بعد یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنگ جمل میں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے، اس کے بعد امیر معاویہ کی طرف سے مدینہ کے گورنر مقرر ہوئے، جس پر وہ برقرار رہے یہاں تک کہ یزید بن معاویہ کے دورِ حکومت کے آغاز میں ان زبیر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو یہاں سے نکال باہر کیا۔ یہ واقعہ حرہ کے اسباب میں سے ہے، وہ معاویہ بن یزید بن معاویہ کی وفات تک شام میں رہے، ان سے اہل شام کے کچھ لوگوں نے بیعت کی، یہ ایک طویل قصے میں ہے، پھر ان کے اور ضحاک بن قیس کے درمیان واقعہ پیش آیا وہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے امیر تھے، انہوں نے مروان کی مدد کی اور ضحاک کو قتل کر دیا۔ ملک شام ان کے لیے مضبوط ہو گیا پھر مصر کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر اچانک موت نے انہیں آلیا، تو انہوں نے اپنے بیٹے عبدالملک کو ولی عہد بنایا ان کی خلافت کی مدت تقریباً نصف سال تھی، رمضان المبارک میں ٦٥ ھ میں وفات پائی۔

ابن طاہر رحمہ اللہ کا قول ہے: وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے شامی دینار نکالے، جو پچاس دینار کے بدلے خریدا جاتا تھا، اور اس پر لکھا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾۔

باب میم کے بعد سین

٨٣٢٢ مسرع بن یاسر

بن سوید جہنی، حرف یاء میں ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[1] تاریخ کبیر (٣٦٨/٤)

۸۳۲۳ مسعود بن حکم ❶

بن ربیع بن عامر بن خالد بن غانم بن زُریق انصاری زرقی، ابوھارون، ابن سعد نے اہل مدینہ کے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے، ابن حبان، ابواحمد حاکم اور ابن عبدالبر ❷ نے ان کی پیروی کی ہے۔ ابن ابوخیثمہ کا قول ہے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے اور ان سے بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی۔

عسکری رحمۃ اللہ علیہ نے فضل کے سوانح میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے ان کا ذکر کیا ہے، ابواحمد نے بحوالہ خلیفہ مسنداً ان کا ذکر کیا ہے، ان کی کنیت ابوھارون تھی، صحیح وغیرہ میں بحوالہ ان کی والدہ اور بحوالہ حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم وغیرہ ان کی روایت ہے۔

ان سے ان کی اولاد اسماعیل، عیسیٰ، یوسف، قیس اور نافع بن جبیر بن مطعم، سلیمان بن یسار، ابن منکدر وغیرہ روایت کی ہے۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: تیز اور ثقہ تھے، ابوعمر ❷ کا قول ہے: جلیل القدر تابعین میں ان کا شمار ہے۔

۸۳۲۴ مسلم بن امیہ

بن خلف جمحی، ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے رکانہ کے قصے میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۲۵ مسلم بن قرظہ

بن عبدعمرو بن نوفل بن عبدمناف قرشی نوفلی، ان کے والد کی کنیت ابوعمر تھی، وہ مسلمانوں پر بہت سختی کرتے تھے۔ انہوں نے بنت عتبہ بن ربیعہ سے نکاح کیا جس سے فاختہ کی ولادت ہوئی، جن سے معاویہ نے نکاح کیا تھا۔ ان کے والد حالت کفر میں فتح سے پہلے فوت ہوئے۔ ان کا بیٹا مسلم زندہ رہا اور جمل کے دن قتل ہوا، باوردی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۲۶ مسھر بن عباس

بن عبدمطلب ہاشمی، ابوبکر بن دُرید نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ان کا شمار کیا ہے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، شاید وہ تمام کے بعد پیدا ہوئے۔

باب میم کے بعد طاء

۸۳۲۷ مُطرف بن عبداللہ ❶

بن شخیر، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، وہ مشہور تابعی ہیں، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ثقات تابعین میں فرمایا:

---

❶ اسد الغابہ (٤٨٧٢) استیعاب (٢٤٠٥) تجرید (٢/٧٣) ❷ استیعاب (٣/٤٤٨)

❶ استیعاب (٣/٤٤٨) ❷ تجرید (٢/٧٩)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے، اہل بصرہ کے عابد و زاہد شخص تھے۔

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تجرید ✿ میں فرمایا: تابعی ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، ابن سعد ✿ نے ان کے بہت سے مناقب ذکر کیے ہیں۔ فرماتے ہیں: ثقہ تھے، انہیں فضیلت، تقویٰ، عقل اور ادب حاصل تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے زہد میں فرمایا: ہم سے ابونضر نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے روایت کی، مطرف جب اپنے گھر تشریف لاتے تو ان کی نواسی ان کے ساتھ نماز پڑھتی۔

دیگر حضرات کا کہنا ہے کہ وہ گھوڑے پر سوار ہوتے، دھاری دار ریشمی چادر اوڑھتے اور بادشاہ کے پاس جاتے۔ لیکن دین میں بہت مضبوط تھے۔ یزید بن عبداللہ بن شخیر جو ان کے بھائی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ میں حسن سے دس سال بڑا ہوں اور میرا بھائی مطرف مجھ سے دس سال بڑا ہے۔ انہوں نے ایسے ہی فرمایا، ایسے ہی ہے اگر یہ ثابت ہو۔ میں نے ابن ابی دنیا کی کتاب مجابی الدعوۃ میں جید سند سے بحوالہ حمید بن ہلال روایت کیا ہے، مطرف اور کسی اور شخص کے درمیان کوئی بات ہوگئی تو مطرف نے فرمایا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تیری موت مقرر فرمادے، چنانچہ وہ وہیں گر کر مر گیا۔

ان کے خوف کی شدت کا حال اس روایت سے معلوم ہوتا ہے جو یعقوب بن سفیان نے صحیح سند کے ذریعے ان سے نقل کی ہے کہ اگر میرے پاس میرے رب کی طرف سے موت کا فرشتہ آ کر مجھے یہ اختیار دے کہ میں جنتی ہوں یا جہنمی یا میں مٹی ہو جاؤں تو میں مٹی ہونے کو پسند کروں گا۔

مطرف نے بحوالہ اپنے والد، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عمار، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم وغیرہ روایت کیا ہے۔

ان سے ان کے بھائی ابوعلاء یزید، حمید بن ہلال، غیلان بن جریر، ثابت بنانی، قتادہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

ان کے بہت سے مناقب ہیں۔ امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: کبار تابعین میں ثقہ ہیں، ۸۷ھ کے طاعون کے بعد حجاج کی حکومت میں فوت ہوئے۔

۸۳۲۸ مُطَہّر

سید البشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں، ابن ظفر حموی نے کتاب البشر بخیر البشر میں جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد شمار کی تو ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام طاہر ہے، وہ سہو ہے، کیونکہ طاہر ابوہالہ کا بیٹا ہے۔ وہ بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ سمجھا ہے اس کی کوئی دلیل یا حوالہ ذکر نہیں کیا، اس میں کیا مانع ہے کہ حضرت خدیجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہونے والے کسی بچے کا نام سابقہ شوہر سے پیدا شدہ کسی بیٹے کے نام پر رکھ دیں۔ جو عربوں میں موجود ہے۔ ان سے پہلے یہ بات کسی اور نے بھی لکھی ہے۔ اور تاریخ ابن البرقی میں ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اولاد ہوئی: قاسم، عبداللہ، طیب، طاہر اور مطہر۔ بقول بعض: طیب ہی طاہر ہیں اور وہی عبداللہ ہیں۔ بعض نے لکھا ہے: طیب و مطیب اور طاہر و مطہر جڑواں پیدا ہوئے۔ طاہر کا تذکرہ اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

✿ تجرید (۲/۷۹) ✿ طبقات الکبریٰ (۱/۳۱۱)

۸۳۲۹ المطیب ابن النبی ﷺ

سابقہ عنوان میں ذکر ہوا ہے۔

باب میم کے بعد عین

۸۳۳۰ معبد بن زُہیر ❶

بن ابوامیہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم قرشی مخزومی، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں، ابوعمر ❷ کا قول ہے: انہیں دیدار حاصل ہے، شرف صحابیت حاصل نہیں۔ جمل کے دِن شہید ہوئے۔ زبیر کا قول ہے: ان کی والدہ زینت بنت اضرم بن حارث بن سباق بن عبددار ہیں۔

۸۳۳۱ معبد بن عباس ❸

بن عبدالمطلب ہاشمی، بھائیوں میں سے ایک ہیں۔ ابن عبدالبر ❹ کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے اور آپ ﷺ سے حدیث نہیں سنی، افریقیہ میں ۳۵ھ، خلافت عثمانی میں شہید ہوئے۔ ❺ بعض کا قول ہے: اس کے بعد خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے۔ دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اِخوۃ میں نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں مکہ کا گورنر بنایا۔

۸۳۳۲ معبد بن عبداللہ

بن نحام عدوی، ابن برقی نے ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۳۳ معبد بن مقدار

بن اسود کندی، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ان سے ان کی کنیت تھی، دولابی رحمۃ اللہ علیہ نے کنیتوں میں بطریق منصور، بحوالہ ہلال بن یساف نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا، اس پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا، جب وہ واپس آئے تو ان سے پوچھا: اے ابومعبد! تم نے امیر بننے کو کیسا پایا؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں گیا تو مجھے یوں دکھائی دیتا تھا کہ وہ سب میرے غلام ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''امارت اسی طرح ہے، اے ابومعبد! سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچالے''۔ ❻ انہوں نے کہا: یقیناً اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر نبی بنایا ہے، میں دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بنوں گا۔

---

❶ اسد الغابہ (٤٩٩٣) استیعاب (٢٤٧٢) تجرید (٨٤/٢) ❷ استیعاب (٤٧٩/٣)

❸ اسد الغابہ (٤٩٩٧) استیعاب (٢٤٧٦) تجرید (٨٥/٢) ❹ استیعاب (٤٧٩/٣)

❺ اسد الغابہ (١٦٣/٤) ❻ الکنی والأسماء (٨٧/١)

۸۳۳۴ معمر بن عبداللہ

بن ابی بن سلول خزرجی، ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ ۹ ھ میں ان کا باپ فوت ہو گیا۔ ان معمر کا ایک بیٹا تھا جنہوں نے حضرت زینب بنت عمر بن خطاب سے نکاح کیا، جیسا کہ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان معمر کا کم سے کم یہ درجہ بنتا ہے کہ انہیں دیدار حاصل ہو۔

باب میم کے بعد غین

۸۳۳۵ مغیرہ بن ہشام[1]

بن شعبہ بن عبداللہ بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشی عامری، ہشام کی کنیت ابوذئب ہے۔ مشہور فقیہ محمد بن عبدالرحمٰن کے دادا ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فتح کے سال پیدا ہوئے، ان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم کے بعد نون

۸۳۳۶ منذر بن ابواسید ساعدی[2]

ابواسید کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، بعض نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فتح کے سال پیدا ہوئے۔

میں کہتا ہوں: صحیحین[3] میں حدیث سہل بن سعد میں ان کا ذکر ہے۔ فرماتے ہیں: منذر بن ابواسید کی جب ولادت ہوئی تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ران پر رکھ لیا، ابواسید بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کام کی طرف متوجہ ہو گئے تو ابواسید نے اپنے بیٹے کے بارے میں حکم دیا، اسے اٹھا لیا گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچہ کہاں ہے؟'' ابواسید نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے اسے اٹھا لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اس کا کیا نام ہے؟'' انہوں نے کہا: فلاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں! اس کا نام منذر رکھو''۔

صحیح میں بحوالہ ان کے والد اسی طرح روایت ہے، بخاری نے نماز کے باب میں تعلیقاً ان کی حدیث ذکر کی ہے، ابواسید کا قول ہے: اے بیٹے! تم نے ہمیں دیر کرا دی، ان سے زبیر بن منذر، عبدالرحمٰن بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ نے روایت کی۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۰۶۶) استیعاب (۲۵۱۱) تجرید (۹۱/۲)

[2] اسد الغابہ (۵۰۹۸) استیعاب (۲۵۱۴) تجرید (۹۵/۲)

[3] بخاری (۶۱۹۱) مسلم (الحدیث: ۲۹)

۸۳۳۷ منذر بن جارُود

ان کا نام بشر بن عمرو بن حنیش بن معلّٰی بن یزید بن حارثہ بن معاویہ عبدی ہے، ان کی والدہ امامہ بنت نعمان ہیں۔

ابن عساکر ✿ کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ان کی ولادت ہوئی، ان کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شہید ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منذر کو اصطخر کا امیر مقرر کیا۔ یعقوب بن سفیان کا قول ہے: جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھے، عبیداللہ بن زیاد نے یزید بن معاویہ کی حکومت میں انہیں ہند کا گورنر بنایا وہاں وہ ۶۱ھ کے آخر میں یا ۶۲ھ کے شروع میں وفات پا گئے۔ ابن سعد نے یہ ذکر کیا ہے، اور ذکر کیا ہے کہ وہ ساٹھ (۶۰) سال زندہ رہے۔ خلیفہ کا قول ہے: ابن زیاد نے ۶۲ھ میں انہیں سندھ کا گورنر بنایا، وہیں وفات پائی۔ واللہ اعلم

باب میم کے بعد ھاء

۸۳۳۸ مہاجر بن خالد ✿

بن ولید مخزومی، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ خلیفہ، ابن سعد اور زبیر بن بکار کا قول ہے: ان کی والدہ اسماء بنت انس بن مدرک خثعمیہ، ابوعمر ✿ کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لڑکے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں شریک تھے، اس سے پہلے جمل میں حاضر تھے، اس میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی۔ ابن عساکر رحمہ اللہ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابوحذیفہ بخاری رحمہ اللہ نے فتوح میں فرمایا: بنومغیرہ میں سے عمواس کے طاعون سے مہاجر، عبداللہ بن ابوعمرو بن حفص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے علاوہ کوئی نہ بچا، اس بارے میں مہاجر بن خالد فرماتے ہیں: ع

> ''بنی ریطہ کے شہسوار فنا ہو گئے، بیس ایسے جن کی ابھی مونچھیں بھی نہ آئی تھیں، اور ان کے چچا زاد بھائی اسی مقدار میں فوت ہوئے جس پر تعجب کرنے والے کو تعجب ہوتا ہے، ان کی موتوں کا سبب نیزے اور طاعون تھا، یہ وہ نصیب تھا جو تقدیر کے کاتب نے ہمارے لیے لکھ دیا''۔

فرماتے ہیں: ریطہ جن کی طرف اشارہ ہے وہ مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی زوجہ ہیں، وہ بنت سعید بن سہم ہیں، مغیرہ سے ان کے دس (۱۰) بیٹے ہوئے۔

سیف بن عمر ✿ نے فتوح میں بحوالہ شعبی رحمہ اللہ روایت کیا ہے، حارث بن ہشام اپنے گھر والوں میں سے ستر (۷۰) افراد کو لے کر نکلے، ان میں سے چار (۴) کے علاوہ کوئی واپس نہ آیا، پھر اشعار کا ذکر کیا۔

دولابی رحمہ اللہ نے کنیتوں میں بطریق حسن بن عثمان ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے شہید ہونے والوں میں مہاجر بن خالد بن ولید ہیں، اسی طرح یعقوب بن شیبہ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔

✿ مختصر تاريخ دمشق (٢٤٤/٢٥) ✿ اسد الغابہ (٥١٢٨) استيعاب (٢٥٣٢) تجريد (٩٨/٢)

✿ استيعاب (١٥/٤) ✿ مختصر تاريخ دمشق (٢٨٩/٢٥)

زبیر بن بکار نے اس بارے میں اشعار کہے:

''کتنی سہانی راتیں میں نے پاکدامنی میں مقام خشی میں عقباء نامی درختوں کے پاس جاگتے گزاردیں، اور کئی دن جس میں ہم نے اس کے ساتھ ہنسی مذاق کیا، تجھے زمین پر چلنے والوں میں سے اس جیسا کوئی نظر نہ آئے گا یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم اور سلمٰی پڑوسی تھے، محبت کی رسّی کو جوڑتے تھے اور چغل خوروں کی بات نہیں مانتے تھے''۔

۸۳۳۹ مہلب بن ابی صفرۃ ازدی

آخری قسم میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۳۴۰ موسیٰ بن حذیفه

بن غانم قرشی عدوی۔ ابوعمر کا قول ہے: انہیں دیدار حاصل ہے، ہمیں معلوم نہیں کہ ان سے کوئی روایت مروی ہو، ان کے والد کے سوانح میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کا علیحدہ سے ذکر نہیں کیا، ابن فتحون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۴۱ موسیٰ بن طلحه

بن عبیداللہ تیمی، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ان کی کنیت ابوعیسیٰ ہے، بعض کا قول ہے: ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ کوفہ میں فروکش ہوئے، ان کی والدہ خولہ بنت قعقاع بن معبد بن زرارہ ہیں، ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام رکھا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ صغیر میں بطریق عقدی، بحوالہ موسیٰ بن طلحہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارہ (۱۲) سال رہا۔

موسیٰ سے صحیح میں اور سنن میں بحوالہ ان کے والد، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت ابوذر، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہم وغیرہ روایت ہے۔

ان سے ان کے بیٹے عمران، ان کے پوتے سلیمان بن عیسیٰ، ان کے بھتیجے اسحاق بن یحییٰ اور ان کے دوسرے بھتیجے موسیٰ بن اسحاق نے روایت کی، ان سے ابواسحاق سبیعی، عبدالملک بن عمیر، سماک بن حرب اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

زبیر کا قول ہے: آل طلحہ کے سردار تھے، عجلی کا قول ہے: تابعی، ثقہ اور بہترین انسان تھے۔ ابوحاتم کا قول ہے: ان کے زمانے میں انہیں مہدی کیا جاتا تھا، طلحہ کی اولاد میں محمد کے بعد سب سے افضل ہیں، بعض کا قول ہے: وہ کوفہ سے بصرہ منتقل ہوگئے جب مختار کوفہ پر غالب آیا۔

عبدالملک بن عمیر کا قول ہے: ان کے زمانے کے لوگوں میں سے چار افراد فصیح تھے، ان میں سے ایک موسیٰ بن طلحہ ہیں۔

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ۱۰۶ھ میں وفات پائی، ہیثم بن عدی اور ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ۱۰۳ھ میں وفات پائی، ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

ممکن ہے کہ انہوں نے آپ علیہ السلام سے سماع بھی کیا ہو لیکن وہ سماع منقول نہیں۔ خواہ وہ مرد ہو یا بالغ ہو یا ہوشمند بچہ ہو۔

باب میم کے بعد الف

۸۳۴۲ مالک بن اغر

بن عمرو تجیبی، بنو خلادہ سے ہیں۔ ابن یونس کا قول ہے: فتح مصر میں شریک تھے، پھر ۵۷ھ میں مغرب کے جہاد میں امیر بنائے گئے۔

میں کہتا ہوں: پہلے کئی مرتبہ میں بیان کر چکا ہوں کہ وہ فتوح کے زمانے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو امیر بناتے تھے، لیکن انہوں نے عراق کی فتوح میں ایسا کیا، اس لیے اس طرح کی مثالیں میں نے اس قسم میں ذکر کیں۔

۸۳۴۳ مالک بن حبیب[1]

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، سیف نے فتوح میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو لکھا کہ مالک بن حبیب کو عمر بن مالک زہری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ لشکر کی ایک جانب کا امیر بنائیں اور لشکر کی دوسری جانب ربعی بن عامر کو امیر بنائیں، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۴۴ مالک بن حارث

بن عبد یغوث بن مسلمہ بن ربیعہ بن حارث بن جذیمہ بن مالک بن نخع نخعی۔ اشتر کے نام سے مشہور ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، فرماتے ہیں: اپنی قوم کے سردار تھے، بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جابیہ میں خطبے کے وقت شریک تھے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ثقات تابعین میں ذکر کیا ہے کہ وہ یرموک میں شریک تھے، ان کی آنکھ شہید ہوگئی، فرماتے ہیں: وہ اپنی قوم کے سردار تھے، انہوں نے بحوالہ عمر، خالد بن ولید، ابوذر اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، اور ان کے ساتھ رہے۔ ان کے ساتھ جمل میں شریک ہوئے، اس میں ان کے کارنامے ہیں۔ اسی طرح صفین میں شریک ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ کو ہٹانے کے بعد انہیں مصر کا والی مقرر کر دیا، جب قلزم پر پہنچے تو شہد کا ایک گھونٹ بھرا جس سے ان کی وفات ہوگئی، بعض کا قول ہے: وہ زہر آلود تھا، یہ ۳۸ھ کا واقعہ ہے جبکہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمل اور صفین میں شریک ہوئے تھے۔ اس دن انہوں نے اپنی انوکھی شجاعت و بہادری کا مظاہرہ کیا۔[2]

ان سے ان کے بیٹے ابراہیم، ابوحسان اعرج، کنانہ مولیٰ صفیہ، عبدالرحمٰن بن یزید نخعی، علقمہ وغیرہ نے روایت کی۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے کوفہ کے تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے طبقہ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف

---

[1] تجرید (۴۳/۲) [2] طبقات کبریٰ (۷۱/۳، ۷۲) (۲۳۴/٤)

لوگوں کو جمع کیا تھا، ان کے محاصرے میں شریک تھے، اس بارے میں ان کے بہت سے واقعات ہیں۔ مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم الشعراء میں فرمایا: ان کے اشتر لقب کا سبب یہ ہوا کہ انہیں جنگ یرموک کے موقع پر ایک شخص نے سر پر تلوار ماری، تو زخم بہہ کر ان کی آنکھ پر آ گیا جس سے اس کی پلک الٹ گئی، وہ یہ شعر کہتے ہیں: ع

''میں نے اپنی زلفوں کو باقی رکھا اور بلندی سے انحراف کر گیا اور اپنے مہمانوں سے ترش رو چہرے کے ساتھ ملا،
اگر میں ابن ہند پر حملہ نہ کروں تو کوئی دن بھی سانسوں کے گزرے بغیر نہیں ہوگا''۔

متاخرین اہل ادب کا کہنا ہے کہ اگر وہ یہ شعر اِن لَمْ اَشُنّ علی ابن هند غارةً کے بجائے لَمْ اشُنَّ علی ابن حربٍ غارَةً کہتے تو زیادہ مناسب تھا۔

میں کہتا ہوں: بالکل نہیں، کیونکہ دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے۔ ہاں! نظیر کی رعایت رکھنے کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اور متاخرین کے انداز میں مناسب ہے۔ رہے بڑے بڑے شعراء وہ ایسی چیزوں کو توجہ میں نہیں لاتے بلکہ دشمن کی نسبت اس کی ماں کی طرف کرنے میں عداوت میں زیادہ بلیغ ہے۔ اشتر کے فتوح شام میں کئی قابل ذکر کارنامے ہیں جن کا سیف بن عمر اور ابوحذیفہ نے اس سلسلے میں اپنی تصنیفات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۴۵ مالك بن حرّى

بن ضمرہ بن جابر نہشلی، ان کے بھائی نہشل میں ان کے حالات آئیں گے۔

۸۳۴۶ مالك بن حارث هذلی

بنو کاہل سے ہیں۔ مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں، یعنی جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا۔

۸۳۴۷ مالك بن حارث

بن عمرو بن عبداللہ بن یعمر بن شداخ ھذلی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، عروہ بن اذینہ بن ابوسعد بن مالک کے دادا ہیں، یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ یہ پہلے والے ہوں۔

۸۳۴۸ مالك بن حنطب

بن عبدشمس بن سعد بن ابوغنم بن حبیب بن جبیر بن عدی بن سلول خزاعی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ ان کے بیٹے مالک بن عمیر کی کنیت ابورمح تھی، بعض کا قول ہے: جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو انہوں نے مرثیہ کہا۔

۸۳۴۹ مالك بن ذی مشعار

بن ایفع بن زبیب بن شراحیل بن ربیعہ بن مرثد بن جشم بن حاسد بن جشم بن ضرار بن نوف بن ہمدان ہمدانی، انہوں نے

نبوت کا زمانہ پایا، ان کے بیٹے عمیرہ کا شام میں ذکر ملتا ہے، اور حارث بن عمیرہ، اعشی ہمدانی نے ان کی مدح بیان کی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے صالح بن مسروح حروری اور اس کے بھائی قیس بن عمیرہ کو قتل کر دیا تھا، قطری خارجی کے ساتھ لڑائی میں ان پر بڑی مصیبت آئی، یہ سب ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

حرف حاء میں ذو مشعار حمرۃ بن ایفع کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۳۵۰ مالك بن زبينه

بن مالک بن سبیعہ بن ربیعہ بن سمیع جرمی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا۔ ان کے بیٹے اوس بن مالک شریف آدمی تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے ابن غریزہ نہشلی کا قرض ادا کیا تھا، جیسا کہ ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے قصہ ذکر کیا ہے۔ ابن غریزہ کا نام کثیر بن عبداللہ ہے۔

۸۳۵۱ مالك بن ابى سلسله أزدى

بہادر ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور عمرو کے ساتھ فتح مصر میں شریک ہوئے، لوگوں میں سب سے پہلے قلعے پر چڑھے۔

۸۳۵۲ مالك بن شراحيل

بن عمرو بن عدی بن کریب بن اسلم بن قیس بن عدّاس بن نصر بن منصور بن عمرو بن ربیعہ بن قیس بن بشیر بن سعید بن حاشد بن جشم بن ہمدان ہمدانی، خولان کے حلیف ہیں اس وجہ سے خولانی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور فتح مصر میں شریک تھے، وہاں انہوں نے اپنی حویلی بنائی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے جلساء میں سے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ مصر کے امیر تھے تو حضرت عبدالعزیز بن مروان نے انہیں قضاء اور واعظ کا عہدہ ایک ساتھ دیا، یہ ۸۳ھ کی بات ہے۔ اس سے انہیں ۸۴ھ میں ہٹایا گیا، ان کی گورنری ایک سال اور ایک ماہ تھی۔ مکہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر سے جنگ کرنے کے لیے جو لشکر عبدالعزیز نے بھیجا تھا اس کے امیر تھے، یہ ۷۳ھ کا واقعہ ہے۔ مصر میں ان کی مسجد تھی جو مسجد مالک خولان کے نام سے مشہور تھی۔ ان کی اولاد میں سے منتصر بن عبداللہ بن عمرو بن مالک بن شراحیل خولانی تھے۔ بعض کا قول ہے: حجاج بن یوسف نے یہ مسجد اس کے لیے عبدالملک کے حکم سے تعمیر کی ہے، عبدالعزیز ہر سال اس کے پاس جوڑے بھیجتا تھا، اسی طرح حجاج بن یوسف بھی ان کی طرف جوڑے اور تین ہزار روانہ کرتا۔

ابو عمر کندی نے قضاۃ مصر نامی کتاب میں لکھا ہے مجھ سے ابن قدیر نے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن مروان کے پاس عبیداللہ بن سعید ساعدی آئے تو اس کے پاس مالک بن شراحیل بیٹھے تھے۔ تو عبدالعزیز نے مالک سے کہا: اپنے چچا کے لیے جگہ کشادہ کر دو۔ تو وہ ذرا سرک گئے، اتنے میں ایک اور شخص آیا تو عبدالعزیز نے پھر یہی جملہ کہا، مالک کہنے لگے: امیر المومنین! آپ نے چچا کہنے کا لفظ بہت بار کہہ دیا، میں نے اس کے والدین کے نکاح سے پہلے اونٹ چرا لیے تھے۔

۸۳۵۳ مالك بن صُحار

۸۳۵۴ مالك بن ضمره الضمری[1]

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابن ابی شیبہ[2] نے بطریق حنبل بن مصبح نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مالک بن ضمرہ نے اپنے ہتھیار بنوضمرہ میں سے مجاہدین کو دینے کی وصیت کی کہ اس سے اہل نبوت سے لڑائی نہ کی جائے، ان سے ان کے بھائی نے کہا: اے بھائی! کیا آپ موت کے وقت ایسا کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا: جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ ہوا تو اس لشکر سے ایک آدمی آیا جسے عبیداللہ بن زیاد نے موسیٰ بن مالک کی طرف بھیجا تھا۔ اس نے کہا: اپنے والد کے نیزے سے میری مدد کریں، آپ نے اسے دے دیا تو ان سے ان کے گھر والوں میں سے ایک خاتون نے کہا: اے موسیٰ! کیا تمہیں تمہارے والد کی وصیت یاد نہیں۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے ان سے واپس مانگا یہاں تک کہ نیزہ ان سے لے کر توڑ دیا۔

میں کہتا ہوں: اس سے امام مالک رحمہ اللہ کی وسعت علم کا پتہ چلتا ہے۔ محاملی نے اپنے امالی میں بروایت بغدادیین ان کے حوالے سے، انہوں نے احمد بن محمد تیمی سے اپنی سند سے جسے وہ ابوذر تک لے جاتے ہیں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام نے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں انڈیلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میرے سینے میں اور میں نے اسے مالک بن ضمرہ کے سینے میں انڈیل دیا۔

۸۳۵۵ مالك بن طفيل

بن حنظف بن اوس بن حیی بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ایوب بن معن بن عتود طائی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کے بیٹے کا نام بھدل تھا جو بنومعن کا سردار تھا۔ جب وہ نجدۃ الحکمی کے لشکر کے ساتھ بالآخر دوسرے سے ملے، ابن کلبی رحمہ اللہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۵۶ مالك بن عامر

ابوعطیہ وداعی، تابعی ہیں۔ اہل کوفہ سے ہیں۔ بعض کا قول ہے: انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابوعطیہ وداعی، بڑے تابعی ہیں، ثقہ ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے: اسی طرح ہے، بعض نے کہا: عمرو بن جندب، بقول بعض وہ دونوں ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۳۵۷ مالك بن عبدالله كندی

یہ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنی قوم کے ارتداد کے وقت اپنے اسلام پر ثابت قدم رہے، انہوں نے ان لوگوں کو خطبہ دیا، انہیں خوف دلایا اور شعر پڑھے، وثیمہ نے کتاب الردہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ وہ عبادت گزار اور فصیح زبان تھے، ان لوگوں نے ان کی اطاعت کی، پھر ان پر ان کی بدبختی غالب آ گئی، وہ مرتد ہو گئے اور انہیں نکال دیا، وہ زیاد بن لبید اور مسلمانوں سے جا ملے۔

---

[1] اسد الغابہ (٤٥٩٨) تجرید (٤٥/٢) [2] مصنف ابن ابی شیبہ (الحدیث: ٩٥/١٥)

۸۳۵۸ مالك بن عامر

بن عمرو بن عمر بن ذبیان بن ثعلبہ بن عمرو بن یشکر بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسر بجلی، پھر قشیری، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابواراکہ کے بھائی ہیں جو کوفہ میں دارابی اراکہ کے مالک ہیں، ابواراکہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ ہے جسے ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

۸۳۵۹ مالك بن عياض ✿

عمر کے مولیٰ ہیں، یہ وہی ہیں جنہیں مالک دار کہا جاتا ہے، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا، شیخین سے معاذ اور ابوعبیدہ سے روایت کی۔

ان سے ابوصالح سمان، ان کے دونوں بیٹوں عون اور عبداللہ نے، جو مالک کے بیٹے ہیں، روایت کی۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے تاریخ میں بطریق ابوصالح ذکوان، بحوالہ مالک الدار روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے قحط کے زمانے میں فرمایا: اے رب! میں جس چیز سے عاجز ہوں اسی میں کوتاہی کر سکتا ہوں۔

ابن ابوخیثمہ نے اس طریق سے طویل حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگوں پر قحط آیا تو ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمت کے لیے پانی طلب کیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص نے خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: "عمر کے پاس جاؤ، اور ان سے کہو تمہیں سیراب کیا جائے گا، تم پر دونوں ہتھیلیاں اٹھانا ہے"۔ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے اور کہنے لگے: اے رب! میں جس چیز سے عاجز ہوں اسی میں کوتاہی کر سکتا ہوں، ہم نے فوائد داؤد بن عمرو ضبی میں روایت کیا۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع مخزومی بحوالہ مالک الدار روایت کیا، فرماتے ہیں: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دِن بلایا تو ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں چار سو (۴۰۰) دینار تھے، انہوں نے کہا: اسے لے کر ابوعبیدہ کے پاس جاؤ.... پھر قصہ ذکر کیا۔

ابن سعد نے اہل مدینہ کے طبقہ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے بحوالہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کی، وہ معروف تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہل وعیال کے غلّے کے ناپ تول پر مقرر کیا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے انہیں تقسیم پر مقرر کر دیا، ان کا نام مالک الدار پڑ گیا۔

اسماعیل قاضی نے بحوالہ علی بن مدینی فرمایا: مالک الدار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خزانچی تھے۔

۸۳۶۰ مالك بن قدامه ✿

بن مالک خارجہ بن عمرو بن مالک بن زید بن مرہ بن سلیھم سلیھی۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، وہ اور ان کے والد مصر کی فتح میں شریک ہوئے، ان کے والد دلاص، مصر کے میدان میں ٹھہرے، سعید بن عفیر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن یونس نے بحوالہ ہانی

✿ تجرید (۴۸/۲) ✿ تاریخ کبیر (۳۰۴/۴) ✿ اسد الغابہ (۴۶۳۰) تجرید (۴۸/۲)

بن منذر سے بیان کیا ہے۔

۸۳۶۱ مالك بن مالك ✿

بن جعشم مدلجی، سراقہ کے بھتیجے ہیں۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے بطریق زہری رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ ان عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سراقہ سے ہجرت کا قصہ نقل کیا ہے۔ میرا خیال نہیں کہ انہوں نے مالک بن جعشم سے روایت کیا ہو، ایسا لگتا ہے کہ وہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تو ان کے بیٹے مالک نے نبوت کا زمانہ پایا، اگرچہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل نہیں۔

۸۳۶۲ مالك بن مِسْمَع

بن شیبان بن شہاب بن قلع، ان کا نام علقمہ بن عمرو ہے۔ ابوغسان رافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے، اپنے زمانے میں ربیعہ کے سردار، پیش رو اور رئیس تھے۔ حصین بن منذر ان کے بارے میں فرماتے ہیں: ع

"ابوغسان کی زندگی اپنی قوم کے لیے بہتر ہے۔ جس نے مختلف معاملات میں مشقت اٹھائی اور تجربہ کیا"۔ ✿

۷۳ھ یا ۷۴ھ میں وفات پائی۔

۸۳۶۳ مالك بن ناعمه صدفی

ان کی کنیت ابوناعمہ ہے، ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ وہ مشہور گھوڑے والے ہیں جسے اشقر کہا جاتا تھا۔ مصر کی فتح میں شریک تھے۔

ابن عُفَیر نے ذکر کیا ہے، بحوالہ شیوخ مصر کہ مالک بن ناعمہ، اہل یمن کی کمک میں سے تھے، ان کے ساتھ ام اشقر، گھوڑی تھی۔ راستے میں وحشی جانور اس پر کودتے، کسی وادی سے زیادہ بالوں والا لمبا نر نکلا اس جیسا دیکھا نہ گیا، اس نے اس سے جفتی کی، مالک نے اسے ہٹانے کے لیے جلدی کی، لیکن یہ اسے نہ مل پائے، اتنے میں وہ خود ہی نیچے اتر گیا۔ مالک شام آئے اور روم کی لڑائیوں میں ٹھہرے یہاں تک کہ ان کی گھوڑی نے بچہ جنا، انہوں نے اس کا نام اشقر رکھا، یہ ان کی شکست کا دن تھا، اور وہ بچھڑا اپنی ماں کی تلاش میں تھا، جدھر اس کی ماں جاتی ادھر دوڑتا رہتا یہاں تک کہ پوری رات اسے تلاش سے باز رکھا پھر وہ آپ کے ساتھ مصر داخل ہوا جب مصر فتح ہوا تھا تو اس کے ساتھ لوگوں سے آگے نکل گئے۔

۸۳۶۴ مالك بن يزيد

سیف رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح والردہ میں ان لوگوں کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے جو حضرت خالد بن ولید کے ساتھ عراق کی طرف گئے۔ ۱۲ھ کا واقعہ ہے۔ وہ اپنے اور اہل فارس کی ایک قوم کے ساتھ معاہدے کے وقت موجود تھے۔

✿ تجريد (٤٨/٢) ✿ تاريخ كبير (٣١١/٤) ✿ تاريخ دمشق (٦٧/٢٤، ٦٨)

باب میم کے بعد ثاء

٨٣٦٥ مثنّی بن لاحق عجلی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، طبری [1] کا قول ہے: ١٢ھ میں جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کی طرف آئے تو بنو بکر بن وائل میں سے نصاریٰ پر لوگوں میں سب سے زیادہ سخت تھے، وہ فرات بن حیان مذعور بن عدی، سعید بن مرہ اس لڑائی میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابن فتحون رحمہ اللہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم کے بعد جیم

٨٣٦٦ مجاهد بن جبر

غزوان کی بیٹی کے مولیٰ ہیں جو مشہور بدری صحابی عتبہ بن غزوان کی بہن ہیں، عتبہ سابقین اولین میں سے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کی مذکورہ بہن کے ہاں مزدوری کرتے تھے، اس کا تقاضا ہے کہ ان مجاہد کو شرف صحابیت حاصل ہو، ابن یونس رحمہ اللہ نے تاریخ مصر میں ذکر کیا ہے کہ ان کے بہت سے واقعات ہیں، فتح مصر میں شریک تھے، وہاں ان کی حویلی تھی، حضرت عمرو بن العاص کی گورنری کے زمانے میں خراج وصول کرنے کے ذمہ دار تھے۔

رہے مجاہد بن جبر مکی جو مشہور تابعی ہیں، وہ مولیٰ بنو مخزوم ہیں۔ بعض نے انہیں ابن جبیر، تصغیر کے ساتھ کہا ہے۔

باب میم کے بعد حاء

٨٣٦٧ محارب بن قیس

بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ عامری پھر جعدی۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کے بارے میں نابغہ جعدی مرثیہ کہتے ہیں: ؏

”کیا تجھے معلوم نہیں کہ جنگ کرتے ہوئے میں نے تکلیف اٹھائی ہے، میں کرم نواز، انکار کرنے والا جو صاف دوستی سے نہیں اکتاتا اور ایسا نوجوان ہوں جس کی عادات پوری ہوگئی ہیں، صرف اتنی بات ہے کہ وہ سخی ہے، اپنے پاس کوئی مال باقی نہیں رہنے دیتا“۔

٨٣٦٨ محاضر بن عامر

بن سلمہ خولانی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا ہے، ابن یونس کا قول ہے: فتح مصر میں شریک تھے، سعید بن عفیر نے خولان

[1] تاریخ طبری (٣/٣٥)

میں ان کا ذکر کیا۔

۸۳۶۹ مُحرز بن اسید باہلی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابواسماعیل ازدی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں دمشق کے محاصرہ میں موجود تھے، اور بحوالہ عمرو بن مالک، انہوں نے ادھم بن محرز بن اسید الباہلی، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: ہم نے خلافت عمر میں ۱۴ھ میں دمشق فتح کیا، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: قرہ بن لقیط بحوالہ ادھم بن محرز کہ پہلا جھنڈا جو حمص کی سرزمین میں داخل ہوا وہ مسروق بن میسرہ کا تھا۔ فرماتے ہیں: میرے والد فرماتے ہیں: میں پہلا شخص تھا جس نے حمص میں مشرکوں میں سے ایک شخص کو قتل کیا، ادھم کا قول ہے: حمص میں سب سے پہلے میری ولادت ہوئی، اور سب سے پہلے میرا وظیفہ مقرر کیا گیا، میرے ہاتھ میں کندھے کی ہڈی ہوتی اور میں کاتبوں کے ہاں آتا جاتا۔

ابن عساکر رحمہ اللہ نے بطریق محمد بن ابراہیم بن مہدی بحوالہ ادھم بن محرز انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم نے رجب ۱۴ھ میں دمشق فتح کیا، اور خلیفہ بن خیاط کے طریق سے فرماتے ہیں: رجب ۸۷ھ میں محرز بن ابومحرز نے روم کی سرزمین میں جہاد کیا اور اس کا کئی میل علاقہ قبضے میں لے لیا۔ [1]

۸۳۷۰ محرز بن حَریش

بن ضُلیع۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابواسماعیل ازدی نے شام کی فتح میں ذکر کیا ہے کہ انہوں [2] نے خالد بن ولید سے کہا جب انہوں نے عراق سے شام تک جنگل کے راستے سے عبور کرنا چاہا، صبح کے ستارے کو اپنے دائیں رُخ رکھنا پھر اس رخ چل پڑنا یہاں تک کہ صبح کا تڑکا ہو جائے، انہوں نے اسے آزمایا تو اسے صحیح پایا۔

۸۳۷۱ محرز بن قتادہ [3]

بن مسلمہ الجُعفی، وثیمہ نے ردّہ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے اسلام پر قائم رہے، وہ بنوحنیفہ کو اسلام کو مضبوطی سے پکڑنے کی وصیت کرتے اور انہیں مسیلمہ کی پیروی سے منع کرتے۔ انہوں نے اس بارے میں شعر کہا [4] اور خطبہ نقل کیا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں: سبحان اللہ! تمہارا معاملہ کتنا عجیب ہے، ایک نبی نے تمہیں دین میں داخل کیا ہے اور ایک کذاب تمہیں اس سے خارج کر رہا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اس وقت فلاں فلاں شخص زندہ ہوتے تو تم لوگوں سے یہ چھوٹی آنکھوں والا کذاب نہ کھیلتا۔ اللہ کی قسم! اس سے نہ تم لوگوں نے اپنی دنیا حاصل کی نہ آخرت بنائی، مجھے تمہارے بارے میں عذاب کا خوف ہے۔ راوی لکھتے ہیں: وہ سب لوگ ان کے پاس آ کر کہنے لگے: ہم تمہیں تمہارے باپ کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں، کیونکہ وہ ہم میں سردار تھے، چنانچہ وہ ان سے الگ ہو گئے۔

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (۱۰۲/۲۴) [2] تجرید (۵۳/۲) اسد الغابہ (۴۶۸۳) [3] اسد الغابہ (۵۳/۴)

۸۳۷۲ محرز بن قصّاب [1]

بنوعدی کے مولیٰ ہیں: بنوملکان میں سے ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ہم نے جزء بکر بن بکار میں روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے اسحاق بن عثمان ابویعقوب کلابی نے بیان کیا، فرماتے ہیں: مجھ سے ام موسیٰ بنت محرز نے بحوالہ اپنے والد محرز قصاب حدیث بیان کی، وہ جاہلیت کے قیدیوں میں سے تھے.... پھر حدیث ذکر کی۔

اسے بخاری [2] نے اس طریق سے بحوالہ ابوموسیٰ اشعری نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: مسلمانوں کے لیے صرف وہی شخص ذبح کرے جو سورہ فاتحہ پڑھ سکتا ہو، سورہ فاتحہ محرز قصاب ہی پڑھ سکتے تھے، اس لیے وہ اکیلے ذبح کرتے تھے۔

۸۳۷۳ المحرّق

آخری حرف ''ی'' میں یحییٰ کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۸۳۷۴ محقبہ بن نعمان عتکی ازدی [3]

عمر بن شبہ نے ''اخبار بصرہ'' میں ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو ابوموسیٰ کے ساتھ فتح تُستر میں شریک تھے۔ وہ اپنے وقت میں قبیلہ ازد کے شاعر تھے۔ ان کے وہ اشعار نقل کیے جن میں عمرو بن عاص کو مخاطب کرتے ہیں، جب انہیں ارتداد کے زمانے میں اپنے بارے خوف ہونے لگا تو یہ انہیں دلیر کرتے اور انہیں امن دیتے ہوئے کہتے ہیں: ؏

''اے عمرو! اگرچہ نبی علیہ السلام کے بارے ایسی بات پیش آئی ہے جسے روکا نہیں جا سکتا یعنی وفات، ہمیں نبی علیہ السلام کی وفات والی مصیبت پہنچی اور مقامِ صنیحاء تک رقص کرنے والی بچیوں کا غم ہے، اور ہماری ناک کٹ گئی، ہمارے دِل زخمی ہیں اور ہماری آنکھوں سے پانی جاری ہے، مخلوق کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں، تم بلاخوف وخطر قیام کرو، اے عمرو! ہمارے پڑوس مضبوط اور دفاع کرنے والا ہے''۔

میں کہتا ہوں: مرزبانی سے ان کا ذکر رہ گیا، باوجودیکہ وہ ازد کے شاعر ہیں۔

۸۳۷۵ محمد بن حارث

بن حُدیج بن حویص حارثی، ابوحاتم سجستانی نے نوادر میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بحوالہ ابوعبیدہ معمر بن مثنی ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: معرم حارثی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اسلام قبول کرنے کے لیے آئے، ان کے ساتھ اپنی قوم کے کچھ لوگ تھے، ان میں ربیع بن زیاد بن انس بن دیان اور محمد بن حارث بن حدیج، جن کا جاہلیت میں محمد نام رکھا گیا، تھے پھر قصہ ذکر کیا جو معرّم میں مذکور ہے اور آگے آئے گا۔

۸۳۷۶ محمیۃ بن زَنیم

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، سیف نے فتوح میں ذکر کیا ہے کہ وہ شام میں اجناد کے امراء کی طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

---

[1] اسد الغابہ (٤٦٨٤) تجرید (٥٣/٢) استیعاب (٢٣٤١) [2] تاریخ کبیر (٤٣٣/٤) [3] تجرید (٥٢/٢)

کی موت کا پیغام پہنچانے والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاصد تھے، اس میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے معزول کرنے اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے امیر بنانے کا ذکر ہے۔

سیف نے بحوالہ ابوعثمان، انہوں نے خالد اور عبادہ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مدینہ سے قاصد آیا تو یرموک میں انہیں گھڑ سواروں نے گھیر کر پوچھنا شروع کر دیا کہ کیا خبر ہے؟ تو اس نے انہیں سلامتی کی خبر دی اور بتایا کہ وہ کمک (اور امدادی دستہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی ہیں، پھر انہوں نے پوچھا کہ اس دستے میں کون تھا؟ اس نے بتایا: فلاں، فلاں، اس نے ان لوگوں کو کمک کے بارے میں بتایا، انہوں نے اسے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ آپ نے اس سے پوچھا، تو اس نے جس کام کے لیے وہ آیا تھا انہیں بتا دیا۔ آپ نے فرمایا: بہت اچھا، اور خوف ہوا کہ فوج کا معاملہ منتشر نہ ہو جائے اور قاصد کے ساتھ جو محمیہ بن زنیم تھے ٹھہر گیا.... پھر اس کا واقعہ ذکر کیا۔

باب میم کے بعد خاء

۸۳۷۷ مُخَرِّم بن شُرَیح

بن مخرم بن زیاد بن حارث بن ربیعہ بن کعب بن حارث حارثی۔ ہشام بن کلبی کا قول ہے: میں نے بنوحارث بن کعب کو کہتے ہوئے سنا: مخرم، بغداد کا نام انہی سے رکھا گیا ہے، کیونکہ وہ ان کی جاگیریں تھیں۔ جب عہد فاروقی میں عرب، عراق میں فروکش ہوئے تھے۔

میں کہتا ہوں: جاگیریں اسے ہی مل سکتی ہیں جو مرد ہو۔ مرزبانی نے معجم الشعراء میں ذکر کیا ہے: مخرم بن حزن بن زیاد بن حارث، اور یہ نسب بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: جاہلی ہیں اور اپنی والدہ کی نسبت سے مشہور ہیں۔ انہیں ابن فکہہ کہا جاتا ہے، اور بنوبکر بن وائل کا بنوسلیم کے ساتھ واقعہ کے بارے میں ان کا شعر بیان کیا ہے، گویا وہ ان کے چچا ہیں۔

۸۳۷۸ المُخَبَّل السعدیّ

ربیع بن ربیعہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ راجح ہے کہ وہ مخضرمی ہیں، شعراء میں بھی مخبل عبدی ہیں ان کا نام کعب بن عبداللہ عبسی ہے۔ ان سے بعد کے زمانے کے ہیں۔ ابوفرج نے اغانی میں ان کا ذکر کیا ہے اور وکیع نے غُرر الأخبار میں ان کی زوجہ ام عمرو اور اس کی بہن سلا کے ساتھ طویل قصہ نقل کیا ہے۔ انہی دونوں کا وہ مشہور اشعار میں ذکر کرتے ہیں: ع

''لوگوں میں سے دو انسان ایسے ہیں جن پر میرا قرض ہے، وہ دونوں مالدار ہیں۔ اگر میرا قرض ادا کرنا چاہیں، میرے دوست! رہی ام عمرو تو وہ ان دونوں میں سے ایک ہیں اور دوسری کے بارے میں مت پوچھو''۔

شعراء میں اسی طرح مخبل ثمالی ہیں، آمدی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا شعر نقل کیا ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں: انہوں نے عمرو بن ہند اور ان کے والد کو پایا، شرحبیل بن حمل انہوں نے جذیمہ وضاح کو پایا۔

۸۳۷۹ مخیس (بے نسبت)

یحییٰ بن یونس شیرازی اور جعفر مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق صالح بن ابو اخضر بحوالہ مخیس ابو غنیم سے نقل کیا ہے: میں نے رات کے وقت کنکریوں والی زمین پر چلنے کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہو رہی تھی۔

اسے ابو موسیٰ نے ذیل میں نقل کیا ہے، پھر فرمایا: میں نے کتاب میں اسے حرف حاء اور حرف باء میں پایا ہے۔ شاید صحیح وہ ہے جو انہوں نے ذکر کیا۔ فرماتے ہیں: حدیث غنیم بن قیس کی روایت سے بحوالہ ان کے والد معروف ہے۔ ہو سکتا ہے کہ نام میں لفظی غلطی ہو۔

میں کہتا ہوں: فرض کردہ دونوں صورتوں میں ان کے صحابی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ ان کے زمانہ نبوت پانے کی دلیل ہے۔

۸۳۸۰ مخیمس نمیری

ابن حابس بن معاویہ، ابو اسماعیل ازدی نے فتوح میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ یرموک میں شریک ہوئے۔

باب میم کے بعد دال

۸۳۸۱ مدرك عبقسی

مرۃ اسدی کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

باب میم کے بعد راء

۸۳۸۲ مدّار بن سلامه عجلی

شاعر ہیں، ابو بشر آمدی نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں۔ دورِ جاہلیت اور اسلام پایا۔ مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، اور یہ نہیں لکھا کہ وہ اسلام لائے بلکہ ذی قار کے دن ان کے کہے ہوئے اشعار نقل کیے ہیں: ع

''ہم نے ان میں سے نوے (۹۰) ادھیڑ عمر قیدی بنائے جنہیں ہم راستے کے درمیان میں چلائے لے جا رہے تھے، وہ خچروں کی طرح گھوم رہے تھے، پھر انہوں نے ہمیں نشان زدہ گھوڑوں اور اونٹنیوں کے حوالے کر دیا''۔

۸۳۸۳ مُرّان

ابن ذی عمیر بن ابو مروان ہمدانی، صاحب اعلیل نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ وثیمہ نے ردّۃ میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ ہمدان کے بادشاہوں میں سے تھے، اور ان میں سے اسلام لانے والوں کے ساتھ مسلمان ہوئے۔

بحوالہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مروی ہے کہ جب اہل یمن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا سنا تو ہمدان کے بے وقوفوں نے ایسی باتیں کیں جسے ان کے عقلمندوں نے ناپسند کیا، تو عبداللہ بن مالک اُرحبی کھڑے ہوئے، ان کی بات کا ذکر کیا، فرماتے ہیں: پھر مُرّ ان

کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

''اے ہمدان کی جماعت! تم لوگوں نے نہ رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی ہے اور نہ وہ تم سے برسرِ پیکار ہوئے ہیں، جس سے تمہیں وافر حصہ ملا، تم نے عافیت کا لباس پہنا ہے، اور انہوں نے تم لوگوں پر عمومی لعنت نہیں کی ہے، جس سے تمہارے پہلے لوگ رسوا ہوں اور تمہاری بیخ کنی ہو جاتی، ایک قوم تم سے پہلے اسلام میں داخل ہوگئی ہے اور تم نے ایک قوم سے پہل کر لی ہے۔ اگر تم (اسلام کو) مضبوطی سے تھامے رہو گے تو اپنے سے سابقہ لوگوں سے جا ملو گے اور اگر اس نعمت کو ضائع کر دو گے تو تم سے وہ لوگ آملیں گے جن سے تم نے سبقت کی ہے''۔

چنانچہ ان لوگوں نے ان کی خواہش کے مطابق بات مان لی، پھر ان کے وہ اشعار نقل کیے جس میں نبی علیہ السلام کا مرثیہ کہا ہے: ع

''نبی علیہ السلام کے بارے میں میرا غم بہت زیادہ ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں میری طرف سے بہت کم ہے۔ آپ پر زمین و آسمان نے آنسو بہائے اور آپ کا خادم جبرائیل بھی آپ پر اشک بار ہوا''۔

۸۳۸۴ مرباع بن ابضعة كندی

عبداللہ بن یزید بن قیس کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، انہوں نے ان کا مرثیہ کہا جب وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شہید ہوئے۔

۸۳۸۵ مرثد بن حيی

بن موہب بن مخمر بن محیریز بن زُکیر بن ذہل بن اُخنس بن حصین بن سہل بن ذہل بن معبہ رعینی، ابن یونس نے بحوالہ ہانی بن منذر نقل کیا ہے کہ وہ اور ان کے بھائی زُرارہ، شُفی، خیثمہ فتح مصر میں رعین کے وہاں شریک ہونے والے کے ساتھ شریک تھے۔

ابن یونس رحمہ اللہ کا قول ہے: مجھے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔

۸۳۸۶ مرثد بن عثعث

بن عتیک بلوی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابن یونس کا قول ہے: فتح مصر میں شریک تھے، ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۸۷ مرثد بن قيس *

بن مشجعہ جعفی۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ہشام بن کلبی نے بحوالہ جریر بن عمرو بن کریب بن سلمہ بن یزید جعفی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عبیداللہ بن حُر الجعفی قادسیہ میں خالیہ مرثد اور زُہیر جو قیس بن مُشجعہ جُعفیین کے بیٹے ہیں، کے ساتھ تھے۔ حرف الف میں بحوالہ ابن کلبی رحمہ اللہ منقول ہے کہ تین بھائی قادسیہ میں شریک تھے۔

---

* تجرید (۶۸/۲)

۸۳۸۸ مرثد بن نجبہ

فزاری، مسیب کے بھائی ہیں۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے زمانہ نبوت پایا اور ان کے بھائی صحابی ہیں، اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھی تھے۔ حیرہ اور دمشق کی فتح میں شریک تھے۔ بعض کا قول ہے: قلعے کی دیوار کے پاس شہید ہوئے، بقول بعض: یرموک میں بھی شریک تھے۔ [1]

۸۳۸۹ مرثد بن ابی یزید خولانی

پھر بقری، اُھواز سے ہیں جو خولان کا قبیلہ ہے۔ ابن یونس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے، فرماتے ہیں: سعید بن عفیر نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ یہ بعد والے ہوں۔

۸۳۹۰ مرثد خولانی

انہوں نے زمانہ نبوت پایا، یرموک میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابومخنف نے یہ اپنی کتاب فتوح الشام میں ذکر کیا ہے۔ اور ان کی سند سے جسے وہ راشد بن عبدالرحمٰن ازدی تک لے گئے ہیں، حدیث نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں: ہمیں ابوعبیدہ بن جراح نے نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف رُخ کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! خوشخبری ہو، میں نے خواب دیکھا ہے۔ مرثد خولانی نے فرمایا: میں نے بھی خواب دیکھا ہے۔ میرے خیال میں یہ بشارت ہے۔ میں نے دیکھا کہ ہم ٹھہرے، اور اللہ تعالیٰ نے ان پر سفید پرندے بھیجے جو بہت بڑے اور پنجوں والے تھے، وہ آسمان سے ٹوٹ کے گرے تھے، جب ان میں سے کوئی شخص ان کے قریب ہوتا تو اسے مار ڈالتے [2] اسی طرح ابوحذیفہ نے مبتدا اور فتوح میں بحوالہ سعید بن عبدالعزیز، انہوں نے اہل شام کے پرانے لوگوں میں سے اس میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصہ مرثد بن سُمَیّ خولانی کے سوانح میں ذکر کیا ہے، اس میں تردد ہے کیونکہ ابن سمی اس وقت چھوٹے تھے۔ ان کے بارے میں یہ بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا۔

ابن سمیع نے مرثد بن یحییٰ اور مرثد خولانی میں فرق کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ خولانی نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور ابن سمی پانچویں طبقے میں تھے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا۔

خلیفہ نے ابن سُمَیّ کی تاریخ وفات ۱۲۵ھ بتائی ہے، یعقوب بن سفیان اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں: ہم سے ابو یمان نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے جریر نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے مرثد بن عثمان کو دیکھا، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا۔

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (٢٤/١٦١)

[2] مختصر تاریخ دمشق (٢٤/١٦٠)

۸۳۹۱ مُرّ ایادی

ابن درید نے ان کا ذکر بحوالہ ہجاس بن مرّ ء ایادی، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، فرماتے ہیں: ابوداؤد ایادی شاعر، ان کی زوجہ اور بیٹا بیٹھے تھے.... پھر قصہ ذکر کیا، اس میں اشعار ہیں۔

۸۳۹۲ مر کبود فارسی

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں اہل یمن کے لوگوں کے ساتھ اسلام لائے۔ واقدی، طبری نے ذکر کیا ہے کہ ان کا بیٹا عطاء پہلا شخص تھا جس نے یمن میں قرآن جمع کیا (یعنی حفظ کیا تھا)۔

ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ نعمان بن بزرج میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۳۹۳ مرۃ بن خالد

بن عامر بن قتان بن عمرو بن قیس بن حارث بن مالک بن عبید بن خزیمہ بن لوی۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کا بیٹا مجفر وہی شخص ہے جو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا سر لے کر یزید بن معاویہ کے پاس گیا، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۹۴ مُرّہ بن صابر

یا صابی یشکری، وثیمہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کے والد بنو یشکر کے سردار تھے۔ حضرت مرّہ رضی اللہ عنہ کی قوم جب مرتد ہوگئی تو وہ اپنے اسلام پر ثابت قدم رہے۔ انہوں نے مسیلمہ کذّاب کو طویل خطاب کیا، جس میں اس کے نبوت کے دعوے کی نکیر کی، اہل یمامہ کو بلیغ خطاب کیا، انہوں نے انہیں جواب دیا، چنانچہ ان سے علیحدہ ہوگئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف یہ اشعار لکھ کر بھیجے: ع

"اے ولید بن مغیرہ کے بیٹے! میں منکر، کافر سے تمہارے سامنے برأت کا اعلان کرتا ہوں، میری مراد مسیلمہ کذاب سے ہے۔ اللہ کی قسم! جو اس کے ساتھ رہا ہے، اس کا ساتھ بڑا منحوس ہے"۔

پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملے اور ان کے ساتھ رہے۔

۸۳۹۵ مرّہ بن یشرح معافری

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، فتح مصر میں شریک تھے، بحوالہ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، ان سے ابوقبیل معافری نے روایت کی، ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۳۹۶ مُرّہ بن ہمدان

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابونعیم نے تاریخ اصبہان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ ابوموسیٰ کے ساتھ تھے، پھر عجلان جو عصام بن یزید کے دادا ہیں جن کا لقب خیر ہے، ان کے حصے میں آگئے اور اسلام قبول کر لیا۔ کوفہ رہے پھر اصبہان لوٹ آئے۔

۸۳۹۷ مرّہ بن واقع فزاری

مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں، سالم بن دارہ کی ہجو کرتے تھے۔ ان کے بنوبدر کی ایک خاتون کے بارے میں جو ان کی بیوی تھی، پھر اسے طلاق دے دی شعر نقل کیے ہیں جو انہوں نے کہے، ان شعروں کی وجہ سے ان کے اور سالم کے درمیان لڑائی ہوئی۔

۸۳۹۸ مُرّہ أسدی

زبیر بن بکار نے حضرت خالد بن ولید کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے ضحاک بن عثمان کی تحریر سے پایا کہ بنواسد کو جب شکست ہوئی تو حضرت خالد کے منادی نے پکارا، جو اسلام لے آئے گا، اور جس چشمے پہ اپنی نماز کی جگہ بنائے گا وہ اس کا ہے تو بنواسد نے مقام جرثم کی طرف جلدی کی جوان لوگوں کا بہترین پانی تھا، جس کے بارے میں مُرّہ اسدی کہتے ہیں: ع

"جس پانی کو ہم نے جرثم اور قِباب کے درمیان، اس کے لیے چھوڑا ہے۔ مدرک کو مبارک ہو، جب میرے سامنے دشر کے پہاڑ حائل ہوتے ہیں اور پہاڑ کے پہلو کا راستہ اور جناب کی طرف جانے والی راہیں بند ہو جائیں گی"۔

مدرک کو یہ بات معلوم ہوئی جو فقعسی ہیں، تو کہنے لگے: کوئی مبارک نہیں، بلکہ میری تو ناک کٹ گئی۔

۸۳۹۹ مُرّی

بن اوس بن حارثہ بن اُم طائی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ولید بن عقبہ نے جب وہ کوفہ کے امیر تھے، اپنے بیٹے ربیع بن مُرّی کو جزیرہ کے صدقات پر مقرر کیا۔

۸۴۰۰ مری

رومی۔ بعض کا قول ہے: انہوں نے زمانہ نبوت پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں لیکن اپنے رسول کا کلام سنا اور ایمان لائے، محمد بن عائذ نے مغازی میں مرسل سند سے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شُجاع بن وہب کو حارث بن ابوشمر کی طرف بھیجا وہ دمشق میں غوطہ نامی مقام پر تھے، وہ مدینہ سے ذی الحجہ ۶ ھ میں نکلے، پھر قصہ ذکر کیا۔ اس میں شجاع نے کہا: ان کا دربان مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھنے لگا، اور جس چیز کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں، وہ رومی تھا، اس کا نام مری تھا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اس سے بیان کرنے لگا، تو اس پر رقت طاری ہوگئی یہاں تک کہ وہ رونے لگا، اس نے کہا: میں نے انجیل پڑھی ہے، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اسی طرح پائی ہے۔ میرا خیال تھا شام سے ان کا ظہور ہوگا اور میں دیکھتا ہوں کہ قُرَظ کی سرزمین پر ان کا ظہور ہو چکا ہے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا ہوں اور مجھے یہ خوف ہے کہ حارث مجھے قتل کر دے۔ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا جو کچھ اس نے کہا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مری کی طرف سے سلام پہنچایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سچ کہا"۔

۸۴۰۱ مریر ایادی

انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور اس کے بعد زندہ رہے، ابوعمرو بن علاء نے ان کے بیٹے بجاس سے سنا، ابوفرج اصبہانی نے اغانی میں، ابوداؤد ایادی کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، اسی طرح صاعد نے کتاب الفصوص میں بطریق اصمعی، بحوالہ بجاس بن مریر، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، فرماتے ہیں: ایک دفعہ ابوداؤد ایادی، ان کا بیٹا اور بیٹی اپنے ایک مکان کی چھت پر تھے کہ اچانک درختوں کے جھنڈ سے ایک بیل نکلا جوان کے سامنے آ گیا، تو انہوں نے کہا: ؏

''اس کا جاسوسی لگانے والا کان ظاہر ہوا جو آزاد ہے، وہ جو سدھایا ہوا نہیں ہے اور گھاٹ پر آنے والا ہے۔ اس کے ٹیڑھے پاؤں ہیں، اور ان کے پیچھے گرہ دار بال زائد ہیں''۔

وہ لکھتے ہیں: ان کی زبان اشعار کی مددگار تھی، پھر ایک واقعہ ذکر کیا۔

باب میم کے بعد زاء

۸۴۰۲ مُزَرِّد بن ضِرَار

مشہور شاعر شماخ کے بھائی ہیں، ان کے بھائی کے ساتھ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب میم کے بعد سین

۸۴۰۳ مسافع بن عبداللہ

بن مسافع، ابن عساکر کا قول ہے: انہوں نے نبی علیہ السلام کا زمانہ پایا اور فتح دمشق میں شریک تھے، یمن کے سردار تھے پھر سیف کی کتاب فتوح سے ان کی سند سے مسنداً نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: دمشق میں یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے سرداروں میں سے جو لوگ باقی رہے، ان میں مسافع بن عبداللہ بن مسافع بھی ہیں۔ ✽

۸۴۰۴ مسافع بن عقبہ

بن شریح بن یربوع غطفانی، شریح کا لقب ان کے حسن کی وجہ سے دارۃ القمر تھا۔ مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مسافع مخضرمی تھے۔ مشہور شاعر سالم بن دارہ کے والد ہیں، فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بنوفزارہ کی ہجو کرنے کی وجہ سے سالم کو قید کر لیا اور سالم قید میں فوت ہو گئے تو مسافع نے اس بارے میں کہا: ؏

''اللہ تعالیٰ عثمان کی طرف سے مجھے بدلہ دے، میں جب دشمن کے خلاف بددعا کرتا ہوں تو وہ مجھے بدلہ دیتا ہے''۔

سالم بن دارہ کے سوانح میں ان کی قید اور موت کا سبب گزر چکا ہے۔

✽ مختصر تاریخ دمشق (۲۳۷/۲۷)

۸۴۰۵ مسافع بن نعمان تیمی

پھر ربعی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، سیف نے فتوح میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۴۰۶ مُساور بن ہِند

بن قیس بن زُہیر بن جذیمہ عبسی، ان کے دادا قیس جاہلیت میں خصوصاً جنگ داحس اور غبراء میں مشہور تھے۔

اصمعی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا انہوں نے بحوالہ ابوطفیلہ بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ عمر میں ابوعمرو بن علاء کے برابر تھے، فرماتے ہیں: مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے مساور ابن ہند کو دیکھا جو اسلام سے پچاس (۵۰) سال پہلے حرب داحس میں پیدا ہوا۔

مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کا عبدالملک کے ساتھ قصہ بیان کیا، اصمعی کی حکایت میں ہے کہ جب ان کی عمر زیادہ ہوگئی، ان کی آنکھیں چھوٹی اور کان بڑے ہوگئے، لوگوں نے انہیں ایک چھوٹا سا گھر دے دیا، اور ایک عورت کو ان کی نگرانی پر مقرر کر دیا، ایک دن انہوں نے دیکھا کہ موقع ہے تو باہر نکل کر گھر کے درمیان میں بیٹھ گئے۔ اور مٹی کا ایک ڈھیر بنایا پھر دو مینگنیاں لے کر کہنے لگے: یہ فلاں گھوڑا ہے، اور یہ فلاں گھوڑا ہے، اوپر سے نیچے پھینک کر کہنے لگے: یہ آگے نکل گیا، یہ پیچھے رہ گیا، پھر عورت کو احساس ہوا تو اٹھ کر بھاگ گئے، اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ انہیں حجاج کے پاس لے جایا گیا، حجاج نے ان سے کہا: شعر سے تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں اس سے پانی پلاتا ہوں اور گھاس چراتا ہوں۔

مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وہ یک چشم گل تھے، اسلام میں متقدمین میں سے ہیں، وہ ان کے والد، ان کے دادا بنی عبس کے سرداروں، شعراء اور شہسواروں میں سے ہیں: ع

> ”اللہ تعالیٰ خاندان کی طرف سے بھرپور، بہتر بدلہ عطا کرے جب زمانے کے حوادثات کی کچلیاں اور جب نوجوان اونٹوں کے دانت بڑھ جاتے ہیں، تو اِن لوگوں میں مال کو ضائع کرنے والا ان کا کاتب تنہا ہو جاتا ہے“۔

فرماتے ہیں: اخذت الابل سلاحها اس وقت کہا جاتا ہے جب مالک نے اسے اچھی طرح پال پوس لیا ہو لیکن اسے ذبح نہ کیا ہو۔

۸۴۰۷ مستظلّ بن حِصن بارقی*

ابوثنی۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ تابعی ہیں، بعض کا قول ہے: انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کیا ہے، ان سے شبیب بن غرقدہ نے روایت کیا ہے۔

---

* اسد الغابہ (۴۸۵۶) تجرید (۷۱/۲)

۸۴۰۸ مستوعز ❁

بن ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم سعدی، ابونہس۔ ان کا نام عمرو ہے اور لقب مستوعز ہے، مفضل ضبی کا قول ہے: انہوں نے طویل عمر پائی وہ جاہلیت میں عرب کے شہسوار تھے، مرزبانی نے کہا: بعض کا قول ہے: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں زندہ تھے، بعض نے کہا: ان کی عمر تین سو بیس (۳۲۰) برس تھی، بعض نے کہا: اسلام کے آغاز میں فوت ہوئے۔

اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ابوعمرو بن علاء نے فرمایا: مستوعز تین سو بیس (۳۲۰) سال زندہ رہے، ابوجعفر نے ابوعبیدہ کی کتاب المجاز کے زیادات میں بحوالہ اصمعی رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے: اصمعی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: انہیں یہ عمر کیسے عطا ہوئی؟ انہوں نے فرمایا: ان کے ماموؤں کی طرف سے۔

ابوعلی بن سکن نے اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ میں نے عقبہ بن رؤبہ بن حجاج کو فرماتے ہوئے سنا: مستوعز بن ربیعہ عکاز میں اپنے پوتے کا ہاتھ تھامے ہوئے نکلے، ان سے ایک شخص نے کہا: ان سے اچھا سلوک کرو، انہوں نے کئی بار تمہیں اٹھایا ہوگا، تو انہوں نے کہا: تم اسے کیا خیال کرتے ہو، انہوں نے کہا: تمہارے والد یا دادا، انہوں نے کہا: یہ میرا پوتا ہے، اس شخص نے کہا: اگر تم مستوعز ہو تو اللہ تمہاری عمر زیادہ نہ کرے۔ انہوں نے کہا: میں مستوعز ہوں۔

ابوحاتم سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: تین سو تیس (۳۳۰) سال زندہ رہے یہاں تک کہ اسلام کا زمانہ پایا، تو انہوں نے اس گھر کو گرانے کا حکم دیا ربیعہ جاہلیت میں جس کی تعظیم کرتا تھا، وہ اپنی لمبی عمر کا شکوہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ع

"میں زندگی اور اس کی طوالت سے اکتا گیا ہوں، میری عمر کئی سو سال ہوگئی ہے، دو سو (۲۰۰) سال کے بعد سو (۱۰۰) سال اور کئی سال، کئی ماہ زیادہ، کیا اتنا عرصہ باقی رہ گیا ہے جو مجھے نہ مل سکا، ایک دِن گزرتا ہے اور ایک رات ہمیں حدی سناتی ہے"۔

فرماتے ہیں: مستوعز اور مضر بن نزار کے درمیان نو (۹) آباء ہیں، عمرو بن قمئہ اور نزار کے درمیان بیس (۲۰) آباء ہیں۔

میں کہتا ہوں: عمرو بن قمئہ جو اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، اس بارے میں شریک ہیں۔

۸۴۰۹ مسروق بن أجدع

بن مالک بن اُمیہ بن عبداللہ ہمدانی، پھر وادعی۔ ابوعائشہ: انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یمن سے آئے۔

انہوں نے حضرت ابوبکر، عمر، علی، معاذ، ابن مسعود، عائشہ، ان کی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہم اور ایک جماعت سے روایت کی، ان سے ان کے بھتیجے محمد بن منتشر بن اُجدع، ابوضحیٰ، شعبی، نخعی، سبیعی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمٰن بن مرہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔ آجری کا بحوالہ ابوداؤد قول ہے: عمرو بن معدیکرب کندی ان کے ماموں ہیں، ان کے والد یمن کے شہسواروں میں سب سے بڑے شہسوار تھے۔

❁ تجرید اسماء الصحابۃ (۷۲/۲)

علی ابن مدینی کا قول ہے: انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نہیں کی۔ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے کسی کو ان سے فوقیت حاصل نہیں تھی، عثمان دارمی کا قول ہے: میں نے ابن معین سے کہا: حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کرنا آپ کو زیادہ پسند ہے یا حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: میں نے طلب علم میں ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، عبدالملک بن ابجر نے بحوالہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا، وہ فتویٰ میں قاضی شریح سے بڑھ کر تھے، اور قاضی شریح قضاء میں ان سے بڑھ کر بصیرت رکھتے تھے۔

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: بحوالہ ابواسحاق، حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے حج کیا اور سوائے سجدہ کی حالت کے نہ سوئے۔

مجالد نے بحوالہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ، انہوں نے مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے کہا: مسروق بن اُجدع۔ انہوں نے فرمایا: اجدع شیطان کا نام ہے، تم ابن عبدالرحمٰن ہو۔ عجلی نے فرمایا: کوفی، تابعی، ثقہ ہیں۔ حضرت عبداللہ کے ان اصحاب میں سے ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور فتویٰ دیتے تھے۔ ابونعیم کا قول ہے: ۶۲ھ میں وفات پائی، دوسرے راویوں نے ۶۳ھ ان کی تاریخ وفات بتائی ہے، یہ جمہور کا قول ہے۔

ہارون بن حاتم نے بحوالہ فضل بن عمرو فرمایا: تریسٹھ (۶۳) سال زندہ رہے، اسی طرح فرمایا: شاید ان کی عمر ستر (۷۰) سال ہے جیسا کہ ابن مدینی کے قول سے گزر چکا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔

۸۴۱۰ مسروق بن اوس

بن مسروق تمیمی، پھر حنظلی۔ بعض کا قول ہے: اوس بن مسروق، پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جہاد کیا، انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان سے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: ''تمام انگلیاں ان میں برابر ہیں کہ ان کی دیت دس، دس اونٹ ہوں''۔ ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۴۱۱ مسروق بن حُجر

بن سعید کندی، مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ مخضرمی ہیں۔ ان کے اشعار نقل کیے: ع

''کیا میری طرف سے شعیب کو بنانے والا کوئی ہے، کیا سارا زمانہ تمہارے نزدیک جدید ہے''۔

۸۴۱۲ مسروق بن ذی الحارث ھمدانی

ثم الارحبی، وثیمہ نے کتاب الردّہ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جب ابن ذی المشعار ہمدانی کو معلوم ہوا جو اپنے علاقے کے بادشاہ تھے کہ ان کی قوم نے جب مرتد ہونے کا ارادہ کیا، تو وہ ان کے درمیان کھڑے ہو کر انہیں اسلام پر ثابت قدم رہنے کی ترغیب دینے لگے تو مسروق بن ذی الحارث الارحبی اشارہ کر کے کہنے لگے: اے شاہ! آپ کی طرف سے قریش کو آپ کی قوم کا مجھ جیسا آدمی ہی پیغام پہنچا سکتا ہے، لہٰذا آپ مجھے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، وہ وہاں پہنچ کر

کہنے لگے: خلیفہ رسول اللہ ﷺ! میرے پیچھے کچھ ایسی قومیں رہ گئی ہیں جنہوں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کیا ہے نہ کہ لوگوں کے لیے اور اپنی طویل تقریر بیان کی، جس میں اشعار بھی کہے، جن میں سے چند ایک یہ ہیں: ع

''ہر کام چاہے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، اس پر میں صبر کر سکتا ہوں سوائے نبی ﷺ کے جو سفید رنگ والے ہیں، اے وہ شخص! جو حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے والا ہے، تو ہی تصدیق کرنے والا اور تصدیق کیا ہوا ہے، یہ حکومت و دین کا معاملہ تمہی لوگوں کا حصہ ہے، سو اسے مضبوطی سے تھامو اور لوگوں کی نجات کی طرف رہنمائی اور قیادت کرو''۔

۸۴۱۳ مسعود بن خالد

مالک بن ربعی بن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم التیمی دارمی۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، وہ لیلیٰ کے والد ہیں جو علی کی زوجہ ہیں۔ زبیر بن بکار رحمۃ اللہ علیہ اور ہشام بن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے، وہ دونوں فرماتے ہیں: وہ ابوبکر اور عبداللہ کی والدہ ہیں جو علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ کے بیٹے ہیں۔

۸۴۱۴ مسعود بن مُعَتِّب تجیبی

مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں مخضرمی ہیں، اور ان کا شعر نقل کیا ہے: ع

''جب میں تجیب میں آواز دیتا ہوں تو مجھے حملہ آور شیر اور مددگاروں کا بڑا گھر جواب دیتا ہے۔ یہ لوگ گویا موت ہیں، زندہ جنگ نہیں کرتے جہاں بھی ہوتے ہیں ہلاک کر دیتے ہیں''۔

۸۴۱۵ مسعود ثقفی [1]

انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، ابوموسیٰ نے مختصر ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۴۱۶ مسفع

ابن باکوراء، ابوعبید، قاسم بن سلام نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف حضرت جریر بن عبداللہ بجلی کے ہاتھ خط لکھا۔

۸۴۱۷ مسلم بن عقبہ

بن رباح بن اسعد بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن یربوع بن غیظ بن مرہ بن عوف مری، ابوعقبہ ہیں، یزید بن معاویہ کی طرف سے اس لشکر کے سردار تھے جس نے مدینہ میں حرہ کے دن جہاد کیا۔ ابن عساکر [2] نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کی لڑائی میں شریک ہوئے، پیادہ فوج کے امیر تھے، ان کے دور نبوی پانے کے بارے میں معتبر روایت وہ ہے جو انہوں نے محمد بن سعد کے طبقات میں بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ ان کی اسانید سے نقل کی

---

[1] تجرید (۷۳/۲) [2] مختصر تاریخ دمشق (۲۹۲/۲۴)

ہے کہ جب یزید بن معاویہ کو معلوم ہوا کہ اہل مدینہ نے ان کے گورنر کو مدینہ سے نکال دیا ہے اور اسے عہدے سے معزول کر دیا ہے، تو اس نے لشکر بھیجا اور اس پر مسلم بن عقبہ مری کو امیر بنایا، اس وقت وہ نوے (۹۰) برس سے زیادہ تھے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ عہد نبوی میں وہ ادھیڑ عمر تھے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے اہل مدینہ کے قول اور فعل کو بہت برا کہا، اس نے ہر چھوٹے بڑے شخص کو بے دریغ قتل کیا یہاں تک کہ ان کا نام حد سے تجاوز کرنے والا پڑ گیا، اس نے قتل عام کے لیے تین دن مدینہ کو مباح کر دیا، لشکر لوٹ مار، قتل، زنا، پھر قتل کی ممانعت کر دی گئی، اور باقی لوگوں نے یزید بن معاویہ کے لیے عبید کے ہاتھ پہ بیعت کر لی، پھر لشکر مکہ روانہ ہوا تا کہ یزید کی بیعت نہ کرنے کی وجہ سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرے، اسے جلد ہی موت نے آلیا اور وہ راستے میں مرگیا۔ یہ ۶۳ھ کا واقعہ ہے۔ لشکر مکہ کی طرف بڑھتا رہا، انہوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا، اور جبل ابوقبیس پر منجنیق نصب کر لی، پھر انہیں یزید بن معاویہ کی موت کی خبر پہنچی تو لشکر لوٹ گیا، اللہ تعالیٰ مومنوں کا لڑائی میں کافی ہوا۔ [1] تاریخ کی کتابوں میں یہ قصہ مشہور ہے۔ اگر ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو میں اس کا ذکر نہ کرتا، جیسا کہ عبدالرحمٰن بن ملجم کے حالات میں یہ عذر پیش کر چکا ہوں کہ میں اس طرح کے حضرات کے ذکر سے قاصر ہوں۔

۸۴۱۸ مسلم بن ھانی [2]

شریح بن ھانی کے بھائی ہیں: شریح کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن قانع رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نام مسلمہ بتایا ہے، مشہور مسلم ہے۔ واللہ اعلم

۸۴۱۹ مسلم خزاعی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، اور حضرت معاذ بن جبل اور ابودرداء رضی اللہ عنہما سے سنا، ابوزرعہ دمشقی نے طبقہ علیاء میں جو طبقہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہے، ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۴۲۰ مِسْمَع

ابوجعفر طبری نے ان کا ذکر کیا ہے کہ مرتدین کے قتال میں وہ حضرت علاء بن حضرمی کے ساتھ تھے۔ مرتدین کی جنگ میں شامل تھے۔ انہوں نے بہت سے مواقع میں ان سے مدد لی، مرتدوں کے بڑے جانی دشمن تھے۔ ابن فتحون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، میں اس کو بعید نہیں سمجھتا کہ وہ مالک بن مسمع کے والد ہوں جو بکر بن وائل کے اموی حکومت میں اسلام کے شروع میں بصرہ میں امیر تھے۔

۸۴۲۱ مِسْوَر

ابن عمرو، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابوجعفر طبری نے ذکر کیا ہے کہ اہل نجران کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی تو

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (۲۹۳/۲۴) [2] اسد الغابہ (۴۹۱۲) تجرید (۷٦/۲)

انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے اس عہد کی تجدید کے بارے میں پوچھا جو ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا اور ان کے لیے جدید عہد لکھوایا، ان میں مسور بن عمرو بھی تھے۔

۸۴۲۲ مُسوَّر

ابن یزید جذامی ہیں، ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: فتح مصر میں شریک تھے، سعید بن عفیر نے جذام کے معزز لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن یونس کے قول پر اضافہ نہیں کیا، بلکہ ان کی سند کو سعید بن عفیر تک لے گئے ہیں، جو کچھ انہوں نے ذکر کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ وہ اس قسم میں سے ہیں۔

۸۴۲۳ مسهر بن خالد

بن جُندب بن مُنقِذ بن حُر بن نکرۃ عبدی نکری، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کے بیٹے قیس حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب وہ طف مقام میں ٦۰ ھ میں شہید ہوئے۔

۸۴۲۴ مسهر بن نعمان

بن عمرو بن ربیعہ بن تیم بن حارث بن مالک بن عبید بن خزیمہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن عائذہ قریش، ان کا شمار بنو ربیعہ بن ذُہل میں شیبان میں ہے، بعض کا قول ہے: وہ مُسْہِر بن عمرو بن عثمان بن ربیعہ بن عائذہ ہیں، مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ مخضرمی ہیں، ان کا یہ شعر نقل کیا ہے: ؏

"تمام لوگوں کے چڑھنے کے لیے سیڑھیاں ہیں، اور ہم تک سیڑھیوں کے ذریعے نہیں جھانکا جا سکتا، ہم سے ہر وحشی بدکتا ہے۔ شہر کے وحشی ہماری وحشت کی طرف نسبت کر کے ہمارے ساتھ چرتے ہیں"۔

فرماتے ہیں: انہیں مقاس العائذی کہا جاتا تھا۔

۸۴۲۵ مسیَّب بن نجبه

ابن ربیعہ بن رباح بن عوف بن ہلال بن شمخ بن فزارہ فزاری، انہوں نے زمانۂ نبوت پایا ہے، اور قادسیہ اور فتوح عراق میں ابن سعد [1] کے قول کے مطابق شریک ہوئے، انہوں نے بحوالہ حضرت حذیفہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کی۔

ان سے ابواسحاق سبیعی، عبید مُکتِب، ابوادریس مُرہبی نے روایت کیا، عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث نقل کی ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں۔

میں کہتا ہوں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی مروی حدیث ترمذی میں ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگوں میں شریک تھے، اور تواس کے ساتھ عین الوردہ کے دن شہید ہوئے۔ ابن ابوحاتم نے بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے، سلمان بن صُرَد کے ساتھ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے شہید

---

[1] طبقات الکبریٰ (٤/٢٩٨) (٦/٢١٦)

ہوئے۔ یہ ۶۵ھ کا قصہ ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کا سبب یہ ہے کہ جب یزید بن معاویہ فوت ہوگیا تو کئی قسم کی آراء سامنے آئیں، ہر ایک، ایک کونے پر جم گیا، جس جگہ کوفہ کے لوگ جمع تھے اوران سب کو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی مدد کرنے کے بجائے خاموش رہنے پر ندامت ہو رہی تھی، اور کہہ رہے تھے یہ گناہ کا دھبہ ہم سے اس صورت دُھل سکتا ہے کہ ہم آپ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کریں۔ چنانچہ یہ لوگ ایک بڑا لشکر لے کر شام کی طرف روانہ ہوگئے، تو مروان نے پہلے پہل شام پر جب غلبہ حاصل کیا تو ان کی طرف عبیداللہ بن زیاد کو لشکر دے کر بھیجا، یہ لوگ قتل ہوگئے۔ پھر مختار جب کوفہ پر قبضہ کر چکا تو اس نے ان لوگوں کے مقابلے میں لشکر روانہ کیا جنھوں نے عبیداللہ بن زیاد کو قتل کر ڈالا اور اس کے ساتھیوں کو شکست دی، جس کا واقعہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے۔

۸۴۲۶ المسیّب بن نجبه

دوسرے ہیں: ابن عساکر رحمہ اللہ کا قول ہے: انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا۔

عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی نے فتوح شام میں ان کا ذکر کیا ہے، بعض کا قول ہے: مجھ سے حارث بن کعب نے بحوالہ قیس بن ابوحاتم روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میتب ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ جیلہ مقام پر تھے، ان میں سب سے زیادہ احمس قبیلے سے تھے، ان کی تعداد تقریباً دوسو (۲۰۰) آدمی تھی۔ طی قبیلے سے ایک سو پچاس (۱۵۰) آدمی تھے۔ ذبیان سے تقریباً دوسو (۲۰۰) مرد تھے، ان میں مسیّب بن نجبہ تھے، مہاجرین اور انصار میں سے تین سو (۳۰۰) نفوس تھے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے آدھے شہسواروں پر حضرت میتب کو اور دوسرے نصف پر بنوبکر بن وائل [1] کو مقرر کر دیا۔

میں کہتا ہوں: ابن عساکر رحمہ اللہ نے یہ قصہ میتب بن نجبہ فزاری کے سوانح میں نقل کیا ہے۔ میرا غالب گمان ہے کہ یہ کوئی اور ہیں اور یہ کہ حدیث مرسل ہے۔

باب میم کے بعد شین

۸۴۲۷ مشجعه بن نضر بغوی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کے بھائی قرہ بن نضر کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۴۲۸ مشرح بن عبدکلال حمیری

حارث کے بھائی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لائے، ابوحسن مدائنی کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اوران کے بھائیوں حارث اور نعیم کی طرف خط لکھا: جب تک تم اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھو گے اور اللہ کو وحدہٗ لاشریک مانو گے تو

[1] مختصر تاریخ دمشق (۳۱۵/۲۴)

سلامت رہو گے۔ آپ نے اپنا خط عیاش بن ابی ربیعہ کے ہاتھ بھیجا، وہ اس پر ایمان لے آئے اور انہوں نے ان لوگوں کا زائد مال لے لیا اور وہ تین تھے جب وہ ان کے پاس حاضر ہوتے تو انہیں سجدہ کرتے اور وہ اونٹوں میں سے تھے جنہیں وہ ہانک کر لے گئے۔

۸۴۲۹ مشعار بن ذی المشعار همدانی

وثیمہ بن فرات نے کتاب الردّہ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمدان کے سادات میں سے ہیں، وہ اس کی ایک جانب تھے، جب ان کی قوم نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو وہ ان میں کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے، وہ دیندار تھے اور انہیں مرتد ہونے سے منع کیا، اور اس بارے میں اشعار کہے، اس قسم میں حضرت مسروق بن ذی الحارث میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب میم کے بعد ضاد

۸۴۳۰ مُضَرِّس بن انس

بن خراش بن خالد محاربی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور فتوح عراق میں شریک تھے، مدائن میں شہید ہوئے، ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ اور پھر بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۴۳۱ مُضَرِّس بن عُبید

بن محیی بن ربیعہ بن سعد بن مالک تمیمی، مخضرمی ہیں، انہوں نے جاہلیت اور اسلام کا زمانہ پایا، ان کا بیٹا توبہ بن مضرِّس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور بعد کے زمانے میں تھا، وہ شاعر اور بہادر تھے، ابن سعید یشکری نے اپنی کتاب اخبار اللصوص من العرب و اشعار میں ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم کے بعد طاء

۸۴۳۲ مُطَرِّف بن مالک [1]

ابو رباب، مجھے معلوم نہیں کہ انہیں دیدار حاصل ہو، حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ فتح تُستر میں شریک تھے۔
ان سے زُرارہ بن ابو اوفی نے روایت کی، ان کی اس بارے میں حدیث ہے، ابو عمر [2] نے اسی طرح مختصر ان کا ذکر کیا ہے، خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: ابن مالک بن قشیر بن کعب، اس طرح تاریخ ابن عساکر میں ہے: یہ بہتر نہیں ہے۔ شاید اس میں ہو: بنو قشیر بن کعب سے ہیں، مالک اور قشیر بن کعب میں دو یا تین واسطے ہیں۔
میں تاریخ ابن ابی خیثمہ میں ان کے قصے سے واقف ہوں، فرماتے ہیں: ہم سے ہدبہ نے روایت کیا، حضرت ابو بکر بن ابو شیبہ نے اپنی تصنیف میں فرمایا: ہم سے عفان نے روایت کیا، ابو بکر بن ابو داؤد کی کتاب الشریعہ میں ہے، فرماتے ہیں: ہم سے دقیق

---

[1] اسد الغابہ (٤٩٤١) استیعاب (٢٤٣٩) تجرید (٧٩/٢) [2] استیعاب (٤٥٧/٣)

نے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عفان نے روایت کیا، وہ دونوں فرماتے ہیں کہ ہم سے ہمام نے بحوالہ قتادہ، انہوں نے زُرارہ بن ابواُوفی سے، انہوں نے مطرِّف بن مالک سے روایت کیا کہ میں اشعری کے ساتھ فتح تُستر میں شریک تھا، ہمیں بازار میں دانیال علیہ السلام کا تابوت مل گیا، ان کے ساتھ کتان کی دو چادریں تھیں، ساتھ ہی ہمیں ایک ڈبہ ملا، جس میں کتاب تھی، سب سے پہلے یہ چیزیں بَلْعَنبر کے حُرقوص نامی شخص کو نظر آئیں، ہمارے ساتھ نعیم نامی نصرانی مزدور تھا، اس نے کہا: میرے ہاتھ یہ ڈبہ اور جو کچھ اس میں ہے بیچنا ہے، اشعری اور اس کے ساتھیوں نے اس کتاب کا بیچنا ناگوار سمجھا، پھر ہم نے دو درہم میں ڈبہ اس کے ہاتھ فروخت کر دیا اور کتاب بھی اسے دے دی۔ اشعری رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو انہوں نے جواباً لکھا کہ اللہ کے ایک نبی نے دعا کی تھی کہ انہیں مسلمانوں کے علاوہ کوئی چھونے نہ پائے، چنانچہ انہوں نے جنازہ پڑھ کر تابوت دفن کر دیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ مطرف بن مالک نے فرمایا: پھر میرا ارادہ ہوا کہ میں بیت المقدس [1] کی زیارت کروں.... پھر ایک واقعہ ذکر کیا جسے میں ان شاء اللہ حرف نون میں نعیم کے حالات میں ذکر کروں گا۔

اسی طرح ابن ابی داؤد نے بطریق ہشام، بحوالہ محمد بن سیرین، انہوں نے ابورباب سے نقل کیا ہے: میں پانچ لوگوں میں سے پانچواں تھا۔ جن لوگوں کے سپرد تُستر کا قبضہ تھا، ایک شخص آ کے کہنے لگا: جو چیزیں میرے پاس ہیں کیا تم لوگ انہیں میرے ہاتھ بیس درہم میں فروخت کرتے ہو؟ چادر کے نیچے اس نے کچھ چھپا رکھا تھا، ہم نے کہا: ٹھیک ہے، اگر سونا یا چاندی یا کتاب اللہ نہ ہو۔ اس نے کہا: ہے تو اللہ کی کتاب لیکن تم لوگ اسے نہیں پڑھ سکتے میں اسے پڑھ سکتا ہوں، چنانچہ اس نے ایک ٹوکری سے تورات کا نسخہ نکالا، تو ہم نے اسے وہ کتاب دے دی اور وہ مٹکا یا ٹوکرا لے کر قمیص میں ڈال دیا تو اس نے ہم سے دو درہم میں خرید لیا۔

مطرف کی ابودرداء کے حوالے سے روایت ہے، اسے عبدالرزاق [2] نے اپنی تصنیف میں بحوالہ معمر، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے محمد سے، ان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے درد کی وجہ سے گناہوں کے جھڑنے اور مومن سے خطا سرزد ہونے کے بارے میں حدیث ذکر کی، بخاری رحمہ اللہ [3] فرماتے ہیں: مطرف بن مالک ابورباب قشیری حضرت اشعری کے ساتھ تُستر کی فتح میں شریک تھے۔

ان سے زُرارہ بن ابواُوفی اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہے، ہم نے ان کی روایت بحوالہ ابودرداء نقل کی ہے، ان کی مَعْقِل بن یسار اور کعب اَحبار سے بھی روایات ہیں۔

ان سے ابوعثمان نہدی نے بھی روایت کی، نسائی رحمہ اللہ کنیتوں میں فرماتے ہیں: بصری اور ثقہ ہیں۔

۸۴۳۳ مُطیر بن اشیم

بن قیس اسدی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، عبداللہ بن زبیر اسدی جو شاعر ہیں کے چچا ہیں۔ مرزبانی رحمہ اللہ نے معجم الشعراء میں ان کے اشعار نقل کیے ہیں، جن میں وہ علقمہ بن وہب بن قیس جو ان کے چچا زاد ہیں کا مرثیہ کہتے ہیں: ع

"میرے پاس موت کی خبر آئی، میں نے اسے بات کی سچائی کی وجہ سے جھوٹا قرار دیا اور میں جھوٹ نہیں بولتا"۔

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (۳۵۱/۲۴) [2] مصنف عبدالرزاق (۲۰۳/۳) [3] تاریخ کبیر (۳۹۶/۴)

باب میم کے بعد عین

۸۴۳۴ معاذ بن یزید[1]

بن صعق عامری، وثیمہ نے کتاب الردہ میں ان کا ذکر کیا ہے، انہیں اپنی قوم میں ایک مقام حاصل تھا، فرماتے ہیں: جب ان کی قوم نے ارتداد کا پختہ ارادہ کرلیا تو انہوں نے اپنی قوم کو جمع کیا اور ایک طویل خطاب کیا جس میں انہیں اسلام کی طرف لوٹ آنے کی رغبت دلائی، اور ارتداد کی برائی بیان کی، انہوں نے کہا: اے ہوازن کی جماعت! تم نے اسلام میں پانچ لغزشیں کھائی ہیں، اللہ کی قسم! یا تو تم جس دین سے نکلے ہو اس میں ضرور لوٹ جاؤ گے یا تمہارے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو اہل بدر کے ساتھ ہوا ہے۔ لیکن ان لوگوں نے ان کی یہ نصیحت قبول نہ کی۔ چنانچہ یہ اپنے اہل وعیال اور اپنے زیرنگیں لوگوں کو لے کر روانہ ہوگئے، اس موقع پر یہ اشعار کہے: ع

"بنی عامر! تم لوگ اللہ سے کہاں بھاگ کر جاؤ گے، اللہ پر تو کوئی غالب نہیں آسکتا، تم لوگوں نے (پہلے تو) اپنے اموال کی زکوٰۃ روکی، اور پھر نماز چھوڑ دی جو زیادہ تعجب خیز ہے۔ جو حق تمہارے پاس پہنچا تم نے اسے جھٹلایا اور یاد رکھو تکذیب کرنے والا بڑا جھوٹا ہوتا ہے"۔

۸۴۳۵ معاویہ بن جون کندی

وثیمہ نے کتاب الردہ میں ذکر کیا ہے کہ جاہلیت میں وہ اپنی قوم کے خطیب تھے اور انہوں نے ارتداد میں انہیں ڈرایا لیکن انہوں نے ان کی بات کو قبول نہیں کیا۔

۸۴۳۶ معاویہ بن حارث

بن ثعلبہ نخعی، حفص بن غیاث بن طلق کوفی کے دادا ہیں، ابن خلفون کی کتاب میں حفص بن غیاث کے سوانح میں ہے کہ ان کے یہ دادا معاویہ قادسیہ میں شریک تھے۔ جوزرقی کی کتاب اُربعین سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۸۴۳۷ معاویہ بن حرمل حنفی

مسیلمہ کذاب کے داماد تھے، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، مسیلمہ کے ساتھ فتنۂ ارتداد میں شریک تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تائب ہوکر آئے۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق جُریری، بحوالہ ابوعلاء، انہوں نے معاویہ بن حرمل سے نقل کیا ہے: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: یا امیر المومنین! میرے خلاف کاروائی ہونے سے پہلے تائب ہوکر آیا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: معاویہ بن حرمل، مسیلمہ کا داماد ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اور اہل مدینہ کے بہترین گھر میں ٹھہرو۔ فرماتے ہیں: میں تمیم داری کے ہاں ٹھہرا، اسی اثناء میں ہم باتیں کررہے تھے کہ حرہ سے ایک آگ نکلی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمیم کے پاس آئے اور فرمایا:

---

[1] اسد الغابہ (۴۹۶۷) تجرید (۸۲/۲)

اے تمیم! جاؤ، انہوں نے کہا: میں کہاں اور یہ کہاں۔ آپ کو یہ خوف نہیں کہ مجھ سے یہ کام ہو سکے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے آپ کو حقیر جانا، پھر وہ اٹھے اور اس آگ کو ہٹا دیا، یہاں تک کہ جس جگہ سے وہ نکلی تھی، اس میں وہ داخل کر آئے اور خود بھی اس جگہ اُتر گئے، پھر باہر آ گئے، آگ نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

٨٤٣٨ معاویہ بن عمران

بن ضمضم حردی۔ انہوں ؓ نے نبوت کا زمانہ پایا اور فتح مصر میں شریک تھے، یہ ابن یونس کا قول ہے۔ واللہ اعلم!

٨٤٣٩ معاویہ عقیلی

انہوں نے زمانۂ نبوت پایا، سیف نے فتوح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے فیروز دیلمی وغیرہ کے بیٹوں کو چھڑایا جس وقت قیس بن مکشوح ان پر غالب آ گیا اور انہیں یمن سے جلاوطن کر دیا۔ فیروز نے بنوعقیل سے مدد مانگی، ان کے سردار کا نام معاویہ تھا، تو وہ قیس کے لشکر کے سامنے ہوئے، انہیں شکست دے دی اور عیال چھڑا لیے۔ فیروز نے معاویہ جن کا ذکر ہے اور بنوعقیل کی اشعار میں مدح کی۔

٨٤٤٠ معاویہ (بےنسبت)

رافعی نے بیان کیا ہے کہ ان کے بارے میں کہا گیا کہ حدیث فاطمہ بنت قیس میں ان کا ذکر ہے، فرماتی ہیں: معاویہ اور ابوجہم خطبانی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ مفلس ہیں، ان کے پاس مال نہیں ہے....''۔ (الحدیث) ✿ یہ معاویہ بن ابوسفیان نہیں ہیں جو خلیفہ تھے بلکہ دوسرے ہیں۔

نووی رحمہ اللہ کا قول ہے: یہ صریح غلط ہے، صحیح مسلم میں یہ حدیث معاویہ بن ابوسفیان کے بارے میں ہے۔ واللہ اعلم

٨٤٤١ معاویہ بن جعفر

بن قُرط بن عبد یغوث بن کعب نخعی، مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ مخضرمی ہیں، ان کے اشعار ذکر کیے ہیں: ؎

''ہم نے گھوڑوں کے دوڑنے کے وقت سنان اور ایسے ساتھیوں کو چھوڑا جن کے چہروں پر آنسو تھے''۔

بعض کا قول ہے: ابن دارۃ کے نام سے مشہور تھے۔

٨٤٤٢ معبد بن مُرّہ عجلی

سیف اور طبری رحمہ اللہ نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جنہیں حضرت سعد بن ابووقاص نے دین اور رائے میں پختہ ہونے کی وجہ سے انتخاب کیا تھا اور انہیں قادسیہ کے واقعے سے پہلے رستم کی داعی بنا کر بھیجا تھا، فرماتے ہیں: حضرت معبد عرب کے ہوشیار لوگوں میں سے تھے۔

✿ ہیثمی موارد الظمآن (١٢٤٢)

۸۴۴۳ معدان ثعلبی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اپنی زوجہ کے مسلمان ہونے کے بعد اسلام لائے وہ ان کی عدت پوری ہونے سے پہلے اسلام لے آئے، اس لیے وہ ان کی طرف لوٹا دی گئیں، ان کا اس بارے میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ ہے، اسے زبیر بن بکار نے بحوالہ ان کے چچا نقل کیا ہے۔

۸۴۴۴ معدان بن جوّاس

ابن فروہ بن سلمہ بن منذر بن مضرّب بن معاویہ بن عامر بن سلمہ بن شکامہ بن شبیب بن سکون سکونی، ان کے والد شاعر تھے، صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر نہیں ایسا معلوم ہوتا ہے وہ اسلام لانے سے پہلے وفات پا گئے، رہے ان کے بیٹے تو انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، یہ وہی ہیں، جنہوں نے ربیع بن زیاد کلبی جو "فارس عرادہ" کے نام سے معروف ہیں کے خون کا بدلہ اپنے ذمہ لے لیا تھا۔ وہ بنو عدی بن حبان سے تھے، انہیں بنو ابو ربیعہ بن ذہل بن شیبان نے قتل کیا، وہ معدان کے ماموں تھے، یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا واقعہ ہے، پھر معدان کھڑے ہوئے اور ان کے خون کا بدلہ اپنے ذمے لیا، اور یہ شعر پڑھا: ؏

"میں نے اپنے ماموؤں کو جبکہ انہوں نے جلدی کر لی، موت سے بچا لیا اور صورت حال یہ تھی کہ ان کے درمیان منشم عورت کی دشمنی پھیل چکی تھی"۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ عوتشاء وا کا مطلب تسارعوا ہے۔ منشم عطر بیچنے والی تھی۔

میں کہتا ہوں: یہ شعر قصیدہ زہیر بن ابو سلمیٰ سے لیا ہے، جس میں ہرم بن سنان اور ان کے بھائی کی تعریف کی ہے، اس میں کہتے ہیں: ؏

"تم دونوں نے عبس اور ذبیان کا اس وقت تدارک کیا جب وہ فنا ہو گئے اور ان کے درمیان منشم کا عطر پھیل گیا"۔

۸۴۴۵ معدیکرب مشرقی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سماع کیا، یعقوب بن قتیبہ نے اپنے مسند کبیر میں مسند صدیق میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو نعیم فضل بن دُکین نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے سفیان نے بحوالہ ان کے والد، انہوں نے ابوالضحیٰ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معدیکرب سے شعر سنانے کی خواہش ظاہر کی، پھر ان سے فرمایا: آپ پہلے شخص ہیں جس سے میں نے اسلام میں شعر سنانے کی خواہش ظاہر کی، اسے خطیب نے بطریق یعقوب بن شیبہ نے نقل کیا ہے، اور ان کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ تلبیہ کے بارے میں ان کی ایک اور حدیث ہے۔ خطیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: حدیث تلبیہ کے راوی عمرو بن معدیکرب ہیں جو مشہور شہسوار ہیں، بات یہی ہے جو انہوں نے کہی۔

۸۴۴۶ معدی بن ابو حمیضہ وداعی

ان کے بھائی منذر کے سوانح میں ان کا نسب آئے گا، اپنے بھائی کی طرح انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کا

عبدالملک نامی بیٹا تھا۔ جو کسریٰ کے مشابہ تھا، عجم اس کی تعظیم کرتے اور اسے بتاتے کہ وہ کسریٰ کی طرح ہے، ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ذکر کیا ہے۔

۸۴۴۷ مُعَرِّم حارثی

عسکری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور صرف خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں مدینہ آئے۔

۸۴۴۸ معضد بن یزید عجلی ✱

ابو یزید کوفی، ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے: انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا۔
میں کہتا ہوں: ابونعیم نے حلیہ میں مُرَّہ بن شراحیل سے ایک عنوان سے پہلے اور عمرو بن میمون اودی کے ایک عنوان کے بعد ان کا ذکر کیا ہے، وہ دونوں اس قسم میں سے ہیں، فرماتے ہیں: مجھے ان کی متصل سند معلوم نہیں، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے زہد میں صحیح سند سے بحوالہ علقمہ نقل کیا ہے کہ انہیں ایک چادر ملی اس پر معضد کا خون لگا ہوا تھا، انہوں نے اسے دھویا، اس خون کا اثر باقی رہا، وہ اس چادر میں نماز پڑھا کرتے تھے، فرماتے: مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ اس میں معضد کا خون لگا ہو۔
عبدالرحمٰن بن یزید نخعی کے طریق سے صحیح سند سے اسی طرح مروی ہے، فرماتے ہیں: میں ایک لشکر میں نکلا، اس میں علقمہ، یزید بن معاویہ نخعی، عمرو بن عتبہ اور معضد تھے، عمرو بن عتبہ نکلے، ان پر جبہ تھا، انہوں نے کہا: کیسا اچھا خون ہے جو اس پر گرے، پھر انہیں ایک پتھر لگا، جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ پھر اس سے وفات پا گئے، حضرت معضد نکلے، انہیں پتھر لگا، جس نے انہیں زخمی کر دیا، وہ اسے اپنے ہاتھ میں اٹھا کر کہنے لگے: یہ چھوٹا ہے، اللہ تعالیٰ چھوٹے میں بھی برکت دیتا ہے، پھر وہ اس سے فوت ہو گئے، ہم نے انہیں دفن کر دیا۔

۸۴۴۹ معقل بن أعشی

بن نباش، وہ ابیض الرکبان کے نام سے مشہور ہے، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، اہل فارس کے ساتھ جنگ میں ان کے بہت سے کارنامے ہیں۔ وہ ۱۲ھ اور اس کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۴۵۰ معقل بن خداج طائی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، وثیمہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اس دن اچھے جوہر دکھائے اور وہاں شہید ہوئے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

✱ اسد الغابہ (٥٠٢٤) تجرید (٨٧/٢)

۸۴۵۱ مَعقل بن ضرار

وہ شماخ ہیں، شین میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۴۵۲ معقل بن قیس ریاحی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: تُستر کی فتح میں حضرت عمار بن یاسر نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس، اور بنو ناجیہ کے پاس جب وہ مرتد ہو گئے تھے، بھیجا۔

یعقوب بن سفیان نے جمل کے دِن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے امراء میں ان کا ذکر کیا ہے، ہیثم بن عدی کا قول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپاہی تھے، خلیفہ بن خیاط نے ذکر کیا ہے کہ مستورِد بن علّقہ یربوعی خارجی نے انہیں جب وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد نکلے تو مبارزت کی، ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا، یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۴۲ھ کا واقعہ ہے۔

طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بعد ۳۹ھ ان کا سن وفات بتایا ہے۔

۸۴۵۳ مُعمّر بن کلاب زمانی

وثیمہ نے رِدّہ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مسیلمہ اور بنوحنیفہ کو وعظ کرنے والوں میں سے تھے، انہیں ارتداد سے روکا، فرماتے ہیں: ثمامہ بن اثال کے پڑوسی تھے، جب انہوں نے ان کا کہنا نہ مانا تو مدینہ میں اقامت اختیار کی، ثمامہ نے انہیں منع کیا یہاں تک کہ واپس لے گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمامہ کی لڑائی میں شریک تھے، ابوعلی غسانی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۴۵۴ معن بن اوس

بن نصر بن زیادہ بن اُسعد بن تُحیم بن ربیعہ بن عداء بن ثعلبہ بن ذُوَیب بن سعد بن عداء بن عثمان بن عمرو بن اُدّ بن طابحہ، ام عثمان کا نام مُزَینہ بنت کلب بن وبرہ تھا۔ وہ ان پر غالب آ گئیں، تو وہ لوگ ان کی طرف منسوب ہو گئے۔ مزنی مشہور شاعر تھے، ابوفرج اصبہانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔[1] فرماتے ہیں: اچھے شاعر اور وجیہہ تھے، اسلام اور جاہلیت کا زمانہ پایا، انہوں نے حضرت عبداللہ بن جحش وغیرہ کی مدح کی ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وفد کے ساتھ، اپنے کام میں مدد طلب کرنے آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس قصیدے سے مخاطب کیا، جس کا مطلع یہ ہے: ع

''خیال اسے پیاسوں کی سرزمین میں لے گیا، پھر اس کے دونوں ساتھی سو گئے، اور وہ نہیں سویا''۔

فرماتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک طویل عمر ملی، یہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ اس اونٹنی پر لعنت کرے جو مجھے سوار کرا کے تیرے پاس لائی۔ انہوں نے کہا: اور اس کے سوار پر بھی۔ فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: جاہلیت اور اسلام میں مزنی شعراء کو فضیلت حاصل ہے، انہوں نے مشہور قصیدہ لامیۃ العجم کہا، جس کا مطلع

[1] الأغانی (۱۰/۱٦۲)

یہ ہے: ع

"مجھے میری زندگی کی قسم! مجھے معلوم نہیں لیکن پھر بھی مجھے خدشہ ہے کہ ہم میں سے پہلے کس پر موت کا حملہ ہوگا، اگر تم اپنے بھائی سے انصاف کا معاملہ نہیں کرو گے تو تم اسے اگر اس میں کچھ عقل ہوئی تو قطع تعلقی پر مجبور پاؤ گے"۔

اسی میں کہتے ہیں: ع

"جب میرا دِل کسی چیز سے بیزار ہو جاتا ہے تو پھر کبھی بھی اس چیز کی طرف میلان نہیں کرتا"۔

مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: حضرت عبداللہ بن ربیع کے دودھ شریک بھائی اور ان کے ساتھی تھے۔ وہ آخری عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کو فضیلت دیتے تھے، فرماتے اہل جاہلیت کا سب سے بڑا شاعر زُہیر بن ابوسلمی، اور اہل اسلام کا سب سے بڑا شاعر ان کا بیٹا کعب اور معن بن اوس ہیں۔

۸۴۵۵ معن بن حاجر

وہ اور ان کا بھائی طریفہ اہل ارتداد کے ساتھ قتال میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ تھے، سیف نے فتوح میں ان کے واقعات ذکر کیے ہیں۔

۸۴۵۶ مِعّیہ

بن حُمام مرّی، حصین بن حمام کے بھائی ہیں۔ ان کے بھائی کے سوانح میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔ مرزبانی نے ان کے اشعار نقل کیے ہیں، جس میں وہ اشعار میں اپنے بھائی کا مرثیہ کہتے ہیں: ع

"کون میت کے کھانے میں اپنے پڑوسی کو نہیں بلاتا جب الفت کرنے اور کھانے والا پڑوسی مسلمان ہو چکا ہو، کون ہے اور کس کے ذریعے اس کے بعد نقصان کو ختم کرنے کی درخواست کی جائے گی جبکہ ہم میں کئی آلام و مصائب اتر چکے ہیں"۔

میں کہتا ہوں: میں نے ان کا ذکر اس لیے کیا ہے، کیونکہ ان کے بھائی اگر وفاتِ نبوی سے پہلے فوت ہوگئے تھے تو جائز ہے کہ معیہ بھی اسلام لے آئے تھے، اور اس کی بھی گنجائش ہے کہ اسلام نہ لائے ہوں اور کفر پر ہی مرے ہوں، لیکن پہلے حصین کے حالات میں بیان ہو چکا ہے کہ حصین کا ایک بیٹا تھا جو ان کے بھائی معیہ کے ہم نام تھا اور اسی سے ان کی کنیت تھی، تو یہ عنوان ان کا ہوگا۔ اور اگر حصین کی وفات، وفات نبویہ کے بعد ہوئی ہے تو ان کے دونوں بھائی اس قسم میں شامل ہیں۔

باب میم کے بعد غین

۸۴۵۷ مغیرہ بن ابوصُفرہ ازدی

ابوعلی بن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابوصفرہ کے سوانح میں جوان کے والد ہیں، ایسی بات ذکر کی ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کی اولاد کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: اٹھارہ لڑکے، آخر میں میرے ہاں بیٹی کی ولادت ہوئی میں نے اس کا نام صُفرَہ رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ابوصفرہ ہو''۔

ابوعمر نے ابوصفرہ کے سوانح میں فرمایا: وہ وفد میں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، ان کے پاس ان کے دس لڑکے تھے، ان میں سے سب سے چھوٹے کا نام مُہلّب تھا۔

طبری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: جب زیاد نے حکم بن عمرو کو خرسان کا امیر بنایا تو مہلّب کو لڑائی کا اور ان کے بھائی کو لشکر کے کاموں کا امیر بنایا، اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی، ابن فتحون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۴۵۸ مغیرہ بن عبداللہ

بن مُعرّض بن عمرو بن اسد بن خزیمہ، اقیشر کے نام سے معروف ہیں، ان کی کنیت ابومعرض ہے، ابوفرج اصبہانی کا قول ہے: وہ نسب کے اعتبار سے بنواسد بن خزیمہ کے دور کے رشتہ دار تھے، انہوں نے جاہلیت میں طویل عمر پائی، یہ وہی ہیں جنہوں نے اسلام کی حالت میں مسجد سماک بن خرشہ اسدی کے بارے میں کہا گیا: ؏

''ہماری مسجد کے دو کیڑے ناراض ہوگئے اور ان کی وجہ سے ہر شخص انہیں پہچان لیتا ہے اگر ہم صبح اس کی بنیاد ڈھادیں تو زمانہ بھران لوگوں کے نام مٹ جائیں''۔ [1]

لکھتے ہیں: لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ عنین تھے، انہوں نے اشعار میں اس کے خلاف اپنی تعریف کی ہے۔ چنانچہ وہ ذکر کے بارے میں کہتے ہیں، جس سے وہم ہوتا ہے کہ وہ گھوڑے کی تعریف کررہے ہیں: ؏

''میں تیز تلوار کے جوتھکا دینے والی ہو، جنگوں میں آتا جاتا ہوں اور اس کا پسینہ ٹپک رہا ہوتا ہے۔ وہ خوشی سے ایسے اڑتا ہے کہ اس کا لعاب بہہ رہا ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اس کی کھال کے ٹکڑے ہونے لگے ہیں''۔ [2]

باب میم کے بعد قاف

۸۴۵۹ مقوقس

بعد والی قسم میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[1] أغانی (۱۱/۲۵۳) [2] أغانی (۱۱/۲۵۸)

باب میم کے بعد کاف

٨٤٦٠ مکحول ❁

بعض کا قول ہے: وہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا نام ہے، یہ مقاتل بن سلیمان کی نوادر التفسیر میں مذکور ہے۔

٨٤٦١ مکلبہ بن حنظلہ ❁

بن جُوَیّہ۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، محمد بن خالد دمشقی نے کتاب فتوح الشام میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ایسی سند سے نقل کیا ہے جس میں منقولاً ان کا نام نہیں ہے فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یرموک کے دن میسرہ دستے میں تھا، کہ ہمارے پاس سے روم کے چند آدمی عربی گھوڑوں پر سوار گزرے جو روم کے مشابہ نہیں تھے، ان میں سے ایک شخص کہ یہ بات مجھے ابھی تک یاد ہے، وہ کہہ رہا تھا: اے عرب کی جماعت! نجات، وادی قری اور یثرب میں چلے جاؤ، پھر یہ اشعار کہنے لگا: ؏

''کیا ہر گھڑی تم لوگ غارت گری کرتے رہو گے جو کبھی مقام بلقاء اور کبھی مقام سدیر میں، سب کچھ دور ہوا وہ امیر آنے والا ہے، اور تاج والا، خوش نصیب بادشاہ''۔

فرماتے ہیں: میں برابر اس پر حملہ کرتا رہا، یہاں تک کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔

باب: میم اس کے بعد لام

٨٤٦٢ ملحان بن زنّار ❁

بن غطیب بن حارثہ بن سعید بن حشرج طائی، عدی بن حاتم کے باپ شریک بھائی ہے۔ ان کے ساتھ حشرج میں جمع ہوئے۔ ان دونوں کی والدہ نوار بنت رملہ بحتر یہ ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی نے فتوح میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے سعید بن مجاہد نے بیان کیا ہے کہ ملحان بن زنار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ طی کے پانچ سو یا چھ سو افراد کے ساتھ آئے اور کہنے لگے: ہم آپ کے پاس جہاد کی رغبت اور بھلائی کی حرص میں آئے ہیں، ان سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوعبیدہ کے پاس چلے جاؤ، میں تمہارے اس کے ساتھ رہنے پر راضی ہوں، چنانچہ وہ ان کے پاس چلے گئے اور ان کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوئے۔

ابن سعد ❁ کا قول ہے: عدی بن حاتم کے ماں شریک معزز بھائی تھے، ان میں قبیعس ہیں جو جاہلیت میں فوت ہو گئے، اور لام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدائن کا نائب بنایا جب وہ صفین کی طرف گئے۔ حلیس اور ملحان حضرت ملحان صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے۔

❁ اسد الغابہ (٥٠٧٤) تجرید (٢/٩٢) ❁ تجرید (٢/٩٣)

❁ اسد الغابۃ (٥٠٨١)، تجرید (٢/٩٣) ❁ طبقات الکبریٰ (٣/٥١٦)

٨٤٦٣ مُلیل

ابن ضمرہ غفاری، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور فتح مصر میں شریک تھے، یہ ابن یونس کا قول ہے۔

٨٤٦٤ مُلیح بن عوف سلمی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں راہبر تھے۔ ابن سعد نے طبقات میں بطریق حبیب بن عمرو بحوالہ ملیح بن عوف سلمی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے اپنے گھر میں لکڑی کا دروازہ لگایا ہے اور اپنے محل کے اردگرد بانس کی باڑ حفاظت کے لئے لگائی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے محمد بن مسلمہ کے ساتھ ان کی طرف بھیجا، میں شہروں میں رہبر تھا۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا کوفہ سے معزول ہونے کا واقعہ ذکر کیا۔

باب: میم اس کے بعد نون

٨٤٦٥ مُنازل

ان کا ذکر ایک ضعیف حدیث میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا ہے۔ ہم نے عمر بن محمد جمحی کے فوائد میں بحوالہ شعبی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب نے ایک شخص کو دیکھا جس کا ہاتھ مڑا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا کہ ٹیڑھا ہے۔ اس نے کہا: میرا باپ مشرک مالدار تھا، میں نے اس کے مال سے کوئی چیز مانگی تو اس نے دینے سے انکار کر دیا میں نے اس کا ہاتھ مروڑا اور اس کے مال میں سے جو مجھے ضرورت تھی وہ میں نے چھین لیا تو اس نے مجھے ان الفاظ میں بددعا دی: ع

”میرے اور تمہارے درمیان رشتہ داری کئی منزلیں طے کر چکی بالکل ایسے ہی جیسے قرض خواہ قرض کا مطالبہ کرتا ہے، میں نے اس کی پرورش کی، یہاں تک کہ بھیڑیے کی طرح مضبوط ہو گیا، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو مجھے اس کا کندھا بیل کے کندھے جیسا دکھائی دیتا ہے حالت یہ تھی کہ جب وہ بھوکا ہوتا یا روتا تو میں کھانے کی چیز خواہ وہ میٹھی ہوتی اس کے پاس لے آتا، جب اس نے میری یہ حالت دیکھی کہ میں قریب کے ایک شخص کو کوئی شخص سمجھتا ہوں اور نہ دور کے خیالات کو میں قریب کر سکتا تھا، تو اس نے میرے مال میں سے اتنا مال لے لیا اور میرا ہاتھ مروڑ دیا۔ اللہ جو اس پر غالب ہے اس کا ہاتھ مروڑ دے۔“

کہتے ہیں: امیر المؤمنین! بس میرا ہاتھ اس وقت سے مڑ گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر، یہ جاہلیت میں تمہارے باپ کی دعا ہے تو اسلام میں اس کا کیا حال ہوگا، اس کی سند میں ضعف اور انقطاع ہے۔

ابو عبید نے مجاز میں آخری شعر میں تَهَضّمني کے بجائے تظلمنی ذکر کیا ہے۔

اثرم کا قول ہے: ابو عبید کی روایت ہے، وہ منازل بن ابو منازل، فرعان بن اُعرف تمیمی ہیں۔

مرزبانی نے معجم الشعراء میں یہ قصہ فرعان کے سوانح میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بیٹے منازل کی نافرمانی کے بارے میں ایک حدیث ہے۔ اور ان کا اس کے بارے میں قول ہے: پھر پہلا شعر نقل کیا۔ یعنی جَرَتْ

رَحِمُ اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ؏

''مجھے یہ خدشہ نہیں تھا کہ میرا دشمن اتر آئے گا، کم سے کم میں یہ سمجھ رہا تھا کہ میں اس سے ڈرتا ہوں، میں نے اسے اپنی پیٹھ پر اٹھایا تھا اور بچپن میں اسے اپنے دوستوں کے قریب کیا تھا، یہاں تک کہ اس کی مونچھیں بڑی بڑی ہوگئیں، اور ان اشعار کو جن میں وَ اَطْعَمُہٗ ان الفاظ میں نقل کیا ہے: ؏

''تمہاری پرورش کی گئی یہاں تک کہ تم لمبے بھیڑیے کی طرح ہو گئے، جب کھڑا ہوتا ہے تو وہ مجھے اونٹ کی طرح کندھے دکھاتا ہے۔''

اور آخری شعر یوں نقل کیا ہے، اس نے میرے مال میں ظالم بن کے خیانت کی:

باقی اشعار اس طرح ہیں:

ابوعبیدہ نے مجاز میں کہا: ''اس نے میرا مال ظلم سے لے لیا'' یعنی اس نے میرا مال کم کیا، شاعر کا قول ہے: پھر مطلع نقل کیا، اس کے بعد ہے، اس نے میرے مال میں سے اتنا مال لے لیا اور میرا ہاتھ مروڑ دیا...... آخر تک اسے ذکر کیا۔

اُثرم کا قول ہے۔ ابوعبیدہ سے روایت کرنے والے فرعان ہیں انہوں نے اپنے بیٹے منازل کے بارے میں یہ کہا۔

اسے مرزبانی نے منازل کے سوانح میں، منازل بن ابومنازل سعدی کے قصے میں نقل کیا ہے، ابومنازل کا نام فرعان بن اعرف ہے جو بنونزال میں سے ہیں وہ بنوتمیم سے ہے وہ احنف بن قیس کا قبیلہ ہے، وہ اپنے بیٹے خلیج بن منازل کی نافرمانی کے بارے میں کہتا ہے۔ وہ اسے ابراہیم بن عربی اور یمامہ مروان بن حکم کی طرف لے گیا۔ یعنی جب وہ خلیفہ تھا: ؏

''خلیج نے میرا مال ظلم سے لے لیا، اور میری نافرمانی کی، یہ اس وقت ہوا جب میری ہڈیاں بوڑھی ہوگئیں میں اس سے مہربانی کی امید کیسے رکھو، اس کی ماں حرام قبیلہ سے ہے، اس نے مجھے حرام شے سے کبھی دھوکا نہیں دیا، میں نے اس کا انتخاب کیا اور اس سے یہ خواہش کی کہ وہ میری نسل کو بڑھائے۔ جو چیز بڑھتی ہے، اس کے کم ہونے میں کوئی تاوان نہیں، میری عمر کی قسم! میں نے اسے خوشی سے پالا، میرے بعد کوئی شخص اپنے بیٹے سے خوش نہ ہو''۔

میں کہتا ہوں: گویا اسے اپنے والد کی نافرمانی کی سزا اس کے بیٹے کی نافرمانی کی صورت میں اور ان کا ہاتھ مروڑنے سے اس کا ہاتھ ٹیڑھا ہونے سے دی گئی، منازل کا اپنے والد کے ساتھ قصہ جاہلیت میں تھا جیسا کہ پہلی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور خلیج کا اپنے والد کے ساتھ پہلی صدی کے نصف میں تھا کیونکہ مروان ۶۴ھ میں خلیفہ بنے۔

۸۴۶۶ منذر بن حرملة

حرملہ ابن منذر میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۸۴۶۷ منذر بن حسّان

بن ضرار ضبی، سیف نے فتوح میں ان کا ذکر کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بنوضبہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ مثنی بن حارثہ شیبانی کی طرف کمک دے کر بھیجا، یہ ۱۳ھ کا واقعہ ہے۔ وثیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ردہ میں اسلام پر ثابت قدم رہنے والوں میں ان کا

ذکر کیا ہے۔ فاکہی رحمہ اللہ نے کتاب مکہ میں ذکر کیا ہے کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے قادسیہ میں اہل فارس کے سردار مہران کو قتل کیا تھا، فرماتے ہیں: منذر کو بنوضبہ کی سرداری ملی تھی۔ اس سے پہلے وہ قبیصہ بن ضرار کے پاس تھی، کلاب کے دن وہ بنوضبہ کے امیر تھے۔ جب قبیصہ فوت ہو گئے تو منذر اس کے امیر بنے۔

۸۴۶۸ منذر بن ابو حمیفہ وداعی ہمدانی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے گھوڑوں کے علاوہ خچروں کا حصہ مقرر کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے اسے پسند کیا اور فرمایا: وداعی کو اس کی ماں نے فضیلت دی، امام شافعی رحمہ اللہ نے کتاب اُم [1] میں اسے نقل کیا ہے بحوالہ علی بن ارقم، فرماتے ہیں: شام پر ایک لشکر نے حملہ کیا، اس دن گھوڑے پہنچ گئے اور چاشت کے وقت خچر پہنچ گئے، اس دن شہ سواروں کے امیر منذر بن ابوقبیصہ ہمدانی تھے، تو انہوں نے انہیں زیادہ فضیلت دی، کہنے لگے: جو پہنچے ہیں ان کا حصہ نہ پہنچنے والوں کی طرح میں مقرر نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: وداعی کو ان کی والدہ نے فضیلت دی۔ مجھے اس سے ان کی والدہ یاد آ گئی ہیں۔ جو کچھ انہوں نے کیا اسے جاری رکھو، شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے اگر ہم اس سے کوئی مسئلہ ثابت کرتے تو اس کی مخالفت نہ کرتے یعنی اس کی سند منقطع ہے، یہ قصہ ابوبکر بن درید نے اپنی کتاب الخیل میں اس اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے: مجھے اس سے ایک بات یاد آ گئی ہے جسے میں بھول گیا تھا۔

ابن کلبی رحمہ اللہ نے یہ قصہ ان کے نسب بیان کرنے کے بعد لکھا ہے، فرماتے ہیں: ابن ابی حمیفہ بن عمرو بن دھن بن صغر بن معاویہ بن مر بن حارث بن سعد بن عبداللہ بن وداعہ، پھر ذکر کیا کہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سہ سوار کے لئے دو حصے مقرر کئے، اور خچر کے لئے ایک حصہ مقرر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وداعی کے لئے ہلاکت ہو! اس کی وجہ سے مجھے اس کی ماں یاد آ گئی ہے، پھر وہ واقعہ دہرایا جو پیش آیا۔

میں کہتا ہوں: پہلے گزر چکا ہے وہ جنگوں میں صرف صحابہ کو امیر بناتے تھے، یہ احتمال ہے کہ وہ اس میں داخل ہوں۔

۸۴۶۹ منذر بن رومانس کلبی

ابن وبرہ ہیں، ان کی والدہ رومانس میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۴۷۰ منذر بن ساوی

قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۴۷۱ منذر بن وبرہ کلبی

مرزبانی [2] نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں، جب حیرہ کی فتح ہوئی تو انہوں نے کہا:

''حیرہ کے پہلے بادشاہوں کے بعد فلاح نہیں، مجھے ان میں سے کوئی دکھائی نہیں دیتا، دجلہ اور فرات کا درمیانی

---

[1] کتاب الأم (۳۳۷/۷) [2] معجم الشعراء (۲۶۹)

علاقہ ان کا تھا، جس کے اطراف میں زمینیں آباد تھیں"۔

۸۴۷۲ منصور بن سُحیم

بن نوفل بن نھلہ بن اُشتر بن حجوان بن فقعس اُسدی فقعسی مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں۔

۸۴۷۳ منہال تمیمی

مالک بن نویرہ کے قبیلہ سے ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، زبیر بن بکار نے موفقیات میں بحوالہ حبیب بن زید طائی یا ان کے علاوہ کسی اور سے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مالک بن نویرہ کے پاس سے منہال اور ان کی قوم کا ایک شخص گزرا جبکہ حضرت خالد بن ولید نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ انہوں نے اپنے تھیلے سے ایک کپڑا نکالا اور اسے کفن دیا اور دفن کر دیا، اس کے بارے میں متمم کہتے ہیں:

"منہال نے اپنی چادر کے نیچے ایسا نوجوان چھپا دیا جو شام کے وقت بھی دراز ہونے کی وجہ سے نہیں چھپتا تھا"۔

مفضل ضبی کا قول ہے: اسے منہال نے کفن نہیں دیا تھا، لیکن وہ اس کے جسد کے پاس سے گزرے تو ان کی نعش پڑی ہوئی دیکھی تو انہوں نے اپنی چادر ان پہ ڈال دی مقتول کو وہ لوگ ڈھانپ دیا کرتے تھے۔

میں کہتا ہوں: پہلی روایت اولیٰ ہے، کیونکہ اس میں ہے پھر اسے دفن کر دیا۔

باب: میم اس کے بعد ھاء

۸۴۷۴ مہلہل بن زید خیل طائی

راویوں نے وفد میں ان کا ذکر نہیں کیا، سیف نے فتوح میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد کے ساتھ جنگ کے دوران انہوں نے ضرار بن اُزور کی طرف پیغام بھیجا کہ اگر طلیحہ تمہیں ڈرائے تو مجھے بتانا، کیونکہ میرے ساتھ عرب کی تیزی ہے، اور ہم فید پہاڑ پر کثرت سے ہیں۔

یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھے اور طلیحہ کا قصہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں پیش آیا ان کے والد زید خیل مشہور صحابی ہیں۔

باب: میم اس کے بعد یاء

۸۴۷۵ میثم تمار اُسدی

کوفہ میں فروکش ہوئے، ان کی یہاں اولاد تھی، مؤید بن نعمان رافضی نے مناقب علی رضی اللہ عنہ میں ان کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں:

میثم تمار بنو اسد کی ایک خاتون کے غلام تھے، انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا اور کہا: تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: سالم، انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ تمہارے والدین نے عجم میں تمہارا نام میثم رکھا، اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا اور امیر المؤمنین، اللہ کی قسم! وہ میرا نام ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا نام بتایا ہے، اس کی طرف لوٹ جاؤ اور سالم نام کو چھوڑ دو، تو اس نے اپنا نام میثم رکھ لیا، اور ابو سالم کنیت رکھی، اس سے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں میرے بعد سولی پہ چڑھایا جائے گا اور نیزہ مارا جائے گا۔ جب تیسرا دن آئے گا تو تمہارے نتھنوں اور منہ سے خون بہے گا یہاں تک کہ تمہاری داڑھی رنگین ہو جائے گی اور تمہیں باب عمر بن حریث پر سولی دی جائے گی۔ تم دس میں سے دسویں ہو گے تمہاری لکڑی ان سب میں چھوٹی ہوگی اور وضو کی جگہ قریب ہوگی، جاؤ یہاں تک کہ میں تمہیں وہ کھجور دکھا دوں جس کے تنے پر تمہیں سولی دی جائے گی، پھر انہوں نے وہ درخت اسے دکھا دیا۔

میثم اس کے پاس آتا اور نماز پڑھتا اور کہتا: کھجور کے درخت میں برکت دی گئی، تیرے لئے میں پیدا کیا گیا، میرے لئے تجھے غذا دی گئی، وہ اس درخت کو یاد دلاتے رہے یہاں تک کہ وہ کاٹ دیا گیا وہ عمرو بن حریث سے ملتے اور کہتے: میں تیرا پڑوسی ہوں، تو میرے ساتھ اچھا سلوک کر، ان سے عمرو نے کہا: کیا تم دار ابن مسعود یا دار ابن حکیم خریدنا چاہتے ہو، وہ ان کی مراد نہیں جانتا تھا۔

پھر جس سال انہیں قتل کیا گیا، حج کیا، حضرت ام سلمہ جو ام المؤمنین ہیں، ان کے پاس آئے انہوں نے پوچھا، تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں میثم ہوں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرا ذکر سنا ہے، تمہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حسن سلوک کی وصیت کر رہے ہیں، انہوں نے ان سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا: وہ اپنے باغ میں ہیں، انہوں نے کہا کہ انہیں بتا دیجئے کہ مجھے پسند ہے کہ میں انہیں سلام کروں لیکن مجھے وہ نہیں ملے، اور ہم رب العرش کے پاس ملنے والے ہیں، ان شاء اللہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی اور ان کی داڑھی پر لگائی، اور ان سے کہا: یہ خون سے رنگین ہوگی۔ وہ کوفہ آئے عبید اللہ بن زیاد نے انہیں گرفتار کر لیا، وہ ان کے پاس لائے گئے، انہوں نے اس سے کہا: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اسے ترجیح حاصل تھی، اس نے کہا: تمہاری ہلاکت! کیا یہ عجمی ہے، کہا گیا: جی ہاں، انہوں نے ان سے پوچھا: تمہارا رب کہاں ہے؟ اس نے کہا: ظالموں سے بدلہ لینے والا ہے، اور تم ان میں سے ہو، اس نے کہا: تم اپنے عجمی ہونے کے باوجود اس مقام پر پہنچ جاؤ گے جو تم چاہتے ہو، مجھے بتاؤ کہ تمہارے ساتھی نے تمہارے بارے میں کیا کہا کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے یہ بتایا کہ تم مجھے سولی دو گے، میں دس میں سے دسواں ہوں گا، ان سب سے میری لکڑی چھوٹی ہوگی، اور وضو کی جگہ کے قریب ہوگی، اس نے کہا: ہم اس کے خلاف کریں گے، اس نے کہا: تم اس کے خلاف کیسے کرو گے؟ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، انہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مجھے بتایا، میں وہ جگہ خوب جانتا ہوں جہاں مجھے سولی دی جائے گی، میں وہ پہلا شخص ہوں جسے اسلام میں لگام دی جائے گی، اس نے اسے قیدیوں میں ڈال دیا، اس کے ساتھ مختار بن عبید کو قید میں ڈالا، میثم نے مختار سے کہا: تم چھوٹ جاؤ گے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لو گے اور اس شخص کو قتل کرو گے جو تمہیں قتل کرنا چاہتا ہے؛ جب عبید اللہ نے مختار کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو یزید کا پیغام پہنچا کہ اسے چھوڑ دے، اس نے اسے چھوڑ دیا، اور میثم کو سولی دینے کا حکم دیا گیا، جب باب عمرو بن حریث کے پاس لکڑی پر بلند کئے گئے تو عمرو نے کہا: اللہ کی قسم! وہ مجھ سے کہتا تھا، میں تیرا پڑوسی ہوں۔ میثم نے بنو

ہاشم کے فضائل بیان کرنے شروع کیے، ابن زیاد سے کسی نے کہا: اس غلام نے تمہیں رسوا کر دیا ہے، اس نے کہا: اسے لگام دو، چنانچہ وہ پہلے شخص تھے جنہیں اسلام میں لگام دی گئی، جب سولی کو تیرا دن ہوا تو ان کو نیزہ مارا گیا، انہوں نے تکبیر کہی، پھر دن کے آخر میں ان کے منہ اور ناک سے خون بہنے لگا، یہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے عراق میں آنے سے دس دن پہلے کا واقعہ ہے۔

میں کہتا ہوں: کنیتوں میں ابوطالب بن عبدالمطلب کے سوانح میں ان کی حدیث آئے گی، قسم اول میں ان میثم کا ذکر دوسرے میثم میں گزر چکا ہے، وہاں سے دیکھ لیا جائے۔

۸۴۷۶ میمون بن حریز

ابن حُجر ابن زُرعہ بن عمرو بن یزید بن عمرو بن ذی شمر حمیدی انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، اشاطیؒ نے کتاب اُنساب میں ذکر کیا ہے، جس سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ ان کے پوتے محمد بن ابان بن میمون نے ان کا ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: خلافت معاویہ میں ۵۰ھ میں ان کی ولادت ہوئی ایک سو پچھتر (۱۷۵) برس زندہ رہے، فرماتے ہیں: فصیح، بہادر، معزز، اچھے پڑوس والے، فی البدیہہ اشعار کہنے والے ہیں۔ ان کے یہ اشعار نقل کیے ہیں: ع

"قضاعہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں جنگوں میں جرأت سے کام لیتا ہوں، یہاں تک کہ میں زرہ بھی نہیں پہنتا، میں ہر جماعت میں اپنا نیزہ لے کے گھس جاتا ہوں، جب لشکر مسلسل نیزوں کے پڑنے سے اپنی جان بچاتا ہے۔"

چوتھی قسم: ان لوگوں کے بارے میں جن کو غلطی سے صحابہ میں ذکر کر دیا گیا ہے، ان کے نام کے شروع میں میم ہے

باب: میم اس کے بعد الف

۸۴۷۷ مالک بن ابوثعلبہ قرظی [1]

یحییٰ بن یونس شیرازی نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، جعفر مستغفری نے ان کی پیروی کی ہے، ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کی پیروی کی ہے جعفر کا قول ہے: ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے ان کی حدیث روایت کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مھزور کے سیلاب کے بارے فیصلہ کیا کہ پانی ٹخنوں تک روک لیا جائے۔ [2] پھر اوپر سے نیچے کی طرف روک لیا جائے، یہ روایت مرسل ہے، کیونکہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ میں سے کسی سے ملاقات نہیں کی، انہوں نے تابعین اور ان سے کم درجے کے لوگوں سے روایت کی۔

میں کہتا ہوں: بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح بطریق محمد بن اسحاق، بحوالہ مالک بن ابوثعلبہ، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، ثعلبہ کے سوانح میں اس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے۔ انہیں روایت حاصل ہے اور شرف صحابیت حاصل نہیں، لیکن اسے ابن ماجہ

[1] تجرید (۴۲/۲) [2] ابوداود (۳۶۳۹)، ابن ماجہ (۲۴۸۲)، مجمع الزوائد (۱۶۱/۴)

نے بطریق محمد بن عقبہ بن ابی مالک، انہوں نے اپنے چچا ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کیا ہے۔ ابوحاتم نے ثعلبہ بن ابی مالک کی روایت کے مرسل ہونے کا حکم لگایا ہے، تو اس طرح ہوا مالک بن ابی ثعلبہ۔

۸۴۷۸ مالك بن حارث [1]

حارث بن مالک درست ہے، بغوی رحمہ اللہ کو اس میں وہم ہوا ہے، ابن مندہ کا قول ہے: معجم بغوی میں یہ میں نے نہیں دیکھا۔

۸۴۷۹ مالك بن حارث [2]

دوسرے ہیں، ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ قسم اول میں اس پر میں نے تنبیہ کر دی ہے۔

۸۴۸۰ مالك بن حسن [3]

ابوموسیٰ نے بحوالہ جعفر مستغفری ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اسی طرح اسے یحییٰ بن یونس نے نقل کیا ہے، مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہو، پھر بطریق حلوانی، بحوالہ عمران بن ابان، انہوں نے مالک بن حسن بن مالک سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بحوالہ میرے دادا نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے تو آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کہو آمین، آپ نے کہا: ''آمین'' [4]

میں کہتا ہوں: مالک بن حسن تبع تابعین میں سے ہیں اور مالک ان کے دادا ہیں، وہ ابن حارث ہیں، اسی طرح ابن حبان نے اپنی صحیح [5] میں نقل کیا ہے اور بغوی رحمہ اللہ نے مالک بن حویرث لیثی کے سوانح میں دوسری حدیث اس طریق سے نقل کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ''حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے بہتر ہیں'' [6] فرماتے ہیں: ہم سے محمد بن اشکالب نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عمران بن ابان نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے مالک بن حویرث نے نقل کیا ہے...... پھر اسے ذکر کیا، گویا حویرث مالک کے والد ہیں انہیں حارث کہا جاتا تھا۔

۸۴۸۱ مالك بن ذى حمايه [7]

یحییٰ بن یونس نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، ان سے جعفر مستغفری نے اسے بیان کیا ہے، اور ان کا تعاقب کیا ہے کہ حدیث مرسل ہے، وہ ابوبکر بن ابومریم کی ان سے روایت ہے: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر سے واپس آئے اور فرمایا: ''جلدی کرو'' ......الحدیث [8]

جعفر مستغفری کا قول ہے: یہ مالک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ مالک بن یزید بن ذی حمایہ ہیں: ابن ماکولا [9] اکمال میں فرماتے ہیں: ابوشرحبیل مالک بن ذی حمایہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے صفوان بن عمرو روایت کرتے ہیں۔

---

[1] تجريد (٤٢/٢) [2] تجريد (٤٢/٢) [3] اسد الغابة (٤٥٧٧)، تجريد (٤٣/٢)
[4] مجمع الزوائد (٢٥٩/١٠) [5] صحيح ابن حبان (٤١٤/١٥) [6] ترمذى (٣٧٨١)، نسائى، هيثمى فى مجمع الزوائد (١٨٤/٩) مسند احمد (٣٩١/٥) [7] اسد الغابة (٤٥٧٨)، تجريد (٤٣/٢) [8] اسد الغابة (١٦/٤) [9] الكمال (٥٣١/٢)

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن ابی حاتم اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۴۸۷ مالك بن صرمة

صحیح یہ ہے: صِرمۃ بن مالک اور وہ ابوقیس ہیں: کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا، حرف صاد میں صحیح گزر چکا ہے۔

۸۴۸۸ مالك بن قهطم ✿

ابن شاہین نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ ابوعُشراء دارمی ہیں، اس بارے میں انہیں وہم ہوا ہے، فرماتے ہیں: وہ ابوعُشراء کے والد کا نام ہے، ابوعُشراء کے نام کے بارے میں راجح یہ ہے کہ وہ اسامہ بن مالک بن قہطم ہیں۔

۸۴۸۹ مالك بن كعب انصاری ✿

فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احزاب سے واپس آئے، مدینہ پہنچے، اپنی زرہ اتاری، استنجاء کیا، غسل فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے۔

اسے ابن مندہ نے مرزوق بن ابوہذیل کے طریق سے بحوالہ زہری، انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے، انہوں نے ان کے چچا مالک بن کعب سے روایت کیا ہے، ابن مندہ کا قول ہے: اسی طرح فرمایا اور صحیح یہ ہے: بحوالہ ان کے چچا، انہوں نے کعب بن مالک سے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی سیرۃ کبریٰ میں بروایت یونس بن بکیر مروی ہے، انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے، اور ان کے اوپر کسی کا ذکر نہیں کیا۔

۸۴۹۰ مالك بن نمير ✿

تابعی ہیں، ابوبکر بن ابوعلی نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ابن مقری سے بحوالہ ابویعلی، انہوں نے ابوربیع سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے عصام بن قدامہ سے، انہوں نے مالک بن نمیر سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تشہد فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی ران پر رکھ لیتے..... الحدیث ✿

ابوموسیٰ کا قول ہے: ہم نے اسے بطریق ابراہیم بن منصور، انہوں نے ابن مقری سے اس سند سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ مالک بن نُمیر، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث نُمیر کی روایت سے مشہور ہے، اسے ابوداؤد، نسائی نے بطریق مالک بن نمیر بحوالہ ان کے والد روایت کیا ہے گویا یہ الفاظ بحوالہ ان کے والد روایت سے رہ گئے ہیں، اس سے مالک کو یہ گمان ہوا کہ یہ صحابی ہیں، ایسا نہیں ہے، بلکہ وہ تابعی ہیں جن کے حالات معلوم نہیں۔

✿ اسد الغابة (٤٦٣٢)، تجريد (٤٨/٢)۔ ✿ اسد الغابة (٤٦٣٦)، تجريد (٤٨/٢)

✿ تجريد (٤٩/٢) ✿ مسلم (١١٦)، ابوداؤد (٩٨٧)، نسائی (١١٥٩)، مسند احمد (٥٣٣١) مصنف عبدالرزاق (٥٢٣٩)

۸۴۹۱ مالك بن وُهيب ❶

بن عبد مناف بن زُہرۃ قرشی، ابو وقاص، ابوموسیٰ نے ذیل میں فرمایا: اسے عبدان نے صحابہ میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ حبشہ جانے والوں میں سے ہیں، ان سے روایت معلوم نہیں کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں وفات پا گئے تھے۔ ❶

ابوموسیٰ کا قول ہے: ہمیں معلوم نہیں کہ اس بارے میں عبدان کی کسی نے متابعت کی ہو۔

میں کہتا ہوں: مجھے اس کا شبہ معلوم ہے، میں اسے کنیتوں میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۸۴۹۲ مالك رواسی ❷

ابن مندہ اور ابونعیم نے بطریق سفیان بن وکیع، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے طارق بن علقمہ، اور عمرو بن مالک رواسی سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اور بنوکلاب کے لوگوں نے بنواسد کے لوگوں پر حملہ کیا....الحدیث ❷

اسی طرح سفیان بن وکیع کا قول ہے، ان کا قول بحوالہ ان کے والد یہ وہم کی وجہ سے اضافہ ہوا، اس سند کے ساتھ حدیث عمرو بن مالک کے سوانح میں صحیح طریق سے گزر چکی ہے۔

۸۴۹۳ مالك (صفوان کے والد)

جو پہلے گزر چکے ہیں، ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ وہم ہے، کیونکہ انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ مالک بن عمیرہ ہیں۔

۸۴۹۴ مالك والد عبدالله ❸

عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق حسن بن یحییٰ بحوالہ زہری، انہوں نے عبداللہ بن مالک سے، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے مسنداً ان کی حدیث نقل کی ہے: ''جنت میں صرف اسلام لانے والے داخل ہوں گے'' ❸ فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے: عن عبداللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ۔

میں کہتا ہوں: زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے محفوظ یہ ہے کہ وہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک ہیں، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں یہ اسی طرح ہے، ہاں خطیب نے تاریخ میں بطریق یونس، بحوالہ زہری رحمۃ اللہ علیہ، انہوں نے عبداللہ بن مالک سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابن ابی حدرد سے قرض کا تقاضا کیا ❹ ....الحدیث

اسی طرح حسن بن مکرم کی روایت میں بحوالہ عثمان بن عمرو، انہوں نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے وضاحت کی کہ انہیں وہم ہوا ہے۔ صحیح یہ ہے: عن عبداللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ، گویا انہوں نے اس روایت کو ان کے دادا کی طرف منسوب

---

❶ اسد الغابة (٤٦٥٣)، تجريد (٥٠/٢) ❷ اسد الغابة (٤١/٤) ❸ اسد الغابة (٤٥٨٩)

❹ جامع المسانيد والسنن (٧٣/١١) ❺ اسد الغابة (٤٦١٠)

❻ ترمذي (٢٥٤٧) مسند احمد (٣٦٦١)، جامع المسانيد والسنن (٤٦/١١)

❼ بخاري (٢٨٩٧) مسلم (١٧٨) نسائي (٢٩٥٨)، ابن ماجه (١٧٢٠)

کیا ہے، جیسا کہ اس سے پہلے والی حدیث میں ہے۔
یہ بخاری، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ رحمہ اللہ کے نزدیک بطریق عثمان بن عمر صحیح ہے۔

باب میم کے بعد باء

۸۴۹۵ مبتدر أفریقی ❀

ابن سکن رحمہ اللہ نے ان کا ذکر کیا ہے، وہ لفظی غلطی ہے، وہ مُنیذِر تصغیر کے ساتھ ہیں۔

باب میم کے بعد جیم

۸۴۹۶ مجاشع بن سُلَیم ❀

وہ مجاشع بن مسعود ہیں، بنو سلیم سے ہیں۔ ابن مندہ رحمہ اللہ نے ان دونوں کے درمیان بُعد کہا ہے، انہیں وہم ہوا ہے، ابوموسیٰ نے اس پر تنبیہ کر دی ہے۔ انہوں نے اچھا کہا ہے۔

باب میم کے بعد حاء

۸۴۹۷ محراب بن زبید

بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل کاہلی۔ مرزبانی کا قول ہے: شریف، شاعر اور مخضرمی ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے کہا: ع
''ہم نے اسے عباہلہ سے منع کیا، بنو عمرو اور ان کے ہنسانے والوں کو بلالو (یعنی یمن کے وہ بادشاہ جو اسلامی نظام کے بعد اپنے عہدوں پر برقرار رہے)''۔

۸۴۹۸ محرِز بن زُہیر أسلمی ❀

ابوموسیٰ کا قول ہے: جعفر مستغفری نے ان کے اور محرز بن دَھر کے درمیان فرق کیا ہے اور وہ دونوں ایک ہیں۔
میں کہتا ہوں: ایسا ہی ہے جیسا انہوں نے کہا۔

۸۴۹۹ مُحزبہ ❀

سونے کے وقت مسواک کرنے کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔ ان سے عکرمہ بن خالد نے روایت کیا ہے، اسی طرح ذہبی رحمہ اللہ نے تجرید میں اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: تابعین میں ان کا شمار ہے۔

---

❶ استیعاب (۲٦۰۰) ❀ اسد الغابہ (٤٦٦٣) تجرید (۲/۵۱) ❀ اسد الغابہ (٤٦۸۱) تجرید (۲/۵۳)
❀ تجرید (۲/۵۳)

۸۵۰۰ محصن انصاری ﷺ

مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان سے دو حدیثیں مروی ہیں، ان سے ان کے بیٹے سلمہ نے روایت کی۔

میں کہتا ہوں: دونوں حدیثیں عبداللہ بن محصن کی ہیں جو سلمہ کے والد ہیں لیکن مستغفری رحمہ اللہ کی روایت میں وہ ان کے دادا کی طرف منسوب ہیں، کہا گیا: سلمہ بن محصن، تو حدیث محصن کی طرف منسوب ہوگئی جبکہ وہ عبداللہ بن محصن سے مروی ہے، حدیث ترمذی ﷺ کے ہاں صحیح طریق سے ہے۔

۸۵۰۱ محمد بن أحيحه ﷺ

بن جلاح انصاری، عبدان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ وہ پہلے ہیں جن کا نام محمد رکھا گیا، میرا خیال ہے کہ وہ ان چار لوگوں میں سے ہیں جن کا نبی کریم ﷺ کی ولادت سے پہلے یہ نام رکھا گیا، ان کے والد سلمٰی کے شوہر تھے جو عبدالمطلب کی والدہ ہیں۔

ابن اُثیر رحمہ اللہ ﷺ کا قول ہے: جس کے والد عبدالمطلب کی والدہ کے شوہر ہوں جبکہ عبدالمطلب نے طویل عمر پائی تو ان کے بیٹے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں، یہ بعید ہے۔ احتمال ہے کہ یہ محمد بن منذر بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح ہیں جس کے بارے میں مذکور ہے کہ ان کے والد بدر میں شہید ہوئے۔

میں کہتا ہوں: یہ بات ابن اثیر نے لمبی عمر کے بعید سمجھنے کے بغیر نہیں کہی ہے، جس کی گنجائش ہے۔ وہ یہ ہے کہ مؤرخین یا اہل نسب نے منذر کا محمد نامی کوئی بیٹا ذکر نہیں کیا جو عبدان کا گمان ہے وہ بہتر نہیں ہے۔ چنانچہ ابن خزیمہ نے اپنی روایت میں ان کا نام لیا ہے۔ جیسا کہ میں نے قسم اوّل میں محمد بن عدی کے سوانح میں بیان کر دیا ہے، ان میں محمد بن منذر نہیں ہیں۔

سہیلی نے روض میں ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پہلے عرب میں تین آدمیوں کا نام محمد رکھا گیا۔ ان میں محمد بن احیحہ ہیں، ان کے ساتھ محمد بن سفیان بن مجاشع، محمد بن حمران ہیں۔ حسن بن خالویہ نے کتاب ''لیس'' میں اس حصر کی طرف ان سے سبقت کی ہے۔ مغلطائی نے ان کا تعاقب کیا اور خوب کیا ہے۔

۸۵۰۲ محمد بن اسامه ﷺ

بن مالک بن جندب بن عنبر بن تمیم۔ ابوموسیٰ نے ابونعیم پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ ان کا ذکر کرتے کیونکہ محمد بن سفیان بن مجاشع کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان دونوں کو شرف صحابیت حاصل نہیں، کیونکہ بعثت سے بہت عرصہ پہلے وہ وفات پا گئے تھے۔

محمد بن عدی میں اس کا بیان گزر چکا ہے۔

ﷺ اسد الغابه (٤٦٨٩) تجريد (٢/٥٤) ﷺ ترمذی (٢٣٤٦) ﷺ اسد الغابه (٤٦٩٣) تجريد (٢/٥٤)

ﷺ اسد الغابه (٤/٥٧) ﷺ استيعاب (٢٣٤٤)

٨٥٠٣ محمد بن اسلم ❀

ابن عبدالبر نے ان کا ذکر کیا ہے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اور ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔

٨٥٠٤ محمد بن اسماعیل انصاری ❀

بحوالہ ان کے والد، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے''۔ ❀ اسی طرح ابن مندہ نے بطریق محمد بن ابی حمید، انہوں نے ابن منکدر سے، انہوں نے ان کے حوالے سے ان کا ذکر کیا ہے، پھر فرماتے ہیں: اسے محمد بن اسماعیل بن ثابت بن قیس بن شماس نے روایت کیا ہے۔ ابونعیم نے اس کا تعاقب کیا ہے کہ یہ حدیث اسماعیل کی روایت سے ہے تو اس کا عنوان محمد بن اسماعیل کیسے ہوگیا؟ احتمال ہے کہ ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ کی مراد یہ ہو کہ وہ نام محمد بن ابی حمید سے اُلٹ گیا۔

صحیح اسماعیل بن محمد ہے، تو یہ حدیث محمد بن ثابت بن قیس کی روایت سے ہے۔

ان کا ذکر ان لوگوں میں گزر چکا ہے جنہیں دیدار حاصل ہے۔ دونوں حالتوں میں محمد بن اسماعیل کو شرف صحابیت حاصل نہیں۔

٨٥٠٥ محمد بن اشعث ❀

بن قیس کندی، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے، زبیر بن بکار نے بحوالہ محمد بن حسن بن زبالہ نقل کیا ہے کہ محمد نام کے چار ایسے افراد ہیں جن کی کنیت ابوالقاسم ہے، محمد بن علی بن ابو طالب، محمد بن طلحہ، محمد بن سعد اور محمد بن اشعث۔

ابونعیم کا قول ہے: محمد بن اشعث کا صحابی ہونا درست نہیں۔

میں کہتا ہوں: انہیں دیدار حاصل نہیں، کیونکہ ان کی والدہ اُم فروہ بنت ابوقحافہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، ان سے اشعث نے خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں نکاح کیا، جبکہ وہ مرتد ہونے کے بعد آئے، انہیں یمن سے مدینہ گرفتار کر کے لایا گیا۔ ان پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے احسان کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہن سے انہوں نے نکاح کیا جو کہ ایک مشہور قصے میں ہے۔

سنن میں محمد کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت ہے، ان سے شعبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت کی۔

خلیفہ بن خیاط کا قول ہے: ان کی والدہ اُم فروہ بنت ابوقحافہ ہیں، مختار کے زمانے میں کوفہ میں ٦٧ھ میں قتل ہوئے، اسی طرح ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، اس میں یہ اضافہ ہے: ان کی کنیت ابوالقاسم تھی، ان کی والدہ کا نام قریبہ تھا، ان کی کنیت ام فروہ تھی، نساء کے حصے میں ان کا ذکر آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ابن مندہ کو جو شبہ ہے وہ اس روایت سے ہے جو امام مالک نے عن یحییٰ بن سعید عن سلیمان بن یسار نقل کی ہے کہ محمد بن اشعث نے انہیں بتایا کہ ان کی ایک یہودن پھوپھی فوت ہوگئی، تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے دین والے، پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

❀ اسد الغابہ (٤٦٩٤) تجرید (٢/٥٤) ❀ اسد الغابہ (٤٦٩٥) تجرید (٢/٥٤)

❀ اسد الغابہ (٤/٥٨) ❀ اسد الغابہ (٤٦٩٧) تجرید (٢/٥٤)

ان سے فرمانے لگے: تمہیں کیا لگتا ہے کہ جو بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تم سے کہی تھی، میں بھول گیا ہوں۔ اس کے دین والے اس کے وارث ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اتنی اہلیت رکھتا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ سکتا ہو تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس نے عہد نبوی پایا ہوگا۔ لیکن حفاظِ حدیث نے اس روایت پر وہم کا حکم لگایا ہے، اسی روایت کو حماد بن سلمہ نے محمد بن اشعث نے پوچھا تھا، صرف ایک روایت میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کا وارث نہیں بنایا۔

میں کہتا ہوں: اس روایت میں بھی اس جہت سے وہم ہے کہ محمد بن اشعث کی پھوپھی ان کے والد اشعث کی بہن ہوگی اور اس کا وارث اگر وہ مسلمان ہوتی تو ان کا والد ہی ہوتا کیونکہ وہ اس وقت موجود تھے، ان کا انتقال تو خلافت معاویہ میں ہوا ہے، درست روایت وہ ہے جسے داؤد بن ابو ہند نے بحوالہ شعبی، انہوں نے مسروق سے نقل کیا ہے کہ اشعث بن قیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ آئے، ان کی پھوپھی وفات پا چکی تھی، وہ مسلمان نہیں تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ''دو مختلف مذاہب والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے''۔ [1] ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: حدیث مالک مبنی بر وہم ہے، اور محمد ابوبکر کے بعد ان کی خلافت میں پیدا ہوئے۔

زبیر بن بکار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ مصعب بن زبیر نے جب مختار سے جہاد کیا تو پہلے دستے کا امیر محمد بن اشعث اور عبید اللہ بن علی بن ابو طالب کو بنایا، وہ دونوں شہید ہو گئے۔ یہ ۶۷ھ کا واقعہ ہے۔

۸۵۰۶ محمد بن انس انصاری [✿]

ظفری مدنی، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ ان سے یونس نے روایت کیا ہے۔ ابن ابو حاتم [✿] نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے یہ فرماتے ہوئے سنا، اور ان کے اور محمد بن انس بن فضالہ کے درمیان فرق کیا ہے۔ انہیں وہم ہوا ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں۔

محمد بن انس بن فضالہ میں گزر چکا ہے کہ ان کے بیٹے یونس بن محمد نے ان سے روایت کی۔

۸۵۰۷ محمد بن براء کنانی [✿]

پھر لیثی، پھر عتواری، ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بعض حفاظ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا نام جاہلیت میں محمد رکھا گیا۔ بلاذری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے والد کے نام کو راء کی تشدید اور بغیر الف کے لکھا ہے، وہ ابن طریف بن عُتوارہ بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ ہیں، ابو الخطاب نے انہیں ان کے جدِّ اعلیٰ کی طرف منسوب کیا۔ فرماتے ہیں: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا نام جاہلیت میں محمد رکھا گیا۔ محمد بن عتوارہ لیثی ہیں، انہیں ان کے دادا کی طرف منسوب کیا۔

محمد بن حبیب نے محمد بن براء بکری کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جن کا نام اسلام سے پہلے محمد رکھا گیا۔

---

[1] سنن دارمی (۳۶۹/۲) (۳۷۰) مؤطا مالک (۱۱۰۶) مختصر تاریخ دمشق (۴۱/۲۲)

[✿] اسد الغابہ (۴۶۹۸) استیعاب (۲۳۴۵) تجرید (۵۴/۲) [✿] جرح والتعدیل (۲۰۷/۷)

[✿] اسد الغابہ (۴۷۰۲) تجرید (۵۵/۲)

۸۵۰۸ محمد بن ابی برزه ✿

عبدان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ ان سے خطاء ہوئی، روایت محمد بن ابی برزہ کے حوالے سے ہے، عبدان نے بطریق عبدالقدوس بن شعیب بن حبحاب، بحوالہ محمد بن خالد بن عثمہ، انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے عبداللہ بن عامر، انہوں نے محمد بن ابو برزہ نامی ایک شخص سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے''۔ ✿

پھر اسے بطریق ابراہیم بن راشد، بحوالہ محمد بن خالد یہ روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں: بحوالہ ایک شخص اسے محمد کہا جاتا ہے، بظاہر اس میں لفظی غلطی راوی کی طرف سے ہے۔

اسے ابوموسیٰ نے بطریق عبداللہ بن ناجیہ، انہوں نے ابن ابی سمیہ سے، انہوں نے محمد بن خالد بن عثمہ سے ابراہیم بن راشد کی روایت کی طرح نقل کیا ہے، اور بیان کیا ہے کہ اس میں صحابی ابو برزہ ہیں، ابو برزہ کا ذکر گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم

۸۵۰۹ محمد بن ثوبان

بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابو حاتم بن حبان نے اس کا انکار کیا ہے، عنقریب میں ان کے حالات کی وضاحت محمد بن عبدالرحمٰن میں ذکر کروں گا۔

۸۵۱۰ محمد بن جزء زبیدی

ابن فتحون نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ محمد بن ربیع جیزی کی طرف نسبت کی ہے کہ انہوں نے مصر میں داخل ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو ان کے نام میں تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہونے والی غلطی ہے۔ وہ محمیہ ہیں۔ یہ وہی ہیں کہ محمد بن ربیع نے ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن جزء کا ذکر نہیں کیا، گویا وہ نسخہ جس سے ابن فتحون نے نقل کیا ہے وہی تحریف شدہ ہو۔

محمیہ اپنے باب اوّل میں گزر چکے ہیں۔

۸۵۱۱ محمد بن ابی جُهم ✿

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے مقلّین صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم نے اسے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ صحیح نہیں۔

میں کہتا ہوں: بلکہ وہ تبع تابعین میں سے ہیں، انہوں نے ایک مرسل حدیث روایت کی ہے۔ بعض راویوں نے اس کے متن کے الفاظ میں غلطی کی ہے۔ محمد بن عثمان کا قول ہے کہ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابن وہب نے بحوالہ

✿ اسد الغابہ (٤٧٠٣) تجرید (٥٥/٢)

✿ بخاری (١٩٤٦) مسلم (الحدیث: ٩٢) ابوداؤد (٢٤٠٧) نسائی (٢٦٦١) ابن ماجہ (١٦٦٤) مسند احمد (١٤٤٣٣) سنن دارمی (٩/٢)

✿ اسد الغابہ (٤٧٠٩) تجرید (٥٦/٢)

عبداللہ بن لہیعہ، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے، انہوں نے محمد بن ابی جہم سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بکریوں کو چرانے کے لیے اجرت پر چرواہا رکھا یا کسی اور کام کے لیے، تو اس کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے دیکھا کہ وہ بے لباس بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کے سامنے اللہ سے حیا نہیں کرتا وہ تنہائی میں بھی اللہ سے حیا نہیں کرتا، اسے اس کی مزدوری دے دو''۔ [1]

ابن اثیر [2] نے اسے جائز کہا ہے کہ وہ محمد بن ابی جہم بن حذیفہ ہوں، جیسا انہوں نے گمان کیا ویسا نہیں جبکہ ابن مندہ کا قول ہے: ابوموسیٰ نے محمد بن ابوجہم بن حذیفہ کا صحابہ ﷺ میں ذکر کیا ہے۔ ان محمد بن ابوجہم کا اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ ان کے والد کو حذیفہ کی طرف منسوب نہیں کیا۔ فرماتے ہیں: مسروق سے روایت کی، ان سے سعید بن ابوہلال نے روایت کی۔ ان کی حدیث نقل کی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو اپنی بکریاں چرانے کے لیے اجرت پر رکھا، محمد بن عثمان کی روایت مبنی بر وہم ہے کیونکہ اس میں ہے، اس کو اجرت پر رکھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بکریاں چرانے والے صحابی ہیں، جبکہ ایسا نہیں بلکہ روایت کرنے والے صحابی ہیں، اور بکریاں چرانے والے کا نام مذکور نہیں۔

۸۵۱۲ محمد بن حبیب قرشی

جسے ابن سعدی کہا جاتا ہے، ابن شاہین نے ان کا اسی طرح ذکر کیا ہے پھر نبی کریم ﷺ سے دو حدیثیں روایت کی ہیں۔ اسی طرح میں نے عبداللہ بن سلیمان سے بحوالہ ابن قداح اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پھر بطریق محمد بن خراشہ، بحوالہ عروہ بن محمد سعدی، انہوں نے اپنے والد سے مرفوع حدیث نقل کی ہے: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آباد جگہیں، ویران ہوں گی اور ویران جگہیں آباد ہوں گی''۔ یہ محمد، محمد بن عروہ بن عطیہ سعدی ہیں، محمد بن حبیب سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

محمد بن خراشہ سے اختلاف ہے، ان کے بارے میں کہا گیا: ان سے اسی طرح مروی ہے، بعض کا قول ہے: ان سے بحوالہ محمد بن عروہ، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، یہی صحیح ہے۔ وہ عروہ بن عطیہ ہیں، جیسا کہ حرف عین میں گزر چکا ہے۔ پھر ابن شاہین نے بطریق ایوب بن سوید، بحوالہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، انہوں نے عروہ بن سعد سعدی سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے روایت کیا، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بنوسعد بن بکر کی ایک جماعت کے ساتھ آیا، میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا.... پھر قصہ ذکر کیا، اس میں حدیث ہے: ''جب تک اللہ نے تجھے بے نیاز کیا ہے، لوگوں سے مت مانگ، کیونکہ اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچے والے ہاتھ کو دیا جاتا ہے، اللہ کے مال کو مانگا جاتا ہے اور دیا جاتا ہے''۔ وہ فرماتے ہیں: آپ نے میری زبان میں مجھ سے بات کی۔ [3]

یہ حدیث عطیہ کی ہے، جیسا کہ ان کے سوانح میں میں نے ذکر کیا ہے، ان سے یہ الفاظ رہ گئے ہیں: عن جدہ، حاکم وغیرہ نے جو بطریق عروہ بن محمد بن عطیہ بیان کیا ہے وہ ثابت ہے۔ بحوالہ اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے۔ قسم ثانی میں محمد بن عطیہ سعدی کے سوانح میں اس کی طرف میں نے اشارہ کر دیا ہے۔

---

[1] كنز العمال (٢١٦٩٦) [2] اسد الغابه (٦٢/٤) [3] مستدرك (٣٢٨/٤)

۸۵۱۳ محمد بن ابی حدرد أسلمی ①

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی حدیث میں اختلاف ہے، ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں اور بطریق عبید بن ہشام، بحوالہ عبیداللہ بن عمرو حدیث نقل کی ہے، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے محمد بن ابوحدرد سے نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس نکاح کے لیے مالی معاونت مانگنے آیا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کتنا مہر ہے؟'' اس نے کہا: دوسو درہم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نرم زمین کے چلو بھرتے تو اضافہ نہ کرتے''۔ ②

اسی سے اسے نقل کیا ہے، یہ خطا ہے جو لفظی غلطی سے پیدا ہوئی، صحیح یہ ہے بحوالہ محمد، انہوں نے ابن ابی حدرد سے نقل کیا ہے۔ ان کا نام عبداللہ ہے۔ یہ محمد، ابن ابراہیم تیمی ہیں، جیسا کہ صحیح ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

۸۵۱۴ محمد بن حرماز

بن مالک تیمی، ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بعض حفاظ نے ذکر کیا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جن کا نام جاہلیت میں بعثت سے پہلے محمد رکھا گیا، اس سے ان کا اسلام کا زمانہ پانا لازم نہیں آتا۔

ابوخطاب بن دحیہ نے اپنے شیخ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، لیکن تیمی کے بدلے یعمری فرمایا ہے۔

۸۵۱۵ محمد بن حُمران

بن ابی حمران جعفی جو شویعر کے نام سے مشہور ہیں، ابوموسیٰ نے اسی طرح بعض حفاظ سے نقل کیا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا نام جاہلیت میں محمد رکھا گیا۔ مرزبانی نے معجم الشعراء میں نقل کیا ہے: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا نام جاہلیت میں محمد رکھا گیا، ان کے بارے میں مشہور شاعر امرؤ القیس نے کہا: ؏

''میری طرف سے تم دونوں شویعر کو یہ بات پہنچا دو، میں نے اس چشمے کا قصد کیا ہے جس کی منڈیر پر میں نے ڈیرا ڈالا تھا''۔

مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے یہ اشعار نقل کیے ہیں: ؏

''بنی حمران کو پیغام دے دو کہ مجھے تمہاری دشمنی کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے پانی میں جسے میں نے ایسے قبضے میں لیا ہوا ہے، جیسے درندہ شکار کو دبوچے ہوتا ہے''۔

محمد بن احیحہ کے حالات میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، محمد بن سفیان کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۵۱۶ محمد بن حمید ③

بن عبدالرحمٰن غفاری، علی بن سعید عسکری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عبدالواحد یعنی ابن ابوعون، بحوالہ

---

① اسد الغابہ (٤٧١٢) تجرید (٥٦/٢) ② مسند احمد (٤٤٨/٣) مستدرك (١٧٨/٢) مجمع الزوائد (٢٣٥/٧) المعجم الكبير (٣٥٢/٢٢) طبقات (٤٢/٤) السنن الكبرىٰ (٢٣٥/٧) ③ اسد الغابہ (٤٧٢٣) تجرید (٥٦/٢)

سعد بن ابراہیم نقل کیا ہے۔ میں نے غفاری محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن سے فرماتے ہوئے سنا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا، میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھوں گا..... (الحدیث) یہ رات کی نماز کے بارے میں ہے۔ [1]

اسے اسی طرح بطریق محمد بن اسحاق، انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے غفاری سے روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ کا قول ہے: اسے ایک جماعت نے نقل کیا ہے، ان میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابراہیم بن سعد، انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس بنوغفار کے ایک بوڑھے شخص آئے، [2] یہی صحیح ہے۔

عبدالواحد کی روایت میں خبط ہے، صحیح روایت بحوالہ سعد بن ابراہیم مروی ہے کہ میں نے غفاری سے سنا، میں حمید بن عبدالرحمٰن کے ساتھ تھا، اس میں محمد کا ذکر نہیں۔

اس حدیث کا دوسرا طریق بحوالہ حمید بن عبدالرحمٰن ہے جو ابن عوف ہیں وہ سعد بن ابراہیم کے چچا ہیں۔ اسے نسائی نے بطریق زہری رحمۃ اللہ علیہ ان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے انہیں بتایا اور سعید بن ابی ہلال کے طریق سے بحوالہ اعرج، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے انصار کے ایک شخص سے روایت کیا، دونوں اقوال من بنوغفار اور من انصار میں منافات نہیں، ہوسکتا ہے وہ بنوغفار سے ہوں، اور انصار کے حلیف بن گئے ہوں یا عمومی مفہوم کی وجہ سے ان پر انصاری کا اطلاق کر دیا ہو۔

۸۵۱۷ محمد بن حُوَیطب قرشی [3]

خصیف جزری کے ہاں ان کی حدیث ہے، اسی طرح ابن عبدالبر نے اسے نقل کیا ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ [4] نے تصریح کی ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے، محمد بن حویطب نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے، یہ عتاب یعنی ابن بشیر نے بحوالہ خصیف مرسلاً کہا ہے اسی طرح ابن ابی حاتم کا قول ہے، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ وہ فرماتے ہیں: میں اسے نہیں جانتا۔

عسکری رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کے فضائل میں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا ذکر کیا ہے۔ پھر خصیف کی کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہوئی البتہ ان کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ان کی بہت سی روایات تابعین جیسے مجاہد اور سعید بن جبیر سے مروی ہیں۔

---

[1] جامع المسانید والسنن (١٢٦/١١) اسد الغابہ (٦٥/٤)

[2] اسد الغابہ (٤٧٢٤) استیعاب (٢٣٥٦) تجرید (٥٦/٢)

[3] اسد الغابہ (٤٧٢٤) استیعاب (٢٣٥٦) تجرید (٥٦/٢)

[4] تاریخ کبیر (١٧/١)

٨٥١٨ محمد بن خُزاعی ✿

بن علقمہ، بنوذکوان سے ہیں جو سُلیم کا بطن ہے۔ ان کا نام جاہلیت میں محمد رکھا گیا، طبری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ ابرہہ حبشی روانہ ہوا اور اسے قبائل مضر کا امیر بنایا اور اس بات پر مامور کیا کہ لوگوں کو قُلّیس کی زیارت کے لیے بلائے، یہ وہ گھر ہے جو اس نے یمن میں کعبہ کے مقابلہ میں بنایا تھا، وہ چلا یہاں تک کہ بنوکنانہ کی زمین پر پہنچا۔ اسے عروہ بن عیاض نے تیر مار کر قتل کر دیا، اس کا بھائی قیس بن خزاعی بھاگ گیا اور ابرہہ سے جاملا اور اسے خبر دی، اس کی قسم کھائی کہ بنوکنانہ سے جنگ کرے گا اور کعبہ کو گرائے گا۔ پھر فیل کا واقعہ پیش آیا۔

اسی طرح عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں بطریق محمد بن اسحاق نقل کیا ہے اور ابن سعد ✿ نے بحوالہ نوفلی، انہوں نے سلمہ بن فضل سے، انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: محمد بن خزاعی کا نام نبوت کے طمع میں محمد رکھا گیا چنانچہ وہ ابرہہ کے پاس آیا، اور مرتے دم تک اسی کے دین پر رہا۔ جب وہ روانہ ہوا تو اس کے بھائی قیس بن خزاعی نے اس کے بارے میں کہا: ؏

"ہم میں سے یہ تاج والا محمد ہے، جس کا جھنڈا موت کے قریب جھکتا ہے"۔

٨٥١٩ محمد بن خولی

محمد بن احیحہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

٨٥٢٠ محمد بن رافع ✿

ابوموسیٰ نے ذیل میں بحوالہ عبدان نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے یا نہیں؟ میں نے اصحاب حدیث میں سے بعض کو دیکھا ہے کہ مسند میں انہیں شامل کیا ہے۔ وہ بطریق اسرائیل بحوالہ محمد بن رافع مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم کی طرف لشکر بھیجا، انہوں نے کھجوروں کو مٹا دیا۔ ✿

میں کہتا ہوں: بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جزم سے کہا ہے کہ وہ مرسل ہے۔ فرماتے ہیں: محمد بن رافع بن خدیج انصاری، ان سے اسحاق بن حکم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث نقل کی ہے۔

٨٥٢١ محمد بن رُکانہ ✿

بن عبد یزید بن عبدالمطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی، ان کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے، رہے وہ تو انہوں نے مرسل حدیث نقل کی ہے۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے داؤد بن رشید نے بحوالہ ابوجعفر بن محمد بن رکانہ، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ رکانہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پچھاڑ دیا، فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا: "ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان ٹوپیوں پر عمامہ باندھنے کا فرق ہے"۔

✿ استیعاب (٢٣٥٦) ✿ طبقات الکبریٰ (١٦٩/١) ✿ اسد الغابہ (٤٧٢٧) تجرید (٥٧/٢)

✿ جامع المسانید والسنن (١٢٨/١١) اسد الغابہ (٦٦/٤) ✿ اسد الغابہ (٤٧٢٩) تجرید (٥٧/٢)

ابن شاہین نے اسے بحوالہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے۔ ابن مندہ کا قول ہے: بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور وہ تابعی ہیں۔ ابن فتحون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: کشتی کی حدیث رکانہ کے حوالے سے مشہور ہے۔ اسی طرح عمائم کی حدیث بھی، گویا محمد نے اسے مرسل روایت کیا ہے، یا سند سے عن ابیہ ساقط ہے۔

میں کہتا ہوں: دوسرا احتمال زیادہ قریب ہے، وہ اس روایت کے علاوہ کسی اور روایت میں موجود ہے۔ اسی طرح ابوداؤد [1] نے بحوالہ محمد بن ربیعہ اس اسناد سے نقل کیا ہے، لیکن کشتی کی حدیث نقل کرنے کے بعد فرمایا: رکانہ کا قول ہے: میں نے قتیبہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اس سے ظاہر ہوا کہ محمد نے حدیث مصارعہ کو مرسل نقل کیا ہے، اور حدیث عمامہ کو ان کے والد کے حوالے سے مسنداً نقل کیا ہے۔ تو روایت سے داؤد بن رُشید ساقط ہو گئے، رکانہ کا قول ہے: میں نے سنا، روایت کے ظاہر سے معلوم ہوا کہ سمعت کہنے والا محمد ہے، اگر ایسا ہی ہے تو وہ بلاشبہ صحابی ہیں، میں نے اس احتمال کی وجہ سے قسم اوّل میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے، لیکن ابن حبان نے یقین سے لکھا ہے کہ وہ تابعی ہیں۔ اس لیے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، پھر فرمایا: مجھے ان کی حدیث کی اسناد پر اعتماد نہیں۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ [2] کا قول ہے: اس حدیث میں بعض راویوں کا دوسروں سے سماع معروف نہیں۔

۸۵۲۲ محمد بن زہیر [3]

بن ابی جسل۔ ابونعیم [4] نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور مسند حسن بن سفیان سے ان کی حدیث روایت کی ہے۔ [5]

عبدان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے یا نہیں؟ میں نے اپنے بعض اصحاب کی مسند میں ان کا ذکر دیکھا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے: مجھے نہیں لگتا کہ یہ روایت صحیح ہو۔

میں کہتا ہوں: عسکری رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔

۸۵۲۳ محمد بن سعید [6]

تابعی ہیں، انہوں نے مرسل حدیث نقل کی ہے۔ ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ راوی نامعلوم ہیں۔ ابونعیم [7] نے بحوالہ ابواحمد غسال نقل کیا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔ یہ وہی ہے جو ابن ابوزائدہ نے بحوالہ ابویعقوب ثقفی، انہوں نے خالد بن ابوخالد سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن سعد سے سامان کی خرید و فروخت کی، انہوں نے کہا: آؤ! میں تم سے ہاتھ ملاؤں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاتھ ملانے میں برکت ہے"۔ [8]

ابن مندہ کا قول ہے: یہ حدیث غریب ہے، اس طریق کے علاوہ یہ بحوالہ محمد بن سلمہ منقول ہے۔

---

[1] ابوداود (٤٠٧٨) [2] تاریخ کبیر (٨٢/١) [3] اسد الغابہ (٤٧٣١) تجرید (٥٧/٢)

[4] معرفة الصحابہ (١٠٥/٢) [5] مسند احمد (٧٩/٥) (٢٧١/٥) معرفة الصحابہ (١٠٥/٢)

[6] اسد الغابہ (٤٧٢٦) [7] معرفة الصحابہ (١٢٣/٢)

[8] معرفة الصحابہ (١٢٣/٢) جمع الجوامع (٣٩٩/١) جامع المسانيد والسنن (١٣٠/١١)

۸۵۲۴ محمد بن سفیان ❶

بن مجاشع بن دارم تمیمی دارمی مجاشعی۔ ابونعیم ❷ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، پھر بطریق محمد بن سلیمان ہروی نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں فرمایا: یہ محمد نامی لوگ ان کے والدین نے ان کا نام جاہلیت میں محمد رکھا، جب ان کو راہب نے ایک نبی مبعوث ہونے کی خبر دی جس کا نام محمد ہوگا، وہ یہ ہیں: محمد بن عدی بن ربیعہ، محمد بن احیحہ بن جلاح، محمد بن حمران بن مالک جعفی اور محمد بن خزاعی بن علقمہ، ابوموسیٰ نے ابونعیم کا تعاقب کیا ہے کہ انہوں نے اِن محمد بن سفیان کا ذکر کیا اور باقی چاروں کو چھوڑ دیا، جبکہ ان ایک کو باقی پر فضیلت حاصل نہیں ہے بلکہ یہ بات سب میں مشترک ہے کہ عہد نبوی تک ان میں سے کسی کا باقی رہنا معروف نہیں تو ان کا اسلام لانا اور صحابی ہونا کیسے صحیح ہوگا سوائے محمد بن عدی کے جیسا کہ قسم اوّل میں ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

سیرۃ النبویہ میں ابن سعد نے نقل کیا ہے بحوالہ قتادہ بن سکن عُرنی فرماتے ہیں: بنوتمیم میں سفیان بن مجاشع کے پاس ایک پادری آیا اور کہا: عرب میں ایک نبی ہوگا اس کا نام محمد ہے، اس کے ہاں ایک لڑکا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم نے دینوری کی مجالست کے گیارھویں جز میں روایت کیا ہے کہ ہم سے ابن قتیبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے یزید بن عمرو نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے علاء بن فضل نے انہوں نے اپنے والد سے، بحوالہ اپنے والد عبدالملک بن ابوسویہ، انہوں نے ابوسویہ سے بحوالہ ان کے والد خلیفہ بن عبدہ منقری، نقل کیا ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن مبداَہ بن جشم سے پوچھا: تمہارے والد نے تمہارا نام محمد کیسے رکھا؟ انہوں نے کہا: میں نے یہی سوال اپنے والد سے کیا تھا۔ انہوں نے کہا: بنوتمیم کے چار اشخاص کے ساتھ میں نکلا ان میں سے ایک تھا، سفیان بن مجاشع بن دارم، یزید بن عمرو بن ربیعہ، اسامہ بن مالک بن جندب بن عنبر، ہم ابن جفنہ غسانی کے پاس جا رہے تھے۔ جب ہم شام پہنچے تو ایک تالاب پر فروکش ہوئے۔ جس میں چھوٹے چھوٹے درخت تھے، اس کے پاس ایک راہب کھڑا تھا، اس نے ہم پر جھانک کر دیکھا اور کہا: یہ اس شہر والوں کی زبان نہیں ہے، فرماتے ہیں: ہم نے کہا: جی ہاں! ہم مضر کے لوگ ہیں، اس نے کہا: تم لوگوں میں ایک نبی ہوگا تم اس کی طرف جلدی کرنا اور اپنا حصہ اس سے وصول کرنا، تم اس سے ہدایت پاؤ گے، وہ خاتم النبیین ہیں، ان کا نام محمد ہے۔

جب ہم ابوجفنہ کے پاس سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ہم میں سے ہر ایک کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، تو اس نے اس کا نام محمد اس اُمید میں رکھا کہ اس کا یہ بیٹا نبی ہوگا۔

ابن اثیر ❸ کا قول ہے: محمد بن سفیان کے نقل کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ اس کی اولاد میں سے جو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے۔ ان کے اور اس کے درمیان بہت سے آباء ہیں۔ ان میں سے اقرع بن حابس بن عقال بن محمد بن سفیان ہیں۔ ان میں سے ان کے چچازاد صعصعہ بن ناجیہ بن عقال ہیں جو فرزدق شاعر کے دادا ہیں۔ ان میں سے حابس اور ناجیہ کا کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا۔ چہ جائیکہ عقال اور محمد بن سفیان کا ذکر کیا جاتا۔

---

❶ اسد الغابہ (۳۷۳٤) تجرید (۲/۵۷) ❷ معرفۃ الصحابہ (۲/۱۱٤)

❸ اسد الغابہ (٤/٦٨)

٨٥٢٥ محمد بن سھل ❶

بن ابوخیثمہ انصاری مدنی۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں فرمایا: بعض حفاظ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ پھر بطریق شعبہ، بحوالہ واقد بن محمد نقل کیا ہے: میں نے صفوان بن سلیم سے بحوالہ محمد بن سہل بن ابوخیثمہ، بحوالہ سہل بن ابوخیثمہ روایت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے نمازی کے سترہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ❷

میں کہتا ہوں: یہ روایت مرسل یا منقطع ہے، کیونکہ اگر یہ بحوالہ محمد بن سہل محفوظ ہے تو وہ مرسل ہے۔ کیونکہ وہ تابعی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مکہ میں پیدا ہوئے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سہل بن ابوخیثمہ کی عمر آٹھ (٨) سال تھی۔ اگر یہ روایت بحوالہ سہل مروی ہے تو یہ منقطع ہے، کیونکہ صفوان نے سہل سے نہیں سنا، اس تقدیر کی بنا پر اس سند کے ذریعے اس میں داخل نہیں ہوں گے۔

٨٥٢٦ محمد بن شرحبیل ❸

بنوعبددار سے ہیں، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بخاری ❹ نے وحدان میں نقل کیا ہے: ان کا صحابی ہونا معروف نہیں، ان کی روایت بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے۔ ان سے یزید بن عبداللہ بن قُسیط اور یزید بن خصیفہ وغیرہ نے روایت کیا، پھر ابن مندہ نے بطریق عبداللہ بن موسیٰ تیمی، انہوں نے منکدر بن محمد بن منکدر، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن معاذ کی قبر سے ایک مٹھی مٹی لی، مجھے اس میں سے مشک کی خوشبو آئی۔ ابونعیم ❺ کا قول ہے: وہ محمود بن شرحبیل ہیں، اسی طرح محمد بن عمرو نے بحوالہ محمد بن منکدر روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: جو بات انہوں نے ذکر کی ہے، اس میں کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے ان کا صحابی ہونا ثابت ہو۔ اس لیے کہ قبر سے خوشبو کا آنا صحابہ کے بعد بلکہ ان کے بعد والے لوگوں کے لیے ثابت ہے۔ تابعین میں محمد بن ثابت بن شرحبیل ہیں جو بنوعبددار سے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہوں، ان میں دوسرے ہیں، انہوں نے بحوالہ قیس بن سعد بن عبادہ روایت کی، بعض کا قول ہے: عمرو بن شرحبیل، بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: اس کی اسناد صحیح نہیں۔

٨٥٢٧ محمد بن شرید ❻

بن سوید ثقفی، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق محمد بن عمرو، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ محمد بن شرید ایک حبشیہ لونڈی لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: میری والدہ نے نذر مانی تھی

---

❶ اسد الغابہ (٤٧٣٨)

❷ ابوداؤد (٦٩٥) ابن ماجہ (٢٣٧٣) نسائی (٧٤٧) مسند احمد (٢/٤) سنن کبریٰ (٢/٢٧٢) مسند ابوداؤد طیالسی (١٣٤٢) مستدرک حاکم (١/٢٥١، ٢٥٢) معجم الکبیر (٦/٥٦٢٤)

❸ اسد الغابہ (٤٧٣٩) تجرید (٢/٥٨) ❹ تاریخ کبیر (١/١١٣)

❺ معرفۃ الصحابہ (٢/١٢٤) ❻ اسد الغابہ (٤٧٣٣)

کہ وہ غلام آزاد کریں گے.....(الحدیث) [1]

اسے ابن مندہ، ابن سکن اور باوردی نے بحوالہ ان کے اسی طرح نقل کیا ہے اور ابن شاہین نے کتاب الجنائز میں عن ابن صاعد، عن قطیعی، لیکن انہوں نے اپنی روایت میں کہا: محمد بن الشرید یا الشرید ایک لونڈی لائے۔ ان کی کتاب میں اسی طرح یہ نام شک کے ساتھ لکھا ہے۔

ابونعیم نے اسے بروایت ابراہیم بن حرب العسکری بحوالہ قطیعی انہی الفاظ میں روایت کیا ہے۔ البتہ انہوں نے کہا ہے کہ عمرو بن الشرید، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور اس طریق کو درست کہا ہے۔ اور یہ سب غیر محفوظ ہیں۔ محفوظ روایت وہ ہے جو ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔ اور ابن حبان نے اسے بطریق حماد بن سلمہ بحوالہ محمد بن عمرو صحیح کہا ہے۔ لکھتے ہیں: عن ابی سلمہ، عن الشرید بن عوس مروی ہے کہ ان کی والدہ نے انہیں وصیت کی کہ میری طرف سے ایک غلام آزاد کرنا، ابن سکن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن الشرید صحابہ رضی اللہ عنہم میں مشہور نہیں اور مجھے ان کا ذکر صرف اسی روایت میں ملا ہے۔

۸۵۲۸ محمد بن ابی عائشہ

مولیٰ بنوامیہ۔ ابن حبان کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں روایت کی ہے، ان سے ابوقلابہ نے روایت کی ہے، ان سے سماع اور رؤیت درست نہیں۔

میں کہتا ہوں: بخاری رحمہ اللہ [2] نے بطریق ایوب، عن ابوقلابہ ان کی حدیث ذکر کی ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت کی ہے۔ ایوب کا قول ہے: میں نے ابوقلابہ سے کہا: تم سے کس نے حدیث بیان کی؟ انہوں نے کہا: محمد بن ابوعائشہ رضی اللہ عنہ نے وہ بنوامیہ کے مولیٰ تھے، ان کے ساتھ شام کی طرف گئے۔

بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے: اسے حماد نے بحوالہ ایوب عن ابی قلابہ مرسل ہے روایت کیا ہے، اور اسے عبیداللہ بن عمرو نے بحوالہ ایوب روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ابوقلابہ، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد بن ابوعائشہ مشہور تابعی ہیں، انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کیا ہے۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے، وہ ان کے ساتھیوں میں سے ہیں، حسان بن عطیہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا، ابن معین وغیرہ نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ مسلم نے تشہد کے بعد دعا کے بارے میں ان سے ایک حدیث روایت کی۔

۸۵۲۹ محمد بن عبداللہ

بن سلیمان بن اکیمہ لیثی۔ ابن قانع نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق احمد بن مصعب، عن عمر بن ابراہیم، عن

---

[1] ابوداؤد (۳۲۸۳) نسائی (۳٦۵۵) مسند احمد (۲۲۲/٤) (۳۲۸) صحیح ابن حبان (۱۸۹)
المعجم الکبیر (۷۲۵۷/۷) معرفۃ الصحابہ (۱۲۱/۲) السنن الکبریٰ (۷۲۲۵۷/۷)

[2] التاریخ الکبیر (۲۰۷/۱)

محمد بن اسحاق، عن ابیہ، عن جدہ محمد بن عبداللہ بن سلیمان بن اُکیمہ لیثی روایت کی ہے۔فرماتے ہیں، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی بعض باتیں سنتے ہیں جنہیں ہم جوں کا توں آگے بیان نہیں کر سکتے، آپ نے فرمایا:''جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہ بناؤ اور صحیح مفہوم بیان کرو تو کوئی حرج نہیں''۔

عمر بن ابراہیم وضع حدیث میں ذکر کیا جاتا ہے،اس حدیث میں ان کے آباء واجداد کے نام میں اضطراب ہے،اسے ابن مندہ نے بطریق عمر بن ابراہیم نقل کیا ہے،فرماتے ہیں: عن محمد بن سُلیم بن اُکیمہ ،اسے حرف سین میں سلیم میں نقل کیا ہے،اسم کے آخر میں الف اور نون نہیں، پھر اسے دوسرے طریق سے بحوالہ عمر نقل کیا ہے،فرماتے ہیں: عن محمد بن اسحاق بن عبداللہ بن سلیم،عبداللہ کے نسب میں اضافہ کیا ہے،اسی طرح اسے حرف عین میں نقل کیا ہے۔ان کے اور ان سے پہلے والی شخصیت میں جمع کرنا اس طرح ممکن ہے کہ عن جدہ میں ضمیر اسحاق کی طرف راجع ہو، یوں سلیم صحابی ہوں گے۔

اسے ابوموسیٰ نے ذیل میں بطریق عبدان مروزی نقل کیا ہے۔پھر بحوالہ عمر بن ابراہیم ہاشمی ان کی روایت سے نقل کیا ہے، انہوں نے محمد بن اسحاق بن اکیمہ سے نقل کیا ہے،انہوں نے اسے حرف الف میں ذکر کیا ہے۔

اسی طرح یہ روایت ابن مردویہ نے کتاب العلم میں اسی طریق سے نقل کیا ہے، جسے عبدان نے درج کیا ہے،اسی طرح ابن سکن نے اسی سند سے اکیمہ کے حالات میں ایک اور حدیث نقل کی ہے۔اس میں ایک اور اختلاف بھی ہے جو عمر بن ابراہیم کی روایت کے علاوہ ہے۔چنانچہ طبرانی [1] نے بطریق یعقوب بن عبداللہ بن سلیم بن اکیمہ عن ابیہ،عن جدہ جسے حرف سین میں سے سلیم کے حالات میں درج کیا ہے۔اور طبرانی نے بطریق ولید بن سلمہ،عن اسحٰق بن یعقوب بن عبداللہ بن اکیمہ عن بیہ،عن جدہ روایت کیا ہے،ان طرق میں سے کوئی بھی ابن قانع کی روایت کے موافق نہیں، جہاں تک میرا گمان ہے اس میں تقدیم وتاخیر واقع ہوئی ہے۔ روایت اصل یوں تھی: محمد بن اسحٰق،عن عبداللہ بن سلیم بن اکیمہ عن ابیہ،عن جدہ،عن ابیہ،عن جدہ کو ابن عبداللہ بن سلیم سے پہلے کر دیا، جس سے یہ وہم پیدا ہوا۔واللہ اعلم!

۸۵۳۰ محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (مولیٰ رسول اللہ ﷺ)

مطین،عبدالرحمٰن مروزی اور باوردی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق یحییٰ بن ایوب بحوالہ محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ رسول اللہ ﷺ روایت کی ہے جس نے کسی عورت کا پردہ کھولا اس پر اس کا مہر واجب ہے۔[2] اسے ابونعیم نے بطریق مطین نقل کیا ہے،فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس کی اسناد متصل نہیں، میرے خیال میں وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن سلمانی ہیں۔

ابوموسیٰ نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ جو انہوں نے گمان کیا ویسا نہیں ہے۔ابن فتحون نے استیعاب میں اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔یحییٰ بن عبدالوہاب بن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور وضاحت کی ہے کہ وہ تابعی ہیں۔اور ان کا تذکرہ کرنے کا یہ عذر پیش کیا ہے کہ انہیں خطرہ تھا کہ مذکورہ لوگوں کی کتب میں جو لکھا ہے اس سے کوئی شخص دھوکا کھا کر یہ گمان کر لے گا کہ انہوں نے انہیں نظر انداز کر دیا۔پھر اس لیے ان کا ذکر کر کے

---

[1] المعجم الكبير (۱۱۷/۷) [*] اسد الغابہ (۵۷۳۵) تجرید (۶۰/۲)

[2] ابوداؤد كتاب النكاح (۱۸۸) (۲۸۹) معفرة الصحابہ (۱۳۷/۲) السنن الكبرىٰ

ان کی وضاحت کر دی۔

پھر دوسرے طریق سے بحوالہ یحییٰ بن ایوب اس سند سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: بحوالہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان، فرماتے ہیں: اسی طرح اسے ابونعیم نے اپنے مجموعے میں حدیث صفوان بن سلیم میں صحیح طریق سے نقل کیا ہے، ابوموسیٰ کا قول ہے: اسی طرح عبدان نے اسے بحوالہ قتیبہ، انہوں نے لیث سے، انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ محمد بن ثوبان پھر ان کے دادا تک نسب بیان کیا ہے۔ اسی طرح اسے ابوداؤد نے مراسیل میں بحوالہ قتیبہ نقل کیا ہے۔ ابن حبان نے کتاب الثقات میں فرمایا: محمد بن ثوبان شیخ (محدث) ہیں جو مرسل احادیث روایت کرتے ہیں.... پھر مذکورہ حدیث روایت کی، پھر فرمایا: اسے لیث نے روایت کیا ہے، پھر اس کی سند ذکر کی، پھر فرمایا: جس کا یہ گمان ہے کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، اسے وہم ہوا ہے، پھر محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے دوسرے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے صحیح نہیں لکھا۔ ابوموسیٰ کا قول ہے: ہم نے ان کا اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ ہم نے ان سے صرفِ نظر کیا ہے۔

۸۵۳۱ محمد بن عُتوارہ

کنانی، پھر لیثی۔ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا نام جاہلیت میں محمد رکھا گیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: یہ اس پر دلالت نہیں کرتا، محمد بن احیحہ بن جلاح کے سوانح میں اس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے۔

۸۵۳۲ محمد بن عروہ

بن عطیہ سعدی۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن عطیہ کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، میں نے قسم ثانی میں محمد بن عطیہ کے سوانح میں غلطی کی وجہ بیان کر دی ہے۔ واللہ اعلم

۸۵۳۳ محمد بن عطیہ سعدی ❀

قسم ثانی میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۵۳۴ محمد بن عقبہ

بن احیحہ بن جلاح۔ قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۵۳۵ محمد بن عمرو

بن علقمہ، ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تجرید میں ذکر کیا ہے کہ مسند بقی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے۔ یہ وہی لیثی ہیں جو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ان کے طبقے کے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ یہ اور ان کے والد صحابی نہیں ہیں، بقی کی مسند میں اس طرح کی کئی مثالیں ہیں وہ حدیث کو تابعین کی روایت سے نقل کرتے ہیں۔ خواہ وہ کبیر ہو یا صغیر۔ اسی طرح ان لوگوں سے بھی روایت کرتے ہیں جو تابعین میں شمار ہوتے ہیں، جیسے یہ محمد بن عمرو ہیں (تعجب کی بات ہے وہ اس کی وضاحت نہیں کرتے) پھر میں نے جز صحابہ رضی اللہ عنہم کے کسی نسخے میں دیکھا ہے، جن صحابہ رضی اللہ عنہم کی احادیث بقی بن مخلد نے ابن حزم محمد بن عمرو بن علبہ کی ترتیب سے

نقل کی ہیں۔ واللہ اعلم!

٨٥٣٦ محمد بن عمیر [1]

بن عطارد بن حاجب تمیمی، ابن مندہ کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے اور ان کا صحابی ہونا اور دیدار معروف نہیں۔

میں کہتا ہوں: ان کی وہ حدیث جس سے بخاری رحمہ اللہ کے اعتماد سے اشارہ ہوتا ہے کہ وہ مرسل ہے، اسے حماد بن سلمہ نے بحوالہ ابوعمران جونی، انہوں نے محمد بن عمیر بن عطارد نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ مجھے ایک درخت کے پاس لے گئے جس میں پرندے کے گھونسلے کی طرح دو نشست گاہیں بنی ہوئی تھیں۔ ایک میں وہ اور دوسرے میں مَیں بیٹھ گیا، پھر وہ ہمیں لے کر چل پڑے، یہاں تک کہ افق بھر گیا۔ اگر میں اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاتا تو اس کے ساتھ لگ جاتا، پھر جبرائیل جہاں نور اترا رہا تھا وہاں پہنچے، اس کے بعد جبرائیل بے ہوش ہو گئے..... (الحدیث) [2]

اسے ابن مبارک رحمہ اللہ نے کتاب الزہد میں بحوالہ حماد نقل کیا ہے، حسن بن سفیان نے بحوالہ ابراہیم بن حجر، انہوں نے حماد سے اس کی پیروی کی ہے، اسی طرح یزید بن ھارون نے بحوالہ حماد، اس میں محمد بن عطارد کے بعد یہ اضافہ کیا ہے: عن ابیہ اسی طرح ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد اعتماد کیا ہے، اسی طرح عسکری اور ابن حبان نے اسے مرسل قرار دیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ محمد کوفہ کے معززین میں سے ہیں، کوفہ کے گورنروں، حجاج وغیرہ کے ساتھ ان کے کئی واقعات ہیں۔ انہی کے متعلق ایک شاعر کہتا ہے: ؏

''معد اور تمام قبائل جانتے ہیں کہ محمد بن عطارد بہادر ہے''۔

خلیفہ بن خیاط کا بیان ہے کہ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے امیروں میں سے تھے۔ ابن مسروق کا بیان ہے کہ یہ عبدالملک بن مروان کے پاس آئے تو اس نے انہیں خاص کمرے میں اتارا۔ ان کے دادا عطارد بن حاجب کا تذکرہ حرف عین میں ہو چکا ہے۔ رہے ان کے والد تو مجھے معلوم نہیں کہ آیا انہوں نے دورِ نبوی پایا ہے یا نہیں؟ اس لیے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ جن لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتابیں لکھی ہیں، انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کے زیادہ مناسب یہی ہے کہ انہوں نے عہد نبوی پایا ہے۔

٨٥٣٧ محمد بن فضالہ [3]

بغوی، ابن قانع، ابن حبان، ابن شاہین نے ان کے اور محمد بن انس بن فضالہ کے درمیان فرق کیا ہے۔ طبرانی رحمہ اللہ ابن مندہ اور ان کی اتباع کرنے والوں نے اس سے انکار کیا ہے۔ انہوں نے ایک سوانح میں دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ ان کے نزدیک جس نے انہیں ان کے دادا کی طرف نسبت کر کے محمد بن فضالہ کہا ہے، وہ صحیح ہے، جیسا کہ قسم اوّل میں میں نے وضاحت کی ہے۔ واللہ اعلم

---

[1] اسد الغابہ (٤٧٦٠) تجرید (٦٠/٢)

[2] مسند احمد (٢٣١/٢) التاریخ الکبیر (١٩٤/١) معرفۃ الصحابہ (١٠٤/٢) (١٠٥/٢) اسد الغابہ (٨٠/٤)

[3] استیعاب (٢٣٧٢) تجرید (٦١/٢)

۸۵۳۸ محمد بن ابی کُرَیمہ

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مسواک کے بارے میں روایت کی ہے، ان سے ابراہیم بن حجر نے روایت کی ہے، ابن فتحون کے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ ابی زُرعہ رازی نقل کیا ہے کہ انہوں نے اسے مسند شامیین میں شامل کیا ہے۔ بخاری ❶ نے اعتماد کیا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے، ابن ابی حاتم اور ابواحمد عسکری نے ان کی پیروی کی ہے۔

۸۵۳۹ محمد بن کعب قُرَظیّ ❷

انصار کے حلیف اور مشہور تابعی ہیں۔ ترمذی نے جامع میں فرمایا: میں نے قتیبہ بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ محمد بن کعب قُرظی، نبی کریم ﷺ کی حیات میں پیدا ہوئے۔ اس طرح ابوعبیدہ آجُری نے بحوالہ ابوداؤد، انہوں نے قتیبہ سے نقل کیا ہے اور وہ قتیبہ کی طرف سے وہم ہے۔ یہ کعب والد محمد کے بارے میں منقول ہے۔

بخاری ❸ نے محمد بن کعب کے سوانح میں نقل کیا ہے کہ ان کے والد ان لوگوں میں سے تھے جن کا نسب معلوم نہیں، اور جب بنوقریظہ کو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر قتل کیا گیا تو یہ بنی قریظہ کے ساتھ قتل نہیں ہوئے۔ ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ میں بحوالہ موسیٰ بن عقبہ روایت کی ہے کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا: ''دو کاہنوں کے بیچ میں سے ایک شخص ہوگا جو سب سے بڑھ کر اللہ کی کتاب کا عالم ہوگا''۔ تو لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ محمد بن کعب ہیں، کیونکہ ان کے والد بنی قریظہ اور والدہ بنی نضیر سے ہیں، دو کاہنوں سے مراد بنی قریظہ اور بنی نضیر ہیں۔ محمد بن کعب کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی حدیث صحیح میں ہے۔ تہذیب میں ان کے حالات مذکور ہیں۔ ان سے بحوالہ ابن مسعود روایت ہے، ابن عساکر نے اسے بعید قرار دیا ہے۔

ابن سعد ❹ نے اہل مدینہ کے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یعقوب بن شیبہ کا قول ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کرنے والے تیسرے طبقے میں ان کا شمار ہے، انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پا گئے تھے اور محمد بن کعب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں ۴۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کی وفات ۱۰۸ھ میں ہوئی۔ بعض کا قول ہے: اس کے بعد وفات پائی یہاں تک کہ بعض نے کہا: وہ ۱۲۰ھ میں فوت ہوئے، یہ یقین سے کہا جاتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ہی پیدا ہوئے۔

۸۵۴۰ محمد بن محمود ❺

عبدان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، پھر دو طریق سے حدیث نقل کی، بحوالہ یحییٰ بن سعید انصاری، انہوں نے محمد بن محمود سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ایک نابینا کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب اس نے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اپنے پاؤں کا نیچے والا حصہ دھوؤ''۔ ❻

---

❶ تاریخ الکبیر (۲۱۸/۱) ❷ استیعاب (۲۳۷۱) تجرید (۶۱/۲) ❸ تاریخ کبیر (۲۱۶/۱)
❹ طبقات الکبریٰ (۳۷۰/۵) (۳۷۱) (۵۰۱/۷) ❺ اسد الغابہ (۴۷۶۶) تجرید (۶۱/۲)
❻ جامع المسانید والسنن (۱۵۴/۱۱) اسد الغابہ (۸۳/۴)

اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، جیسا کہ عبدان کا خیال ہے۔
بخاری رحمہ اللہ [1] نے اور جن لوگوں نے ان کا اتباع کیا ہے، انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی حدیث مرسل ہے، انہوں نے ان کے نسب میں اختلاف کیا ہے، بعض کا قول ہے: وہ محمد بن محمود بن عبداللہ بن مسلمہ ابن اخی محمد بن مَسلمہ ہیں، بعض کا قول ہے: وہ ان کے پوتے ہیں، ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں محمد بن محمود بن محمد بن مسلمہ لکھا ہے، انہوں نے اپنے والد عدی سے روایت کیا ہے، ان سے ان کے بیٹے سلیمان نے روایت کیا، کنیتوں میں ابونصر ثقفی کے سوانح میں ان کا مزید ذکر آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۸۵۴۱ محمد بن یُحمد

محمد بن براء کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۵۴۲ محمد بن یزید

بن عمرو بن ربیعہ بن حُرقوص بن مازن بن عمرو بن تمیم تمیمی مازنی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، قسم اوّل میں محمد بن عدی کے سوانح میں اس پر تنبیہ گزر چکی ہے۔

۸۵۴۳ محمد أسدی

محمد بن سعد نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے، جن کا نام جاہلیت میں محمد رکھا گیا۔

۸۵۴۴ محمد الفقیمی

محمد بن سعد نے جاہلیت کے محمد نامی لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۵۴۵ محمد کنانی

بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ ثابت نہیں، ان کی حدیث مرسل ہے۔ ان سے عیسیٰ بن عبید کنانی نے روایت کی ہے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔

۸۵۴۶ محمد، ابوسلیمان مدنی

ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ وہم ہے۔ پھر بطریق ابوالفضل احمد بن حسین لہبی، بحوالہ سلیم بن محمد کرمانی، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد قباء گیا تو اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا"۔ [2]
ابن مندہ کا قول ہے: صحیح یہ ہے بحوالہ محمد بن سلیمان کرمانی، انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔

---

[1] تاریخ کبیر (۲۲٤/۱) [2] نسائی (٦۹۸)، ابن ماجہ (۱٤۱۲)، مسند احمد (٤۸۷/۳)، معجم الکبیر (۷٤/٦)

یہ حدیث ابن ماجہ میں مذکور ہے۔ حاکم نے بطریق حاتم بن اسماعیل اور عیسیٰ بن یونس اسے صحیح قرار دیا ہے، دونوں نے محمد بن سلیمان سے صحیح طریق سے نقل کیا ہے۔ اسی طرح اسے نسائی نے اس مفہوم میں نقل کیا ہے، بروایت مجمع بن یعقوب، بحوالہ محمد بن سلیمان گویا اس راوی کا نام ابوالفضل سے تبدیل ہوگیا اور ان کے شیخ کا نام چھوٹ گیا، اس سے ایسے صحابی کا نام جڑ گیا جس کا وجود ہی نہیں۔

۸۵۴۷ محمود بن عمرو ✿

ابوموسیٰ نے بحوالہ عبدان ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۵۴۸ محمول أنصاری ✿

تابعی ہیں، ان کی حدیث مرسل ہے۔ مستغفری نے صحابہ میں بحوالہ یحییٰ بن یونس شیرازی ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق محمد بن عمرو بن علقمہ، بحوالہ محمول انصاری نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے شرک اور گناہ پر قسم کھائی، اس نے شرک کیا''۔ ✿

باب میم کے بعد خاء

۸۵۴۹ مختار بن ابی عُبید ✿

بن مسعود ثقفی، کنیتوں میں ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب آئے گا، ابن عبدالبر نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اس کی کنیت ابواسحاق ہے، اچھی سیرت والا آدمی نہیں تھا۔

اس کے والد جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔ مختار ہجرت کے سال پیدا ہوا، اسے شرف صحابیت اور رؤیت حاصل نہیں، ان کے حالات ناپسندیدہ ہیں، جنہیں اس سے ثقہ لوگوں جیسے شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ اس نے گورنری کا مطالبہ کیا اور کوفہ پر غلبہ پالیا، یہاں تک کہ مصعب بن زبیر کو کوفہ میں ۶۷ھ میں قتل کر دیا۔ ✿ جبکہ اس سے پہلے یہ فضیلت والے اور نیک لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے ابن زبیر کا ساتھ چھوڑ دیا وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خون کے مطالبے کا دھوکا دیتا تھا اور دنیا طلبی سے خوش ہوتا تھا، جھوٹ اور جنون بھری باتیں کرتا تھا۔ سولہ (۱۶) ماہ اس کی حکومت رہی، موسیٰ بن اسماعیل عن ابی عوانہ عن مغیرہ، بحوالہ ثابت بن ہرمز روایت کرتے ہیں کہ مختار نے اپنے چچا کے ہاں سے مدائن کا بہت سا مال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا، ان میں سے ایک تھیلی نکالی، اس میں پندرہ درہم تھے۔ کہنے لگا: یہ کسبیوں کی کمائی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تیرا ناس ہو!

✿ اسد الغابہ (۴۷۷۱) ✿ اسد الغابہ (۴۷۸۲) تجرید (۶۲/۲)

✿ جامع المسانید والسنن (۱۸۲/۱۱) اسد الغابہ (۸۹/۴)

✿ اسد الغابہ (۴۷۹۱) استیعاب (۲۵۵۱) تجرید (۶۴/۲)

✿ اسد الغابہ (۹۲/۴)

مجھے کسبیوں سے کیا تعلق؟ اس نے سرخ رنگ کی دھاری دار چادر اوڑھ رکھی تھی، جب وہ سلام کر کے چلا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اسے ہلاک کرے! اسے کیا ہوا ہے؟ اگر ابھی اس کا دِل چیر کے دیکھا جائے تو لات اور عزیٰ کی محبت سے بھرا ہوگا۔ فرماتے ہیں: بقول بعض: ابتداء میں وہ خارجی تھا، پھر زیدی ہوا، پھر رافضی ہوگیا۔

مختار نے محمد بن عمار بن یاسر کو ظلماً قتل کیا کیونکہ اس نے ان سے کہا تھا کہ تم اپنے والد کے حوالے سے جھوٹی حدیث بیان کرو، انہوں نے ایسا نہ کیا تو انہیں قتل کر دیا۔ یہ تو وہ باتیں ہیں جو ابو عمر نے اس کے حالات میں لکھی ہیں۔ اور یقین سے لکھا ہے کہ اس کے والد صحابی تھے۔ اور یہ ہجرت کے بعد پیدا ہوا۔ یہ بارہا گزر چکا ہے کہ مکہ اور طائف میں جو قریشی اور ثقفی زندہ رہا وہ حجۃ الوداع میں شریک ہوا تھا، اس لیے مختار اس قسم میں سے ہوا۔ البتہ اس کے حالات برے ہیں۔ ابن الاثیر [1] نے اس کے حالات میں ابن عبدالبر سے کچھ مزید لکھا ہے، مختار اور شعبی کے درمیان کوئی ایسی بات تھی کہ ان میں سے ایک کی بات دوسرے کے خلاف نہیں سنی جائے گی، ابن اثیر نے اتنی مقدار ابن عبدالبر کے حوالے میں درج کی ہے جو وہاں نہیں ہے۔ اور نہ یہ صحیح ہے اس واسطے کہ شعبی اس سے نقل کرنے میں تنہا نہیں۔ شعبی کے ثقہ ہونے پر اتفاق ہے۔ اور مختار کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اہل بیت کی ایک جماعت نے اس کے خلاف دعویٰ نبوت اور واضح جھوٹ کی گواہی دی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک روایت وہ ہے جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند عمرو بن الحمق میں بطریق السدّی عن رفاعہ القِتْبانی نقل کی ہے۔

فرماتے ہیں: میں مختار کے پاس گیا، اس نے مجھے ایک تکیہ دیا اور کہنے لگا: اگر میرا بھائی جبرائیل اس سے نہ اٹھ کے گیا ہوتا (اور دوسرے تکیے کی طرف اشارہ کیا) تو میں تمہیں وہ دے دیتا۔ فرماتے ہیں: میرا جی چاہا کہ اس کی گردن اڑا دوں..... پھر قصہ ذکر کیا، اور عمرو بن حمق سے حدیث روایت کی۔

ابن حبان نے ثقات میں صفیہ بنت ابی عبید کے سوانح میں فرمایا: وہ مختار کی بہن ہیں جس نے عراق میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اس سے زیادہ قوی وہ روایت ہے جسے مسلم نے اپنی صحیح میں بحوالہ اسماء بنت ابوبکر نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک ظالم ہوگا''۔ [2]

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے گواہی دی کہ جھوٹا مختار ہے جس کا یہ ذکر ہے۔ ابن اثیر کا قول ہے: مختار حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے منظر عام پر آیا تو شیعانِ کوفہ میں سے بہت بڑی تعداد اس کے پاس جمع ہوگئی، وہ کوفہ پر غالب آ گیا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو تلاش کرنے لگا۔ پھر انہیں قتل کر دیا۔ اس نے شمر بن ذی جوشن کو قتل کیا جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک تھا۔ اور خولی بن یزید کو جو آپ رضی اللہ عنہ کا سر کوفہ لے گیا، عمر بن سعد بن ابو وقاص کو جو اس لشکر کا امیر تھا جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے جنگ کی تھی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، اس کے ساتھ اس کے بیٹے حفص کو قتل کر دیا، ابراہیم بن اشتر کے ساتھ بہت بڑا لشکر بھیجا جس نے عبیداللہ بن زیاد سے لڑائی کی، یہ وہ شخص تھا جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے جنگ کے لیے لشکر تیار کیا تھا، اور آپ رضی اللہ عنہ سے لڑائی کی تھی۔ عبیداللہ بن زیاد اس واقعہ میں قتل ہوا، ابن اثیر کا قول ہے: اس وجہ سے بہت سے مسلمان مختار کے گرویدہ ہوگئے۔ اس نے اس بارے میں بہت سے کارنامے انجام دیئے۔ فرماتے ہیں: وہ حضرت ابن عمر کی طرف مال بھیجتا تھا، وہ اس کی سسرالی رشتہ دار

---

[1] اسد الغابہ (٩٢/٤) [2] مسلم (٦٤٤٣) (٨٧/٢)

اور اور اس کی بہن صفیہ بنت ابو عبید کے شوہر تھے، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن حنفیہ کی طرف مال بھیجتا، وہ اسے قبول کر لیتے پھر اس کی طرف بصرہ سے مصعب گیا، اس نے مختار کو قتل کر دیا۔

مختار کا سب سے پہلا معاملہ یہ ہوا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے کوفہ بھیجا تا کہ وہ ان کی بیعت کو مضبوط کرے اور عبداللہ بن مطیع کو کوفہ کا امیر بنا دیا، مختار نے یہ ظاہر کیا کہ ابن زبیر اصل میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینا چاہتے ہیں، پھر اس نے اپنے قدم جمانے شروع کر دیئے، اور یہ دعویٰ کیا کہ محمد بن حنفیہ مہدی ہیں جو آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے، انہوں نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو ان کی بیعت کی طرف بلائیں، اس نے اپنے پاس سے ایک خط بھی لکھ لیا، بہت بڑی جماعت اس کی مطیع ہوگئی، ان لوگوں سے اسے تقویت ملی، وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو چن چن کر قتل کرنے لگا۔ جو لوگ اہل بیت سے محبت رکھتے تھے ان سے بھی اسے تقویت ملی پھر ابن زبیر، ابن حنفیہ اور ابن عباس کے درمیان جو ہوا سو ہوا، کیونکہ وہ دونوں ان کی بیعت کرنے سے رُک گئے تھے۔ انہوں نے ان دونوں کا اور جو لوگ ان کے ساتھ شریک تھے ان کا ایک گھاٹی میں محاصرہ کر لیا، ان پر ابو عبداللہ جدلی کو امیر بنایا، انہوں نے مکہ پر حملہ کر دیا، اور انہیں گھاٹی سے نکال لیا۔ وہ طائف چلے گئے، تو لوگوں نے اس بات پر مختار کی قدردانی کی، جس کے متعلق مختار خود کہتا ہے، اور مرزبانی نے اس پر شعر نقل کیا ہے: ع

"میں نے ہمدان سے مضبوط زرہ پہنی جو سدھائی ہوئی اونٹنیوں کے ذریعے اونچے لوگوں کو ہٹا دیتی ہے، یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی، جبکہ لوگوں پر ایک مصیبت پڑ چکی ہے، انہوں نے اپنے امام سے جو عہد کیا اسے پورا کیا اور اسلام سے ظالموں کی تلوار کو روک دیا"۔

ابن سعد نے بحوالہ واقدی اپنی اسانید سے ذکر کیا ہے کہ ابو عبیدہ مختار کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں طائف آئے جب لوگوں کو عراق کے لیے پکارا، ابو عبیدہ نکلے اور جسر کے دِن شہید ہوگئے، ان کا بیٹا مدینہ میں رہا، ابن عمر نے صفیہ بنت ابو عبید سے نکاح کر لیا، مختار مدینہ میں بنو ہاشم کے ساتھ رہا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عراق میں رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد بصرہ میں فروکش ہوا، ان کا حضرت حسن بن علی کے ساتھ قصہ ہے، جب آپ خلیفہ بنے، عبیداللہ زیاد سے آپ کی یہ چغلی کھائی کہ وہ حضرت حسین کے قتل کا انکار کرتے ہیں، تو اس نے اسے کوڑے لگانے اور قید کرنے کا حکم دیا، تو عبداللہ بن عمر نے اس کے بارے میں سفارشی پیغام بھیجا تو اس نے اسے طائف کی طرف جلاوطن کر دیا، جہاں وہ یزید بن معاویہ کی وفات تک مقیم رہا۔ حضرت ابن زبیر خلافت کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے، تو یہ آپ کے پاس آپ کی امداد کے لیے آ پہنچا اور آپ سے خیر خواہانہ باتیں کرتے کرتے کوفہ کی طرف جانے کی اجازت لے لی، تا کہ عبداللہ بن مطیع کو آپ کی فرمانبرداری میں دعوت دینے کے لیے امداد پہنچائے، آپ نے اس پر بھروسہ کر لیا اور اسے نامزد کر دیا، پھر اس سے جو ہوا سو ہوا پھر مصعب بن زبیر جو اپنے بھائی عبداللہ بن زبیر کی طرف سے بصرہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے بہت سے کوفہ کے ایسے لوگوں کے ذریعے جو مختار کے دامِ تزویر میں آ چکے تھے اور جب اس کے جھوٹ اور فریب کاریاں ظاہر ہوئیں تو اس سے الگ ہو گئے، مختار پر دسترس حاصل کر لی۔ ادھر محمد بن سعد نے محمد بن حنفیہ کے حالات میں اس بارے میں کئی باتیں ذکر کی ہیں جب مختار اور مصعب کا آمنا سامنا ہوا تو جو لوگ مختار کے ساتھ تھے، انہوں نے اس کا ساتھ دینے سے دستبرداری کر لی یوں مختار کا محل میں محاصرہ کر لیا گیا۔ پھر اسے اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا گیا۔ پھر جب مختار کا فتنہ فرو ہوا تو عبدالملک بن

مروان کچھ وقت بعد شام کے لشکروں کو لے کر مصعب بن زبیر کے مقابلے میں جا پہنچا، مصعب قتل ہو گئے اور عبدالملک نے بصرہ اور پھر کوفہ پر قبضہ کر لیا۔ عبدالملک بن عمر کا بیان ہے کہ انہوں نے عبیداللہ بن زیاد کو دیکھا کہ اس کے پاس حضرت حسین کا سر لایا گیا، پھر مختار کو دیکھا کہ اس کے پاس عبیداللہ بن زیاد کا سر لایا گیا، پھر مصعب بن زبیر کو دیکھا کہ ان کے پاس مختار کا سر لایا گیا۔ پھر عبدالملک بن مروان کے پاس مصعب کا سر لایا گیا۔

باب میم کے بعد دال

۸۵۵۰ مُدرِك بن عماره [1]

روایت کیا جاتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر خوشبو کا رنگ دیکھ کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

ابن عبدالبر [2] نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی حدیث میں اضطراب اور ان کے صحابی ہونے میں تردد ہے، اگر وہ عقبہ بن معیط کے دادا ہیں تو نہ وہ صحابی ہیں نہ انہیں ملاقات اور دیدار حاصل ہے۔ اگر ان کی حدیث بحوالہ ان کے والد ہے تو بھی یہ صحیح نہیں۔

ابن قانع نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مدرک بن عمارہ اور بطریق عمر بن ابی زائدہ ان کے حوالے سے حدیث نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے گزرا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کونے میں تھے، اسی طرح ان کی کتاب میں ہے۔

باب میم کے بعد ذال

۸۵۵۱ مذکور القبطی [3]

مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور حدیث جابر سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: انصار کے ایک شخص نے اپنا مذکور نامی مدبر غلام آزاد کیا..... (الحدیث) [4] یہ محاضر کا وہم ہے جو اس روایت کو عن اُعمش، عن سلمہ بن کہیل، عن عطاء ان کے حوالے سے روایت کرنے والے ہیں، حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مشہور ہے لیکن غلام کا نام یعقوب ہے۔ اور جسے مدبر بنایا تھا وہ ابو مذکور ہے، یہ نام الٹ کیا اور اس سے لفظی غلطی ہوئی۔

باب میم کے بعد راء

۸۵۵۲ مُرَاره بن سلمی [5]

یمامی، حنفی۔ ان کے بیٹے مجاعہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن مندہ کا قول ہے: انہیں اور ان کے بیٹے مجاعہ کو

---

[1] استیعاب (۴۳۸/۳) [2] اسد الغابہ (۴۸۱۲) تجرید (۶۶/۲) [3] اسد الغابہ (۱۰۰/۴)
[4] اسد الغابہ (۴۸۱۵) تجرید (۶۷/۲)

وفد میں آنے کی سعادت حاصل ہے۔ پھر بطریق ابن ابوعاصم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے جراح بن مخلد نے بحوالہ مُرارہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا دیا اور ایک تحریر لکھ کر دی.....(الحدیث) [1]

اسے ابونعیم نے بطریق ابن ابوعاصم [2] نقل کیا ہے، اور اس طرف اشارہ کیا ہے کہ انہوں نے خطا کی، اس میں وہم کی وجہ بیان نہیں کی، فرماتے ہیں کہ ان سے حارث بن مرّہ کے شیخ کا نام رہ گیا وہ ہلال بن سراج بن مجاعہ بن مرارہ ہیں۔ حدیث کا مدار سراج بن مجاعہ پر ہے، ان کے دادا مُرارہ ہیں۔ انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ قصہ مرارہ کا ہے جبکہ ایسا نہیں۔

بغوی نے بحوالہ زیاد بن ایوب، انہوں نے ہلال بن سراج بن مجاعہ کے حوالے سے، انہوں نے اپنے والد سراج سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجاعہ بن مرارہ کو زمین عطا فرمائی.....(الحدیث)

۸۵۵۳ مُرّ ذوالکلاع

ابن قانع نے اسے نقل کیا ہے اور بطریق ابواشہب عبدالملک بن عُمیر بحوالہ ابی رَوح مرّ ذی الکلاع نقل کیا، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور سورۂ روم کی تلاوت فرمائی۔ آپ ﷺ نے آیت بار بار پڑھی.....(الحدیث)

ابن قانع کا قول ہے: اسی طرح فرمایا: اسے زائدہ نے بحوالہ شبیب ابی روح نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: پہلی روایت میں لفظی غلطی ہے۔ صحیح میم کے نیچے زیر اور نون ساکن کے ساتھ ہے۔ رہا مُرّ یعنی میم کے پیش اور راء کی تشدید کے ساتھ، تو وہ لفظی غلطی ہے۔ حرف شین میں اس بارے میں گزر چکا ہے۔

۸۵۵۴ مَرثد بن ظبیان عبدی [3]

ابن قانع نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے، اس میں خلط ملط ہے، انہوں نے بطریق طالب بن حجیر، بحوالہ ہود بن عبداللہ نقل کیا ہے، میں نے مرثد عبدی کو فرماتے ہوئے سنا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا، اشج عبدالقیس آئے.....(الحدیث) [4]

وہ غلطی ہے جو تصحیف سے ہوئی، وہ مزیدہ ہیں جو ھود بن عبداللہ کے نانا ہیں۔ قسم اوّل میں صحیح گزر چکا ہے۔ صحابہ میں مرثد بن ظبیان بھی ہیں، وہ سدوسی ہیں، قریب میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۵۵۵ مرّداس عنبری

وہ ابن عقفان ہیں، جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دو قرار دیا ہے، جبکہ وہ ایک شخص ہیں۔ واللہ اعلم

۸۵۵۶ مُرّہ بن حبیب فہری [5]

ان سے ان کی بیٹی ام سعد نے حدیث روایت کی۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے ان کے اور مرّہ بن عمرو بن

---

[1] ابوداؤد (۳۹۹۰) جامع المسانید والسنن (۸۲/۱۱) اسد الغابہ (۱۰۱/٤)

[2] الآحاد والمثانی (۱٦۸٦/٤) [3] تجرید (٦۷/۲) [4] مسند احمد (٦۸/٥)

[5] تجرید (۷۰/۲)

حبیب کے درمیان جو قسم اوّل میں گزر چکے ہیں، فرق کیا ہے۔ جبکہ وہ ایک ہیں وہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔

۸۵۵۷ مُرّہ بن مالك داری

اسی طرح واقدی کی روایت میں ہے۔ دوسرے راویوں نے ان کا نام مروان لیا ہے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے، یہی صحیح ہے۔

۸۵۵۸ مُرّہ بن مربع

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے، اسی طرح تجرید میں ہے، استیعاب میں جن کا ذکر ہے وہ مُرارہ ہیں، جیسا کہ گزر چکا ہے۔ یہی صحیح ہے۔

۸۵۵۹ مُرّہ همدانی

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق محمد بن جُحادہ، بحوالہ بنت مرّہ ہمدانی، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے رشتہ دار یا کسی اور کے یتیم بچے کی کفالت کرنے والا جب وہ تقویٰ اختیار کرے میرے ساتھ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوگا"۔ ❶ یعنی شہادت والی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی۔

مرہ بن عمرو بن حبیب فہری جو بنو محارب بن فہر کے سوانح میں بطریق صفوان بن سلیم وغیرہ بحوالہ ام سعد بنت مرہ فہری گزر چکا ہے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے، یہ روایت محفوظ ہے۔ واللہ اعلم

۸۵۶۰ مربح بن یاسر جهنی

اسی طرح ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ صحیح یہ ہے: مسروح بن یاسر، جیسا کہ قسم اوّل میں گزر چکا ہے۔

باب میم کے بعد سین

۸۵۶۱ مستورِد بن سلامه

بن عمرو فہری، صحابی ہیں، فتح مصر میں شریک تھے۔ انہیں وہاں حکومت کی طرف سے پلاٹ ملا، فرماتے ہیں: اسکندریہ میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔

ان سے علی بن رباح، ورقاء بن شریح نے روایت کی۔ اسی طرح ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تجرید میں اسے نقل کیا ہے۔ بقی بن مخلد نے ان سے مروی کئی احادیث کی نشاندہی کی ہے۔ پھر اس کے بعد فرمایا: مستورد بن شداد بن عمرو فہری، صحابی ہیں، جو کوفہ میں اور پھر اس کے بعد مصر میں فروکش ہوئے، ان سے ایک جماعت نے روایت کی، یہ دونوں ایک ہیں، ان کے والد کے نام میں تبدیلی ہے۔ صحیح یہی ہے، جو دوسرے قول میں شداد ہے۔ وہ ابن یونس کی کتاب میں ہے۔

---

❶ مجمع الزوائد (۱۶۳/۸) المعجم الكبير (۳۲۰/۲) أدب المفرد (۱۳۳)

٨٥٦٢ مسعدہ [1]

لشکروں والے ہیں: اسی طرح ذہبی رحمۃ اللہ علیہ [2] نے تجرید میں مسندبقی بن مخلد کے حوالے سے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ صحیح ابن مسعدہ ہے، انہوں نے ذکر کیا کہ ان کا نام عبداللہ ہے۔ پہلی قسم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

٨٥٦٣ مسعود بن أوس [3]

ابونعیم نے ان کے اور مسعود بن اوس بن اصرم کے درمیان فرق کیا ہے، یحییٰ بن عبدالوہاب بن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا تعاقب کیا ہے۔ انہوں نے اچھا کیا، وہ ایک ہیں، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

٨٥٦٤ مسعود بن خلدہ [4]

بن عامر بن مخلد بن زُریق انصاری زُرقی۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے والد کے نام میں لفظی غلطی ہے، وہ مسعود بن خالد ہیں جیسا کہ صحیح میں گزر چکا ہے۔

٨٥٦٥ مسعود بن سعد [5]

بن قیس بن خلدہ، وہ پہلے والے ہیں، ان کے نسب میں لفظی غلطی ہے۔ ابوعمر نے بے فائدہ اسے دوبارہ نقل کیا ہے۔

٨٥٦٦ مسعود بن سنان سلمی [6]

ابن اثیر [7] نے ان کے اور مسعود بن سنان اسلمی میں فرق کیا ہے۔ وہ ایک ہیں جیسا کہ میں نے پہلی قسم میں بیان کر دیا ہے۔

٨٥٦٧ مسعود بن عبد سعد [8]

بن عامر، وہ مسعود بن سعد بن عامر ہیں۔ ابوعمر [9] نے انہیں دو کہا ہے، جبکہ وہ ایک ہیں۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔

٨٥٦٨ مسعود بن عدی لخمی [10]

ابن مندہ نے ان کے اور مسعود بن ضحاک بن عدی کے درمیان فرق کیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کے دادا تک ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ ایک ہیں۔

---

[1] تجرید (٧٢/٢) [2] تجرید (٧٢/٢) [3] اسد الغابہ (٤٨٧٥) استیعاب (٢٩٠٦) تجرید (٧٣/٢)

[4] اسد الغابہ (٤٨٧٤) استیعاب (٢٤٠٦) تجرید (١٣٩٢/٢) [5] اسد الغابہ (٤٨٨٧) استیعاب (٢٤٠٩) تجرید (٧٤/٢)

[6] اسد الغابہ (٤٨٨٣) تجرید (٧٤/٢) [7] اسد الغابہ (١٢٠/٤)

[8] اسد الغابہ (٤٨٩٢) استیعاب (٢٤/٣) تجرید (٧٤/٢) [9] استیعاب (٤٤٩/٣)

[10] استیعاب (٢٤١٢) تجرید (٧٤/٢)

٨٥٦٩ مسعود بن عمار

بن ربیعہ قاری، ذہبی نے ان کے اور مسعود بن ربیعہ بن عمرو کے درمیان فرق کیا ہے، وہ ایک ہیں اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے، ثانی قول زیادہ صحیح ہے۔ ابوعمر نے ان کے دادا تک ان کا نسب بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ مسعود بن عمرو قاری ہیں، احتمال ہے کہ دوسرے، پہلے والے کے چچا ہوں، پہلی قسم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

٨٥٧٠ مسعود بن قیس ✿

بن خلدہ بن مخلد زُرقی، ابوعمر ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: بدر میں شریک تھے۔ ✿ اسی طرح ابن کلبی کا قول ہے: اس میں تردد ہے۔

میں کہتا ہوں: مسعود بن سعد بن قیس، آخر تک نسب بیان کیا۔ ان کے والد کا ذکر چھوڑ دیا، تو وہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہوگئے، یوں ان کے بارے میں اشکال ہوگیا۔

٨٥٧١ مسلم بن سائب ✿

بن خبّاب، ان کے والد کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، رہے وہ تو انہوں نے کچھ احادیث مرسل روایت کی ہیں۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میرے گمان میں یہ صحابی نہیں ہیں۔

انہوں نے اپنی والدہ اور اُمِّ رافع سے روایت کی، ان کی مذکورہ حدیث کو نسائی، بغوی وغیرہ نے بروایت سلیمان بن یسار ان کے حوالے سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم کیسے بخشش طلب کریں؟ پھر حدیث ذکر کی۔

نسائی کی روایت میں بحوالہ خباب بن الأرت مروی ہے، ان کا قول ہے: ابن الأرت خطا ہے، صحیح اس کا حذف کرنا ہے، حدیث خباب سے مروی ہے جو مسلم کے دادا ہیں، اس کی طرف بغوی نے اشارہ کیا ہے۔

ابوحاتم رازی کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث نقل کی ہے، وہ تابعین میں سے ہیں، بعض نے یہ گمان کرتے ہوئے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، جبکہ ایسا نہیں۔

ابواحمد عسکری کا قول ہے: ان کی حدیث مرسل ہے، ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ مرسل احادیث روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور کئی لوگوں نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

٨٥٧٢ مسلم بن سلیم

مرسل حدیث کے روایت کرنے کی وجہ سے بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث روایت کی، اسی طرح عسکری کا قول ہے۔

✿ اسد الغابہ (٤٨٩٨) استیعاب (٢٤/٨) ✿ استیعاب (٤٥/٣) ✿ اسد الغابہ (١٢٢/٤)

✿ اسد الغابہ (٤٩٠٧) الاستیعاب (٢٤٢٣) تجرید اسماء الصحابۃ (٧٦/٢)

۸۵۷۳ مسلم بن عبیداللہ ✿

بن عبداللہ بن مسلم بن شہاب زہری کے والد ہیں، انہوں نے ابورغال کے قصے میں نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ بعض نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، کئی لوگوں نے یقین کیا ہے کہ انہیں شرف صحابیت اور دیدار حاصل نہیں۔ بخاری رحمہ اللہ اور ابوحاتم کا قول ہے: ان کی حدیث مرسل ہے، اسی طرح ابواحمد عسکری کا قول ہے۔

۸۵۷۴ مسلمہ بن شیبان ✿

بن محارب بن فہر، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حبیب بن مسلمہ کے والد ہیں۔ اس کی نسبت مستغفری کی طرف کی ہے صحیح یہ ہے کہ وہ مسلمہ بن مالک ہیں جیسا کہ قسم اوّل میں گزر چکا ہے، ان کے اور شیبان کے درمیان چھ پشتیں رہ گئی ہیں، وہ مسلمہ بن مالک بن وہب بن ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب ہیں۔

۸۵۷۵ مسلمہ بن عبداللہ عدوی

تابعی ہیں، ان کی حدیث مرسل ہے، بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی حدیث مرسل ہے۔

۸۵۷۶ مُسَیل بن صعصعہ ✿

ان لوگوں میں سے ہیں جو علاء بن حضرمی کے دور میں تھے، ابن فتحون اور ذہبی رحمہ اللہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ خطا ہے جو لفظی غلطی اور تبدیلی سے پیدا ہوئی۔ وہ مستنیز بن ابی صعصعہ ہیں، قسم اوّل میں صحیح گزر چکا ہے۔

باب میم کے بعد صاد

۸۵۷۷ مُصرِّف بن کعب

بن عمرو یامی، ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں، اسی طرح ابن فتحون نے ان سے نقل کیا ہے اور وہ وہم ہے، ابن ابی حاتم کے الفاظ ہیں۔ مصرِّف بن کعب بن عمرو، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، بعض کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان کے قول "لہٗ" میں ضمیر ان کے والد کی طرف راجع ہے۔ وہ کعب ہیں۔ اس کے بارے میں اختلاف کعب بن عمرو اور عمرو بن کعب میں گزر چکا ہے، روایت بطریق لیث بن ابی سلیم بحوالہ طلحہ بن مصرِّف مروی ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ دادا کے بارے میں قول ہے کہ انہیں شرف صحابیت اور نبی ﷺ سے روایت حاصل ہے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ رہے مصرف تو انہیں یقیناً شرف صحابیت

✿ اسد الغابہ (٤٩٠٥) استیعاب (٢٤٢٦) تجرید (٧٦/٢)

✿ اسد الغابہ (٤٩٢٢) تجرید (٧٧/٢) ✿ تجرید (٧٨/٢)

حاصل نہیں۔

۸۵۷۸ مُصدّق النبی

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے حرف میم میں صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور بطریق سوید بن غفلہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمارے پاس مصدق النبی آئے اور فرمایا..... پھر حدیث ذکر کی، گویا انہیں وہم ہوا ہے کہ وہ نام ہے۔ رہا لفظ نبی، گویا انہوں نے اسے لکھا نہیں ہے، جائز ہے کہ یہ صفت یا نسب ہو جبکہ ایسا نہیں ہے، وہ صدقہ سے اسم فاعل ہے، اور لفظ نبی مضاف الیہ ہے، اس کی جگہ مبہمات میں ہے۔

باب میم کے بعد عین

۸۵۸۰ مُعاذ اسدی

بشر کے والد ہیں، ان کے والد کے سوانح میں گزر چکے ہیں، اور وہ مختلق ہیں۔

۸۵۸۱ معاذ بن حارث

بن سواد بن مالک بن غنم، بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن اسحاق ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ وہم ہے جو رہ جانے سے پیدا ہوا، وہ معاذ بن رفاعہ بن حارث بن سواد ہیں، ان کے نسب سے دو آدمی رہ گئے ہیں، قسم اوّل میں صحیح گزر چکا ہے، وہ ابن عفراء کے نام سے معروف ہیں۔

۸۵۸۲ معاذ بن رباح[1]

بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کے بیٹے ابوزہیر بن معاذ کو شرف صحابیت حاصل ہے، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۵۸۳ معاذ بن زہرہ[2]

یحییٰ بن یونس شیرازی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ تابعی ہیں۔ انہوں نے مرسل حدیث روایت کی ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ[3] نے مراسیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔

جعفر مستغفری کا قول ہے: جس کا یہ گمان ہے کہ وہ صحابی ہیں اسے وہم ہوا ہے، بخاری نے بحوالہ یحییٰ بن معین فرمایا: ان کی حدیث مرسل ہے، بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، لیکن فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے کہ نہیں؟

۸۵۸۴ معاذ بن سعوہ

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تجرید میں اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: منقی میں مخلص کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٤٩٦٣) [2] تجرید (٨١/٢) [3] ابوداؤد فی مراسیلہ (حدیث: ٩١)

میں کہتا ہوں: یہ عبدالکریم بن ابی مخارق کی بحوالہ سنان بن سلمہ، ان کے حوالے سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا ہدی کا جانور تھک جائے وہ اسے نحر کرلے.....''۔(الحدیث) اس روایت میں عبدالکریم کے ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ ان سے روایت کرنے والوں میں اختلاف ہے۔بعض کا قول ہے: ان سے بحوالہ سنان سے سلمہ روایت ہے، انہوں نے سلمہ بن محبق سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے، بعض کا قول ہے: عن عبدالکریم، عن معاذ بن سعوہ عن سنان بن سلمہ، عن سلمہ بن محبق، بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی حدیث مرسل ہے۔

۸۵۸۵ معاذ بن معدان ❶

عمران بن حُدَیر نے ان سے روایت کی کہ قطبہ بن جریر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیعت کی۔ ابوعمر ❷ کا قول ہے: بعض کا قول ہے: ان کی حدیث مرسل ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن ابی حاتم سے ان کا نام منقول ہے، وہ مقاتل بن معدان ہیں، قطبہ کے سوانح میں دو مقامات پر ان کا صحیح نام منقول ہے۔ مقاتل بالاتفاق تابعی ہیں، قطبہ، ابوکُویصلہ ہیں، حرف قاف کی قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۵۸۶ معاویہ بن ثعلبہ جِمانی ❸

تابعی ہیں، انہوں نے مرسل حدیث روایت کی ہے، اسماعیلی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں انہیں شرف صحابیت حاصل ہے یا نہیں۔

ان کی حدیث بطریق عامر بن سمط، بحوالہ ابو جُحاف، ان کے حوالے سے منقول ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! جس نے تم سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی.....''۔ ❹ (الحدیث) اسے ابوموسیٰ نے نقل کیا ہے۔ بخاری ❺ نے یہ حدیث اس طریق سے بروایت معاویہ بن ثعلبہ، بحوالہ ابوذر نقل کی ہے، اسی طرح ابوحاتم وغیرہ نے نقل کیا ہے۔

۸۵۸۷ معاویہ بن حَزن

اسی طرح میں نے مؤتلف میں خطیب کی تحریر میں دیکھا ہے۔ جو کہ حزن ضبہ کے بارے میں ہے، میرے خیال میں وہ لفظی غلطی کی وجہ سے حیدہ سے حزن ہوگیا۔ قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۵۸۸ معاویہ بن درہم

قسم اوّل میں ان کی طرف اشارہ گزر چکا ہے۔

---

❶ اسد الغابہ (۴۹۷۲) استیعاب (۲۴۵۴) ❷ استیعاب (۴۶۷/۳)

❸ اسد الغابہ (۴۹۷۷) تجرید (۸۲/۲) ❹ جامع المسانید والسنن (۵۲۹/۱۱) اسد الغابہ (۱۵۱/۴)

❺ تاریخ کبیر (۳۳/۴)

۸۵۸۹ معاوہی بن ربیعہ جُشمیؔ

عبداللہ بن ابوبکر بن ربیعہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۵۹۰ معاویہ بن زُہرہ

بعض نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی حدیث مرسل ہے، یہ عسکری کا قول ہے۔ اسی طرح میں نے مغلطائی کی تحریر میں پڑھا ہے، مجھے خوف ہے کہ وہ معاذ ابن زہرہ ہوں، جن کے حالات قریب میں گزر چکے ہیں۔

۸۵۹۱ معاویہ بن عبادہؓ

بن عقیل، کعب اُخیل بن رجال کے والد ہیں، انہیں وفد کے ساتھ آنے کی سعادت حاصل ہے، اسی طرح تجرید✿ میں ہے: یہ غلطی ہے جو رہ جانے سے پیدا ہوئی، وفد میں آنے کی سعادت ان کے بیٹے ہبیرہ بن معاویہ کو حاصل ہوئی، جیسا کہ ان کے حالات میں حرف ھاء میں آئے گا، رہے معاویہ تو انہیں ''فارس ہزار'' کہا جاتا تھا، ہزار ان کا گھوڑا تھا جو جاہلیت میں مشہور تھا۔
ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے زہیر بن جذیمہ رئیس بنی عبس کو جاہلیت میں نیزہ مارا تھا، ان کے بیٹے کا ذکر جاہلیت میں ہے، اسے ابن المفاضہ کہا جاتا ہے، ان کے بھائی ہبیرہ کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔
میں کہتا ہوں: کعب اُخیل کے نام سے معروف ہیں، وہ مشہور قبیلہ کے جدّ امجد ہیں، اس سے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں لیلیٰ اخیلیہ شاعرہ تھیں، وہ لیلیٰ بنت عبداللہ بن معاذ ابن شداد بن کعب ہیں۔

۸۵۹۲ معاویہ بن عبداللہؓ

بن ابی احمد، ابن ابی علی نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ وہم ہے جو حذف کی وجہ سے پیدا ہوا، انہوں نے بطریق عبدالرحمٰن بن حارث بحوالہ عاصم بن عبیداللہ، انہوں نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے حمنہ بنت جحش کو دیکھا وہ اُحد کے دِن پیاسوں کو پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں، اس حدیث کو معاویہ نے اس طریق سے بحوالہ اُنس نقل کیا ہے، اسی طرح بخاری✿ اور ابو حاتم✿ وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ابوضمرہ نے ان سے روایت کی، ابوضمرہ بعض تابعین سے ملے، ان کے دادا ابواحمد مشہور صحابی ہیں، ان کے والد عبداللہ بن ابواحمد ہیں، انہیں دیدار حاصل ہے۔ ذہبی رحمہ اللہ کا گمان ہے کہ یہ دوسرے ہیں، فرماتے ہیں: معاویہ بن عبداللہ بن احمد اُحد میں شریک ہوئے، مجھے معلوم نہیں کہ حالت ایمان میں یا حالت کفر میں، حمنہ ان کے والد کی پھوپھی ہیں۔

۸۵۹۳ معاویہ بن معبد

ابن قانع نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ وہم ہے۔ انہوں نے بطریق عاصم بن سوید، بحوالہ عبدالرحمٰن، انہوں نے

✿ تجرید (۸۳/۲) ✿ التجرید (۸۳/۲) ✿ اسد الغابہ (۴۹۸۶) تجرید (۸۳/۲)
✿ تاریخ کبیر (۳۳۱/۴) ✿ الجرح والتعدیل (۳۷۹/۸)

اپنے دادا معاویہ بن معبد سے نقل کیا ہے، مالک بن کعب نے کہا: ع

''سخینہ کا گمان ہے کہ وہ اپنے مالک پر غالب آ جائے گی اور مغالب الغلاب ضرور مغلوب ہوگا''۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس بات کی قدردانی کی کہ تم نے ٹھیک کہا''۔

۸۵۹۴ معبد بن خالد جهنی [1]

تابعی ہیں، مرسل حدیث روایت کرتے ہیں، بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، بعض کا قول ہے، وہ معبد جہنی ہے جس نے سب سے پہلے بصرہ [2] میں تقدیر پر بحث کی تھی، وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں تھا۔ لیکن صحابی نہیں، اس کے والد کے نام میں اختلاف ہے، جیسا کہ پہلی قسم میں گزر چکا ہے۔ [3] واللہ اعلم

۸۵۹۵ معبد بن صبیح [4]

ابونعیم نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور بطریق اسحاق بن ابراہیم، بحوالہ معبد روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک نابینا آیا اور گڑھے میں گر گیا..... (الحدیث) اس میں ہے ''تم میں سے جو اونچی آواز میں ہنسے، وہ اپنے وضو اور نماز کو لوٹائے''۔ [5]

ابونعیم کا قول ہے: اسے اسد بن عمرو نے بحوالہ ابوحنیفہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: معبد بن صُبیح، اور اسے مکی بن ابراہیم نے بحوالہ ابوحنیفہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: معبد بن ابی معبد اسے ابوموسیٰ نے اسی طرح بغیر زیادتی کے نقل کیا ہے۔ ابن اثیر [6] نے ابوموسیٰ پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کرنے کی وجہ سے ان پر نکیر کی ہے، فرماتے ہیں: ابن مندہ نے معبد بن اُم معبد نقل کیا ہے، نماز میں ہنسنے کے بارے میں ان کی حدیث نقل کی ہے، تو ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: حدیث قہقہہ کے راوی، بعض کا قول ہے: معبد جہنی ہے، جو تقدیر کے بارے میں بحث کرتا تھا، اس سے پہلے والے حالات میں اس کا ذکر ہے۔ بعض کا قول ہے: وہ معبد بن ام معبد ہیں جن کے پاس سے ہجرت کے وقت نبی کریم ﷺ گزرے تھے، [7] یہ درست نہیں، کیونکہ حدیث قہقہہ کے روایت کرنے والے جہنی ہیں اور ام معبد کا بیٹا خزاعی ہے، میں نے قسم اوّل میں ان کے سوانح میں ذکر کیا ہے، نام اور والد کی کنیت کے اشتراک سے ایسا ہوا ہے۔

۸۵۹۶ مُعبد [8]

ابوزہیر نمری ہیں، اسی طرح ابن عبدالبر [9] نے ان کا ذکر کیا ہے، کتنوں میں ان کی مخالفت کی ہے، ان کا نام یحییٰ لیا ہے، یہ

---

[1] اسد الغابه (٤٩٩٨) استیعاب (٢٤٧١) [2] جرح والتعدیل (٢٧٩/٨) [3] استیعاب (٤٧٨/٣)

[4] اسد الغابه (٥٠٠٢) استیعاب (٢٤٧٤) تجرید (٨٥/٢)

[5] ابن عدی الکامل فی الضعفاء (١٠٢٧/٣) نصب الرایه (٥١/١) جامع المسانید والسنن (٦٦٩/١١) اسد الغابه (١٦٢/٤)

[6] اسد الغابه (١٦٨/٤) [7] مسند بزار (١٣٤١) مجمع (٥٥/٦)

[8] اسد الغابه (٤٩٩٤) استیعاب (٢٤٧٣) تجرید (٨٥/٢) [9] استیعاب (٤٧٩/٣)

صحیح ہے، کئی لوگوں نے اس پر اعتماد کیا ہے، جیسا کہ آگے آئے گا۔

۸۵۹۷ معدیکرب

ان سے خالد بن معدان نے حدیث نقل کی ہے، اسے ابوموسیٰ نے ذیل میں نقل کیا ہے۔ ابن اثیر نے ان کے اور معدیکرب ہمدانی کے درمیان فرق کیا ہے، جن کا ابواحمد عسکری نے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ وہ ایک ہیں، یا دو ہیں؟
میں کہتا ہوں: دونوں طریق کے راوی خالد بن معدان ہیں، جو ایک ہونے کی دلیل ہے۔

۸۵۹۸ معروف ثقفی

ابن قانع نے ان کے حالات نقل کیے ہیں، انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ وہ صفت ہے، نام نہیں، فرماتے ہیں: ہم سے عبداللہ بن احمد نے بحوالہ عبداللہ بن عثمان ثقفی، انہوں نے ثقیف کے ایک آدمی سے روایت کی، انہیں معروف کہا جاتا ہے، انہوں نے ان کے بارے میں اچھے الفاظ کہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولیمہ ایک حق ہے....''۔ پھر اسے بطریق حجاج بحوالہ ہمام روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: اس میں ہے: بحوالہ زہیر بن عثمان اعور، ابن قانع کا قول ہے: قتادہ کو اس میں شک ہے، انہوں نے بحوالہ بہز بن احمد انہوں نے بحوالہ عبداللہ بن عثمان، انہوں نے ثقیف کے ایک اعور شخص سے روایت کی۔ قتادہ کا قول ہے: انہیں معروف کہا جاتا تھا۔ یعنی ان کے بارے میں اچھے الفاظ کہے جاتے تھے۔ قتادہ کے قول کی مراد کی تفسیر بہز نے ان الفاظ میں کی ہے: انہیں معروف کہا جاتا تھا جس کی تائید حجاج بن منہال کی روایت میں ان کا نام زہیر بن عثمان بتانے سے بھی ہوتی ہے، اسی طرح عبدالصمد بن عبدالوارث نے بحوالہ ہمام ان کا نام لیا ہے۔ اسے احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔ دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں فرمایا: ہمیں عفان نے بحوالہ ہمام بتایا، انہوں نے ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے جس سے اشکال بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ثقیف کے اعور معروف نامی شخص سے روایت کی جاتی ہے، یعنی ان کے بارے میں اچھے الفاظ کہے جاتے تھے، اگر ان کا نام زہیر بن عثمان نہیں ہے تو مجھے معلوم نہیں کہ ان کا کیا نام ہے۔ اسی طرح یہ ابوداؤد، نسائی کے ہاں بحوالہ عفان مروی ہے، حرف زاء، قسم اوّل میں گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم!

۸۵۹۹ مُعَلی بن اسماعیل

مرسل حدیث کی وجہ سے بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، جسے عمارہ بن غزیہ وغیرہ نے ان کے حوالے سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: یہ روایت مرسل ہے۔

اسد الغابہ (۵۰۲۸) اسد الغابہ (۱۶۸/٤)

جامع المسانید والسنن (٦٧٨/١١)

ابوداؤد (۳۷٤۵) ابن ماجہ (۱۹۱۵) مسند احمد (۲۰۳٤۵) سنن دارمی (۱۰۵/۲)
السنن الکبریٰ (۲٦۰۱) کنز (٤٦۲۳)

۸۶۰۰ معمر [1]

ابوخزیمہ کے والد ہیں، بعض نے مرسل حدیث کے روایت کرنے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [1] ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، اور تاریخ یعقوب بن سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے، وہ یعمر ہیں، ان کے مقام پر ان کا ذکر آئے گا۔ اس کے بارے میں اختلاف حارث بن سعد کے حالات میں گزر چکا ہے، اور اس قسم میں سعد بن ہذیم کے سوانح میں بھی گزر چکا ہے۔

۸۶۰۱ معمر مدنی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، وہ اپنی ران کھولے ہوئے تھے۔ ابوموسیٰ نے ابن شاہین کے اتباع میں ان میں اور معمر بن عبداللہ بن نضلہ میں فرق کیا ہے۔ وہ ایک ہیں، جیسا کہ قسم اوّل میں میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

۸۶۰۲ معمر أنصاري [2]

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق روح، بحوالہ معمر انصاری، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے وہ علم سیکھا جس سے اللہ تعالیٰ آخرت میں نفع دیتا ہے، اور یہ اسے دنیا کی نیت سے سیکھتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت کی خوشبو حرام کر دے گا''۔ [3] ابوموسیٰ کا قول ہے: میرا خیال ہے وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر ہیں، شاید انہوں نے لفظی غلطی کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ایسا ہی ہے جو انہوں نے گمان کیا، کیونکہ یہ متن ابوطوالہ کی روایت سے معروف ہے، ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے، اسے سعید بن یسار نے روایت کیا ہے بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے ابوداؤد اور نسائی نے بطریق فلیح بن سلیمان ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، شاید عبدالعزیز نے اسے مرسل نقل کیا ہے۔

ابن معمر لفظی غلطی کی وجہ سے معمر ہو گیا، اس طرح ایک صحابی کا نام پیدا ہوا جس کا وجود نہیں۔ واللہ المستعان!

۸۶۰۳ معمر بن بُريك

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ [5] نے میزان میں ان کا ذکر کیا ہے، تجرید الصحابہ میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ وہ ان کی شرط کے مطابق ہیں، میزان میں یہ الفاظ ہیں: مَعْمَر یا مُعَمَّر بن بُرَیک، میں نے ایک صفحہ دیکھا اس میں کچھ احادیث تھیں، مجھ سے ان کے صحیح ہونے کے بارے میں

---

[1] اسد الغابه (٥٠٤٥) تجريد (٢/٨٩)

[2] ابن ماجه (٣٤٣٧) مسند احمد (٣/٤٢١) مستدرك حاكم (٤/١٩٩) جامع المسانيد والسنن (١١/٧١٩)

[3] اسد الغابه (٥٠٤٠) تجريد (٢/٨٨)

[4] ابوداؤد (٣٦٦٤) ابن ماجه (٢٥٤) مسند احمد (٢/٣٣٨) مستدرك حاكم (١/٨٥) صحيح ابن حبان (٧٨) جامع المسانيد والسنن (١١/٧٢٠)

[5] ميزان الاعتدال (٤/١٥٦) (٨٦٩١)

پوچھا گیا، میں نے جواب دیا کہ وہ باطل ہیں، وہ واضح جھوٹ ہیں، ان میں ہے: ہمیں احمد بن ابراہیم سامی نے، وہ فرماتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن اسحاق سنجاری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں عبداللہ بن موسیٰ سنجاری نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے علی بن اسماعیل سنجاری سے سنجار میں ۶۲۷ھ میں فرماتے ہوئے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے معمر بن بریک سے فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو خصلتیں جوان ہوتی ہیں: حرص اور اُمید....''۔ اس میں ہے: ''چار آدمیوں کو جہنم کے کنارے سولی دی جائے گی، فیصلے میں ظلم کرنے والا اور آل محمد ﷺ سے بغض رکھنے والا....(الحدیث) شیبانی کا قول ہے: ہمیں عبدالمحمود مؤدّب نے سنجار میں بتایا کہ ہمیں صدر نے بحوالہ عبدالوہاب بتایا کہ میں نے علی بن اسماعیل سنجاری کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے معمر بن بُریک سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے گلاب کی خوشبو سونگھی اور مجھ پر درود نہ پڑھا اس نے مجھ سے جفا کی''۔ ذہبی رحمہ اللہ کا قول ہے: یہ رتن ہندی کا طرز ہے۔ اللہ اس کا برا کرے جو جھوٹ بولتا ہے۔

۸۶۰۴ مَعَمَّر*

یہ فرضی شخصیت ہے، کسی مغربی کذاب نے اس کا نام گھڑا ہے۔ ہمیں کمال ابوالبرکات بن ابی زید مکناسی نے تحریری اجازت دی، فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے مصافحہ کیا، وہ سو (۱۰۰) برس تک زندہ رہے، فرماتے ہیں: مجھ سے شیخ ابوالحسن علی حطاب نے تونس میں مصافحہ کیا وہ ایک سو تیس (۱۳۰) برس زندہ رہے، فرماتے ہیں: مجھ سے شیخ ابوعبداللہ محمد صقلی نے مصافحہ کیا، وہ ایک سو ساٹھ (۱۶۰) برس زندہ رہے، فرماتے ہیں: مجھ سے عبداللہ معمر نے مصافحہ کیا، ان کی عمر چار سو (۴۰۰) سال تھی، فرماتے ہیں: ''مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے مصافحہ کیا اور مجھے دعا دی، فرمایا: اے معمر! اللہ تمہیں لمبی عمر دے''۔

میں کہتا ہوں: یہ رتن، قیس بن تمیم، ابوالخطاب، مکلبہ اور نسطور کی طرح ہیں، لسان المیز ان میں میں نے مُعَمَّر کے سوانح میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ میں ان کا یہاں طویل ذکر نہیں کرنا چاہتا۔

مجھے مُعَمَّر کی ایک اور حدیث ملی ہے، جسے میں نے حرف عین میں عمار کے سوانح میں ذکر کیا ہے۔ ان کا قصہ رتن ہندی سے ملتا ہے، جو ان کے زمانے میں تھے۔ ابوحسن بن ابی نصر بجانی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے انہیں قطنہ نامی شہر میں دیکھا ہے جو بلادِ ترک کے آخر میں ہے، ان کی ایک اور حدیث مجھے ملی ہے جسے میں نے حرف جیم میں جبیر بن حارث میں ذکر کیا ہے کہ وہ چھٹی صدی کے بعد تھا۔ اسے ناصرلدین اللہ العباسی نے روایت کیا ہے کہ وہ ایک دفعہ شکار کرنے گیا تھا، تو شکار انہیں ایک ایسے مقام پر لے گیا کہ وہاں انہیں ایک بستی نظر آئی، اس بستی والوں کا کہنا تھا کہ ہم سب معمر کی اولاد ہیں۔ میں نے الحمدللہ، اللہ کی توفیق سے، کتاب المعمرین میں ان سب کے مکمل حالات قلم بند کیے ہیں۔

۸۶۰۵ معن بن یزید خفاجی*

خفاجہ عقیل سے ہیں، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ قسم اوّل میں ان کے حالات میں نے

* اسد الغابہ (۵۰۵) * اسد الغابہ (۵۰۵۵) تجرید (۹۰/۲)

ذکر کر دیئے ہیں۔

۸۶۰۶ معن بن زائدہ

ابوالحسن بن قصار مالکی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خط لایا گیا جو معن بن زائدہ نے اپنے پاس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے لکھا اور اس پر ان کی انگوٹھی کی مہر کی طرح مہر تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سو (۱۰۰) کوڑے مارے پھر انہیں قید میں ڈال دیا، کچھ لوگوں نے ان کی سفارش کی، انہوں نے کہا: تم نے مجھے طعن یاد دلایا میں اسے بھول گیا تھا، پھر انہیں سو (۱۰۰) اور کوڑے مارے پھر تیسری دفعہ سو (۱۰۰) کوڑے اور مارے۔ اس وقت علماء موجود تھے، کسی نے ان پر نکیر نہ کی، یہ اجماع تھا۔

میں کہتا ہوں: اس بارے میں حقیقت یہ ہے۔ اگر یہ ثابت ہو تو احتمال ہے کہ یہ اجتہاد ہو، اس لیے انہوں نے اس پر نکیر نہ کی، کیونکہ ایک مجتہد کا قول دوسرے پر حجت نہیں ہے۔ اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ لوگ اس کے جواز کے قائل ہوں، تو اجماع کہاں ہوا؟ یہ حکم کی حیثیت سے تھا، معن کا دورِ نبوی نہ پانا واضح ہے، اگر یہ ثابت ہو تو میں نے قسم ثالث میں ان کا ذکر کر دیا ہے، لیکن معن بن زائدہ نے یہ زمانہ نہیں پایا، وہ بنوامیہ کے دورِ حکومت کے آخر اور بنوعباس کی حکومت کے شروع میں تھے، یمن کے امیر بنائے گئے، شجاعت اور سخاوت کے بارے میں ان کے مشہور واقعات ہیں، احتمال ہے کہ یہ محفوظ ہو، اور ان لوگوں میں سے ہوں جن کا نام اور ان کے والد کا نام موافق ہو گیا ہو، اگرچہ یہ بعید ہے۔

۸۶۰۷ معیقیب بن مُعَرَّض یمامی ✿

شاصویہ بن عبید نے ان کی حدیث بحوالہ مُعَرَّض بن عبداللہ بن معیقیب، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے سال حج کیا..... (الحدیث) ✿

ابن مندہ نے ذکر کیا ہے کہ ابونعیم کا قول ہے: یہ وہم ہے، وہ معرض بن معیقیب ہیں، یعنی ان کا نام الٹ گیا ہے، صحیح گزر چکا ہے۔

باب میم کے بعد غین

۸۶۰۸ مغیرہ بن حارث ✿

بن ہشام مخزومی، ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، حضرمی یعنی محمد بن عبداللہ جو معروف ہیں، مطین کے نام سے، انہوں نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ مغیرہ بن حارث بن ہشام، انہوں نے اپنے والد

✿ اسد الغابہ (۵۰۵۹) تجرید (۹۰/۲)

✿ دلائل النبوۃ (۵۹/۶) (۶۰/۶) کنز (۳۵٤۰۱) جامع المسانید والسنن (۶۷۹/۱۱) اسد الغابہ (۱۷۸/٤)

✿ اسد الغابہ (۵۰۶۹) تجرید (۹۱/۲)

سے، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کے لیے مہینے میں ایک بار جماع کرنا کافی ہے''۔ [1]

میں کہتا ہوں: مغیرہ اور حارث کے درمیان عبدالرحمٰن کا ذکر رہ گیا ہے، اسی طرح بخاری [2] نے اپنی تاریخ میں ان کے پوتے کے سوانح میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مغیرہ بن یحییٰ بن مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث، قدامہ بن محمد مدنی نے ان کے حوالے سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: عبدالرحمٰن بن حارث کو دیدار حاصل ہے، وہ ابوبکر کے والد ہیں جو فقہائے مدینہ میں سے ہیں، یہ مغیرہ ان کے بھائی ہیں، خلافت معاویہ میں ان کی ولادت ہوئی، انہوں نے زمانہ نبوت ہرگز نہیں پایا۔

٨٦٠٩ مغیرہ بن سلمان خُزاعی [1]

تابعی ہیں، انہوں نے مرسل حدیث روایت کی، ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق حمید طویل، ان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ دو آدمی کسی چیز کے بارے میں اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں آدھے میں رغبت ہے، اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا''۔ [2] اسے بغوی نے صحیح سند سے نقل کیا ہے جسے وہ حمید تک لے گئے ہیں۔

ابن ابی حاتم نے مغیرہ کو جن کا ذکر ہو رہا ہے، تابعین میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، اسی طرح ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نسائی کے ہاں ہے۔

٨٦١٠ مغیرہ بن فلان

یا فلان بن مغیرہ مخزومی۔ بنو مخزوم سے ہیں، ابن سعد نے طبقات میں بحوالہ شعبی رحمہ اللہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے فاطمہ بنت قیس نے نقل کیا ہے کہ وہ مغیرہ ابن فلان یا فلان ابن مغیرہ کی زوجہ تھیں، جو بنو مخزوم سے تھے، پھر حدیث ذکر کی۔

میں کہتا ہوں: ایسا لگتا ہے اس حدیث کے راوی کو ان کا نام یاد نہیں، انہوں نے انہیں ان کے جداعلیٰ کی طرف منسوب کر دیا، باوجودیکہ انہیں تردد ہوا تو انہوں نے اسے الٹ کر دیا، کہا: مغیرہ ابن فلاں، یہ دونوں غلط ہیں۔ وہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں۔ بعض کا قول ہے: وہ ابوحفص بن عمرو بن عمرو بن مغیرہ ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

٨٦١١ مغیرہ بن عتبہ

ابن نحاس، تابعی ہیں، انہوں نے مرسل حدیث نقل کی ہے، ابن فتحون نے استیعاب کے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انہوں نے یعلی بن یحییٰ محاربی سے، انہوں نے اپنے والد سے بحوالہ مغیرہ بن عتبہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ گدھے پر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو! اے اللہ! میری مغفرت فرما،

---

[1] کنز العمال (٤٤٨٦٧) اسد الغابہ (١٨١/٤) [2] تاریخ کبیر (٣٣٨/٤)

[1] اسد الغابہ (٥٠٦٣) تجرید (٩١/٢) [2] اسد الغابہ (١٨١/٤)

اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، اے اللہ! مجھ پر مہربانی فرما، شاید تمہیں ان میں سے کوئی حاصل ہو"۔

ابن فتحون کا قول ہے: سیف نے فتوح میں ذکر کیا ہے کہ خالد بن ولید نے مغیرہ کے والد ان عتبہ کو بکر بن وائل میں سے لہازم پر تیرانداز صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جنگ کے موقع پر مقرر کیا، یعنی جب ان کے والد صحابی ہیں تو جائز ہے کہ ایسا ہی ہو، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے، ان کا شمار صغار تابعین کے طبقہ میں ہوتا ہے، جنہوں نے کبار تابعین سے روایت کی جیسے موسیٰ بن طلحہ، ابن ابی حاتم وغیرہ نے ان کی کنیت نقل کی ہے۔

باب میم کے بعد فاء

۸۶۱۲ مفروق بن عمرو ✿

قسم ثالث میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۶۱۳ مُفضَّل بن ابی الهیثم تغلبی

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے بشر بن موسیٰ نے بحوالہ مفضل بن ابی الہیثم نقل کیا، جو ان کے حلیف ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب، پاخانے میں قبلہ رُخ ہونے سے منع کیا ہے۔

ابن قانع کا قول ہے: اسی طرح بشر کا قول ہے، میرے نزدیک وہ خطا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ معقل ہیں۔

باب میم کے بعد قاف

۸۶۱۴ مقطم بن مقدام صحابی

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس سب سے بہتر چیز دو رکعتیں چھوڑتا ہے جو وہ ان کے پاس ادا کرتا ہے"۔ ✿ اسے طبرانی نے نقل کیا ہے، حافظ زین الدین بن رجب حنبلی نے ان کا تعاقب کیا ہے، میں نے ان کے قلم سے لکھا ہوا پڑھا ہے، جس کی عبارت یہ ہے: اسی طرح میں نے نووی کے قلم سے لکھا ہوا پڑھا ہے۔ ان سے عجیب لفظی غلطی ہوئی کیونکہ یہ وہی روایت ہے جسے طبرانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مناسک میں نقل کیا ہے، بحوالہ مطعم بن مقدام صنعانی، انہوں نے مطعم کو مقطم کر دیا اور صنعانی کو صحابی کر دیا۔

مطعم بن مقداع تبع تابعین میں سے ہیں، ان کی بحوالہ مجاہد اور سعید بن جبیر وغیرہ سے روایات مشہور ہیں۔ انہوں نے یہ حدیث مرسل نقل کی ہے، حالانکہ یہ معضل ہے، اسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں بحوالہ مطعم بن مقدام نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.... پھر اسے ذکر کیا، طبرانی نے اس طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

✿ اسد الغابہ (٥٠٧٤) ✿ مصنف ابن ابی شیبہ (٨١/٢)

ایسا ہی ہے جیسے ابن رجب کا قول ہے، مطعم کی سنن ابوداؤد اور نسائی میں تابعین کی ایک جماعت سے روایت ہے، ان میں سے مجاہد ہیں جو اوزاعی کے شیوخ میں سے ہیں، اور ابواسحاق فزاری، ایک جماعت نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے، ہاں ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: محمد بن مسلمہ سے اسی طرح مروی ہے، فرماتے ہیں: میں اسے وہم گمان کرتا ہوں اور محمد بن مسلمہ کے حوالے سے مرسل حدیث نقل کی ہے، پھر میں نے تاریخ ابن عساکر میں دیکھا ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ سے مرسل حدیث نقل کی ہے۔ پھر ان کے شیوخ میں تابعین کی ایک جماعت کو شمار کیا ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں اسماعیل بن عیاش، یحییٰ بن حمزہ وغیرہ کا ذکر کیا ہے، اور ان کی وہ حدیث نقل کی ہے جو اذکار میں بطریق ولید بن مسلم مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے اوزاعی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے ایک ثقہ راوی مطعم بن مقدام نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی شخص سفر پر جانے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس جو چیز سب سے بہتر چھوڑتا ہے وہ دو رکعت نماز ہے جسے وہ ادا کرتا ہے''۔

پھر بطریق ولید اسی طرح منقول ہے، فرماتے ہیں: میں نے اوزاعی کو فرماتے ہوئے سنا: مسلمانوں کو مطعم بن مقدام صنعانی کی مصیبت سے بڑی مصیبت نہیں پہنچی۔

ان کی روایت میں جسے یحییٰ بن حمزہ دمشقی نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، وہ ولید بن مسلم کے طبقہ سے ہیں، انہوں نے ان سے بحوالہ حسن روایت کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنظلیہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''گھوڑوں کی پیشانی سے خیر بندھی ہوئی ہے''۔ (الحدیث) [1]

ابن ابی حاتم کا قول ہے: میں نے اپنے والد سے ان کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: یہ میرے نزدیک وہم ہے، اسے ابواسحاق فزاری نے بحوالہ سہل نقل کیا ہے، ابوحاتم کا قول ہے، مطعم، حضرت حسن سے روایت کی صلاحیت نہیں رکھتے، حسن بن سہل بن حنظلیہ روایت نہیں کرتے۔

٨٦١٥ مقعد [2]

اسے مستغفری نے اسماء میں نقل کیا ہے، انہوں نے حدیث نقل کی جسے ابوداؤد نے بطریق یزید بن نمران نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے تبوک میں ایک شخص مقعد کو دیکھا، انہوں نے کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا، میں گدھے پر سوار تھا..... (الحدیث) [3]

میں کہتا ہوں: وہ وہم ہے یہ تو صفت ہے۔ اس کی جگہ مبہمات میں ہے۔

---

[1] مسلم (٢٢٨٩) ترمذی (١٦٣٦) نسائی (٣٥٦٤) ابن ماجہ (٢٧٨٦)

[2] اسد الغابہ (٥٠٧٩) تجرید (٢/٩٢)

[3] ابوداؤد (٧٠٦،٧٠٥) مسند احمد (٤/٦٤) (٥/٣٧٧)

۸۶۱۶ مقنّع

مقنع میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۶۱۷ مقوقس

یہ لقب ہے، ان کا نام جُرَیج بن مینا بن قرقب ہے، بعض نے مینا کا ذکر نہیں کیا، جیسا کہ ابوعمر کندی نے امراء مصر میں ان کا یقین کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مقوقس بن قرقوب ہیں، مصر میں روم کے بادشاہ کی طرف سے قبط کے امیر تھے۔

ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مقوقس سکندریہ کے حاکم تھے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے روایت کیا پھر بطریق حسین بن حسن اُسواری روایت نقل کی ہے کہ ہم سے مندل بن علی نے بحوالہ عبیداللہ نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے مقوقس نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیشے کا پیالہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں پانی نوش فرماتے تھے۔

فرماتے ہیں: اسے اسماعیل بن عمرو نے بحوالہ مندل ان کی اسناد سے روایت فرماتے ہیں: بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، فرماتے ہیں: مقوقس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا۔

اسے ابونعیم نے اسی طرح نقل کیا ہے، ان دونوں سے پہلے ابن قانع نے اسے نقل کیا ہے، لیکن اس سے پہلے صاحب اسکندریہ نہیں لکھا، انہوں نے حسین بن حسن کے طریق سے حدیث نقل کی ہے۔

ابن اثیر [1] نے اس کے ذکر سے انکار کیا ہے، فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس کا شمار نہیں کیونکہ وہ اسلام نہیں لایا، نصرانی رہا۔ اس میں سے خلافت عمر میں مسلمانوں کا مصر فتح کرنا ہے، ان کے ذکر کی کوئی وجہ نہیں، ان دونوں کے ہاں اس طرح کے واقعات ہیں۔

میں کہتا ہوں: اگر ابن مندہ کا یہ قول نہ ہوتا کہ وہ صاحب اسکندریہ ہیں تو احتمال تھا کہ وہ کوئی اور گمان کرتے، جیسا کہ ابن قانع کے طرز سے ظاہر ہوتا ہے، اگرچہ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس کا ذکر کر کے اچھا نہیں کیا۔ مقوقس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بھیجنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے ہدیے کو قبول کرنا اہل السیر والفتوح کے ہاں مشہور ہے، ابوقاسم بن عبدالحکم نے فتوح مصر میں فرمایا: ہم سے ہشام بن اسحاق وغیرہ نے بیان کیا، فرماتے ہیں: جب ہجرت کا چھٹا سال ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کی طرف پیغام بھیجے، حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کے ہاں بھیجا، جب وہ اسکندریہ پہنچے تو دیکھا کہ وہ سمندر کے اوپر بلند عمارت سے جھانک رہا ہے، آپ کشتی پر سوار ہوئے، جب اس کی نشست گاہ کے سامنے پہنچے تو اس خط کے ذریعے اشارہ کیا جو آپ کی انگلیوں کے درمیان تھا۔ مقوقس نے انہیں دیکھا تو انہیں اپنے پاس لانے کا حکم دیا، چنانچہ اس تک پہنچا دیئے گئے، جب اس نے خط پڑھا، کہنے لگا: اگر وہ نبی ہی ہے تو میرے لیے بددعا کیوں نہیں کرتا، تا کہ میرے اوپر کوئی عذاب مسلط ہو، حاطب اس سے کہنے لگے: عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کے لیے بددعا نہیں کی جنہوں نے آپ کو اذیت پہنچانے کا ارادہ کیا تھا؟ اس بات کی وجہ سے وہ

---

[1] اسد الغابہ (۱۸۷/٤)

نرم دِل ہوگیا، پھر کہنے لگا: دوبارہ یہ بات کرو تو انہوں نے دوبارہ یہ بات کی، پھر حاطب نے اس سے کہا: تم سے پہلے ایک شخص گزرا، جس کا گمان تھا کہ وہ رب الاعلیٰ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے انتقام لیا، لہٰذا تم اس سے عبرت حاصل کرو، تمہارا ایک مذہب ہے جسے تم ہرگز چھوڑنے والے نہیں، ہاں! اس صورت میں کہ اس سے بہتر کوئی دین ہو اور وہ اسلام ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی ہی بشارت ہے، جیسے عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں ہے۔ ہم تمہیں دین عیسوی سے نہیں روکتے بلکہ اس کا حکم دیتے ہیں، پھر وہ خط پڑھا جس میں لکھا تھا، اللہ کے رسول محمد (ﷺ) کی جانب سے قبط کے بادشاہ مقوقس کی طرف، جو شخص ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلامتی ہو.... پھر ویسا ہی خط ذکر کیا جیسا ہرقل کی طرف بھیجا گیا تھا، خط پڑھ کر جب وہ فارغ ہوا تو اس خط کو ہاتھی دانت کی بنی ڈبیہ میں رکھ دیا، اور اس پر مہر لگا دی، پھر بطریق ابان بن صالح روایت کی ہے کہ مقوقس نے حضرت حاطب کی طرف پیغام بھیجا کہ میں تم سے تین باتیں پوچھتا ہوں، حضرت حاطب فرمانے لگے: تم مجھ سے جو بات بھی پوچھو میں تم سے سچ کہوں گا، وہ کہنے لگا: محمد (ﷺ) کس چیز کی طرف بلاتے ہیں، میں نے کہا: ان کی دعوت یہ ہے کہ اللہ کو اکیلا پوجا جائے، نماز پنجگانہ کی رات دِن میں ادائیگی کا حکم دیتے ہیں، رمضان کے روزے رکھنے، حج بیت اللہ کرنے، وعدہ پورا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ مردار اور خون کھانے سے منع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس نے کہا کہ مجھے ان کا حلیہ بتاؤ، چنانچہ میں نے مختصراً آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کیا، وہ کہنے لگا: کچھ چیزیں تم نے ذکر نہیں کیں، ان میں سے ان کی آنکھوں کی سرخی جو کم ہی ان سے دور ہوتی تھی اور ان کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور وہ گدھے پر سوار ہوتے ہیں، چادر اوڑھتے ہیں، بدلے میں کھجوریں اور ٹکڑے دیتے ہیں، اس کی پروا نہیں کرتے ان سے چچا ملے یا چچازاد، کہنے لگا: یہ ان کی علامات ہیں، میرا گمان تھا کہ آپ شام میں ظاہر ہوں گے کیونکہ ان سے پہلے کے انبیاء وہیں مبعوث ہو گزرے ہیں، میں نے دیکھا کہ وہ عرب کی سرزمین میں ظاہر ہوئے ہیں جو بھوک اور جنگوں کی زمین ہے اور قبطی قوم ان کی اتباع میں میری بات نہیں مانتی وہ تمام علاقوں پر غالب آجائیں گے اور ان کے ساتھی ہمارے اس علاقے میں اتریں گے یہاں تک کہ یہاں ہر چیز پر غلبہ پالیں گے، میں ان میں سے کوئی بات بھی قبطیوں سے نہیں کرتا، اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ میری اور تمہاری گفتگو کا کسی کو پتہ چلے۔

ابوالقاسم کہتے ہیں کہ ہم سے ہشام بن اسحاق وغیرہ نے بیان کیا پھر اس نے عربی لکھنے والا کاتب بلایا اور لکھوایا: لمحمد بن عبداللہ من مقوقس سلام، اُمابعد! میں نے آپ کا خط پڑھا ہے، پھر اسی طرح کا واقعہ لکھا جیسا حضرت حاطب کا ہے، اور اس میں یہ اضافہ ہے: میں نے آپ کے قاصد کی عزت کی ہے، اور آپ کی طرف ایک خچر کا ہدیہ بھیجا ہے تاکہ آپ اس پر سوار ہوں اور دو باندیاں جن کی قبط میں بڑی شان وشوکت ہے اور کچھ کپڑے بھیجے ہیں۔ والسلام

ابوالقاسم ہی کا قول ہے: ہم سے ھانی بن متوکل نے بحوالہ ابن لہیعہ، بحوالہ یزید بن ابی حبیب روایت کی ہے کہ جب مقوقس کے پاس وہ خط پہنچا تو اس نے اسے اپنے سینے سے لگایا اور کہنے لگا: یہ وہ وقت ہے جب ایک نبی ظاہر ہوگا جس کی صفات ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دیکھتے ہیں ہم اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ لکھی ہوئی پاتے ہیں کہ وہ دو بہنوں کو ایک نکاح میں نہیں رکھے گا، اور یہ کہ وہ ھدیہ قبول کرے گا اور زکوٰۃ اور صدقات قبول نہیں کرے گا، اور اس کے ہمنشین مسکین ہوں گے پھر ایک عقلمند شخص کو بلایا اس کے بعد پورے مصر میں ماریہ اور ان کی بہن سے زیادہ کسی حسین کو نہیں چھوڑا، اور ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج

دیا اور ایک سرخ خچر اور سرخ گدھا مصر قبطی کے بنے ہوئے کپڑے اور مقام بنھا کا شہد بھیجا، اور آپ کی طرف مال اور صدقہ روانہ کیا، اس نے اپنے قاصد کو کہہ رکھا تھا کہ وہ آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والوں کو اور آپ ﷺ کی پشت پر دیکھے کیا اسے کوئی بڑا تل نظر آتا ہے جس کے اوپر بال ہیں؟ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، جاتے ہی اس نے دونوں بہنیں اور دونوں سواریاں پیش کیں اس کے بعد شہد اور کپڑے پیش کیئے اور ان سب چیزوں کے بارے میں بتا دیا کہ یہ ہدیہ ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے وہ ہدیہ قبول کر لیا اور جب ماریہ اور ان کی بہن کو دیکھا تو دونوں آپ کو بڑی پسند آئیں لیکن دونوں کو ایک ساتھ رکھنا پسند نہ کیا۔ جس کی تفصیل حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے حالات میں بیان ہوگی، راوی کا بیان ہے آپ ﷺ کو وہ خچر اور گدھا تمام سواریوں میں سے پسند تھا، خچر کا نام آپؐ نے دُلدُل اور گدھے کا نام یعفور رکھا اور شہد بھی آپ کو پسند آیا، آپ ﷺ نے مقام بنھا کے شہد کے لئے برکت کی دعا کی، وہی کپڑے آپ ﷺ کے پاس رہے جن میں سے کسی ایک میں آپ ﷺ کو کفن دیا گیا، یہاں تک تو ان کی بات ہوئی صحیح یہ ہے کہ صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ آپ ﷺ کو یمنی کپڑے میں کفن دیا گیا۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے بحوالہ مغیرہ بن شعبہ یہ حدیث سنائی گئی ہے کہ جب یہ لوگ طائف سے مقوقس کی طرف روانہ ہوئے اس کے پاس پہنچے تو اس نے ان سے کہا کہ تم مجھ تک کیسے پہنچے حالانکہ میرے اور تمہارے درمیان محمد اور اس کے ساتھی حائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم سمندر کے ذریعے آئے ہیں وہ کہنے لگا: جس بات کی محمد ﷺ نے دعوت دی ہے تم نے اس کا کہاں تک جواب دیا، انہوں نے کہا: ہم میں سے تو کسی نے اس کی پیروی نہیں کی، اس نے کہا: اس کی قوم نے کیا کہا؟ یہ بولے: چند نوجوانوں نے اس کی پیروی کی ہے، اس کے مخالفین نے کئی مقامات پر اس سے مقابلہ کیا ہے۔ وہ کہنے لگا: کس بات کی دعوت دیتا ہے، انہوں نے کہا: ہم اکیلے اللہ کی عبادت کریں اور جن کی ہمارے آباء واجداد عبادت کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں، نماز اور زکوٰۃ کی دعوت دیتا ہے، رشتہ داری کو جوڑنے، وعدہ پورا کرنے کا حکم دیتا ہے، زنا، سود اور شراب کو حرام بتاتا ہے، مقوقس کہنے لگا: یہ تو سارے لوگوں کی طرف بھیجا ہوا رسول ہے۔ اگر قبطیوں اور رومیوں کو ان تک پہنچ ہو جائے تو سب اس کی اتباع کر لیں، جس کا انہیں عیسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا ہے، اور یہ صفات جو تم نے اس کی بیان کی ہیں، انہی صفات کے ساتھ پہلے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے، اس کا اچھا انجام ہوگا اور کوئی بھی اس سے نہیں جھگڑے گا اس کا دین جہاں تک اونٹ اور گھوڑے پہنچ سکتے ہیں غالب ہوگا، وہ کہنے لگے: اگر سارے لوگ بھی مسلمان ہو گئے تو ہم مسلمان نہیں ہوں گے۔ مقوقس نے اپنا سر جھٹکا اور کہنے لگا: ''تم لوگ کھیل کود میں پڑے ہو پھر ان سے اس طرح کی باتیں پوچھیں جیسا کہ ہرقل کے واقعہ میں ہے، اس کے آخر میں ہے: یثرب کے یہودیوں نے کیا کیا؟ ہم نے کہا: اس کی مخالفت کی ہے، جس کی وجہ سے ان سے جنگ ہوئی وہ کہنے لگا: یہ حاسد قوم ہے۔ ان لوگوں کو جتنا ان کے بارے میں پتہ ہے ہم اتنا نہیں جانتے......پھر مغیرہ رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ ذکر کیا جس میں انہوں نے اپنے ساتھیوں سے جو سلوک کیا اور ان کا اسلام لانا مذکور ہے، لمبا واقعہ ہے۔

ابن عبدالحکم نے فتوح مصر میں عبداللہ بن ابی جعفر وغیرہ سے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے قبط کے قلعے کا محاصرہ کرنے کے بارے میں روایت کی ہے کہ جب مقوقس کو اپنی اور اپنے متبعین کی جان کا خدشہ ہوا تو حضرت عمرو بن عاص کو صلح کی اپیل کی پھر ایک لمبا واقعہ ذکر کیا۔

خالد بن مرثد کے طریق سے تابعین کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ مقوقس اور قبط کے کچھ خاص لوگوں نے جزیرہ رُخ نماز پڑھی اور الاعیرج کو قلعے کا نائب مقرر کیا، پھر مقوقس سے ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ صلح پر برقرار رہا جب روم سے عہد شکنی ہوئی، اس طرح کے کئی واقعات ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مرتے دم تک نصرانیت پر ڈٹا رہا، اس بارے میں اس کا واقعہ ہرقل سے ملتا جلتا ہے۔ جیسا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے حالات میں بیان ہوگا۔

۸۶۱۸ مقوقس

معجم ابن قانع میں ان کا ذکر ہے، شاید یہ ایک ہی ہیں، ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول تجرید میں ہے، انہیں وہم ہوا ہے۔ اگر وہ اس حدیث کی مراجعت کر لیتے جو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کی ہے تو یہ بات ثابت ہو جاتی کہ وہ ایک ہی شخصیت ہیں، تمام راویوں نے ان کے طریق سے ایک سند سے حدیث نقل کی ہے۔

باب: میم اس کے بعد کاف

۸۶۱۹ مکلبہ بن ملکان خوارزمی ❁

جھوٹا شخص ہے یا اس کا وجود نہیں۔ اسے یہ گمان ہے کہ اسے شرف صحابیت حاصل ہے، خطیبؒ، ابو اسحاق مستملی، مستغفری نے بطریق مظفر بن عاصم بن ابو اعز عجلی اس کی حدیث نقل کی ہے، اس کی کنیت ابو قاسم تھی، وہ سامر سے خوارزم کی طرف ۱۱۳ھ میں آیا، کذاب راویوں میں سے ایک ہے۔ اس نے بیان کیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چوبیس غزوات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے گئے سرایا میں شریک رہا۔ ❁ مستملی نے بحوالہ حارث بن احمد بن حارث بلخی اس کا قصہ ذکر کیا ہے کہ انہوں نے مظفر سے بغداد میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے مکلبہ سے خراسان میں کہتے ہوئے سنا، مستملی کی روایت میں ہے خوارزم کا گورنر اس وقت فرجسید تھا، انہوں اسی طرح روایت کیا، ابن اثیر ❁ کا قول ہے: اس کو چھوڑ دینا درست ہے۔

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے مظفر کے سوانح میں فرمایا: اس کا گمان ہے کہ وہ بعض صحابہ سے ملا، اس نے جھوٹ کہا۔

میں کہتا ہوں: مظفر کی بحوالہ مکلبہ روایت ہے، جو ابن فلان کے سوانح میں مبہمات میں آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۸۶۲۰ مکیث جُہنی ❁

اسے ابو بکر بن ابی علی زکوانی نے بطریق عبد الرزاق، ❁ بحوالہ رافع بن مکیث، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے'' ❁ اسے ابو موسیٰ نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اسے عبد الرزاق

❁ اسد الغابة (٥٠٨٣)، تجريد (٩٣/٢) ❁ جامع المسانيد والسنن (٥٢/١٢)، اسد الغابة (١٨٨/٤)

❁ اسد الغابة (١٨٩/٤) ❁ اسد الغابة (٥٠٨٧) ❁ مصنف عبد الرزاق (١٣٢،١٣١/١١)

❁ جامع المسانيد (٥٦/١٢)، اسد الغابة (١٨٩/٤)

نے ان اسناد کے ساتھ بنو رافع کے کسی شخص سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، حدیث رافع سے مروی ہے، یہی صحیح ہے۔
میں کہتا ہوں: اسی طرح مصنف عبدالرزاق میں ہے، اسی طرح اسے ابن شاہین نے بحوالہ عبدالرزاق نقل کیا ہے۔

باب: میم اس کے بعد لام

۸۶۲۱ ملحان قیسی [1]

اسے ابوعمر نے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ عبدالملک کے والد ہیں، بعض کا قول ہے: قتادہ بن ملحان قیسی کے والد ہیں، ان کے بارے میں اختلاف ہے، ایام بیض کے روزوں کے بارے میں ان کی حدیث ہے، ان کی حدیث شعبہ کے ہاں بحوالہ انس بن سیرین ہے، اس میں شعبہ سے اوپر اور انس بن سیرین کے اوپر کے راویوں میں اختلاف ہے، ابوولید نے بحوالہ شعبہ، انہوں نے انس بن سیرین سے، انہوں نے عبدالملک بن ملحان سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، یزید بن ہارون کا قول ہے: بحوالہ شعبہ، انہوں نے انس بن سیرین سے، انہوں نے عبدالملک بن منہال سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن معین کا قول ہے: یہ خطا ہے، صحیح ابن ملحان ہے جیسا کہ طیالسی وغیرہ کا قول ہے۔

اس حدیث [2] کو ہمام نے بحوالہ انس بن سیرین نقل کیا ہے فرماتے ہیں: مجھ سے عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے، ابوعمر کا قول ہے: یہ خطا ہے، صحیح وہی ہے جو شعبہ نے کہا، ہمام ایسے راوی نہیں جنہیں شعبہ کے مقابل لایا جا سکے.....

ان کے علاوہ دوسرے ائمہ نے جو اطلاق کیا ہے کہ ہمام کی روایت صحیح ہے اور یہ کہ ملحان نام، منہال سے زیادہ صحیح ہے اور یہ کہ نسب میں قتادہ کا اضافہ ضروری ہے، ہمام کی بحوالہ ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ روایت ہے جو شعبہ سے مروی ہے۔

اسے نسائی نے بطریق خالد بن حارث بحوالہ شعبہ، انہوں نے انس بن سیرین سے، انہوں نے عبدالملک نامی ایک شخص سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، اور ان کا نام نہیں لیا۔

اسی طرح اسے بروایت عبداللہ بن مبارک، انہوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ انس، انہوں نے عبدالملک بن منہال سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: قتادہ کی کنیت ابومنہال ہے۔ شعبہ کی روایت ہمام کی روایت کے ساتھ ایک ہوگئی ہے، ھشام دستوائی نے ھمام سے موافقت کی ہے، اسے روح بن عبادہ نے بحوالہ ھشام اور ھمام دونوں سے روایت کیا ہے، بحوالہ انس، انہوں نے عبدالملک بن قتادہ سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، اسے حارث بن ابواسامہ سے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، اس سے ظاہر ہوا کہ ھمام کی روایت صحیح ہے اور یہ کہ حدیث کے روایت کرنے والے صحابی قتادہ بن ملحان ہیں، منہال نہیں اور یہ کہ عبدالملک کے والد قتادہ ہیں، اور جس نے یہ کہا: ابن منہال یا ابن ملحان، انہوں نے ان کے دادا کی طرف ان کی نسبت کی ہے۔

---

[1] اسد الغابۃ (۵۰۸۹)، استیعاب (۲۶۰۰)، تجرید (۹۳/۲)

[2] ابوداؤد (۲۴۴۹)، نسائی (۲۴۲۹)، (۲۴۳۰)، ابن ماجہ (۱۷۰۷)، مسند احمد (۲۷/۵)

۸۶۲۲ ملفع بن حُصَین تمیمی سعدیؓ ❶

ان کی ایک حدیث ہے، اس کی اسناد قوی نہیں ❷ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: اس میں لفظی غلطی ہے، وہ مُنقّع ہیں، اپنے مقام پر ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۶۲۳ ملقام بن تلب

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق غالب بن حجیرہ ان کی حدیث ذکر کی ہے کہ مجھ سے ام عبداللہ بنت ملقام نے بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: قحط آیا، میرے پاس اناج تھا، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے بطور قرض لے لیا۔

میں کہتا ہوں: سند سے صحابی ساقط ہیں، وہ ملقام کے والد ہیں، اسی طرح طبرانی نے اسے اس طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ان کے والد، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، بخاری ❸ نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۶۲۴ مُلَکیہ

میرے بعض شیوخ نے ذکر کیا ہے کہ یہ اس شخص کا نام ہے جس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تھی، کہا جاتا ہے کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی نماز طویل ہوگئی تو واپس آ گئے، کسی نے یہ بات مستند ذکر نہیں کی۔

۸۶۲۵ مُلیل ❹

اس کے آخر میں لام تصغیر ہے، ابن عبدالکریم بن خالد بن عجلان انصاری، ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، انہیں وہم ہوا ہے، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ملیل بن وبرہ بن عبدالکریم، قسم اول میں صحیح گزر چکا ہے۔

باب: میم اس کے بعد نون

۸۶۲۶ مُنبہ ❺

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں حدیث نقل کی ہے جس نے عمرے کا احرام باندھا ہو اس پر جبّہ ہو اور وہ خوشبو لگائے ہوئے ہو، ❻ اسی طرح ابن عبدالبر نے نقل کیا ہے اور ابن فتحون نے ان کا تعاقب کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ وہم ظاہر ہے۔ صحیحین میں حدیث یعلی بن امیہ سے مروی ہے، وہ ابن منیہ ہیں، یہ ان کی والدہ یا دادی ہیں، امیہ ان کے والد ہیں، ابوعمر نے یعلی کے سوانح میں صحیح ان کا ذکر کیا ہے۔

---

❶ اسد الغابة (٥٠٩٠)، استیعاب (٢٦٠١)، تجرید (٩٣/٢)

❷ طبرانی (٧١٢/٢٠)، الآحاد والمثانی (١٠٥/٥)، (١٠٦/٥)، مجمع الزوائد (١٤١/١)

❸ تاریخ الکبیر (٥٣/٨)، طبقات الکبریٰ (٦٣/٧) ❹ تاریخ الکبیر (٧٢/٤)

❺ اسد الغابة (٥٠٩١) ❻ اسد الغابة (٥٠٩٥)، تجرید (٩٤/٢) ❼ زعفران لگاتا

۸۶۲۷ منتذر ❶

منکدر کے وزن پر ہے، جعفر مستغفری نے بحوالہ یحییٰ بن یونس شیرازی ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن مندہ نے تصغیر کے صیغہ میں ان کا ذکر کیا ہے، یہی معروف ہے۔ منذر کا قول ہے: بعض نے کہا: منیذر، پھر ان کی حدیث نقل کی، اپنی جگہ پر ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۶۲۸ منذر بن ابی راشد

ابن فتحون نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور طبرانی کی طرف اس کی نسبت کی ہے بطریق صالح بن کیسان، بحوالہ زبیر بن منذر بن ابی راشد انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے بازار سے گزرے اور فرمایا: ''یہ تمہارا بازار ہے، اس میں کمی نہ کرو، اور نہ اس کے لئے اجرت لو''۔

میں کہتا ہوں: ان کے قول ابن ابی راشد میں تبدیلی ہے، وہ ابن ابی اسید ہے۔ بخاری نے زبیر بن منذر بن ابی اسید ذکر کیا ہے، منذر بن ابی اسید کا ذکر قسم ثانی میں گزر چکا ہے، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں دیدار حاصل ہے، نبی کریم ﷺ سے ان کی روایت مرسل کے حکم میں ہے۔

۸۶۲۹ منذر بن عباد ❷

بن قوال، ابن عبدالبر نے ان کا ذکر کیا ہے، منذر بن عبداللہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۶۳۰ منذر بن عَرفجه ❸

بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن مالک بن اوس انصاری اوسی، بدر میں شریک تھے، اسی طرح ابوعمر نے منذر بن قدامہ انصاری کے سوانح کے بعد نقل کیا ہے، جو بنوغنم بن سلم بن مالک بن اوس سے ہیں، موسیٰ بن عقبہ وغیرہ نے بدری صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ان سے صرف نظر کیا ہے حالانکہ یہ ایک ہی شخص ہے۔ وہ منذر بن قدامہ بن عرفجہ ہیں، بعض نسخوں میں منذر اور عرفجہ کے درمیان قدامہ رہ گئے ہیں یوں انہیں دوسرا شخص سمجھ لیا۔

۸۶۳۱ مَنفعه ❹

یہ ایک شخص ہیں، جن کا صحابہ میں ذکر ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، ان سے ان کے بیٹے کلیب بن منفعہ نے روایت کی، ابوعمر ❺ نے ان کا اسی طرح ذکر کیا ہے۔ وہ روایت جسے ابن قانع نے بطریق ضمضم بن عمرو حنفی نے بحوالہ کلیب بن منفعہ نقل کی ہے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ اور اپنے والد

---

❶ اسد الغابة (٥٠٩٨) ❷ اسد الغابة (٥١٠٩)، استيعاب (٢٥١٨)
❸ اسد الغابة (٥١١٣)، استيعاب (٢٥٢١)
❹ اسد الغابة (٥١٢٦)، استيعاب (٢٦٠٧)، تجريد (٢/٢٩٧) ❺ استيعاب (٤/٤٧)

سے“.....الحدیث ❶ اسے بغوی نے بطریق حارث بن مرہ، بحوالہ کلیب بن منفعہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میرے دادا نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: میں کس سے حسن سلوک کروں؟......الحدیث

اسے ابوداؤد نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ کلیب بن منفعہ، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے، اور ان کا نام نہیں لیا، ابن مندہ نے ان کا نام لیا ہے۔ کلیب حرف کاف میں گزر چکے ہیں، میں نے اس حدیث کے کسی طریق میں منفع کی روایت نہیں دیکھی۔

باب: میم اس کے بعد ھاء

۸۶۳۲ مہاجر بن مسعود

صحابہ میں ان کا ذکر ہے۔ یہ وہم ہے، ابن ابی خیثمہ نے بطریق داؤد بن ابی ہند، بحوالہ شعبی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مہاجر بن مسعود حمص میں تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کی طرف لوٹا دیا۔

میں کہتا ہوں: وہ گمان جس سے مہاجر کے صحابی ہونے کا گمان ثابت ہوتا ہے یہ ہے کہ روایت جیم کے زیر کے ساتھ ہے، اور وہ صحابی کا نام ہے، جبکہ ایسا نہیں، شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فتوحات کے زمانے میں شام کی سرزمین کی طرف ہجرت کر گئے اور حمص فروکش ہوئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کی طرف لوٹا دیا، ھاجر فعل ہے اور جیم کے زبر کے ساتھ ہے۔ ابن مسعود، عبداللہ ہیں جو ان کی ہجرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ وہاں سے ابن ابی خیثمہ نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن مسعود کے سوانح میں نقل کیا ہے۔

۸۶۳۳ مہاجر کلاعی

نبی کریم ﷺ سے ان کی حدیث مرسل ہے، وہ تابعی ہیں، اسی طرح ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تجرید میں اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اور اس روایت کی طرف اشارہ کیا جسے ابن قانع نے بطریق عاصم بن مہاجر کلاعی، بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھی تحریر حق کو زیادہ واضح کرتی ہے۔“ ❷

ابن قانع کا قول ہے: مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہو۔

۸۶۳۴ مہدی جزری ❸

معروف تابعی ہیں، انہوں نے مرسل حدیث نقل کی ہے، علی بن سعید عسکری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں اپنے طریق سے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ولید بن فضل، بحوالہ مہدی جزری حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمیوں کو بداخلاقی میں معذور قرار دیا جائے گا، بیمار، مسافر اور روزہ دار“۔ ❹

---

❶ ابوداود (۵۱۳۹)، ترمذی (۱۸۹۷)، مسند احمد (۳/۵)،(۵/۵) مستدرك حاكم (۶٤۲/۳) (۱۵۰/٤) سنن الكبرىٰ (۱۷۹/٤)، معجم الكبير (۹۵۷/۱۹) ، (۹۵۸/۱۹)، جامع المسانيد والسنن (٦۲/۱۲)، اسد الغابة (۱۹۹/٤)

❷ كنز العمال (۲۹۳۰٤) ❸ اسد الغابة (۵۱۳٤)، تجريد (۹۸/۲) ❹ اسد الغابة (۲۰۳/٤)

۸۶۳۵ مہران [1]

تابعی ہیں، انہوں نے مرسل حدیث نقل کی ہے، جعفر مستغفری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے ان کی پیروی کی ہے، اور اپنے طریق سے پھر عبدالصمد بن فضل کی روایت سے بحوالہ ابن جریج نقل کیا ہے کہ مجھے محمد بن مہران نے بتایا کہ انہوں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''اے تاجرو! میں تمہارے کندھوں کے درمیان یہ حکم پھینک رہا ہوں کہ قافلوں کو پہلے سے جا کر نہ ملو اور نہ کوئی شہری دیہاتی سے کوئی چیز خریدے''۔ [2]

محمد بن مہران کا ابن حبان نے ثقات کے طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: شیخ ہیں جو مرسل احادیث روایت کرتے ہیں، ان سے ابن جریج نے روایت کی۔

۸۶۳۶ مُہلّب بن أبی صُفرہ أزدی

ان کی کنیت ابوسعید ہے، حرف خاء میں ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، وہاں ان کا نسب بیان کیا، اسی طرح حرف حاء میں حذیفہ بن یمان ازدی کے سوانح میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فتح کے سال پیدا ہوئے۔ حاکم نے تاریخ نیشاپور میں ان صحابہ کے باب میں ان کا ذکر کیا ہے، جو وہاں آئے، ابوصفرہ کے سوانح میں مہلب کی روایت آئے گی، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَطْوَلُكُنَّ طَاقًا أَعْظَمُكُنَّ أَجْرًا.....)). (الحديث) [3]

محمد بن قدامہ جوہری نے کتاب الخوارج میں فرمایا: مہلب فتح کے سال پیدا ہوئے۔ حاکم کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے، ان کے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس وفد میں آئے، ان کے ساتھ ان کے دس بیٹے تھے، مہلب ان میں سب سے چھوٹے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو ابوصفرہ سے فرمایا: یہ ان کا سردار ہے، اور مہلب کی طرف اشارہ کیا، پھر اس کا ذکر کیا۔

حاکم رحمۃ اللہ علیہ کا ان کی ولادت کے بارے میں قول اس روایت کے معارض ہے جو حذیفہ بن یمان اُزدی کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ ابوصفرہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نابالغ لڑکے تھے، اس سے چار سال پہلے ان کی اولاد کیسے ہوسکتی ہے، حاکمؒ نے اس بارے میں ان کی موافقت کی ہے، جنہوں نے ان کی تاریخ وفات ۸۳ھ بتائی ہے وہ ۷۶ برس کے تھے۔

ابن سعد [4] نے ذکر کیا ہے کہ ابوصفرہ ان لوگوں میں سے تھے جو مرتد ہو گئے تھے، پھر مسلمان ہو گئے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہیں اہل بصرہ کے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں شمار کیا گیا ہے، عسکری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل احادیث نقل کیں وہ اور ان کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ آئے۔

میں کہتا ہوں: پہلے اثر کو عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوصفرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے

---

[1] تجرید (۹۸/۲) [2] بخاری (۲۱۵۰)، مسلم (۳۷۹۴)، ابوداؤد (۳٤٤۳)

[3] مجمع الزوائد (٦٤۳۱) [4] الطبقات الکبریٰ (۳٤۷/۷)

دس بیٹوں کے ساتھ آئے، ان میں سب سے چھوٹے مہلب تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: یہ تمہاری اولاد کا سردار ہے۔

اصحاب سنن نے مہلب کی روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے والے کسی شخص سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ جب تم شب خون مارو تو تمہارا شعار یہ ہونا چاہیے ﴿حٰمٓ لا ینصرون﴾ ان کی سنن میں اس کے علاوہ روایت نہیں ہے۔ اسے احمدؒ نے اپنی روایت سے بحوالہ سمرہ بن جندب حدیث نقل کی ہے۔

وہ اسی طرح ابن عمر، ابن عمرو براء سے روایت کرتے ہیں، ان سے سماک ابن حرب، ابواسحاق سبیعی، عمر بن سیف نے روایت کی، ابن قتیبہ کا قول ہے: لوگوں میں سب سے بہادر تھے۔ جب اہل بصرہ کو جلاوطن کیا گیا تو انہوں نے ان کو خوارج سے بچایا، ان پر صرف جھوٹ کا عیب لگا۔

میں کہتا ہوں: مبرد نے ذکر کیا ہے کہ ایسا وہ جنگوں میں کرتے تھے، ابوعمر کا قول ہے: وہ ثقہ ہیں، جس نے ان پر جھوٹ کی تہمت لگائی ہے، اس کی کوئی وجہ نہیں، کیونکہ انہیں جنگوں میں اس کی ضرورت پڑتی تھی، تاکہ خوارج کو دھوکا ہو۔ انہوں نے غصے کی وجہ سے انہیں جھوٹا کہا ہے۔

ابن عبدالبر کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل احادیث روایت کی ہیں، محمد بن قدامہ نے اخبار الخوارج میں بحوالہ مہلب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے اور قبلہ رخ جانب کے درمیان کجاوے کی لکڑی کے پچھلے حصے کے برابر کوئی سترہ ہو تو (آگے گزرنے سے) نماز نہیں ٹوٹے گی"۔ ❁

ابواسحاق سبیعی کا قول ہے: میں نے مہلب سے بہتر کوئی امیر نہیں دیکھا محمد بن قدامہ نے کتاب اخبار الخوارج میں کہا ہے: کوفیوں نے بحوالہ ابواسحاق، انہوں نے اپنے اصحاب سے روایت کیا ہے: مہلب نے اپنی رائے سے کبھی امیر نہیں بنایا بلکہ لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے بنایا، ابواسحاق کا قول ہے: وہ سچ کہتے ہیں، یہ پہلے ہیں جنہیں حضرت علی بن ابوطالب نے جھنڈا دیا جب جمل کے دن ازد کو شکست ہوئی، مہلب ازارقہ کے خوارج سے لڑائی کے اس وقت امیر بنائے گئے جب انہوں نے لشکروں کو شکست دے کر شہروں پر غلبہ حاصل کر لیا، انہوں نے ان کے لئے یہ شرط رکھی کہ جس شہر سے وہ خوارج کو نکالیں گے تو انہیں اس سال خراج پر تصرف حاصل ہوگا، انہوں نے ان سے کئی سال لڑائی کی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر نو سال بعد ان کی جمعیت کو توڑنے کی آسانی پیدا کی۔

وہ زندہ رہے یہاں تک کہ ۸۲ھ میں وفات پائی، بعض کا قول ہے: ۸۳ھ میں فوت ہوئے، وہ ۷۶ سال کے تھے۔

۸۶۳۷ مہلب

بے نسبت۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق مُسدَّد نقل کیا ہے کہ ہم سے محمد بن عیینہ نے بحوالہ ذکوان جو ہمارے موالی ہیں نقل کیا، فرماتے ہیں:

مہلب کا شعار حٰمٓ لا ینصرون تھا، مہلب کا قول ہے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شعار تھا۔

❁ کنز العمال (۱۹۲۲۸)، (۱۹۲۲۹)، تاریخ دمشق (۴۸۴/۸)، مصنف عبدالرزاق (۲۲۷۶)۔

میں کہتا ہوں: یہ مہلب بن ابوصفرہ ہیں، وہ مرسل روایت کرتے ہیں، جیسا کہ میں نے ان سے پہلے والے سوانح میں بیان کر دیا ہے۔

باب: میم اس کے بعد واؤ

۸۶۳۸ موسٰی بن شیبہ

عسکری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت کی، اسی طرح ابوحاتم نے ان کی روایت کو مرسل کہا ہے۔

۸۶۳۹ موسٰی انصاری

یہ بہت جھوٹا شخص ہے، یا بعض کذاب نے اسے گھڑ لیا ہے، ابوفرج بن جوزی نے موضوعات میں حرز ابودجانہ کا ذکر کرنے کے بعد بطریق محمد بن ادھم قرشی، بحوالہ ابراہیم بن موسیٰ انصاری، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے...... پھر طویل حدیث نقل کی یہ حدیث موضوع ہے، اس کی اسناد منقطع ہے، صحابہ میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کا نام موسیٰ ہو، اس کے اکثر رجال مجہول ہیں۔

۸۶۴۰ مُوَیك

ابوحبیب سلامانی، ابن شاہین نے ان کا عنوان قائم کیا ہے، اور حرف میم میں ان کا ذکر کیا ہے، اس میں لفظی غلطی ہے۔ اس کے شروع میں فاء ہے، جس میں کوئی اختلاف نہیں، اختلاف واؤ کے بارے میں ہے، اسے بغوی نے بطریق عثمان بن ابی شیبہ اپنی سند سے نقل کیا ہے، اسے بغوی وغیرہ نے حرف فاء میں اس سند سے نقل کیا ہے جسے ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ فدیک نامی لوگوں میں ان کا نام گزر چکا ہے۔

باب: میم اس کے بعد یاء

۸۶۴۱ مینا بن ابی مینا جرّار [1]

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے مولیٰ ہیں، انہوں نے اپنے مولیٰ، حضرت عثمان، حضرت علی و ابن مسعود، ابن ہریرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی، ان سے ہمام نے روایت کی جو عبدالرزاق کے والد ہیں۔

ابوحاتم رازی کا قول ہے: منکر الحدیث ہے، اس نے صحابہ کے بارے میں منکر احادیث روایت کیں، اس کی روایت کردہ حدیث کی پرواہ نہیں کی جائے گی وہ جھوٹا شخص تھا۔

---

[1] تجرید (۱۰۰/۲)

عباس دوری نے بحوالہ ابن معین فرمایا: ثقہ نہیں، اسی طرح نسائی کا قول ہے، جوزجانی نے کہا: ائمہ حدیث نے ان کے برے عقیدے کی وجہ سے ان کی حدیث کا انکار کیا ہے۔

یعقوب بن سفیان کا قول ہے: نہ ثقہ ہیں اور نہ مامون ابوزرعہ کا قول ہے: قوی نہیں، ترمذی اور عقیلی کا قول ہے: منکر احادیث روایت کیں، عقیلی نے یہ اضافہ کیا ہے، ان کی حدیث کی متابعت نہیں کی جائے گی، ابن عدی کا قول ہے: ان کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شیعیت میں غالی تھے، حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے عجیب کام کیا ہے، انہوں نے مناقب فاطمہ میں بطریق عبدالرزاق نقل کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے مینا بن ابی مینا مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: مجھ سے احادیث لے لو، اس سے پہلے کہ احادیث باطل روایات سے مل جائیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی شاخ ہے اور علی اس کا رس ہے....'' [1] الحدیث، حاکم کا قول ہے: اسحاق، ان کے والد اور ان کے دادا ثقہ ہیں، مینا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور آپ سے سنا، یہ متن شاذ ہے۔

میں کہتا ہوں: اس میں کئی متضاد باتیں ہیں۔

(۱) ان کا یہ قول کہ حدثنی ابی، عن ابیہ اس میں ایک راوی کا اضافہ ہے، یہ روایت تو عبدالرزاق اپنے والد سے بحوالہ مینا نقل کرتے ہیں، عبدالرزاق کے والد اور مینا کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔

(۲) عبدالرزاق کے دادا ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں معلومات نہیں، نہ ان کا تذکرہ ملتا ہے، نہ روایت۔

(۳) ان کا یہ کہنا کہ ''مینا نے دورِ نبوی پایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے'' قابل تردید ہے۔ اس لئے کہ مینا خود اپنے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے، ان کا بیان ہے کہ وہ اس وقت بالغ تھے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت لی گئی، یہ ۲۳ھ کے آخر کا دور ہے، اس لحاظ سے مینا کی ولادت زمانۂ نبوی کے آخر میں ہوئی۔

(۴) مینا، یہ حدیث اپنے مولیٰ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ ابن عدی نے الکامل میں بروایت حسن بن علی بن عیسیٰ بن ابی عبدالغنی، عن عبدالرزاق درج کی ہے، تو یہ حدیث عبدالرحمٰن کی ہوئی نہ کہ مینا کی۔

(۵) ان کا یہ کہنا ''هذا المتن شاذ'' اگر ان کی مراد یہ ہے کہ وہ اس میں متفرد ہیں، قطع نظر اس سے کہ اس کے موافق کوئی روایت مل جائے، تو اس پر صحیح ہونے کا حکم لگایا جائے گا، تو شاذ نہیں، اور اگر یہ مراد ہے کہ یہ اپنے راویوں کے ثقہ ہونے کے باوجود شاذ ہے تو پھر مطابقت اور اختصار کا احتمال ہے۔

---

[1] مستدرك حاكم (۱٦٠/۳)، كامل فى الضعفاء (۲٤٥/٦)، تاريخ مختصر دمشق (۳۲۱/٤)، ميزان الاعتدال (۱۸۹٦)، (۸۹۸۱)، تذكرة الموضوعات (۹۹٥) اللآلى المضوعة (۲۲۰/۱)

حرف نون

قسم اوّل از حرف نون

باب نون کے بعد الف

۸۶۴۲ نابغہ جعدی [1]

لمبی عمر والے مشہور شاعر ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: قیس بن عبداللہ بن عُدَس بن ربیعہ بن جعدہ، بعض کا قول ہے: عدس کے بدلے وحوح ہے، جعدہ وہ ابن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہیں۔ بعض نے کہا: نابغہ کا نام عبداللہ ہے، بعض نے کہا: حبان بن قیس بن عمرو بن عُدَس ہیں، ایک قول ہے: حبان بن قیس بن عبداللہ بن قیس، بقول بعض: قیس کو عبداللہ پر تقدیم حاصل ہے، قتحذمی ابوفرج اصبہانی نے اس پر اعتماد کیا ہے، پہلے قول پر ابن کلبی، ابوحاتم [2] سجستانی، ابوعبیدہ، محمد بن سلام جمحی وغیرہ نے اعتماد کیا ہے، اسے بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، ابوفرج اصبہانی نے نقل کیا ہے کہ وہ غلط ہے، کیونکہ ان کا ایک بھائی تھا، جس کا نام وحول بن قیس تھا، وہ جاہلیت میں قتل ہوگیا، نابغہ نے اس کا مرثیہ کہا۔ [2]

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ وَحْوح ان کے ماں شریک بھائی ہوں، حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں بحوالہ یعلی بن اشدق نقل کیا ہے کہ مجھ سے قیس بن عبداللہ بن عدس بن ربیعہ نابغہ بن جعدہ نے بیان کیا، پھر حدیث ذکر کی، ابوفرج کا قول ہے: ایک مدت تک انہوں نے شعر و شاعری ترک کر دی، پھر شعر کہنے لگے تو انہیں "نبغ" کہا جانے لگا، ایک قول ہے: وہ شعر و شاعری کرتے تھے، پھر انہوں نے اسے جاہلیت میں ترک کر دیا، جب اسلام لائے تو پھر شعر کہنے لگے تو انہیں "نبغ" کہا گیا قحذمی کا قول ہے: نابغہ قدیم شاعر تھے، عجیب کلام کہنے والے، جاہلیت اور اسلام میں طویل عمر پانے والے ہیں، کہتے ہیں: انہوں نے نابغہ زبیانی سے زیادہ طویل عمر پائی، ان کے اشعار جوان کی لمبی عمر پر دلالت کرتے ہیں یہ ہیں: ع

"سنو! بنو اسد کا گمان ہے کہ میں لمبی عمر والے بیٹے کا باپ ہوں، مجھ سے اگر کوئی میرے بارے میں پوچھے تو میں خنان نامی بیماری کے سالوں والے جوانوں میں سے ہوں جس سال میری ولادت ہوئی اسے گزرے ہوئے ایک سو بارہ (۱۱۲) سال ہو چکے ہیں، زمانے کے حوادثات نے مجھے ایسے ہی باقی رکھا ہے جیسے میں نے یمنی تلوار کو باقی رکھا ہے"۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۱٦۲) استیعاب (۲٦۸٤) تجرید (۲/۱۰۰) [2] المعمرین (۸۱)

[2] جامع المسانید والسنن (۸۵/۱۲)

ابو حاتم بجستانی [1] کتاب المعمرین میں لکھتے ہیں: دوسو (۲۰۰) سال زندہ رہے، انہوں نے کہا: ع

''امامہ نے کہا: کتنی عمر ہے تمہاری، بتوں پر تم نے بھینٹ چڑھائی، میں بازار عکاظ کی جگہ کو اس کے بننے سے پہلے دیکھ چکا ہوں، اور میں نوجوانوں میں شمار ہوتا تھا، اس وقت منذر بن مُحرّق اپنی بادشاہت پر قائم تھا، میں نعمان کے ہجائن کے دِن موجود تھا، میں نے اتنی عمر پائی کہ احمد ﷺ ہدایت لے کر آ گئے، اور ایسی آیات پڑھیں جو کھٹکھٹانے والی تھیں، میں نے اسلام میں دادودہش کا وہ کشادہ کپڑا پہنا جس میں نہ محرومی ہے، نہ احسان کا جتلاوا''۔

ابن عبدالبر [2] کا قول ہے: مؤرخین نے اس بات کو دلیل بنا کر کہا ہے کہ وہ نابغہ زبیانی سے عمر رسیدہ ہیں، کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے منذر بن محرق کا زمانہ پایا ہے، اور نابغہ ذبیانی نے نعمان بن منذر کا زمانہ پایا ہے، نابغہ ذبیانی ان سے مدت پہلے وفات پا گئے تھے، اس لیے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ نابغہ ذبیانی، جعدی سے بڑے ہیں، عمر بن شبہ نے بحوالہ اپنے شیوخ ذکر کیا ہے کہ ان کی عمر ایک سواسّی (۱۸۰) سال تھی، انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ شعر پڑھا: ع

''کچھ لوگوں کے ساتھ میں رہا وہ فنا ہو گئے، ان کے بعد پھر کچھ اور لوگوں کا زمانہ میں نے پایا وہ بھی فنا ہو گئے، تین صدیوں کے لوگ میرے سامنے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے، بس اللہ کی ذات ہی ہے جو سب کے عوض ہے''۔ [3]

ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ہر زمانے والوں کے ساتھ کتنا عرصہ رہے؟ انہوں نے کہا: ساٹھ (۶۰) سال۔ [4]

ابن قتیبہ کا قول ہے: اس کے بعد وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے، اور اصبہان میں وفات پائی ان کی عمر دوسو بیس (۲۲۰) برس تھی۔ [5] مرزبانی نے اسی طرح ذکر کیا ہے، لیکن ان کی عمر میں اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے، ان کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی واقعات ہیں، اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت ہے کہ وہ دوسوتیس (۲۳۰) برس زندہ رہے، ہم نے حاکم کی کتاب میں بطریق نضر بن شُمَیل روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ انہوں نے سب سے لمبی عمر والے کس شیخ سے ملاقات کی ہے؟ النتجع الاعرابی۔ کہتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا: آپ سب سے بڑی عمر والے کس شخص سے ملے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: النابغہ الجعدی۔ فرماتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا: آپ نے جاہلیت کا کتنا زمانہ پایا ہے؟ کہنے لگے: ''دارین''۔ نضر فرماتے ہیں: یعنی دوسوسال، ابوعبیدہ معمر بن المثنی کا قول ہے: نابغہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے جاہلیت میں سوچ و بچار سے کام لیا، شراب، نشہ آور اشیاء کا انکار کیا۔ تقسیم کے تیروں کو چھوڑا اور بتوں سے دور رہے، دین ابراہیمی کا پرچار کیا۔ وہی اپنے ایک قصیدے میں کہتے ہیں: ع

''تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، جس نے یہ نہ کہا تو اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا''۔

ابوعمر [6] کا قول ہے: اس قصیدے میں توحید کی اقسام، بعث بعد الموت جزاء سزا اور جنت جہنم کا اقرار ہے۔ جیسا امیہ بن

---

[1] المعمرین (۸٤) [2] استیعاب (۷۷/٤) [3] الأوس: عطیہ وعوض

[4] اسد الغابہ (۲۰۹/٤) استیعاب (۷۷/٤) الشعر والشعراء (۲۹۰/۱) وسط اللآلی (۲٤۸/۱)

[5] الشعر والشعراء (۳۹۵/۱) الروض الأنف (۵۳/۱) [6] استیعاب (۷۷/٤)

ابی الصلت کے اشعار ہوتے ہیں۔ بقول بعض: یہ امیہ کا شعر ہے۔ لیکن حماد راویہ، یونس بن حبیب محمد بن سلام جمحی اور علی بن سلیمان الاخفش نے نابغہ کا صحیح قرار دیا ہے۔ میں نے قاہرہ میں علی بن محمد دمشقی کے سامنے قاہرہ میں عن سلیمان بن حمزہ وہ فرماتے ہیں: ہمیں علی بن الحسین نے زبانی بتایا کہ ابوالقاسم ابن البناء نے، ہمیں تحریرًا بتایا۔ ابوالنصر الطوسی، ابوطاہر المخلص، ابوالقاسم بغوی، داؤد بن رشید، ان کے سلسلہ سند میں یعلی بن الاشدق سے روایت ہے کہ میں نے نابغہ الجعدی کو کہتے سنا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ شعر پڑھا: ؏

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا . وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا

''ہمیں ہماری قدر و منزلت اور عزت نے آسمان تک پہنچا دیا جبکہ ہم اس سے زیادہ اوپر کی ظاہر ہونے کی جگہ کے امیدوار ہیں''۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابولیلیٰ، مظہر کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی: جنت میں۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ، پھر کہا: ؏

ولاخير فى حلم اذا لم يكن له بوادر تحمى صفوه ان يكدرا

''اس بردباری، برداشت اور عقلمندی میں کوئی بھلائی نہیں جس کی ایسی علامات نہ ہوں جو اس کی صفائی کو مکدّر و خراب ہونے سے بچا سکیں''۔

ولا خير فى جهل اذا لم يكن له حليم اذا ما اورد الامر اصدرا

''اور نہ اس جہالت میں کوئی بھلائی ہے جس کے لیے کوئی بردبار نہ ہو جب وہ کوئی اعتراض کرے تو اس کا جواب دے دے''۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: ''اللہ تمہارے دانت سلامت رکھیں''۔ [1] اسی طرح یہ روایت بزار، حسن بن سفیان نے اپنی اپنی مسند میں، ابونعیم نے ''تاریخ اصبہان'' میں اور شیرازی نے ''الالقاب'' میں سب کے سب بروایت یعلی بن الاشدق نقل کرتے ہیں۔ جو ایسا راوی ہے جس کی حدیث ساقط الاعتبار ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں: یہ روایت یعلی سے ایک جماعت نقل کرتی ہے جن میں ہاشم بن قاسم حرانی، ابوبکر باہلی اور عروہ العرقی سرفہرست ہیں۔ لیکن ان کی متابعت کی گئی ہے۔ ہمیں خطابی کی غریب الحدیث میں ایک واقعہ ملا ہے اور مرجبی کی کتاب العلم میں بطریق مہاجر بن سلیم عن عبداللہ بن جراد مروی ہے کہ میں نے نابغہ الجعدی کو کہتے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنا یہ شعر پڑھا: عَلَوْنَا السَّمَاء، تو آپ ناراض ہوگئے۔ اور فرمانے لگے: ابولیلیٰ! مظہر کہاں ہے؟ میں نے عرض کی: جنت میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! ان شاء اللہ تعالیٰ''، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا شعر مجھے سناؤ''۔ تو میں نے یہ دو اشعار سنائے، ولاخير فى حلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت اچھا! اللہ تمہارا منہ سلامت رکھے''۔ تو میں نے ان کے دانت دیکھے تو جیسے اولے ہوتے ہیں، نہ ان کا کوئی دانت جدا ہوا اور نہ نکل کر گیا۔

اور ہم نے مؤتلف میں، دارقطنی کے مختلف میں، ابن سکن کے صحابہ، وغیرہ کتابوں میں بطریق رحال بن منذر روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بحوالہ اپنے والد کرز بن اسامہ نقل کیا ہے، انہیں نابغہ جعدی کے ساتھ آنے کی سعادت حاصل ہے، پھر

---

[1] جامع المسانيد (۸۵/۱۲) اسد الغابہ (۲۱۰/٤) استيعاب (۷۷/٤) الشعر والشعراء (۲۸۱/۱) معجم الشعراء (۱۹۵)

اس روایت کو اسی مفہوم میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے سلفی کی کتاب اربعین البلدانیہ میں بطریق ابوعمرو بن علا، بحوالہ نصر بن عاصم لیثی، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ میں نے نابغہ کو کہتے ہوئے سنا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے یہ شعر سنایا: 'اُتیت رسول اللّٰہ .... شعر، اس کے بعد بلغنا السماء..... شعر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہاں تک؟ اے ابولیلیٰ؟'' میں نے کہا: جنت تک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان شاء اللہ....''۔ جب میں نے آپ کو اپنا یہ شعر سنایا: ولا خیر فی جھل اور ولا خیر فی حلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے سچ کہا، اللہ تمہارا منہ سلامت رکھے۔ تو بقیہ عمران کے دانت سب لوگوں سے اچھے تھے، جب بھی کوئی دانت گرتا تو اس کی جگہ دوسرا آ جاتا۔ اس وقت وہ عمر رسیدہ تھے۔

ہم نے اسے مسند حارث بن ابی اسامہ میں بطریق حسن بن عبیداللہ عنبری نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے نابغہ جعدی سے یہ کہتے ہوئے سنا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ اشعار پڑھے: ع

''ہم ایسی قوم ہیں جب ہم دشمن سے ملتے ہیں تو ہم اپنے گھوڑوں کو نہیں موڑتے یہاں تک کہ وہ خود ہی ہٹ جائیں یا بدک جائیں، جنگ کے دن ہم اپنے گھوڑوں کے رنگ نیزہ بازی کی وجہ سے بھول جاتے ہیں۔ حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ہم سفید کو سرخ سمجھنے لگتے ہیں، ہمارے لیے یہ بات اچھی نہیں ہوتی کہ ہم ان گھوڑوں کو صحیح سالم لوٹائیں، اور نہ یہ بات عجیب سمجھی جاتی ہے کہ ان پر گرد و غبار پڑے، ہم نے آسمان کی بلندیوں کو چھو لیا.... بقیہ قصیدہ اسی طرح ہے''۔

ہم نے اس روایت کو مسلسلۃ بالشعراء بروایت دعبل بن علی شاعر، عن ابی نُواس، عن والبہ بن خباب، عن فرزدق، عن طرماح، بحوالہ نابغہ، یہ روایت ابوزرعہ رازی جو متاخر ہیں ان کی کتاب الشعراء میں موجود ہے۔

''مَنْ جاوَزَ المائۃ'' نامی کتاب میں ان کے حالات اور جو جو کوئی ان کے اور ماجریات کے درمیان جیسے لیلیٰ اخیلیہ توبہ کی محبوبہ، اور اوس مزنی وغیرہ کے درمیان جاری رہی، طویل انداز سے اس کتاب میں بیان ہوئی ہے، ابونعیم نے تاریخ اصبہان میں لکھا ہے کہ یہ وہ قیس بن عبداللہ ہیں جو اصبہان میں فوت ہوئے، لکھتے ہیں کہ امیر معاویہ نے انہیں حارث بن عبداللہ بن عوف بن اصرم کے ساتھ اصبہان روانہ کیا تھا، اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اصبہان کے والی تھے اور پھر بطریق امام اصمعی رحمۃ اللہ علیہ عن ھانی بن عبداللہ عن ابیہ عن عبداللہ بن صفوان مسنداً نقل کیا ہے کہ نابغہ ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے۔ ابن عبدالبر [1] نے نقل کیا ہے کہ نابغہ کا قصیدہ تقریباً دو سو (۲۰۰) اشعار پر مشتمل طویل قصیدہ ہے۔ اس کا مطلع ہے: ع

''میرے دوستو! گھڑی بھر آنکھیں میچ لو یا چھوڑ دو جو کچھ زمانے نے تمہیں نہیں کیا ہے، اس پر ملامت کرو یا چھوڑ دو''۔

اسی میں کہتے ہیں: ع

''میں اس وقت اللہ کے رسول کے پاس آیا جب آپ ہادی بن کے آئے اور آپ ایسی کتاب کی تلاوت کیا کرتے تھے جو کہکشاں کی طرح روشن تھی''۔

---

[1] استیعاب (۷۷/٤)

اسی میں سے یہ اشعار ہیں: ؏

''میں نے فاقے کی اتنی مشقت اٹھائی کہ مجھے یہ بھی محسوس نہ ہوا کہ میرے ساتھ جو ہے جب وہ چمکتا ہے، سہیل ستارہ ہے پھر وہ ڈوب جاتا ہے۔ میں تقویٰ پر قائم رہتا ہوں اور تقویٰ کے کاموں پر راضی ہوں اور میں اس جہنم سے جس کا لوگ خوف کرتے ہیں زیادہ ڈرنے والا ہوں''۔

ابونعیم فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ پورا قصیدہ نبی علیہ السلام کے سامنے پڑھا ہے، پھر ابوعمر، ابوالفرج ریاشی تک اپنی سند سے لکھتے ہیں کہ اس قصیدے میں سے چوبیس (۲۴) اشعار ہیں۔

عمر بن شبہ، مسلمہ بن محارب سے روایت کرتے ہیں کہ نابغہ جعدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے پھر ایک واقعہ ذکر کیا۔

تاریخ اصبہان میں ابونعیم کا بیان ہے اور ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ میں بحوالہ زبیر بن بکار روایت کی ہے، اور مجھ سے میرے بھائی ہارون بن ابی بکر نے عن یحییٰ بن ابی قتیلہ، عن سلیمان بن محمد بن یحییٰ بن عروہ، عن ابیہ، عن عمہ عبداللہ بن عروہ بیان کیا: نابغہ بنی جعدہ پر خشک سالی مسلط ہوئی تو وہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس مسجد حرام میں آئے اور یہ اشعار سنائے، جب تم ہمارے والی بنے تو تم نے ہمارے سامنے صدیق اکبر، عثمان غنی اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہم جیسی مثال پیش کی، جس سے نادار شخص نے راحت پائی۔ آپ نے لوگوں میں حق دینے میں برابری کی یہاں تک کہ وہ برابر ہو گئے، پھر رات کی تاریکی میں پھنسا ہوا روزِ روشن کی طرح لوٹ آیا، ابولیلیٰ آپ کے پاس آیا ہے، تاریکیاں یعنی شب دیجور اسے لق و دق صحراؤں میں گھما رہی ہیں، تاکہ آپ اس کی اس جانب کو مرمت کریں، جسے راتوں کی گردش اور سخت زمانے کے اتار چڑھاؤ نے توڑ دیا ہے۔ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: ابولیلیٰ! اپنے اوپر رحم کیجئے! کیونکہ اشعار آسان ہیں اور آپ کا سوال کنندہ ہمارے پاس ہے۔ اللہ کے مال میں آپ کا دہرا حق ہے۔ ایک حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنے کی وجہ سے اور دوسرا حق آپ کا مسلمانوں کے ساتھ غنیمتوں میں شرکت کی بنا پر، پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر دارالنعم (اصطبل) میں لے گئے جہاں سے انہیں سات اونٹنیاں، بار برداری کے جانور اور گھوڑے دیئے اور ان پر گندم، کھجوریں اور کپڑے لاد دیئے۔ نابغہ جلدی کرنے لگے اور صرف دانے کھانے لگے۔

ابن زبیر فرمانے لگے: ابولیلیٰ کا بھلا ہو انہیں سخت بھوک لگی ہے۔ نابغہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قریش جب بھی والی و حکمران بنے تو انہوں نے عدل کیا۔ رحم کی درخواست کی گئی تو رحم کیا بات کی تو سچ بولا، جو اچھا وعدہ کیا اسے پورا کیا، میں اور انبیاء اور تابعین کی جماعت [1] (عرش کے سائے تلے ہوگی)۔ یہ حدیث ہمیں عالی سند سے حدیث ابن الزبیر سے موافق ملی ہے، **قرأت علی فاطمة بنت محمد بن المنجي بدمشق عن سليمان بن حمزه، انبأنا محمود بن ابراهيم في كتاب انبانا مسعود بن حسن انبانا ابوبكر السمسار انبانا ابواسحاق بن خرشه، انبأنا ابوالحسن المخزومي**۔ فرماتے ہیں: ہم سے زبیر بن بکار نے مکمل حدیث بیان کی۔ اسے ابن جریر نے اپنی تاریخ میں ابن ابی خیثمہ سے اور ابوالفرج الاصبہانی نے ''الاغانی'' میں ابن جریر سے اور ابن ابی عمر نے اپنی مسند میں ہارون سے اور ابن السکن نے محمد بن ابراہیم الانماطی سے اور طبرانی ''الصغیر'' میں عن حسین بن الفہم اور ابوالفرج اصبہانی نے حرمی بن العلاء سے تینوں زبیر سے نقل کرتے ہیں جو ہمیں عالی کے بدل واقع

[1] اسد الغابة (٥١٦٣) الاستيعاب (١٦٨٥) تجريد اسماء الصحابة (١٠٠/٢)

ہوئی۔ ابونعیم نے بحوالہ طبرانی اطراف میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۸۶۴۳ نابل الحبشی (ایمن کے والد)

ابواحمد العسال کا قول ہے: صحابی ہیں۔ ابوعمر ❶ کا قول ہے: مجھے کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جوان کی ملاقات پر دلالت کرتی ہو، ابوموسیٰ نے ذیل میں بطریق ابوشیخ بحوالہ ایمن بن نابل، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ایک اعرابی شخص نے رسول اللہ ﷺ کو دو اونٹنیاں ہدیہ دیا، آپ ﷺ نے انہیں بدلہ دیا تو انہوں نے دو مرتبہ انکار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ قریشی، انصاری اور ثقفی کے علاوہ کسی کا ہدیہ قبول نہیں کروں گا''۔ ❷ ابوموسیٰ کا قول ہے: اسے ایک جماعت نے بحوالہ بکار نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: وہ ضعیف ہیں۔

۸۶۴۴ ناجیہ بن أعجم أسلمی ❸

ابن سعد ❹ نے صحابہ ﷺ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی اولاد نہیں۔ انہوں نے بحوالہ واقدی، انہوں نے عطاء بن ابی مروان سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے ان چودہ (۱۴) افراد نے نقل کیا ہے۔ جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور اسلام لائے تھے کہ ناجیہ بن اُعجم وہ شخص ہیں جو حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کا وہ تیر لے کر کم پانی والے کنوئیں میں اترے تھے، جو آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے انہیں عطا فرمایا تھا، اور انہیں حکم دیا تھا کہ اسے پانی میں گاڑ دیں، اور اس میں رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی ڈال دیں، انہوں نے ایسا ہی کیا، فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے، کنوئیں میں اترنے والے ناجیہ بن جندب تھے، جیسا کہ ان کے سوانح میں آئے گا، عطوی کا قول ہے: رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کو فتح کے دن دو جھنڈے دیئے، ان میں سے ایک ناجیہ بن اعجم کو اور دوسرا بریدہ بن حُصیب کو دیا۔ اسے ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے، اور بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں انہیں نہیں جانتا، ابن شاہین نے صحابہ میں فرمایا: مدینہ میں خلافت معاویہ کے آخر میں فوت ہوئے۔

۸۶۴۵ ناجیہ بن جُندب ❺

بن عمیر بن یعمر بن دارم بن وائلہ بن سہم بن مازن بن سلامان بن اسلم اسلمی، ابن اسحاق ❻ کا قول ہے: مجھ سے بعض اہل علم نے قبیلہ اسلم کے کئی لوگوں سے روایت کیا ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترے تھے وہ ناجیہ بن جندب اسلمی، رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں والے ہیں فرماتے ہیں: بعض اہل علم کا گمان ہے کہ حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں: میں کنوئیں میں اترا تھا۔ ابن اسحاق کا قول ہے: قبیلہ اسلم کا کہنا ہے کہ انصار کی ایک باندی اپنا ڈول لے کر آئی اور ناجیہ لوگوں کو کنوئیں میں سے

❶ استیعاب (۸۳/٤) ❷ المعجم الکبیر (۹۳۳/۱۸) مجمع الزوائد (۲۵/۱۰) اسد الغابہ (۲۱۱/٤) استیعاب (۸۳/٤)

❸ اسد الغابہ (٥١٦٤) تجرید (۱۰۰/۲) ❹ طبقات الکبری (۳۱٤/٤)

❺ اسد الغابہ (٥١٦٥) استیعاب (٢٦٨٦) تجرید (۱۰۰/۲)

❻ السیرۃ النبویۃ (۲٤۳/۳)

ڈول بھر بھر کے دے رہے تھے تو اس نے کہا:

''اے ڈول بھرنے والے! میرا ڈول لے لے، میں نے دیکھا ہے کہ لوگ تیری تعریف کرتے ہیں''۔

تو انہوں نے کہا:

''یمنی باندی آئی اور میں لوگوں کو ڈول بھر بھر کے دے رہا ہوں، میرا نام ناجیہ ہے''۔

سعید بن عفیر کا قول ہے: ان کا نام ذکوان تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کا نام ناجیہ رکھا، جب انہوں نے قریش سے نجات پائی[1] ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے: ناجیہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں والے تھے وہ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں مدینہ میں وفات پاگئے۔[2]

حسن بن ابوسفیان نے اپنی مسند میں بطریق موسیٰ بن عبیدہ، بحوالہ عبداللہ بن عمرو بن اسلم، انہوں نے ناجیہ بن جُندب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم غمیم میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قریش کی خبر آئی کہ انہوں نے خالد بن ولید کو گھڑسواروں کے دستے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے لڑائی کے لیے روانہ کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے لڑائی کو ناپسند کیا، آپ ﷺ ان پر مہربان تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کوئی شخص ہے جو ہمیں اس راستے کے علاوہ دوسرے راستے سے لے جائے؟'' میں نے کہا: میں، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ فرماتے ہیں، میں انہیں ایسے راستے سے لے گیا جو دشوار گزار اور گھاٹیوں والا تھا، زمین میرے لیے ہموار ہوگئی یہاں تک کہ میں نے انہیں حدیبیہ میں جا اتارا، ان دنوں اس سے پانی لیا جاتا تھا، فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس میں اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر ڈالے پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور تیر والوں کو واپس بلایا، جس سے اس کے چشمے بہنے لگے یہاں تک کہ میں کہنے لگا: اگر ہم چاہیں تو اپنے پیالے بھر لیں، ابن مندہ کی کتاب المعرفۃ میں ہمیں یہ روایت عالی سند سے ملی ہے۔ اسی طرح اسے ابن سکن اور طبرانی نے بطریق موسیٰ بن عبیدہ نقل کیا ہے۔ انہیں اس بارے میں شک ہے کہ وہ ناجیہ بن جُندب ہیں یا جندب بن ناجیہ، موسیٰ ضعیف ہیں، ناجیہ بن جندب کی ایک اور حدیث ہے جسے ابن مندہ نے مجزأۃ بن زاہر کے طریق سے بحوالہ ان کے والد، انہوں نے ناجیہ بن جُندب سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت آیا۔ جب قربانی کے جانور روک دیئے گئے تھے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ قربانی کے جانور بھیجیں تاکہ میں انہیں حرم میں ذبح کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کیسے کرو گے؟ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں انہیں ایسی وادی سے لے جاؤں گا جس پر ان کو دسترس نہیں، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے انہیں میرے سپرد کر دیا، میں نے انہیں حرم[3] میں ذبح کر دیا۔

ابن مندہ کا قول ہے: مخوّل بن ابراہیم نے اسے اسرائیل سے، ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، اسے ان سے ابوحاتم رازی وغیرہ نے روایت کیا ہے اسی طرح منقول ہے۔

اسے نسائی نے بطریق عبداللہ بن موسیٰ، بحوالہ اسرائیل انہی الفاظ میں نقل کیا ہے، اسے ابونعیم نے بطریق محمد بن عمرو بن محمد

---

[1] جامع المسانید والسنن (۱۸۸/۱۲) استیعاب (۸۳/۴)

[2] مؤطا امام مالک (۸۸۰) جامع المسانید والسنن (۸۸/۱۲) اسد الغابہ (۲۱۲/۴) استیعاب (۸۳/۴)

[3] جامع المسانید والسنن (۸۸/۱۲، ۸۹)

عنقزی، بحوالہ اسرائیل نقل کیا ہے، لیکن اس میں فرماتے ہیں: عن ناجیہ جندب، عن ابیہ، اسی طرح اسے طحاوی نے بطریق مخول نقل کیا ہے۔

٨٦٤٦ ناجیہ بن عمرو حضرمی

ابن ابی عاصم نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے ابن قانع اور طبرانی نے بطریق سلمہ بن رجاء بحوالہ عائذ بن شریح نقل کیا ہے کہ انہوں نے انس بن مالک، شعیب بن عمرو، ناجیہ بن عمرو سے سنا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو مہندی کا خضاب لگاتے ہوئے دیکھا ہے..... [1] بغوی نے اسے ناجیہ اسلمی کے سوانح میں ذکر کیا ہے، انہیں وہم ہوا ہے۔ واللہ اعلم!

٨٦٤٧ ناجیہ بن عمرو خزاعی [2]

اسے ابن مندہ نے کتاب الموالاۃ میں ذکر کیا ہے اور بطریق عمرو بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "میں جس کا دوست ہوں علی اس کا دوست ہے۔" [3]

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو لوگوں کو یہ یاد دلایا تو دس سے زیادہ آدمیوں نے اس کا اقرار کیا، ان میں ابوایوب، ناجیہ بن عمرو خزاعی بھی ہیں، اسے ابوموسیٰ نے حضرمی کے سوانح میں ذکر کیا ہے، جو اس سے پہلے گزرے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ اور ہیں۔

٨٦٤٨ ناجیہ بن کعب خزاعی [4]

ابن شاہین وغیرہ نے ان میں اور ان سے پہلے والے میں فرق کیا ہے، امام مالک نے موطا میں بحوالہ ہشام بن عروہ، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ناجیہ نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانوروں والے تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: جو اونٹ تھک جائے اس کا کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جو اونٹ تھک جائے اسے ذبح کر دیں، پھر اس کے کھر اس کے خون میں لت پت کریں پھر لوگوں کو کھانے دیں..... (الحدیث)

اسی طرح اسے شعیب بن اسحاق، حماد بن سلمہ، ابوخالد احمر نے نقل کیا ہے، وکیع نے بحوالہ ہشام، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ناجیہ سے نقل کیا ہے، اسے احمد [5] نے نقل کیا ہے اور وکیع بن عیینہ، عبدہ، جعفر بن عون، روح بن قاسم وغیرہ نے بحوالہ ہشام ان کی متابعت کی ہے۔

اسے ابن خزیمہ نے بطریق عبدالرحیم بن سلیمان، انہوں نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: حدثنی ناجیہ اس کے موصول اور مرسل ہونے میں ابومعاویہ وہب بن خالد وغیرہ سے آگے اختلاف ہے، ان میں سے کسی نے ناجیہ کے والد

---

[1] هيثمى (١٦١/٥، ١٦٢) المعجم الكبير (٧٢٣٤/٧) الآحاد والمثانى (٣١٤/٥) جامع المسانيد والسنن (١٩/١٢)

[2] اسد الغابه (٥١٦٩) تجريد (١٠١/٢)

[3] ترمذى (٣٧/٢) مسند احمد (٣٧٠/٤) مستدرك حاكم (١٠٩/٣) صحيح ابن حبان (٦٩٣١) المعجم الكبير (٤٩٦٩/٥) جامع المسانيد والسنن (٩١/١٢) اسد الغابه (٢١٣/٤)

[4] اسد الغابه (٥١٧٠) تجريد (١٠١/٢) مؤطا (٨٨٠)

[5] مسند احمد (٦٤/٤) (٣٣٤/٤)

کا نام نہیں لیا۔ لیکن بعض نے کہا: خزاعی، بعض نے کہا: اسلمی، تعدد بعید نہیں، حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہوا ہے کہ ذؤیب خزاعی نے ان سے بیان کیا کہ وہ بھی اونٹوں کے ساتھ موجود تھے۔

اسے ابن ابی شیبہ نے بطریق عروہ نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ناجیہ خزاعی کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا۔

ابو فتح ازدی اور ابو صالح مؤذن نے یقین سے کہا ہے کہ عروہ، ناجیہ خزاعی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں، اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلمی نہیں۔

۸۶۴۹ ناجیہ طفاوی [1]

ابن مندہ کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے۔ وہ قرآن پاک لکھا کرتے تھے اور بطریق فروہ بن حبیب نقل کیا ہے کہ ہم سے براء بن عازب نے بحوالہ واصل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص ملے جنہیں ناجیہ طفاوی کہا جاتا تھا، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں پڑھائیں۔ [2]

طبرانی نے بطریق فروہ بن حبیب اس سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ناجیہ مصاحف لکھا کرتے تھے، ان کے پاس ایک خاتون آئی.... پھر طویل قصہ ذکر کیا۔

۸۶۵۰ ناسج حضرمی [3]

ابو فتح ازدی نے مفردات صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: ناسج، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے شرحبیل بن شُفعہ نے روایت کی، ابن شاہین نے بطریق ولید بن مسلم، بحوالہ ناسج حضرمی نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی خرید و فروخت میں قسم کھا رہے تھے۔ پھر بکری کے پاس سے گزرے جسے اس آدمی نے خرید لیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے ایک نے واجب کر لی''۔ [4] ابن ابی حاتم [5] کا قول ہے: بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ناسج حضرمی نقل کیا ہے، اسے میرے والد نے بدل دیا، فرماتے ہیں: وہ عبداللہ بن ناسج ہیں۔

میں کہتا ہوں: عبداللہ نامی لوگوں میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۶۵۱ ناعم بن اُجیل [6]

ہمدانی، مولیٰ ام سلمہ، مستغفری کا قول ہے: بردعی نے اپنی سند سے جو مجہول ہے بحوالہ لیث نقل کیا ہے کہ وہ صحابہ میں سے

---

[1] اسد الغابہ (۵۱۶۸) استیعاب (۲۶۸۷) تجرید (۱۰۱/۲)

[2] جامع المسانید والسنن (۹۲/۱۲) اسد الغابہ (۲۱۳/۴)

[3] اسد الغابہ (۵۱۷۱) تجرید (۱۱۴۲/۲)

[4] سنن کبریٰ (۳۵/۱۰) جامع المسانید والسنن (۹۳/۱۲) اسد الغابہ (۲۱۴/۴)

[5] جرح والتعدیل (۱۸۴/۵) (۱۸۵/۵)

[6] اسد الغابہ (۲۱۴/۴)

ہیں۔ ❶ ابن یونس نے بطریق ابن لہیعہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ناعم ہمدان کے عزت والے گھرانے میں سے تھے، جاہلیت میں وہ قیدی بنائے گئے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے، انہوں نے انہیں آزاد کر دیا۔ ❶

ابن یونس کا قول ہے: ناعم ان فقہاء میں سے تھے جنہوں نے یزید بن ابی حبیب کا زمانہ پایا، ابونصر اسود بن عبدالجبار کا قول ہے: مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ وہ ۸۰ھ میں فوت ہو گئے، اسی طرح ابوعمر کندی نے اہل مصر کے موالی میں ذکر کیا ہے۔

ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جاہلیت میں قیدی بنائے گئے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آزاد کیا۔

میں کہتا ہوں: اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صحابی ہیں، اس لیے اس احتمال کی وجہ سے میں نے اس قسم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن سعد، یعقوب بن سفیان اور نسائی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

۸۶۵۲ ناعم (مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

عسکری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے ان کی کوئی مسند حدیث معلوم نہیں اور بطریق کعب بن علقمہ نقل کیا ہے کہ مجھ سے ناعم، مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہوں نے اونٹ پر خطبہ دیا، پھر آگے بڑھے اس کے بعد نیچے اتر آئے، پھر سینگوں والا مینڈھا منگوایا، اسے ذبح کیا، اور فرمایا: یہ علی اور آل علی کی طرف سے ہے۔

ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: طبرانی نے تہذیب الآثار میں بطریق کعب بن علقمہ اس قصے کو نقل کیا ہے، ابن فتحون کا قول ہے: بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ناعم بن اُجیل کا ذکر کیا ہے، شاید وہ یہی ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن یونس نے ناعم بن اجیل کے سوانح میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت علی، عثمان رضی اللہ عنہما وغیرہ صحابہ سے نقل کیا ہے، رواۃ میں ان کے حوالے سے کعب بن علقمہ نے ذکر کیا ہے وہ دونوں ایک ہیں، ہوسکتا ہے کہ جس نے ان کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ وہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہوں نے اسے جائز کہا ہو، اس وجہ سے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

۸۶۵۳ نافع بن بُدَیل ❶

بن ورقاء خزاعی، قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شہید ہوئے، ان کے والد کا ذکر حرف باء میں اور ان کے بھائی کا ذکر عبداللہ نامی لوگوں میں گزر چکا ہے۔ ابن اسحاق ❷ کا قول ہے: مجھ سے میرے والد نے بحوالہ مغیرہ بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابوبکر وغیرہ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عمرو کو اہل نجد کی طرف مسلمانوں میں سے ستر (۷۰) بہترین آدمیوں کے ساتھ بھیجا، ان میں سے حارث بن صمہ، حرام بن ملحان، فروہ بن اسماء، نافع بن

---

❶ اسد الغابہ (٢١٤/٤) ❶ إكمال (٤٥/١) ❶ اسد الغابہ (٥١٧٤) استیعاب (٢٦٢١) تجرید (١٠١/٢)

❷ السیرۃ النبویۃ (١٤٦/٣) (١٥٠)

بدیل بن ورقاء خزاعی ہیں، وہ سب شہید ہو گئے۔ ابن رواحہ، نافع کی موت کی خبر دیتے ہوئے کہتے ہیں: ع

"اللہ تعالیٰ نافع بن بُدَیل پر رحم فرمائے، وہ جہاد کا ثواب چاہنے والا، صبر کرنے والا، سچی بات کہنے والا تھا، جب لوگ اکٹھے ہوتے تو صحیح بات کہتا"۔

اسے ابوسعید سکری نے دیوان حسان بن ثابت میں نقل کیا ہے اس میں تیسرے شعر کا اضافہ کیا ہے۔

مذکورہ روانگی بئر معونہ کی طرف تھی، کئی راویوں نے جن میں ابن کلبی بھی ہیں، انہوں نے جمہرہ میں وضاحت کی ہے کہ نافع بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

۸۶۵۴ نافع بن حارث خزاعی [1]

نافع بن عبدالحارث میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۶۵۵ نافع بن حارث [2]

بن کلدہ ثقفی، ابوبکرہ کے ماں شریک بھائی ہیں، ابوعمر [3] کا قول ہے: انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس طائف سے آئے تھے، ان کی والدہ سمیہ مولاۃ حارث تھیں۔

ابن سعد کا قول ہے: حارث نے ان کا دعویٰ کیا ہے، اور اعتراف کیا کہ وہ اس کا بیٹا ہے، لہٰذا ان کا نسب اس سے ثابت ہوا، وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ میں گھوڑوں کو لازم پکڑا تھا۔ [4] یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے مغیرہ کے خلاف گواہی دی، انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے بصرہ میں زمین کا ٹکڑا مانگا تھا۔ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ کو لکھا کہ انہیں دس جراب زمین دے دیں، اس میں کسی مسلم یا ذمی کا حق نہ ہو، انہوں نے ایسا ہی کیا۔

ابن ابی شیبہ نے بطریق محمد بن عبیداللہ ثقفی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ثقیف میں سے ایک شخص آیا اسے نافع ابوعبداللہ عمر کہا جاتا تھا۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے بصرہ میں اونٹوں کو لازم کر لیا تھا۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! ہمارے ہاں ایسی زمین ہے جو خراج والی نہیں اور کسی کو نقصان نہیں دیتی، مجھے اس میں سے کچھ زمین عطا فرمائیں۔ میں اس پر اپنے گھوڑوں کا اصطبل بناؤں گا، کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ کو لکھا کہ جیسا یہ کہہ رہے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو انہیں اس میں سے دے دیں۔ ابن سعد نے ان کے سوانح میں حدیث نقل کی ہے، میں اسے نافع کے آخر میں ذکر کروں گا۔

۸۶۵۶ نافع بن زید حمیری [5]

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق زکریا بن یحییٰ بن سعید حمیری بحوالہ ایاس بن عمرو حمیری نقل کیا ہے کہ نافع بن زید حمیری، قبیلہ حمیر کے افراد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد کی صورت میں آئے۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کے

---

[1] اسد الغابہ (٥١٦٩) تجرید (١٠٢/٢) [2] اسد الغابہ (٥١٧) استیعاب (٢٦٢٢)

[3] استیعاب (٥٢/٤) [4] جامع المسانید والسنن (٩٥/١٢) اسد الغابہ (٢١٦/٤)

[5] اسد الغابہ (٥١٧٢)

پاس آئے ہیں تاکہ ہم دین کی سمجھ حاصل کریں، اور اس کائنات کی ابتداء کے بارے میں پوچھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہ تھا، اس کا عرش پانی پر تھا، پھر قلم کو پیدا کیا اور فرمایا: لکھو جو کچھ ہونے والا ہے، پھر آسمانوں، زمین اور جو کچھ اس میں ہے پیدا کیا، پھر عرش پر قرار پکڑا''۔ [1]

اس میں بہت سے مجہول راوی ہیں۔

۸۶۵۷ نافع بن سلیمان عبدی [2]

بعض کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور آپ سے حدیث یاد کی، اس وقت وہ کم عمر تھے، اسحاق بن راھویہ نے اپنی مسند میں ان کی حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں: مجھے سلیمان بن نافع عبدی نے حلب میں بتایا، فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ منذر بن ساوی بحرین سے آئے ان کے ساتھ اور لوگ تھے، میں اس وقت لڑکا تھا، ان کے اونٹوں کو تھامے رکھتا، وہ اپنے ہتھیار ساتھ لے گئے اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا، منذر نے اپنے ہتھیار رکھے، اپنے پاس جو کپڑے تھے وہ پہنے، اپنی داڑھی پر تیل لگایا، پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، میں اونٹوں کے پاس رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا، منذر کا قول ہے: مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم میں ایسی بات دیکھی ہے جو تمہارے ساتھیوں میں نہیں ہے''۔ میں نے کہا: کیا وہ میری فطرت میں ہے یا میں نے خود اختیار کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ تمہاری فطرت میں ہے''۔ جب وہ لوگ اسلام لے آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قبیلہ عبد قیس خوشی سے اسلام آیا اور لوگ مجبوری سے اسلام لائے''۔ [3] سلیمان کا قول ہے: میرے والد ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے۔

اسے طبرانی [4] اور ابن قانع دونوں نے بحوالہ موسیٰ بن ہارون بحوالہ اسحاق نقل کیا ہے، موسیٰ کا قول ہے: اسحاق کے ہاں اس سے اعلیٰ سند کی روایت نہیں۔

اسے ابن بشران نے اپنے امالی میں بحوالہ دعلج، انہوں نے موسیٰ اور سلیمان سے نقل کیا ہے، ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد اسے ذکر کیا ہے، اس میں جرح کا ذکر نہیں کیا۔

وہ قصہ جسے منذر بن ساوی کے بارے میں ذکر کیا ہے وہ اُشج کا ہے۔ ان کا نام منذر بن عائذ ہے، میرے خیال میں سلیمان کو اپنے والد کی عمر کے بارے میں وہم ہوا ہے۔ اس لیے کہ وفود کے سال وہ لڑکے تھے اور اتنی مقدار زندہ رہے تو ایک سو بیس (۱۲۰) سال تک زندہ رہے ہوں گے جو باطل ہے، شاید انہوں نے کہا ہو کہ وہ ایک سو دس (۱۱۰) سال تک زندہ رہے۔ اس لیے کہ حضرت ابوالطفیل فوت ہونے والے وہ آخری صحابی ہیں جنہوں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا تھا اور ان کی وفات زیادہ سے زیادہ ایک سو دس

---

[1] بخاری (۳۱۹۱) (۷٤۱۸) ترمذی (۳۹۵۱) مسند احمد (٤٢٦/٩) (٤٣٦/٤) صحیح ابن حبان (٦١٤٢)

[2] اسد الغابہ (۵۱۷۹) تجرید (۱۰۲/۲)

[3] ابوداؤد (۵۲۲۵) مسند احمد (۲۰۵/٤) صحیح ابن حبان (۷۲۰۳) ابن ابی عاصم الآحاد والمثانی (۲٦۵/۳، ۲٦٦) سنن کبریٰ (۱۰۲/۷) دلائل نبوة (۳۲۷/۵، ۳۲۸) مجمع الزوائد (۳۸۷/۹، ۳۸۸)

[4] معجم الکبیر (۷۹۹۲)

(۱۱۰) ہجری بتائی جاتی ہے۔ صحیحین میں یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی آخری عمر میں فرمایا: اس رات کے سو (۱۰۰) سال بعد زمین پر موجود لوگوں میں سے کوئی نہیں رہے گا"۔ اس سے مراد صدی کا اختتام تھا، ایسا ہی ہوا۔

۸۶۵۸ نافع بن سهل انصاری

اشہلی، عمر بن شبہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: یمامہ میں شہید ہوئے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۶۵۹ نافع بن ظُرَیب ❶

بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف، نوفلی، عدوی کا قول ہے: مسلمانانِ فتح مکہ میں سے ہیں، یہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے قرآن مجید لکھا۔ ❷ زبیر بن بکار کا قول ہے: ظریب کے ہاں نافع کی ولادت ہوئی، ان کی والدہ صفیہ بنت عبداللہ بن بجاد کنانیہ ہیں، وہ ام قتال، ام محمد بن جبیر بن مطعم کے والد ہیں، ان کی والدہ عتبہ بنت ابی رہاب ہیں، جن سے عقبہ بن حارث نے نکاح کیا، پھر اس حبشی خاتون کے اس کہنے کی وجہ سے جدائی اختیار کی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، تو عقبہ نے ان سے جدائی اختیار کرلی، تو ان نافع نے اس سے نکاح کرلیا۔

ہشام بن کلبی کا قول ہے: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے قرآن پاک لکھا کرتے تھے۔ بلاذری کا قول ہے: انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے قرآن مجید لکھا، ایک قول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے قرآن پاک لکھے۔

۸۶۶۰ نافع بن عبد حارث ❸

بن حبالہ بن عمیر بن غُبشان خزاعی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، ان سے ابوطفیل وغیرہ نے روایت کی، بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے، بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابن سعد نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے جو فتح کے دن اسلام لائے۔ ❹

ابن عبدالبر کا قول ہے: ❺ کبار اور صاحب فضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ بعض کا قول ہے: فتح کے دن اسلام لائے اور مکہ میں فروکش ہوئے اور ہجرت نہیں کی۔ ❻

واقدی نے انکار کیا ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہو۔

ابن حبان، عسکری اور دوسرے لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ سنن، مسند احمد ❼ میں ان کی حدیث ہے: یہ انسان کی سعادت ہے کہ اس کا پڑوسی اچھا ہو۔

ابراہیم حربی کی روایت میں ہے: نافع بن حارث اس میں عبد نہیں ہے، صحیح یہ ہے کہ عبد موجود ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

---

❶ اسد الغابہ (۵۱۸٤) استیعاب (۲٦۲٦) تجرید (۱۰۲/۲) ❷ اسد الغابہ (۲۱۹/٤) جمهرة (۱۱٦)

❸ اسد الغابہ (۲۱۵/٤) استیعاب (۲٦۲۸) تجرید (۱۰۲/۲) ❹ طبقات كبرىٰ (۲٤۲/۳) (٤٦۲/۵)

❺ استیعاب (٥٤/٤) ❻ جامع المسانيد والسنن (۹۷/۱۲) اسد الغابہ (۲۱۵/٤) ❼ مسند احمد (٤۰۷/۳)

انہیں مکہ کا امیر بنایا، بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح [1] میں فرمایا: نافع بن عبد حارث نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے صفوان بن امیہ سے مکہ میں جیل خانہ خریدا۔

۸۶۶۱ نافع بن عبد عمرو

بن عبداللہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن اُخی معمر بن نضلہ، زبیر نے ذکر کیا ہے کہ ان کا بیٹا عبداللہ حرہ کے دِن شہید ہوا، اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ مسلمانانِ فتح مکہ میں سے ہیں۔

۸۶۶۲ نافع بن عبدالقیس فہری

عاص بن وائل کے ماں شریک بھائی ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص کے ساتھ فتح مکہ میں شریک تھے۔ جیسا کہ عبدالحکم نے فتوح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ عمرو نے انہیں برقہ کی طرف بھیجا، یہ ابوعمر کی شرط کے مطابق ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے جو انہوں نے نقل کیا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قریش کا ہر شخص موجود تھا، یہ قریشی ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے، یہ شرط کے مطابق ہے۔ واللہ اعلم

۸۶۶۳ نافع بن عُتبہ [2]

بن ابی وقاص بن زہرہ بن کلاب بن اُخی سعد، مسلمانانِ فتح مکہ میں سے ہیں، جابر بن سمرہ نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، وہ ان کے چچا زاد ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، صحیح مسلم میں ان کی حدیث ہے۔ [3]

۸۶۶۴ نافع بن عُجیر [4]

بن عبد یزید بن مطلب بن عبد مناف قرشی، رکانہ کے بھتیجے ہیں، بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق محمد بن علی بن شافع، بحوالہ نافع بن عجیر بن عبد یزید نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ ہشیمہ کو طلاق بائنہ دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس سے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا..... (الحدیث) [5]

بغوی کا قول ہے: اس سند سے صرف یہ حدیث ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے بحوالہ زعفرانی اور بحوالہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ [6] انہوں نے محمد کے حوالے سے نقل کیا ہے، ربیع نے ان کی مخالفت کی ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسے اسی طرح بطریق حمیدی، بحوالہ شافعی اس سند سے بحوالہ نافع نقل کیا ہے کہ رکانہ نے اپنی زوجہ شہیمہ کو طلاق دے دی، زعفرانی نے اس قصے والے شخص اور ان کی زوجہ کے نام میں اختلاف کیا ہے۔ اسی طرح ابوداؤد نے بحوالہ ابوثور اور ابن سراج آخرین میں اور بحوالہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس سند سے اختلاف کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ نافع بن عجیر بن رکانہ،

---

[1] بخاری فی کتاب الخصومات ... [2] استیعاب (٢٦٦٢) تجرید (١٠٢/٢) [3] مسلم (٧٢١٣)

[4] اسد الغابہ (٥١٧٩) تجرید (١٠٢/٢) [5] ابوداؤد (٢٢٠٦) ترمذی (١١٧٧) حاکم مستدرک (١١٩/٢)

[6] شافعی فی الأم (الحدیث: ١١٨/٥)

اسی طرح اسے ابن قانع نے بطریق ابراہیم بن محمد مدنی، بحوالہ عبداللہ بن علی بن سائب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: عن نافع بن عُجیر، عن عمہ اور وہ رکانہ ہیں، بحوالہ نافع بن عجیر ایک اور حدیث مروی ہے، اس کا متن یہ ہے: علی میرا پسندیدہ اور میرا امین ہے۔ ابن حبان نے اسے نقل کیا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۶۶۵ نافع بن علقمہ [1]

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: شام میں فروکش ہوئے ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی، ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا: مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہو، ابویعلی نے بطریق حسین بن واقد، بحوالہ حبیب بن ابی ثابت نقل کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلا تو ہمارے سامنے امیر مکہ نافع بن علقمہ آئے، وہ اپنے چچا نافع کے ہم نام تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم نے مکہ کا امیر کسے بنایا..... (الحدیث)

یہ سند قوی ہے لیکن اس میں ان کے والد کے نام میں غلطی ہے، یہ قصہ نافع بن عبدالحارث کے بارے میں مشہور ہے، جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے، مکہ کے امراء میں نافع بن علقمہ بھی ہیں جو خزاعی نہیں، نہ ہی انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا، چہ جائیکہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہو، وہ نافع بن علقمہ بن صفوان بن محرث کنانی ہیں۔ عبدالملک بن مروان نے انہیں مکہ کا امیر بنایا تھا، ان کا اُبان بن عثمان کے ساتھ قصہ ہے، زبیر بن بکار نے موفقیات میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ مروان کے ماموں ہیں جو عبدالملک کے والد ہیں کیونکہ اُم مروان، وہ حضرت عثمان کی والدہ آمنہ بنت علقمہ بن صفوان ہیں جن کا تذکرہ ہے، میں نے علقمہ کا صحابہ میں ذکر نہیں دیکھا گویا وہ اسلام لانے سے پہلے وفات پا گئے تو ان کے بیٹے نافع کو شرف صحابیت حاصل ہوگا، بنوکنانہ مکہ کے قریب تھے، حجاز میں کوئی ایسا باقی نہ رہا تھا جو اسلام نہ لایا ہو اور حجۃ الوداع میں شریک نہ ہوا ہو۔

۸۶۶۶ نافع بن غیلان [2]

بن سلمہ ثقفی، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوعمر [3] نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن عساکر کا قول ہے، مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے یا نہیں؟ انہوں نے ذکر کیا کہ وہ دومۃ الجندل میں شہید ہوئے۔

میں کہتا ہوں: یہ واقعہ ۱۳ھ کا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بالغ ہوں، پہلے گزر چکا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قریش اور ثقیف سب اسلام لے آئے تھے اور حج میں شریک تھے، وہ صحابی ہیں، ان کے والد صحابہ میں مشہور ہیں۔ ابن ابی دنیا نے بطریق یعقوب بن داؤد ثقفی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نافع بن غیلان بن سلمہ ثقفی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے، ان کے والد نے ان پر انتہائی غم کا اظہار کیا اور یہ اشعار کہے: ؏

---

[1] اسد الغابہ (۵۱۸۰) استیعاب (۲۶۲۲) تجرید (۱۰۲/۲)

[2] اسد الغابہ (۵۱۸۳) استیعاب (۲۶۲۳) تجرید (۱۰۳/۲)

[3] استیعاب (۵۵/٤)

''میری آنکھ کو کیا ہوا، ایک گھڑی کے لیے بند نہیں ہوتی جوں ہی بند ہوتی ہے، اس میں ایک آنسو پھوٹ آتا ہے، اے نافع! اب ان گھڑسواروں کا مقابلہ کون کرے گا جو پوری قوت اور نیزہ بازی سے حملہ آور ہوں گے، مجھ سے اگر ہوسکتا تو میں نافع کو جبڑوں اور زبان کے درمیان رکھ لیتا''۔

کہتے ہیں: ان کے بہت زیادہ رونے پر عتاب کیا گیا، انہوں نے کہا: مجھے رونے دو میرے آنسو ختم ہو جائیں، بعد میں ان سے کسی نے کہا: غیلان! تمہارے آنسو کہاں ہیں؟ وہ کہنے لگے: ہر چیز پرانی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح یہ روایت زبیر نے بطریق عبداللہ بن مصعب زبیری، انہوں نے اپنے والد سے باضافہ ان الفاظ کے نقل کی ہے: نافع بھی پرانا ہو گیا اور آنسو بھی پرانے ہو گئے اب عنقریب اس سے ملاقات ہو گی۔

۸۶۶۷ نافع بن کیسان ثقفی[1]

ابن سعد کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، دمشق میں فروکش ہوئے، ابونعیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بطریق صدقہ، بحوالہ نافع بن کیسان، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب میری امت میرے بعد شراب پیئے گی، وہ اس کا دوسرا نام رکھ کر پئیں گے، ان کے امراء، شراب نوشی میں ان کے مددگار ہوں گے''۔[2]

ابن عائذ نے بحوالہ ولید بن مسلم، انہوں نے اس شخص سے روایت کیا ہے، جس نے عبدالرحمٰن بن ربیعہ سے سنا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ایوب بن نافع سے، انہوں نے کیسان سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا نافع بن کیسان سے، جو نبی کریم ﷺ کے ساتھی ہیں، مرفوع نقل کیا ہے: ''حضرت عیسیٰ ابن مریم دمشق کے مشرقی دروازے کے پاس اتریں گے''۔[3]

اسے تمام نے اپنے فوائد میں بطریق ابن عائذ نقل کیا ہے، اور محمد بن وہب بن عطیہ نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن زمعہ انہی الفاظ میں ان کی پیروی کی ہے۔

ابن شاہین نے اپنے طریق سے اسے نقل کیا ہے، اسی طرح اسے موسیٰ بن عامر کے طریق سے بحوالہ ولید نقل کیا ہے۔ میں نے دمشق کے ایک شیخ سے مذاکرہ کیا، فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن ربیعہ سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن ایوب انہی الفاظ میں فرماتے ہوئے سنا، اسے ابن قانع نے دوسرے طریق سے بحوالہ ولید نقل کیا ہے کہ مجھے قریش کے ایک شیخ نے بتایا: میں نے اسے عبدالرحمٰن سے سنا، اسی طرح اسے صفوان بن صالح نے بحوالہ ولید نقل کیا ہے، اور ولید سے آگے اختلاف کیا ہے، ہشام بن عمار، ان کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ انہوں نے ابوربیعہ سے بحوالہ نافع بن کیسان، انہوں نے اپنے والد سے سنا، اسی طرح ہشام بن خالد کا قول ہے جیسا کہ کیسان کے سوانح میں گزر چکا ہے، صفوان کا قول ہے.... موسیٰ بن عامر نے اسی طرح فرمایا۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۱۸٤) (٤/۵۱۰) استیعاب (۲٦۲٤) (٤/۵۵) تجرید (۲/۱۰۳)

[2] کنز العمال (۱۳۱۷۵) مختصر تاریخ دمشق (۲٦/۱۰۸) جامع المسانید والسنن (۱۲/۱۰٦)

[3] المعجم الکبیر (۱۹/٤٤۰) تاریخ کبیر (۷/۲۳۳) (۷/۲۳٤) جامع المسانید والسنن (۱۲/۱۰٦)

اسد الغابہ (٤/۲۱۲) استیعاب (٤/۵۵)

۸۶۶۸ نافع بن مسعود غفاری

ابن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق جریر بن ایوب، بحوالہ شعبی، انہوں نے نافع بن مسعود غفاری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا..... پھر رمضان کی فضیلت کے بارے میں حدیث نقل کی، فرماتے ہیں: ان میں سے بعض نے فرمایا: بحوالہ جریر بن ایوب، عن شعبی، عن ابی مسعود غفاری۔

۸۶۶۹ نافع جُرَشی ❁

جعفر مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق عبدالرحمٰن بن بشیر دمشقی، بحوالہ نافع جرشی نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان سے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا، تو پہاڑ کی چوٹی پہ کاہن رہتا تھا، لوگوں نے اسے بلایا، اور اس سے کہا: ہمیں اس شخص کا حال بتاؤ، تو وہ ان کی طرف اترا، اپنی کمان پر ٹیک لگائی، اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف بلند کیا، پھر کودنے لگا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عزت بخشی ہے اور انہیں برگزیدہ کیا ہے، اور اے لوگو! تمہاری طرف مبعوث کیا ہے.... ❁ اور قصہ ذکر کیا۔

یہ عبدالرحمٰن، ابوحاتم نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے بحوالہ ابن اسحاق منکر روایات نقل کی ہیں، بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ نافع جرشی میں فرمایا: زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بحوالہ ابن کعب مولیٰ عثمان، ان کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کا صحابی وغیرہ ہونا بیان نہیں کیا، اس کے سیاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن کعب وہ عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نہیں بلکہ وہ دوسرے ہیں، موسیٰ عثمان، اسی طرح خطیب نے مشتبہ میں بطریق عبدالرحمٰن نقل کیا ہے، اس کے سیاق میں فرمایا: عن عبداللہ بن کعب مولیٰ عثمان، مجھ سے نافع جرشی نے روایت کیا۔

۸۶۷۰ نافع حبشی

ابرہہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، وہ ان آٹھ آدمیوں میں سے ایک تھے جو حبشہ سے آئے اور اسلام لائے۔

۸۶۷۱ نافع ❁

مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، اسلم بن سہل نے تاریخ واسط میں بطریق یزید بن ہارون بحوالہ نافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جنت میں کوئی بوڑھا بدکار، تکبر کرنے والا، اور اپنے اعمال کا اللہ پر احسان جتانے والا شخص داخل نہ ہوگا''۔ ❁

اسے بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مطین، حسن بن سفیان، بغوی، ابن ابی داؤد، ابن سکن، ابن شاہین، طبرانی، ابن مندہ نے بطریق

❁ اسد الغابہ (۵۱۶۸) تجرید (۱۰۱/۲)

❁ تاریخ کبیر (۸۴/۴) جامع المسانید والسنن (۱۱۳/۱۲) اسد الغابہ (۲۱۵/۴)

❁ اسد الغابہ (۵۱۷۱) استیعاب (۲۶۱۶) تجرید (۱۰۲/۲)

❁ مجمع الزوائد (۲۵۵/۶) تاریخ کبیر (۸۲/۴) جامع المسانید والسنن (۱۱۲/۱۲) استیعاب (۵۲/۴) اسد الغابہ (۲۱۷/۴)

ابوسعید اُشج، بحوالہ خالد بن امیہ نقل کیا ہے..... پھر انہی الفاظ میں حدیث ذکر کی لیکن اس میں تقدیم و تاخیر ہے۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، مجھے معلوم نہیں کہ اس اسناد سے، اس حدیث کے علاوہ کوئی روایت مروی ہے۔

اسے ابن قانع نے دوسرے طریق سے بحوالہ خالد بن امیہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے نافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے نافع! تمہیں میرے بعد فقر و فاقہ پہنچے گا تو لوگوں سے اپنا حال بیان کر دینا، وہ تم پر رحم کریں گے''۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جنت میں بوڑھا زانی داخل نہیں ہوگا....''۔ (الحدیث) اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ''نہ کثرت سے شراب پینے والا، نہ ہی اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا''۔ اس میں یہ قول ذکر نہیں کیا: ''نہ اپنے اعمال سے اللہ تعالیٰ پر احسان جتانے والا''۔

۸۶۷۲ نافع رؤاسی [1]

علقمہ کے دادا ہیں، عمرو بن مالک رؤاسی کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۶۷۳ نافع [2]

ابوطیبہ حجام، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا، حدیث میں ان کا نام محمد بن سہل بن ابی خیثمہ ہے، بحوالہ محیصہ بن مسعود کہ ان کا ایک غلام پچھنے لگاتا تھا اسے نافع ابوطیبہ کہا جاتا تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی کمائی کے بارے میں سوال کرنے گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے قریب نہ جاؤ''۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پانی پلانے والے اونٹوں کو چارا کھلاؤ تو اس کی اوجھ تک پہنچ جائے''۔ اسے ابن سکن، ابن قانع نے بروایت لیث، بحوالہ یزید بن ابی حبیب، انہوں نے بحوالہ ابی عفیر انصاری، انہوں نے محمد بن سہل سے نقل کیا ہے۔ کنیتوں میں اس کا مزید ذکر آئے گا۔

۸۶۷۴ نافع

مولیٰ غیلان بن سلمی ثقفی، بزار، بغوی نے بطریق لہیعہ، بحوالہ غیلان بن سلمہ نقل کیا ہے کہ نافع، غیلان بن سلمہ کے غلام تھے۔ بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے اور غیلان مشرک تھا، پھر غیلان اسلام لائے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی ولاء کو غیلان کے سپرد کر دیا، ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۸۶۷۵ نافع [3]

بے نسبت۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے نافع بن حارث بن کلدہ کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی اور ہیں، ابن سعد کا قول ہے کہ ہم سے خلف بن خلیفہ نے بحوالہ ابان بن بشیر، انہوں نے اہل بصرہ کے شیخ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے نافع نے نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ چار سو سے زیادہ افراد کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگ ایک ایسی جگہ پر اترے جہاں پانی کا نام و نشان نہیں تھا، لگتا تھا لوگوں کو اس سے بڑی گرانی ہوئی، اتنے میں آپ ﷺ کی طرف ایک بکری چلتی ہوئی آئی،

---

[1] استیعاب (۲٦٢٥) [2] اسد الغابہ (۵۱۷٦) تجرید (۱۰۲/۲) [3] تجرید (۱۰۳/۲)

نافع فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس کا دودھ دوہا اور سارے لشکر کو سیراب کیا اور خود بھی پیا، پھر فرمانے لگے: نافع! تم اس بکری کے مالک ہو، مجھے نہیں لگتا تم اس کے مالک بنو، فرماتے ہیں: میں نے ایک لکڑی لے کر زمین میں گاڑی اور بکری مضبوطی سے باندھ دی، میں بھی سو گیا اور لوگ بھی سو گئے۔ جب میں بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں، رسّی کھل پڑی ہے اور بکری ندارد، جس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو اسے لایا تھا وہی اسے لے گیا۔ ❁

اسے حاکم ابواحمد نے کنیتوں میں ابوفضل کے سوانح میں جن کا نام مروی نہیں، نقل کیا ہے، پھر بطریق خلف بن خلیفہ بحوالہ ابوفضل، انہوں نے نافع نامی شخص سے روایت کیا ہے۔ واسط آتے تھے، ان کی طویل عمر ہوئی یہاں تک کہ حجاج کے زمانے میں بھی تھے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث ذکر کی.... پھر حدیث نقل کی۔

اسے طبرانی نے نافع بے نسبت کے سوانح میں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں ہم سے اسلم بن سہل نے بحوالہ خلف انہی الفاظ میں نقل کیا ہے، اسلم نے تاریخ واسط میں کہا: ابوالفضل کا نام شیخ ابان یوسف بن میمون ہے، اس میں انہوں نے درست نہیں کہا، کیونکہ انہوں نے گمان کیا ہے کہ وہ نافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ ہیں، جن کا ذکر گزر چکا ہے، وہ اس کے علاوہ ہیں، بہت سے راویوں نے ان میں فرق کیا ہے۔ ان میں حاکم ابواحمد بھی ہیں جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے، خلف بن خلیفہ سے آگے مذکورہ حدیث میں اختلاف ہے، اسے ابوکریب نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے اور سند میں ابان کا ذکر نہیں کیا، اسے عصمہ بن سلیمان نے بحوالہ خلف نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: عن ابی ہاشم رمانی، عن نافع، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ اسے ابن سکن اور ابن قانع نے اپنے طریق سے نقل کیا ہے، اسی طرح ابن شاہین کا قول ہے، فرماتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

۸۶۷۶ نامیہ بن صفارہ ضبعی

رفاعہ بن زید کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، زید بن حارثہ نے جذامیوں نے ساتھ ان کے اسلام لانے کے بعد جو کچھ کیا، اس وجہ سے وہ آئے، اموی نے اپنی روایت میں بحوالہ ابن اسحاق ان کا نام لیا ہے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

باب نون اس کے بعد باء

۸۶۷۷ نباش بن زرارہ ❁

ابن مندہ کا قول ہے: مغازی میں ان کا ذکر ہے، وہ نبی کریم ﷺ کے صحابی تھے، اسی طرح ان کا مختصر ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ کا قول ہے: نباش بن زرارہ تمیمی، ابوہالہ، مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے باب نون میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر ❁ نے ان کا تعاقب کیا ہے، اور ان کا نسب بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابن زُرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن عدی بن جُروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم،

❁ دلائل النبوۃ (۱۳۷/٦) البدایہ والنہایہ (۱۹/٦) طبقات کبریٰ (۱۹/۱) (۴۹/۷)

❁ تجرید (۱۰۳/۲) ❁ اسد الغابہ (۲۲۲/٤)

ابوہالہ تمیمی، پھر فرمایا: مصعب زبیری کا قول ہے: وہ بنوعبددار کے حلیف ہیں، ابن اثیر کا قول ہے: ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں پھر یہ کہ انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں، کیونکہ وہ نبوت سے پہلے تھے اور نبی کریم ﷺ سے پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے، اِن سے اُن کے بیٹے ابوہالہ ہوئے، زرارہ اور اس کے بیٹے کو شرف صحابیت حاصل نہیں۔

رہا ان کا ابوموسیٰ کے قول کا تعاقب کرنا تو وہ قابل توجہ ہے کیونکہ ان کی کنیت نباش ہے، فرماتے ہیں: وہ تمیم ہیں، اور ان کا ابن مندہ کے قول کا تعاقب کرنے میں تردد ہے۔ کیونکہ انہوں نے ان کا نسب بیان نہیں کیا، احتمال ہے کہ یہ دوسرے ہیں، پھر ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، جو کچھ مستغفری نے ذکر کیا ہے، انہوں نے اسے دلیل بنایا ہے، اور مستغفری کا حوالہ مصعب زبیری کی روایت ہے۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں: نباش بن زرارہ تمیمی ابوہالہ، بنوعبددار کے حلیف ہیں، اور ہند بنت خدیجہ کے والد ہیں۔

اس میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس کے صحابی ہونے کی دلیل ہو کیونکہ انہوں نے نسب کی حیثیت سے بحث کی ہے، صحابی ہونے کی حیثیت سے بحث نہیں کی۔

۸۶۴۸ نبتل بن حارث

بن قیس بن زید بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری اوسی، ابوعبید قاسم بن سلام نے کتاب النسب میں ان کے بھائی ابوسفیان کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے، ابن کلبی نے پھر بلاذری نے منافقین میں ان کا ذکر کیا ہے، احتمال ہے کہ ابوعبید کو معلوم ہوا ہو کہ انہوں نے توبہ کر لی ہے، محمد بن اسحاق نے سیرۃ النبویہ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ آیت ﴿وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ﴾ [1] ان کے بارے میں نازل ہوئی، اس میں قصہ ہے....سُدی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان لوگوں نے ان میں ان کا نام نہیں لیا۔ [2]

۸۶۴۹ نبہان انصاری [3]

اسعد کے والد ہیں، ابن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی حدیث کا مخرج کوفیوں کے حوالے سے ہے۔ ہمیں اس طریق کے علاوہ معلوم نہیں پھر بطریق عمرو بن شمر، بحوالہ محمد بن سُوقہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے انصار کے ایک شخص سے سنا جنہیں اسعد بن نبہان کہا جاتا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو عشاء کی نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنا تو جو کچھ اس نے کہا، آپ ﷺ نے اس کے جواب میں وہی الفاظ کہے۔

---

[1] سورۃ التوبۃ الآیۃ (٦١) [2] السیرۃ النبویۃ (١٢٥/٢)

[3] تجرید (١٠٣/٢)

اسی طرح دارقطنی نے مؤتلف میں نقل کیا ہے۔

اسے ابن قانع، ابن مندہ نے دوسرے طریق سے بحوالہ عمرو بن شمر نقل کیا ہے۔ عمرو بن شمر متروک راوی ہیں۔

۸۶۸۰ نبہان تمّار

مقاتل بن سلیمان نے اپنی تفسیر میں بحوالہ ضحاک، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا: ﴿وہ لوگ جو کوئی گناہ یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں (تو پھر متنبہ ہوکر) اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگ لیتے ہیں.... ﴾ ✿ الآیۃ۔ فرماتے ہیں: وہ نبہان تمار ہیں، ان کے پاس حسین وجمیل عورت کھجور خریدنے آئی، انہوں نے اس کے سرینوں پر ہاتھ مارا، اس نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت نہیں کی، نہ اپنی حاجت کو پہنچ سکے، وہ شرمندہ ہوگئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور انہیں بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھنا، کہیں وہ کسی غازی کی عورت نہ ہو''۔ ✿ وہ چلے گئے، اور تین دن روتے رہے، دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے، تو اللہ تعالیٰ نے چوتھے دن یہ آیت نازل فرمائی۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور اس کی خبر دی۔ انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی اور اللہ کا شکر ادا کیا، فرماتے ہیں: یارسول اللہ! یہ میری توبہ ہے، میرا شکر کیسے قبول ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿دن کے دونوں اطراف میں نماز ادا کرو اور رات کے قریب، نیکیاں، برائیوں کو دور کردیتی ہیں﴾۔ ✿

اسی طرح عبدالغنی بن سعید ثقفی نے اپنی تفسیر میں بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما طویل حدیث نقل کی ہے۔

مقاتل متروک راوی ہے، اور ضحاک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں سنا عبدالغنی اور موسیٰ دونوں فوت ہوگئے۔

اس قصے کو ثعلبی، مہدوی، مکی، ماوردی نے اپنی تفسیر میں بغیر سند کے روایت کیا ہے۔ لیکن قتادہ نے اس کے بعض حصے کو مختصراً بیان کیا ہے۔

اس قصے والے صحابی کا نام دوسری آیت کے شانِ نزول میں ابو یسر وغیرہ کی کتاب میں آیا ہے۔

۸۶۸۱ نبہان (غیر منسوب) ✿

وثیمہ نے کتاب الردّۃ کے آخر میں فرمایا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے بحوالہ ابراہیم نخعی نقل کیا ہے کہ نبہان اسلام سے مرتد ہوگئے۔ انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے انہیں توبہ کی تلقین کی، وہ تائب ہوگئے تو آپ ﷺ نے انہیں چھوڑ دیا۔ پھر وہ اسلام سے مرتد ہوگئے، انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے انہیں توبہ کی تلقین کی، انہوں نے توبہ کرلی، تو آپ ﷺ نے انہیں چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے انہیں تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! مجھے نبہان پر قدرت دے کہ اس کی گردن میں کالی رسّی ہو''۔ چنانچہ انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا، ان کی گردن میں کالی رسّی تھی، آپ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، جب وہ اسے لے کر چلے تو اس نے اپنے سر سے اس شخص کو اشارہ کیا جو اسے لے جا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا:

✿ سورۃ آل عمران الآیۃ (۱۳۵) ✿ اسد الغابہ (۲۲۲/٤)

✿ سورہ ھود الآیۃ (۱۱٤) ✿ تجرید (۱۰۳/۲)

"اس نے تمہیں کیا کہا؟" اس نے کہا: کہ یہ مجھے کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو"۔

اس کا ایک اور موصول طریق ہے لیکن اس کی سند بہت ضعیف ہے، طبرانی نے اوسط میں محمد بن مرزبانی کے سوانح میں بحوالہ انس فرمایا: نبہان تین مرتبہ مرتد ہوگئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! مجھے نبہان پر قدرت دے کہ اس کی گردن میں سیاہ رسّی ہو"۔ [1] آپ ﷺ کی دعا اتنی جلدی قبول ہوئی اور اس کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ نبہان گرفتار ہوگئے ان کی گردن میں سیاہ رسی تھی، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائے گئے، آپ ﷺ نے تلوار اپنے دائیں ہاتھ میں لی اور رسی اپنے بائیں ہاتھ میں تاکہ اسے قتل کریں تو انصار کے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ اسے اپنے آپ سے دور کر دیں؟ تو آپ ﷺ نے تلوار ایک شخص کے سپرد کی اور فرمایا: "جاؤ! اسے قتل کر دو"۔ فرماتے ہیں: وہ اسے لے کر چلے تو نبہان ہنسے اور کہا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ تو انہوں چھوڑ دیا گیا۔ فرماتے ہیں: اس حدیث کو بحوالہ طعمہ سوائے حکام بن سلم کے کسی نے روایت نہیں کیا۔

۸۶۸۲ نبہان

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ حمص میں فروکش ہوئے، ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ ابراہیم بن عبداللہ زبیدی نقل کیا ہے کہ ہم سے محمد بن عبدالاعلی نے بحوالہ عمر بن نبہان، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس کے تین بچے حالت اسلام میں فوت ہوگئے ہوں، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل کرے گا"۔ [2] فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا: کیا تم وہی شخص ہو جس سے نبی کریم ﷺ نے بچوں کے بارے میں فرمایا؟ میں نے کہا: جی ہاں! مجھ سے فرمایا، جو کچھ مجھ سے فرمایا مجھے وہ حمص کے خزانوں سے زیادہ پسند ہے۔

دوسرے راویوں نے بحوالہ ابن جریج ان کی مخالفت کی ہے، فرماتے ہیں: عمر بن نبہان بحوالہ ابوثعلبہ اشجعی ان کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۶۸۳ نُبیشہ الخیر الہُذلی [3]

ابن عمرو بن عوف، بعض کا قول ہے: ابن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن حارث بن نضر بن مُحَیّق ہذلی کے چچازاد ہیں۔ ان کی کنیت ابوطریف ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی: "ایام تشریق، کھانے اور پینے کے دن ہیں، یہ روایت صحیح مسلم [4] میں ہے۔ پیالے کا اپنے چاٹنے والے کے لیے استغفار کے بارے میں ان کی حدیث ہے، اسے ترمذی [5] نے نقل کیا ہے۔ دوسری حدیث عتیرہ کے بارے میں ہے۔ ایک اور حدیث قربانی کا گوشت تین دن کے بعد ذخیرہ کرنے کے بارے میں ہے، دونوں حدیثیں

---

[1] مجمع الزوائد (٦/٢٦٢) معجم الاوسط (٧٦٢٩)

[2] مسند احمد (٦/٣٩٦) معجم الكبير (٢٢/٦٠١) (٢٢/٩٥٧) مجمع الزوائد (٣/٨) جامع المسانيد والسنن (١٢/١٤)

[3] استيعاب (٢٦٨١) [4] مسلم (٢٦٧٢) [5] ترمذی (١٨٠٤)

اصحاب سنن کے ہاں ہیں سوائے ترمذی کے، ان سے ابوملیح ہذلی نے اور ام عاصم جدّہ معلّی بن اسد روایت کیا ہے، ابوعمر ❶ کا قول ہے: بصرہ میں فروکش ہوئے، بعض کا قول ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے پاس قیدی تھے، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! انہیں فدیہ لے کر آزاد کر دیں یا ان پر احسان کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہتر فیصلہ کیا تم نبیشہ الخیر ہو۔

۸۶۸۴ نُبیشہ ❷

دوسرے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کے بھائی نے ان کی طرف سے جواب دیا تھا، انہیں کہا گیا: پہلے اپنی طرف سے جواب دو پھر نبیشہ کی طرف سے جواب دینا۔ مشہور یہ ہے کہ ان کا نام شبرمہ ہے، دارقطنی وغیرہ نے نبیشہ کے لفظ کے ساتھ حدیث نقل کی ہے، اس کی سند ضعیف ہے۔

۸۶۸۵ نُبیط بن جابر ❸

بن مالک بن عدی بن زید بن عدی بن عمرو بن مالک، ابن نجار انصاری۔ بغوی رحمہ اللہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان سے مروی کوئی حدیث نہیں پھر ابن سعد نے کہا: اُحد میں شریک تھے، نبی کریم ﷺ نے فریعہ بنت اسعد بن زرارہ سے نکاح کر دیا۔ بیعت کرنے والی خواتین میں سے ہیں، ان کے ہاں عبدالملک، عبداللہ، محمد، ابراہیم، زینب کی ولادت ہوئی۔ حضرت زینب، انس بن مالک کی زوجہ ہیں، ابن ابی حاتم ❸ کو اس میں خبط ہوتا ہے، نبیط بن شریط کے سوانح میں فرماتے ہیں: وہ نبیط بن جابر، بنو مالک بن نجار سے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فریعہ سے ان کا نکاح کر دیا، یہ عجیب بات ہے، ابن نبیط اشجعی کا نسب معروف ہے، ان کا نسب، مالک بن نجار کے نسب سے بالکل جمع نہیں ہوتا۔

۸۶۸۶ نُبیط بن شُرَیط ❹

بن انس بن مالک بن ہلال اشجعی، کوفہ میں فروکش ہوئے، ان کے والد شریط کی حدیث میں ان کا ذکر ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اور سالم بن عبید سے روایت کی، ان سے ان کے بیٹے سلمہ، نعیم بن ابی ہند، اور ابومالک اشجعی نے روایت کی۔

ابن ابی حاتم ❹ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، نبی کریم ﷺ کے بعد ایک مدت تک زندہ رہے۔

۸۶۸۷ نُبَیہ بن حُذیفہ ❺

بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لؤی قرشی عدوی، ابوجہم بن حذیفہ کے بھائی ہیں، ابوعمر ❺ نے ان کے بھائی کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ انہیں دیدار حاصل ہے (یا نہیں)۔

---

❶ استیعاب (۸۵/٤) ❶ اسد الغابہ (۵۱۹۲) تجرید (۱۰٤/۲)

❷ اسد الغابہ (۵۱۹۳) استیعاب (۲٦۲٦) تجرید (۱۰٤/۲)

❸ الجرح والتعدیل (۱۰٤/۲) (۵۰۵/۸) ❸ استیعاب (۲٦۲۷)

❹ الجرح والتعدیل (۵۰٦/۳) ❹ اسد الغابۃ (۵/۹٦) ، استیعاب (۲٦۲۸) تجرید (۱۰٤/۲)

❺ استیعاب (۵٦/٤)

۸۶۸۸ نُبیه بن صوّاب جُهَنیّ ❶

ان کے والد کا نام صُواب، ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے، نبی کریم ﷺ کے پاس وفد کے ساتھ آئے، فتح مصر میں شریک تھے، ان چار لوگوں میں سے ہیں جو مصر میں قبلہ کی طرف فروکش ہوئے، ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ہیثم بن عدی، بحوالہ نبیہ بن صواب نقل کیا ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، فرماتے ہیں، جمیر سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے پاس ٹھہرا پھر فوت ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا کوئی مسلمان وارث تلاش کرو'' وہ نہیں ملا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی میراث قضاعہ کے کسی آدمی کے سپرد کردو، تو وہ عبداللہ بن انیس کے سپرد کی گئی، اس وقت وہ نسب میں ان کے قریب تھے۔

ابن یونس کا قول ہے: یہ حدیث منکر ہے، ہیثم اس کے روایت کرنے میں متفرد ہے، وہ قابل اعتبار نہیں، عبدالرحمٰن نے بحوالہ یزید اس حدیث کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

اسے ابن مندہ نے بحوالہ ابن یونس تبصرہ کئے بغیر ذکر کیا ہے، اور ابن سعد نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن زیاد نقل کیا ہے، اور اس کے نسب میں اضافہ کیا ہے۔ اس ابونعیم نے بحوالہ یزید فرمایا: مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے نبیہ بن صواب سے سنا، وہ نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں...... پھر ان کا ذکر کیا ❷ حربی نے بطریق یسار بن عبدالرحمٰن صدفی، بحوالہ عمر نقل کیا ہے کہ انہوں نے سورۂ حج میں دو سجدے کئے۔

ابن یونس نے بطریق شجرہ بن عبداللہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابوعبدالرحمٰن نہدی کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سورۂ حج میں دو سجدے کیے، خطیب نے موضح میں فرمایا: ❸ ابوعبدالرحمٰن وہ نبیہ بن صوَاب ہیں، ان کے دوسرے شیخ ہیں انہیں نبیہ بن صوَاب کہا جاتا تھا، قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۶۸۹ نُبیه بن عثمان ❹

بن ربیعہ بن وہب بن حذیفہ بن سُجح، قریشی جمحی۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ ❺

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر نہیں کیا، نہ ہی موسیٰ بن عقبہ، اور ابومعشر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بلاذری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔

۸۶۹۰ نُبیه بن وهب ❻

بن عثمان بن ابی طلحہ عبدری، ان کے والد کے سوانح میں دیکھ لیا جائے۔

---

❶ اسد الغابة (٥١٩٨)، استیعاب (٢٦٢٩)، تجرید (١٠٤٢) ❷ جامع المسانید والسنن (١٢٢/١٢)

❸ الموضح (٤٢٩/٢) ❹ اسد الغابہ (٥١٩٩٩) استیعاب (٢٦٣٠) تجرید (١٠٤/٢)

❺ السیرة النبویة (٤/٤) ❻ تجرید (١٠٤/٢)

۸۶۹۱ نُبیہ ✿

بے نسبت۔ ابوعمر ✿ کا قول ہے: مجھے ان کا اس سے زیادہ معلوم نہیں کہ نبی علیہ السلام کے موالی میں ان کا ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں خریدا اور انہیں آزاد کر دیا۔

صاحب الجمہرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ سرداروں کی اولاد میں سے ہیں، ان کے لکھنے میں اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: تصغیر کے ساتھ ہے۔ بعض نے کہا: عظیم کے وزن پر ہے۔

باب نون کے بعد جیم

۸۶۹۲ نجف بن ابی صفرہ أزدی

ابوعبید القاسم بن سلّام نے ذکر کیا ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے ساتھ وفد میں آئے، وہ مشہور امیر مہلب کے بھائی ہیں، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۶۹۳ نجیح

کلثوم بن ہدم کے غلام ہیں، عمر بن شبہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق عبدالعزیز بن عمران بحوالہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کلثوم بن ہدم کے ہاں فروکش ہوئے تو کلثوم نے اپنے غلام نجیح کو بلایا، نبی کریم ﷺ نے اس کے نام سے اچھا فال لے کر فرمایا: اے ابوبکر! تو نے نجات پائی۔

اسی طرح اس قصے کو ابوسعید نیشاپوری نے شرف المصطفیٰ میں نقل کیا ہے۔ اسے محمد بن حسن مخزومی نے اخبار مدینہ میں بحوالہ اسحاق بن ابراہیم بن حارث عن ابیہ نقل کیا ہے۔

باب نون کے بعد حاء

۸۶۹۴ نحام عدوی

وہ نعیم بن عبداللہ ہیں، نُعیم میں ان کا ذکر آئے گا۔

باب نون کے بعد دال

۸۶۹۵ نُذیر غسانی ✿

ابومریم، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ طبرانی ✿ نے بطریق بقیہ نقل کیا ہے کہ ہم سے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم غسانی نے

✿ استیعاب (۲۶۳۱) ✿ استیعاب (۵۶/۴) ✿ تجرید (۱۰۵/۲) ✿ المعجم الکبیر (۸۳۳/۲۲)

بحوالہ اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے جھنڈا عطا فرمایا۔ میں نے آپ ﷺ کے سامنے چٹان پر کھڑے ہو کر تیر اندازی کی، آپ ﷺ اس سے بہت خوش ہوئے اور میرے لیے دُعا کی۔

ابو حاتم رازی ✿ کا قول ہے: بعض شامیوں نے ابومریم کے نام کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: نذیر، بعض کا قول ہے: ان کا نام بکیر ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔ کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۶۹۶ نذیر سدوسی

وہ ابن خصاصیہ ہیں، پہلے ان کا نام نذیر تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام بشیر رکھا۔

باب نون کے بعد زا

۸۶۹۷ نزّال بن سبرہ ✿

ہذلی کوفی، ابومسعود دمشقی نے اطراف میں فرمایا، اور حمیدی نے ان کی پیروی کی ہے، پھر ابن عساکر اور مزی نے فرمایا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، مزی کا قول ہے: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، مشہور ہے کہ وہ مخضرمی ہیں جیسا کہ قسم ثالث میں آ رہا ہے، مسلم، ابن سعد، دارقطنی اور حاکم نے یقین کیا ہے کہ وہ تابعی ہیں جیسا کہ مبسوط میں آئے گا۔ واللہ اعلم

۸۶۹۸ نُزَیل

منہالی، بزیل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، امیر ابن ماکولا ✿ نے نون اور زاء کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔

باب: نون اس کے بعد سین

۸۶۹۹ نسطاس

مولی سعد بن عبادہ خزرجی، دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاسخیاء میں ان کا ذکر ہے، انہوں نے بطریق ابن وہب، بحوالہ یحیٰی بن عبدالعزیز نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ایک سال حضرت سعد بن عبادہ جہاد کرتے تھے اور ایک سال ان کے بیٹے قیس بن سعد جہاد کرتے تھے، حضرت سعد نے لوگوں کے ساتھ جہاد کیا، رسول اللہ ﷺ کے پاس بہت سے مسلمان بطور مہمان آئے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اس لشکر میں تھے، انہوں نے کہا: اگر میرا بیٹا قیس ہوتا تو کہتا: اے نسطاس! چابیاں لاؤ اور رسول اللہ ﷺ کی ضرورت کی چیزیں نکالو، تو نسطاس کہتا: اپنے والد سے تحریر لاؤ، تو وہ اس کی ناک توڑ کر چابیاں لے لیتا اور رسول اللہ ﷺ کی ضرورت کی اشیاء نکال لیتا، اسی طرح ہی ہوا، حضرت قیس نے رسول اللہ ﷺ کے لئے سو وسق لیے۔

✿ الجرح والتعدیل (۴۳۶/۹) ✿ اسد الغابۃ (۵۲۰۲)، تجرید (۱۰۵/۲) ✿ الاکمال (۵۶/۱)

۸۷۰۰ نسطاس، مولی صفوان بن امیہ

عجمی، مشرکین کے ساتھ اُحد میں شریک تھے پھر اسلام لائے اور ان کا اسلام سنور گیا، وہ احد کے دن کے بارے میں بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں: میں ان لوگوں میں سے تھا جو لشکر سے پیچھے تھے، اس دن غلاموں میں سے وحشی اور صواب جو بنو عبد دار کا غلام تھا، اس کے علاوہ کسی نے جنگ میں حصہ نہیں لیا، فرماتے ہیں: کچھ دیر لڑائی جاری رہی پھر ہمارے ساتھی شکست کھا کر واپس آ گئے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھی ہمارے لشکر میں داخل ہو گئے، ہم اس وقت خیموں میں تھے۔ مجھے بھی قیدی بنا لیا گیا، لشکر میں بڑی لوٹ مار ہوئی ہم اسی حال میں تھے کہ میں نے گھوڑوں کو آتے دیکھا..... پھر ایک قصہ ذکر کیا، یہ واقدی [1] نے ذکر کیا ہے، اس میں ہے: میں نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے صفوان بن امیہ کو پکڑے ہوا تھا، یہاں تک کہ میں نے گمان گیا کہ وہ مر جائے گا، جب میں اس تک پہنچا تو اس میں تھوڑی سی رمق باقی تھی، میں اس کے پاس آیا اور اپنے خنجر سے اس پر وار کیا، اس کے بعد میں نے اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا، انہوں نے کہا: بنو ساعدہ کا ایک شخص ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی، ابن اسحاق [2] نے ذکر کیا ہے کہ نسطاس مذکور وہ شخص ہے جو خبیب بن عدی کے ساتھی زید بن دثنہ کے قتل پر مامور ہوا تھا۔

۸۷۰۱ نُسَیر [3]

تصغیر کے ساتھ ہے، ابن عنبس بن زید بن عامر انصاری ظفری، ابوسعد نے شرف مصطفیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے، موحدہ میں گزر چکا ہے، اس میں اختلاف کا ذکر کیا، اس میں یہ اضافہ ہے کہ خطیب نے مؤتلف میں نون کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے، ابن عمارہ بن قداح کے ہاں ان کا نسب بیان ہوا ہے، فرماتے ہیں: عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن کعب ابن خزرج بن عمرو بن مالک بن اَوس۔

۸۷۰۲ نسیر بن عنبس

انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، بہت سی جنگوں میں شریک ہوئے، ان کے والد عنبس کو فارس الجواء کہا جاتا تھا، نسیر جسرِ ابی عبید کے دن شہید ہوئے، ان کے پوتے عبداللہ بن سہل بن نُسیر قادسیہ میں شہید ہوئے۔

میں کہتا ہوں: میں نے ان کے پوتے عبداللہ کا ذکر پہلے کر دیا ہے۔

۸۷۰۳ نُسَیر بن یحیی انصاری

مولی عثمان بن حنیف، تیسری قسم میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[1] مغازی (۲۳۰) [2] السیرۃ النبویۃ (۱۳۶/۳)

[3] اسد الغابۃ (۵۲۰۳)، تجرید (۱۰۵/۲)

باب: نون اس کے بعد شین

۸۷۰۴ نشیط بن مسعود

بن امیہ بن خلف جمحی، ابوغلیط، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

باب: نون اس کے بعد صاد

۸۷۰۵ نصر بن حارث[1]

بن عبد رزاح بن کعب انصاری ظفری، تمام اقوال کے مطابق بدر میں شریک ہوئے، ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے، ابومعشر، ابن عمارہ، اور واقدی نے صاد کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے، ابن قداح نے ضاد کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے، ابن ماکولا[2] نے خطیب کی پیروی میں اسے درست قرار دیا ہے، ابن اسحاق[3] نے نون مضمومہ، اس کے بعد میم کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے، ابن سعد[4] نے ذکر کیا ہے: ان سے روایت کرنے والوں کی غلطی ہے، ان کے بیٹے حارث بن نصر کا ذکر حرف حاء میں گزر چکا ہے۔

۸۷۰۶ نصر بن حزن

عبدہ بن حزن میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۷۰۷ نصر بن دھر[5]

بن اخرم بن مالک اسلمی، ان کے والد کا پہلی قسم میں ذکر گزر چکا ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، بغویؒ کا قول ہے: مدینہ میں فروکش ہوئے، ان سے دو حدیثیں مروی ہیں، نسائی[6] نے ان کے بیٹے ابوہیثم کی ماعز کے قصے میں ایک حدیث نقل کی ہے، جو ان سے مروی ہے، اور اس کی سند جید ہے، ان کی ایک حدیث خیبر کے دن حضرت عامر بن اکوع کے قصے کے بارے میں ہے، اسے ابن ابی عاصم[7] نے نقل کیا ہے۔

ابن عبدالبر کا قول ہے: عبداللہ بن ہیثم بن نصر نے احادیث روایت کیں وہ ان کے حوالے سے انہیں نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۷۰۸ نصر بن غانم[8]

بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب عدوی، زبیر بن بکار نے نسب میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ

---

[1] اسد الغابۃ (۵۲۰۴)، استیعاب (۲۶۳۳)، تجرید (۱۰۵/۲) [2] اکمال (۲۹٤/۲)

[3] السیرۃ النبویۃ (۲٤۹/۲) [4] طبقات الکبریٰ (٤٥٤/۳)

[5] اسد الغابۃ (۵۲۰٦)، استیعاب (۲٦۳٤) [6] نسائی (۸/۹)

[7] الآحاد والمثانی (۳٤٦/٤) [8] استیعاب (۲٦۳)، تجرید (۱۰۵/۲)

اوران کا بیٹا طاعون عمواس ۱۸ھ میں وفات پا گئے۔

۸۷۰۹ نصر بن وهب خزاعی

ابن سکن اور ابن قانع نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، دونوں نے بطریق عبید اللہ بن ابی حمید، بحوالہ ابی ملیح ہذلی نقل کیا ہے کہ مجھ سے نصر بن وہب خزاعی نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر بغیر زین سوار ہوئے، اس پر چادر پڑی ہوئی تھی، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ الحدیث [1]

اسے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس طریق سے نقل کیا ہے۔

۸۷۱۰ نصر سلمی

ابن حزم نے وحدان میں مسند بقی بن مخلد سے ان کی ایک حدیث نقل کی ہے، احتمال ہے کہ وہ نصر بن دھر ہوں جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۷۱۱ نصرہ بن أكثم

ان کا ذکر گزر چکا ہے، ان کے نام کے پہلے حرف میں اختلاف ہے۔

۸۷۱۲ نصیب غنوی

ان کے مولی، ابونعیم نے ایک حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے جو بطریق ابوسفیان غنوی، بحوالہ سراء بنت نبهان مروی ہے، وہ جاہلیت میں گھر کی مالکن تھیں، فرماتی ہیں: ہمارے مولا نصیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سانپوں کے بارے میں سوال کیا کہ ہم ان میں سے کن کو ماریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تمہارے سامنے ظاہر ہوں انہیں قتل کرو؛ جس نے انہیں مارا گویا اس نے کافر کو قتل کیا ہے، اور ان میں سے جس نے تم میں سے کسی کو مارا تو وہ شہید ہوگا''۔ [2]

۸۷۱۳ نُصیر [3]

تصغیر کے ساتھ ہے، مطین نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ثور بن زید، بحوالہ نصیر نقل کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار کی تقسیم سے منع فرمایا ہے۔ [4] بغوی کا قول ہے: مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے یا نہیں۔

باب: نون اس کے بعد ضاد

۸۷۱۴ النضر بن حارث [5]

بن علقمہ بن کلدہ بن عبد الدار قرشی عبدری: ابن ابی حاتم کا قول ہے: نضر بن حارث، بعض کا قول ہے: نضیر، مسلمانان فتح

---

[1] بخاری (۵۹٦۷)، مسلم (۱٤۳)، مسند احمد (۲٦۰/۳) [2] المعجم الكبير (۷۷۹/۲٤)، مجمع الزوائد (٤٥/٤)

[3] تجرید (۱۰٦/۲) [4] جامع المسانيد والسنن (۱۳۱/۱۲)، اسد الغابة (۲۲۸/٤) [5] اسد الغابة (۵۲۱۲) تجرید (۱۰٦/۲)

مکہ میں سے ہیں۔ان سے کوئی روایت مروی نہیں،اسی طرح ابن مندہ نے بطریق مثنی بن حارث بن ابی زائدہ،بحوالہ ابن اسحاق، ❶ انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے،انہوں نے محمود بن لبید سے،انہوں نے ابوسعید سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب طائف سے آئے تو جعرانہ اترے اور نضر بن حارث کو سو اونٹ دیئے۔

ابن اثیر ❷ نے اس شخص پر نکیر کی ہے،جس نے نضیر بن حارث کا عنوان قائم کیا ہے،فرماتے ہیں:نضر حالت کفر میں قتل ہوا،اس پر اہل سیر کا اجماع ہے اور اس احتمال کی وجہ سے تعاقب کیا ہے کہ اس کا کوئی اور بھائی ہو جو اس کا ہم نام ہو یا ان دونوں میں سے ایک کے نام میں یا کا اضافہ ہے،ان کا ایک اور بھائی ہے۔جس کا نام ان کے والد کے نام پر حارث رکھا گیا،زیاد بکائی نے بحوالہ ابن اسحاق ان کا ذکر کیا ہے،ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

جس نے یہ دلیل بنائی ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے ذکر کیا ہے کہ نضیر بن حارث نے حبشہ کی طرف ہجرت کی،صاحب عنوان کے بارے میں محدثین کا یہ بیان ہے کہ یہ فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے ہیں۔

اس کا مزید ذکر نضیر کے سوانح میں آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بلاذری نے بحوالہ ہیثم بن عدی ان کا ذکر کیا ہے،فرماتے ہیں:نضیر بن حارث نے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مکہ آئے اور مرتد ہو گئے پھر فتح مکہ کے دن یا اس کے بعد اسلام لائے اور یرموک میں شہید ہو گئے اس سے دونوں اقوال کو جمع کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایک ہیں۔واللہ اعلم۔

۸۷۱۵ نضر بن سلمہ ھذلی ❸

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق سلمہ بن سلمہ بن نجب،بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابوعبداللہ قراط سے سنا کہ وہ بحوالہ نضیر بن سلمہ ہذلی بیان کر رہے تھے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا:"اگر لوگ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت کی فضیلت جان لیں تو ضرور آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے"۔ ❹

۸۷۱۶ نُضرہ بن أکثم ❺

ابن ابی جون خزاعی،ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے،فرماتے ہیں:وہ معبد کے بھائی ہیں،ان دونوں کی والدہ ام معبد بنت خالد ہیں،جن کے ہاں رسول اللہ ﷺ ہجرت کے وقت ٹھہرے تھے،وہ نُضرہ بن اکثم کے علاوہ ہیں حرف باء میں جن کا ذکر گزر چکا ہے،اگرچہ ابوعمر نے ان دونوں کو ملا دیا ہے،اور وہ جو حرف باء میں جن کا ذکر ہے،میرے خیال میں وہ انصاری ہیں۔

۸۷۱۷ نضرہ بن خدیج جشمی

سعید بن عبدالرحمٰن کی روایت میں بحوالہ سفیان بن عیینہ ان کے جامع میں ان کا ذکر ہے،انہوں نے ابی زعراء سے،انہوں

---

❶ السیرۃ النبویۃ (۱۰۷/۴) ❷ اسدالغابۃ (۳۳۶/۴) ❸ اسدالغابۃ (۵۲۱۳)

❹ ابن ماجہ (۷۹۶)، مسند احمد (۵۲۵۲)، اسدالغابۃ (۲۲۹/۴)

❺ اسدالغابۃ (۵۲/۵)، تجرید (۱۰۶/۲)

نے ابوالاحوص سے ذکر کیا ہے، ان کا نام عوف بن مالک بن نضلہ ہے: کہ ان کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے مرہ بحوالہ ابوالاحوص وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اوپر سے نیچے تک دیکھا پھر سر جھکا لیا اور فرمایا: ''کیا تم اونٹوں کے مالک ہو یا بکریوں کے؟'' [1] الحدیث

یہ حدیث ابوالاحوص کے والد کے لئے معروف ہے وہ مالک بن نضلہ ہیں، ان کی حدیث بخاریؒ کے ہاں کتاب الأدب میں بطریق ابوالاحوص ہے، اسی طرح وہ اصحاب السنن الأربعہ کے ہاں ہیں، اسے امام احمدؒ نے بھی بحوالہ سفیان نقل کیا ہے۔

(۸۷۱۸) نضلہ بن طریف [2]

بن نھصل حرمازی، ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے، بغوی، ابن سکن نے بھی بطریق جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن نھصل حرمازی عن ابیہ عن جدہ نضلہ ان کا ذکر کیا ہے، بغویؒ کی روایت میں ہے: مجھ سے میرے والد امین نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوذروہ نے بحوالہ ابی نضلہ، انہوں نے ان میں سے ایک شخص سے نقل کیا ہے، جنہیں اعشیٰ کہا جاتا تھا، ان کا نام عبداللہ بن اعور تھا، ان کے پاس انہی میں سے ایک عورت تھی، اس کا نام معاذہ تھا، ایک دن وہ ہجر سے اپنے گھر والوں کے لئے غلہ لینے گئے، تو ان کی بیوی بھاگ گئی اور ان کی نافرمان ہوگئی، اس نے مطرف بن نھصل نامی ایک شخص سے پناہ مانگی وہ ان کے پاس گئے اور کہا: اے چچازاد! تمہارے پاس میری بیوی ہے۔ اسے مجھے واپس لوٹا دو، اس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے، اگر میرے پاس ہوتی تو میں تمہیں واپس نہ لوٹاتا، مطرف ان سے زیادہ غالب تھے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے پناہ لی اور یہ اشعار کہے: ؎

''اے لوگوں کے بادشاہ اور عرب کے دیانت دار، میں آپ سے اپنی مصیبت کی شکایت کرتا ہوں، جسے بھوکی بھیڑن بھٹ کے سائے میں ہو، میں رجب میں اس کے لئے غلہ لینے نکلا، تو وہ مجھ سے جنگ و جدل کرنے لگی،

اس نے عہد توڑ دیا اور دم دبالی، اور مجھے نسب والے پٹھے میں اتار دیا،

وہ بری غالب آنے والی ہیں جس پر غالب آجائیں۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ بری غالب آنے والی ہیں جس پر غالب آجائیں'' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن نھصل کو خط لکھا: ''اس عورت معاذہ کو تلاش کرو اور ان کے سپرد کردو'' جب انہیں خط پڑھ کر سنایا گیا تو انہوں نے کہا: اے معاذہ! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیرے بارے میں خط ہے، میں تمہیں ان کے سپرد کردوں گا، اس نے کہا: میرے لئے عہد و میثاق اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ لیں کہ وہ میرے فعل کی مجھے سزا نہیں دیں گے، انہوں نے ان کے لئے عہد و ذمہ لے لیا۔ اور انہیں ان کے سپرد کردیا، انہوں نے اس کے بارے میں یہ شعر کہا: ؎

''تیری عمر کی قسم! معاذہ سے میری محبت ایسی نہیں کہ کسی چغل خور یا زمانے کی دوری تبدیل کردے''۔ [3]

---

[1] مسند احمد (۱۳٦/٤)، المعجم الکبیر (٦۲۲/۱۹)، جامع المسانید والسنن (۱۳٤/۱۲)

[2] اسد الغابۃ (۵۲۱۸)، استیعاب (۲٦۳۷)، تجرید (۱۰٦/۲)

[3] مسند احمد (۲۰۲/۲)، الآحاد والمثانی (٤۲۲/۲)، استیعاب (۵۸/۳)، اسد الغابۃ (۲۳۱/٤)

۸۷۱۹ نضلہ بن عبید اسلمی ❶

ابو برزہ، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا، ابن درید کا قول ہے: نضلہ بن عبداللہ، یہ وہی شخص ہیں جس نے ہلال بن خطل کو قتل کر دیا، شاید ان کا نام عبداللہ تھا اور انہیں عبید کہا جاتا تھا، ابن شاہین کا قول ہے: ابو برزہ نضلہ بن عبید، پھر بطریق احمد بن سیار مروزی نقل کیا: ابو برزہ اسلمی ان کا نام عبداللہ بن نضلہ بن عبید بن حارث بن حبال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن جذیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی ہے۔ مرو میں فروکش ہوئے اور وہیں وفات پا گئے، مقبرہ کلاباز میں دفن ہوئے، مرو میں ان کی اولاد ہے، بعض کا قول ہے: بصرہ میں وفات پائی، بعض کا قول ہے: بجستان اور ھرات کے صحرا میں وفات پائی۔

حاکم کی تاریخ نیشاپور میں ہے: بعض کا قول ہے: ان کا نام نضلہ بن عبید ہے، پھر عباس بن مصعب تک اپنی سند سے بیان کیا ہے فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن مالک بن یزید بن ابی برزہ اسلمی نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابی برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن نیار تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا: ''نیار شیطان ہے'' وہ نیار بن حبال بن ربیعہ ہیں، پھر ان کا نسب بیان کیا، جیسا کہ گزر چکا ہے، لیکن دعبل اور انس کے درمیان عبدان کا اضافہ کیا۔

پھر ابن شاہین نے بحوالہ ابی نعیم نقل کیا ہے کہ وہ نضلہ بن عبداللہ ہیں۔ احمد اور ابن معین: نضلہ بن عبید، وہ اکثر کا قول ہے، ابن سعد نے بحوالہ ہیثم بن عدی نقل کیا ہے کہ وہ خالد بن نضلہ ہیں اور بحوالہ واقدی منقول ہے: راوی کہتے ہیں کہ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ بن نضلہ ہے، وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔

ابو عمر ❶ کا قول ہے: اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائے، فتح خیبر و فتح مکہ اور حنین میں شریک ہوئے، ان سے مروی ہے: میں نے ابن خطل کو قتل کیا۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان سے ان کے بیٹے مغیرہ، ان کی پوتی منیہ بنت عبید بن ابی برزہ، ابو عثمان نہدی، ابو عالیہ، ابو وازع، ابو وضی ء، ابو منھال سیار بن سلامہ، ازرق بن قیس، ابو طالوت بن عبدالسلام بن ابی حازم، ان کے والد اور دوسرے لوگوں نے روایت کی، ابن سعد کا قول ہے: مدینہ کے رہائشی تھے، پھر بصرہ فروکش ہوئے اور خراسان میں جہاد کیا، دوسرے راویوں کا قول ہے: نہروان میں خوارج کے ساتھ قتال میں شریک تھے۔ ❷

انہوں نے خراسان میں اس کے بعد جہاد کیا، بعض کا قول ہے: وہ صفین اور نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے، یہ بطریق ثعلبہ بن ابی برزہ بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے۔

ابن کلبی کا قول ہے: بصرہ میں فروکش ہوئے، ان کا وہاں گھر تھا، پھر خراسان چلے گئے اور مرو فروکش ہوئے پھر بصرہ لوٹ آئے، خلیفہ کا قول ہے: خراسان میں ۶۴ھ میں ابن زیاد کے بصرہ سے نکال دینے کے بعد وفات پائی۔ دوسرے راویوں کا قول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

---

❶ اسد الغابة (٥٢١٩) ، استيعاب (٢٦٣٨) ❶ استيعاب (٥٨/٣)

❷ مختصر تاريخ دمشق (١٥١/٢٦)

میں کہتا ہوں: ابواحمد نے پہلے قول پر اعتماد کیا ہے، ابن حبان کا قول ہے: بعض نے کہا: وہ خلافت عبدالملک تک باقی رہے، اس پر بخاری [1] نے تاریخ اوسط میں، ان لوگوں کی فضیلت میں جنہوں نے ساٹھ (۶۰) سے ستر (۷۰) سال کی عمر کے درمیان وفات پائی، اس کا اعتماد کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کی تائید اس سے ہوتی ہے، جس پر محمد بن قدامہ وغیرہ نے اعتماد کیا ہے کہ وہ ۶۵ھ میں وفات پا گئے، اس وقت عبدالملک کی حکومت تھی، یزید ۶۴ھ کے شروع میں فوت ہو گیا۔ پھر اس کا بیٹا معاویہ کچھ دن والی بنا، پھر فتنہ کھڑا ہوا یہاں تک کہ حضرت ابن زبیر حجاز، عراق، خراسان کے امیر بن گئے اور مروان شام کے امیر بنے، پھر وہ مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور اس پر غلبہ پا لیا، پھر تھوڑا عرصہ زندہ رہے، اور رمضان میں اسی سال فوت ہو گئے۔ بخاریؒ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے مروان، ابن زبیر اور بصرہ کے قراء کی برائی بیان کی جب یزید بن معاویہ کی موت کے بعد اختلاف پیدا ہوا، پھر قصہ ذکر کیا، جس کا حاصل یہ ہے کہ سب دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں۔

صحیح بخاریؒ میں ہے کہ وہ اہواز میں خوارج کے قتال میں شریک ہوئے، اسماعیلی نے اپنے مستخرج میں اضافہ کیا ہے: مہلب بن ابی صفرہ کے ساتھ یہ ان کے بھائی عبدالملک سے پہلے بشر بن مروان کی بصرہ پر دورِ حکومت کا واقعہ ہے۔

۸۷۲۰ نضلہ بن عمرو [2]

بن اہبان بن حلان بن جعاف بن حبیب بن غفار غفاری، مکرم غفاری کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

ابن سکن کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، احمد، [3] بغوی اور ثابت نے دلائل میں اور ابن قانع نے بطریق ابن یونس محمد بن معن بن نضلہ بن عمرو نقل کیا ہے، مجھے میرے دادا نے بحوالہ اپنے والد نضر بن نضلہ بتایا، نضلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرس میں ملے تو گابھن اونٹنی نے ان پر حملہ کر دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برتن میں دودھ دوہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور نضلہ نے برتن میں پیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سات برتنوں میں دودھ پیتا ہوں لیکن میرا پیٹ نہیں بھرتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک انتڑی میں پیتا ہے.....'' [4]

ان کی ایک روایت میں ہے: میں نے اپنے دادا سے سنا، مجھ سے نضلہ بن عمرو نے بیان کیا: فرماتے ہیں: میں اپنی اونٹنی کے ساتھ آیا......پھر اسی طرح ذکر کیا۔

۸۷۲۱ نضلہ انصاری [5]

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے سعید بن مسیب نے روایت کیا، ابوعمر [6] نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے، ابن ابی حاتم ان سے سبقت لے گئے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے: ان کی حدیث اس عورت کے بارے میں ہے، جس سے انہوں نے نکاح کیا، ابن قانع کو اس میں تردد ہے، فرماتے ہیں: نضلہ یا نضرہ۔

---

[1] تاریخ الکبیر (۱۱۸/٤) [2] استیعاب (۲٦۳۹)، تجرید (۱۰۷/۲) [3] مسند احمد (۳۳٦/٤)

[4] مسلم (۵۳٤۵)، ابن ماجہ (۳۲۵۸)، ابن حبان (۵۲۳۵)، استیعاب (۵۸/۳)

[5] استیعاب (۲٦٤۰) [6] استیعاب (۵۹/۳)

۸۷۲۲ نضلہ أنصاری

دوسرے ہیں، جعفر بن نضلہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۷۲۳ النضیر بن حارث[1]

بن علقمہ بن کلدہ عبدری، موسیٰ بن عقبہ نے مہاجرین حبشہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور یہ کہ وہ یرموک میں شہید ہوئے، رہے ابن اسحاق[2] تو انہوں نے مغازی میں فرمایا: مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم وغیرہ نے بیان کیا، فرماتے ہیں: نضیر بن حارث ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے تالیف قلب کے لئے حنین میں سو اونٹ دیئے، اسی طرح ابن سعد اور ابن شاہین کا قول ہے، ابن ماکولا[3] کا قول ہے: ان کی کنیت ابوالحارث ہے، قریش کے حکماء میں سے تھے، انہیں رہین کہا جاتا تھا، نضیر بن حارث کے بھائی ہیں، جسے رسول اللہ ﷺ نے صفراء مقام میں بدر سے واپسی کے بعد قتل کرنے کا حکم دیا تھا، ابن عبدالبر کا قول ہے: نبی کریم ﷺ نے انہیں حنین کے دن سو اونٹ دینے کا حکم دیا، تو ان کے پاس بنو دئل میں سے ایک شخص اس کی خوشخبری دینے آیا، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے انہیں مانگا نہیں تھا، انہوں نے یہ لے لئے اور دئلی کو اس میں سے دس اونٹ دیئے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اسلام پر رشوت لینا پسند نہیں ہے، پھر مدینہ کی طرف چلے اور وہاں فروکش ہوئے، پھر ہجرت کر کے شام چلے گئے، یرموک میں شریک تھے، وہیں قتل ہوئے۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ، زبیر بن بکار اور ابن کلبی کا قول ہے: وہ یرموک میں شہید ہوئے، جو قصہ ابن عبدالبر نے ذکر کیا ہے، اسے واقدی نے مغازی میں طویل نقل کیا ہے، پھر فرماتے ہیں: ہمیں ابراہیم بن محمد بن شرحبیل عبدری نے بحوالہ اپنے والد بتایا۔ فرماتے ہیں: نضیر بن حارث لوگوں میں سب سے بڑے عالم تھے، وہ فرماتے: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اسلام کے ساتھ عزت دی، اور ہم پر محمد ﷺ کے ساتھ احسان کیا، ہم اس پر نہ مریں گے جس پر ہمارے باپ دادا مرے، مجھے قریش کے ہر معاملے میں رائے کے لئے ساتھ رکھا جاتا، یہاں تک کہ فتح مکہ کا سال آیا اور آپ ﷺ حنین کی طرف نکلے، ہم بھی آپ ﷺ کے مقابلے میں نکلے، ہم چاہتے تھے کہ اگر محمد (ﷺ) کو شکست ہو تو ہم آپ کے خلاف مدد کریں، ایسا نہ ہو سکا، جب آپ ﷺ جعرانہ میں پہنچے تو اللہ کی قسم! میں اسی حال میں تھا، مجھے آپ ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا، آپ ﷺ مجھ سے خوشی سے ملے، اور فرمایا: ''نضیر'' میں نے کہا: میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بہتر موقع ہے جو تم نے حنین کے دن ارادہ کیا تھا'' فرماتے ہیں: میں آپ ﷺ کے پاس جلدی سے آیا: ''آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب تم جو کچھ غور وفکر کرنا چاہتے ہو کر سکتے ہو'' میں نے کہا: میں دیکھ چکا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کی ثابت قدمی زیادہ کر'' فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، میرا دل دین کے اثبات اور حق کی نصرت میں گویا ایسا ہو گیا جیسے پتھر ہے۔

پھر میں اپنے گھر آیا تو بنو دئل کا ایک شخص آیا اس نے کہا: اے ابوالحارث، رسول اللہ ﷺ نے تمہیں سو اونٹ دینے کا حکم دیا ہے۔ مجھے اس میں سے دینا کیونکہ مجھ پر قرض ہے۔ فرماتے ہیں میں نے چاہا کہ اسے نہ لوں میں نے کہا، یہ تالیف قلب کے لئے ہے، اور میں نے اسلام پر رشوت نہیں چاہی، پھر میں نے کہا: نہ میں نے اسے طلب کیا ہے نہ اس کا سوال کیا ہے، پھر میں نے انہیں لے لیا

---

[1] اسد الغابۃ (۵۲۲۳)، تجرید (۱۰۷/۲) [2] السیرۃ النبویۃ (۱۰۷/۴) [3] الاکمال (۲۸۶/۱)

اور دئلی کو اس میں سے دس اونٹ دیئے۔ ان نضیر کا مرتفع نامی بیٹا ہے، مرتفع ان کا لقب ہے اور محمد نام ہے، انہی کی طرف وہ کنواں منسوب ہے جسے بئر مرتفع کہا جاتا ہے یہ مکہ میں ہے۔

باب: نون اس کے بعد ظاء

۸۶۲۴ نُظَیر مزنی ✿

ابو موسیٰ نے ذیل میں بطریق ابو اسحاق مستملی ذکر کیا ہے، پھر بطریق محمد بن اسماعیل بن جعفر، بحوالہ عبداللہ بن سلمہ، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی حکیم، انہوں نے نظیر مزنی یا مدنی سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "بے شک اللہ تعالیٰ جب یہ آیت سنتے ہیں ﴿لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ تو فرماتے ہیں: "میرے بندے کو خوشخبری دے دو، میری عزت کی قسم! میں تمہیں دنیا اور آخرت کے کسی حال میں نہ بھولوں گا"۔ ✿

مستملی کا قول ہے: ابن ترخان سے ان کا ذکر کیا گیا تو وہ انہیں نہ پہچان سکے اور فرمایا کہ یہ حدیث لا تعداد سندوں سے مروی ہے۔ عبداللہ بن مسلمہ بے حد کمزور راوی ہے۔

باب: نون اس کے بعد عین

۸۶۲۵ نعامة الضبی ✿

یزید کے والد ہیں، دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ابو بشیر مروزی نے بطریق حبان عبدری، بحوالہ یزید بن نعامۃ الضبی، عن ابیہ ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھانا رکھا جاتا تو فرماتے: "اے اللہ! تو پاک ہے، کیسا اچھا ہے جو تو نے ہمیں آزمایا، تو پاک ہے، تو نے ہمیں بہت زیادہ عطا فرمایا، تو پاک ہے، تو نے ہمیں بڑی عافیت دی" ابو موسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۶۲۶ نُعم

نبی کریم ﷺ نے ان کا نام بدل کر عبداللہ رکھا، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۶۲۷ نعمان بن أسود کندی

ابن ابی الجون ہیں، ان کا ذکر آئے گا۔

۸۶۲۸ نعمان بن أشیم أشجعی ✿

ابو ہند، نعیم بن ابی ہند کے والد ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، خلیفہ بن خیاط کا قول ہے: ان کا نام رافع بن اُشیم ہے، کوفیوں

✿ اسد الغابة (٥٢٢٤)، تجرید (١٠٧/٢) ✿ اسد الغابة (٥٢٢٦)، تجرید (١٠٧/٢)

✿ جامع المسانید والسنن (١٤١/١٢) ✿ اسد الغابة (٥٢٢٤) استیعاب (٢٦٤٤)، تجرید (١٠٧/٢)

میں ان کا شمار ہے۔ انہیں نعمان، مولیٰ اشجع کہا جاتا تھا۔
بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابوحاتم، ❶ ابن سکن، ابوعمر ❷ کا قول ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، کوفہ میں فروکش ہوئے، بخاری ❸ اور ابن مندہ نے بطریق ربیع بن نعمان، مولی بنونضر نقل کیا ہے کہ مجھے نعیم بن ابی ہند نے بتایا، فرماتے ہیں: میرے والد موت کے وقت بے چین ہوئے، ان پر نزع طاری ہوگیا تو فرمایا: اے بیٹے! مجھے خوف ہے کہ میرا کوئی شان باقی نہ رہے، میرے بستر کو گھر کے کونے میں لے جاؤ، لہٰذا ہم نے ایسا ہی کیا، وہ فوت ہوگئے، فرماتے ہیں: میرے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، ابن سکن نے بطریق سلمہ بن عبیط حدیث نقل کی ہے کہ مجھ سے ابونعیم بن ابی ہند نے بیان کیا، فرماتے ہیں میں نے اپنے والد اور چچا کے ساتھ حج کیا، یا انہوں نے مجھ سے کہا: تم سرخ اونٹ والے صاحب کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھ رہے ہو؟ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اسی طرح ابوہند کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس بناء پر کہ ابونعیم سے مراد ابوہند ہیں، وہ غلطی ہے جو لفظی غلطی اور تبدیلی سے پیدا ہوئی، صحیح یہ ہے: بحوالہ سلمہ، کہ مجھ سے میرے والد یا نعیم بن ابی ہند نے ان کے حوالے سے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے حج کیا..... پھر حدیث ذکر کی، ان کے قول میں عنہ کی ضمیر سلمہ کے والد کے لئے ہے، حدیث کو روایت کرنے والے نبیط بن شریط ہیں، ابونعیم کے والد نہیں، ابن مندہ نے حدیث کو بطریق سلمہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد ابونعیم بن ابی ہند نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا..... پھر اسے ذکر کیا، ان کے قول عن ابیہ سے مراد سلمہ کے والد ہیں، نعیم کے والد نہیں، ابونعیم نے اس پر تنبیہ کی ہے۔ اور بطریق سلمہ نقل کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد یا نعیم نے بحوالہ میرے والد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے حج کیا، یہی صحیح ہے۔

۸۷۲۹ نعمان بن أوس معافری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے، یہ ابوعلی ہجری کا قول ہے، میں نے مغلطائی کی تحریر سے اسے نقل کیا ہے۔

۸۷۳۰ نعمان بن بُرزج یمانی ❹

ابن حبان کا قول ہے: بعض کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔
میں کہتا ہوں: مخضرمیوں میں مشہور ہیں، قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۷۳۱ نعمان بن بشیر ❺

بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس بن زید انصاری خزرجی، ان کا تمام نسب حرف باء میں ان کے والد کے سوانح میں گزر چکا ہے، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، وہ مشہور ہیں، انہیں اور ان کے والد کو شرفِ صحابیت حاصل ہے، واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ہجرت کے چودہ ماہ بعد انصار کے گھرانوں میں سے پیدا ہونے والے پہلے بچے ہیں۔ ❻

---

❶ جامع المسانید والسنن (١٤٢/١٢) ❷ استیعاب (٥٩/٣)

❸ تاریخ الکبیر (٧٦/٨) ❹ تجرید (١٠٧/٢)

❺ اسد الغابة (٥٢٣٠)، استیعاب (٢٦٤٣)، تجرید (١٠٧/٢)

❻ جامع المسانید والسنن (١٤٥/١٢)

ابن زبیر کے حوالے سے مروی ہے: نعمان بن بشیر مجھ سے چھ ماہ بڑے ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ، حضرت خالد بن عبداللہ بن رواحہ، حضرت عمر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، ان سے ان کے بیٹے محمد، ان کے مولا سالم، عروہ، شعبی، سبیعی، ابوقلابہ، خیثمہ بن عبدالرحمٰن، سماک بن حرب اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

ابو مسہر نے بحوالہ شعبہ بن عبدالعزیز نقل کیا ہے، وہ حضرت فضالہ بن عبید کے بعد دمشق کے قاضی تھے، سماک بن حرب کا قول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا والی مقرر کیا، جن لوگوں کو میں نے سنا وہ ان میں سب سے بڑے خطیب تھے، ہیثم کا قول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کے بجائے حمص کا والی بنا دیا، اور کوفہ کو حضرت عبیداللہ بن زیاد کی نگرانی میں دے دیا، وہ اس وقت شام میں تھے جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہو گیا اور معاویہ بن یزید خلیفہ بنے، ان کا جلد ہی انتقال ہو گیا تو حضرت نعمان نے حضرت ابن زبیر کی بیعت کی دعوت دی پھر اپنی بیعت کی طرف بلایا، مروان بن حکم نے ضحاک بن قیس کے بعد ان پر حملہ کیا اور نعمان بن بشیر کو قتل کر دیا، یہ ۶۵ھ کا واقعہ ہے۔

۸۷۳۲ نعمان بن بیبا

ضبیی، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق سعد بن عبداللہ بن حارثہ بن خلیفہ، عن ابیہ، عن جدہ، نعمان بن بیبا نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بنوضبیب کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ سے سوال کیا، آپ ﷺ نے ہماری حاجات کو پورا فرمایا.... پھر حدیث کا ذکر کیا[1] اس کی اسناد مجہول ہیں۔

۸۷۳۳ نعمان بن ثابت

بن نعمان، ابوالضیاح، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، عنقریب ان کا ذکر آئے گا، بعض کا قول ہے: ان کا نام عمیر ہے۔

۸۷۳۴ نعمان بن جبلہ

بن وائل بن قیس بن بکر بن عامر بن جُلاح بن عوف بن بکر بن عذرہ عذری، طبری نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ اور ان کے بھائی عبد عمرو، نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، عبد عمرو کا نام بکر تھا، نعمان جاہلیت میں رئیس تھے، یہ وہی ہیں، جنہوں نے بشیر بن ابوحازم کو قید کر لیا اور انہیں اوس بن حارثہ طائی کو دے دیا، کیونکہ انہوں نے اوس اور اس کی ماں کی ہجو کی تھی، قصہ مشہور ہے، نابغہ ذبیانی نے نعمان مذکور کی مدح کی ہے۔

۸۷۳۵ نعمان بن جزء

بن نعمان بن قیس بن مالک بن سعد بن ذُھل بن نطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد مرادی، پھر غطیفی، ابن یونس[2] نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، فتح مصر میں شریک تھے، ان کی کوئی روایت معلوم نہیں، ان کے ایک بھائی ہیں جنہیں ہانی کہا جاتا ہے، فتح مصر میں شریک تھے، ان دونوں کو شرف صحابیت حاصل ہے۔

---

[1] اسد الغابۃ (۲۳۶/۴) [2] اسد الغابۃ (۲۳۶/۴)

۸۴۳۶ نعمان بن ابی جُعال ضَیبی

رفاعہ بن زید کے قبیلے سے ہیں۔ ابن اسحاق ❶ نے اسلام لانے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ارض حسمی میں بنوجذام سے جہاد کرنے کے بعد وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے۔

۸۴۳۷ نعمان بن ابی الجون

اسود بن شراحیل بن حُجر بن معاویہ کندی ہیں، طبری نے بحوالہ واقدی ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان ہوکر آئے اور کہا: میں آپ کا عرب کی سب سے خوبصورت لڑکی سے نکاح کروں گا، وہ اپنی بہن اسماء کا ارادہ رکھتے تھے، پھر ان کے نکاح اور جدائی کی حدیث نقل کی، حاکم نے بطریق واقدی، بحوالہ عبدالواحد بن ابی عوف نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: نعمان بن ابی جون آئے پھر ان کا ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا: وہ اور ان کے والد شریہ کے قریب فروکش ہوئے تھے، فرماتے ہیں: اسماء کی شادی اپنے چچازاد سے ہوئی تھی، وہ وفات پاگئے، وہ آپ سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتی ہیں اور آپ کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بارہ اوقیہ اور نصف پر ان کا مجھ سے نکاح کردو، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے لئے مہر میں کمی نہ کیجئے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری ازواج میں سے کسی کا مہر اس سے زیادہ نہ تھا، اور نہ میری بیٹیوں میں سے کسی کا مہر اس سے زیادہ ہے'' نعمان نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے فعل میں نمونہ ہے۔ اپنے گھر والوں کی طرف کسی کو بھیج دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابواسید ساعدی کو ان کے ساتھ بھیج دیا، جب انہیں معلوم ہوا تو اپنے کمرے میں چلی گئیں اور انہیں اندر آنے کی اجازت دی، حضرت ابواسید نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو مردوں میں سے کسی نے نہیں دیکھا، انہوں نے کہا: پھر مجھے بتادیجئے، انہوں نے کہا: اپنے محرم مردوں کے سوا دوسرے کسی مرد سے بات نہ کریں، حضرت ابواسید فرماتے ہیں: میں نے انہیں ایک پالکی میں سوار کرایا اور انہیں لے کر مدینہ آیا اور بنوساعدہ کے ہاں اتارا، ان کے پاس قبیلہ کی عورتیں خوشی سے آئیں، وہ نہایت خوبصورت تھیں، پھر ان کے پاس ایک عورت آئی اور ان سے کہا: تم بادشاہوں میں سے ہو، اگر تم چاہتی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مرتبہ حاصل کرو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگ لینا...... (الحدیث)

۸۴۳۸ نعمان بن حارثہ انصاری ❷

بعض کا قول ہے: پہلی بیعت عقبہ میں شریک ہوئے، ابن مندہ ❸ نے اور ابونعیم نے بطریق محمد بن ابراہیم بن یسار بحوالہ زہری نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب مشرکین کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تکالیف بڑھ گئیں تو منیٰ میں جمرہ عقبہ کے پاس انصار کے چھ افراد ملے، حضرت نعمان بن حارثہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے میں، میں آپ سے بیعت کرتا ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ چاہیں تو ہم اہل منیٰ پر اپنی تلواروں سے ٹوٹ پڑیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا''۔

---

❶ السیرۃ النبویۃ (۱۹۷/٤) ❷ اسدالغابۃ (٥٢٣٦)، تجرید (۱۰۸/۲)

❸ اسدالغابۃ (٤٤٣/٦)

سند میں غیر معروف راوی ہیں، ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے ان نعمان کا ذکر نہیں کیا۔

۸۷۳۹ نعمان بن ابی خذمه ✿

بن نعمان بن امیہ بن برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی، موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق ✿ وغیرہ نے بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد ✿ نے بحوالہ واقدی اور ابو معشر نقل کیا ہے فرماتے ہیں: نعمان بن خذمہ، ابو خذمہ خاء کے ساتھ ہے۔ اور بحوالہ ابو عمارہ حاء کے ساتھ ہے، فرماتے ہیں: ہم نے انصار کے نسب میں دیکھا تو ہمیں کوئی ایسا شخص نہیں ملا، جس کی یہ کنیت ہو۔

میں کہتا ہوں: ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے، جیسا کہ ابن عمارہ کا قول ہے، اور ان کی کنیت ذکر نہیں کی، فرماتے ہیں: بدر میں شریک ہوئے۔

۸۷۴۰ نعمان و مالك

یہ دونوں خلف بن دارم بن اسلم بن افصی خزاعی کے بیٹے ہیں، ابن سعد ✿ اور بغوی نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ دونوں اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاسوس تھے، وہ دونوں شہید ہو گئے ہم نے انہیں ایک قبر میں دفن کیا۔

۸۷۴۱ نعمان بن رازیه

ازدی پھر لہبی، ازد کے ناظم اور ان کے علمبردار ہیں، بخاری ✿ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ابن مندہ کا قول ہے بخاریؒ نے وحدان میں صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن ابی حاتم ✿ اور ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، احمد بن محمد بن عیسیٰ نے حمص میں آنے والے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن قانع، ابن سکن نے بطریق محمد بن ولید زبیدی، بحوالہ محمد بن صالح بن شریح، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اُزد کے ناظم کو دیکھا، انہیں نعمان بن رازیہ کہا جاتا تھا، فرماتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جاہلیت میں شگون لیتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ظاہر فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام نے اس کی سچائی کی نفی کی ہے، تم میں سے کسی کو یہ سفر سے نہ روکیں''۔ ✿

یہ ابن سکن کے الفاظ ہیں، جبکہ ابن قانع کے الفاظ یہ ہیں: یہ اسلام میں سب سے زیادہ سچی بات ہے ..... آخر تک، پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ابن سکن کا قول ہے: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی کوئی اور حدیث نہیں ملی۔

میں کہتا ہوں: یہ ابن ابی حاتم رازی کے قول پر رد ہے، ان سے علم مروی نہیں، واقدیؒ نے مغازی میں بحوالہ ابو معشر وغیرہ ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کے بعد طائف جانے کا ارادہ کیا تو طفیل بن عمرو دوسی کو پیغام بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ عمرو بن حممہ کے بت کو گرا دیں اور اپنی قوم سے مدد طلب کریں۔ وہ طائف گئے، ان کے ساتھ چار سو افراد تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

✿ اسد الغابة (٥٢٣٨)، استیعاب (٢٦٤٤)، تجرید (١٠٨/٢) ✿ السيرة النبوية (٢٦٠/٢)، استیعاب (٦٨/٣)

✿ طبقات الكبرىٰ (٤٥/٣) ✿ طبقات الكبرىٰ (١٧٦/٤) ✿ تاريخ الكبير (٧٥/٤) ✿ جامع المسانيد والسنن (١٤٣/١٢)

"اے اُزرد کی جماعت! تمہارا جھنڈا کون لے گا" طفیل نے کہا: جو جاہلیت میں علمبردار تھا یعنی نعمان بن رازیہ لہبی۔

۸۷۴۲ نعمان بن رِبعی

بعض کا قول ہے: وہ ابوقتادہ بن ربعی انصاری کا قول ہے: مشہور یہ ہے کہ ان کا نام حارث ہے، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۷۴۳ نعمان بن زید

بن اُکال، ان کے بیٹے سعد کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ قصہ سعد کا ہے، جبکہ یہ نعمان کا ہے۔

۸۷۴۴ نعمان بن سنان انصاری ✿

مولیٰ بنوعبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، موسیٰ بن عقبہ ابن اسحاق ✿ وغیرہ نے بدری صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، ان سے مروی کوئی روایت نہیں۔

۸۷۴۵ نعمان بن سفیان

بن خالد بن عوف، بنوسہم سے ہیں، ابن سعد نے بحوالہ واقدی ذکر کیا ہے کہ وہ ان تین افراد میں سے تھے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حمراء الاسد میں مشرکین کے پیچھے روانہ کیا تھا، سلیط بن سفیان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، لگتا ہے یہ ان کے بھائی ہیں، حضرت نعمان بن خلف بن عون کا ابھی ذکر گزر چکا ہے۔

۸۷۴۶ نعمان بن شریك شیبانی ✿

مفروق بن عمر کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، ذہبیؒ نے تجرید ✿ میں یہ یقین سے لکھا ہے کہ انہیں وفد کے ساتھ آنے کی سعادت حاصل ہے، رہے ابونعیم، تو انہوں نے نعمان کے لئے صحابی ہونا ثابت کیا ہے اور بحوالہ مفروق اس کی نفی کی ہے۔

۸۷۴۷ نعمان بن عبد عمرو ✿

بن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی، ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ابن اسحاق ✿ نے بدر میں شریک ہونے والوں اور اُحد میں شہید ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اسی طرح ابن کلبی کا قول ہے، ان کے بھائی ضحاک کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۷۴۸ نعمان بن عبید

عبید کو مقرن بن اوس بن مالک انصاری کہا جاتا تھا، ابن قداح نے انصار کے نسب میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ

✿ اسد الغابة (٥٢٤٤) ✿ السيرة النبوية (٢/٢٥٨) ✿ تجريد (٢/١٠٨) ✿ تجريد (١٤٦)

✿ اسد الغابة (٥٢١٦)، استيعاب (٢٦٤٧) ✿ السيرة النبوية (٢/٢٦٣)

یمامہ میں شہید ہوئے۔

۸۷۴۹ نعمان بن عجلان[1]

بن نعمان بن عامر بن زُریق انصاری زرقی، ابوعمر[*] کا قول ہے: انصار کے خطیب اور شاعر تھے، یہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے شہید ہونے کے بعد ان کی زوجہ خولہ بنت قیس سے نکاح کیا، وہ فخر سے اپنی قوم کے بارے میں یہ اشعار کہتے ہیں:

''قریش سے کہہ دو، ہم مکہ اور حنین کے دن والے ہیں، بدر کے شہ سوار ہیں، ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور پناہ دی، ہم راتوں کے پھیر اور بڑے کاموں سے ڈرے نہیں، ہم نے ہجرت کرنے والوں کو خوش آمدید کہا اور انہیں کہا کہ تم فقر سے مامون ہو گئے ہو، تمہارے لئے ہم اپنے اموں اور گھروں کو تقسیم کرتے ہیں جیسا اونٹوں کا گوشت نصف نصف تقسیم ہوتا ہے''۔

ابن سکن اور ابن مندہ نے بطریق یزید بن ھارون بحوالہ نعمان بن عجلان نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے بخار تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اے نعمان! تمہارا کیا حال ہے؟'' میں نے کہا: مجھے بخار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ جلد شفاء دے.....'' الحدیث

ابن سکن کا قول ہے: مجھے ان کی اس کے علاوہ کوئی اور حدیث نہیں ملی، میرے خیال میں وہ مرسل ہے۔

میں کہتا ہوں: عیسیٰ بہت ضعیف راوی ہے، مبرد[*] نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب نے ان نعمان کو بحرین کا والی بنایا تو بنوزریق میں سے جو بھی ان کے پاس جاتا، اسے دیتے جاتے، ان کے بارے میں ابواسود دؤلی نے کہا:

''میں دیکھتا ہوں کہ فتنے نے لوگوں کو تم سے غافل کر دیا ہے، اے بنوزریق لومڑی کی طرح مال لوٹو، ابن عجلان وہ شخص ہے تم جانتے ہو، اللہ کے مال کو ایسے خرچ کر رہا ہے، جیسے لوٹ مار مچی ہو''۔

۸۷۵۰ نعمان بن عدی[*]

بن نضلہ عدوی، ان کے والد عدی کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں، ان نعمان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میسان کا والی بنایا، انہوں نے یہ مشہور اشعار کہے:

''محبوبہ کو یہ بات کون سنائے گا کہ اس کا شوہر میسان میں شیشوں کے پیالوں اور حنتم کے برتنوں میں شراب پیتا ہے، جب چاہتا ہے، بستی کے کسان اسے گانا سناتے ہیں، جھانج والی ہر اونچی جگہ پر بلند آواز سے گاتی ہیں، اگر تم دونوں میرے شرابؔ کے ساتھی ہو تو بڑے جام سے مجھے پلاؤ چھوٹے ٹوٹے ہوئے جام سے مجھے نہ پلانا، شاید امیر المومنین کو ہمارا ٹوٹے ہوئے محل میں مل بیٹھ کر شراب پینا برا لگے''۔

---

[1] استیعاب (۲٦٤۷)، تجرید (۱۰۸/۲) [*] استیعاب (٦٤/۳) [*] الکامل (۱۸٤/۱)

[*] اسد الغابۃ (٥۲٤۸)، استیعاب (۲٦٤۹)، تجرید (۱۰۸/۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو ان کی طرف لکھا: مجھے تمہارے شعر پہنچے ہیں، اللہ کی قسم! تم نے میرے ساتھ برا کیا ہے، پھر انہیں معزول کر دیا۔ جب آئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! ایسا کچھ بھی نہیں، یہ صرف شعر کی لفاظی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں سچا سمجھتا ہوں، لیکن اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنی طرف سے والی نہیں بناؤں گا۔

حضرت زبیر بن بکار نے بحوالہ اپنے چچا مصعب فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نعیم بن نحام کو اس کی بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے کہا: میں اپنے گوشت کو ایسی حالت میں نہیں چھوڑوں گا، جس کو پھینک دیا جائے۔ میرا ایک ناتواں بھتیجا ہے، اسے کوئی بھی نکاح کے لیے اپنی بیٹی نہیں دیتا۔ اس کی والدہ عاتکہ بنت حذیفہ بن غانم کی خواہش حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کی تھی، نعیم نے نعمان بن عدی سے اس کا نکاح کر دیا، وہ یتیم اور اس کی پرورش میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں سے ان کی اولاد کے بارے میں مشورہ لو''۔ [1] نعیم نے کہا: وہ اس وجہ سے چاہتی تھی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مال دیا تھا، وہ اسے میرے مال میں سے مل جائے گا۔

۸۷۵۱ نعمان بن عَصَر [2]

بن ربیع بن حارث بن اُدیم بن امیہ بلوی، بنو معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف کے حلیف ہیں، انصاری ہیں، ابن اسحاق [3] نے بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بنو معاویہ میں سے نعمان بلوی ان کے حلیف ہیں، ابن عقبہ، ابو معشر وغیرہ نے ان کے والد کا نام لیا ہے۔

اس کے لکھنے میں اختلاف ہے، اکثر کا قول ہے: دو زبر کے ساتھ ہے۔ واقدی کا قول ہے: زیر اور سکون کے ساتھ، ابن ماکولا [4] کا قول ہے: مرتدین سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے، انہیں طلیحہ بن خویلد اسدی نے شہید کیا۔

۸۷۵۲ نعمان بن عمرو [5] بن انسان

ابن خُلدہ بن عمرو بن اُمیہ بن عامر بن بیاضہ انصاری، اُحد میں شریک ہوئے، ان کے پاس مسلمانوں کا جھنڈا تھا، یہ ابن کلبی کا قول ہے: اسے رشاطی نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابن عبدالبر اور ابن فتحون نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۸۷۵۳ نعمان بن عمرو [6] بن رفاعہ

بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار انصاری، ابن اسحاق [7] نے بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن درید کی کتاب الاشتقاق میں ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے۔ لیکن تصغیر میں ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے، لیکن تصغیر کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نعیمان بن عمرو، ان کا نسب بیان نہیں کیا، تو بعض کو گمان ہوا کہ وہ نعیمان مزاح کرنے والے ہیں، ایسا نہیں جیسا کہ ان کے سوانح میں آئے گا۔

---

[1] السیرۃ النبویۃ (۲۶۰/۱) اسد الغابہ (۲۳۹/٤) [2] السیرۃ النبویۃ (۲٦۱/۲)

[3] السیرۃ النبویۃ (۲۵۲/۲) [4] (۲٦۵/۲) الاکمال (۱۷۲/۲) [5] تجرید (۱۰۸/۲)

[6] استیعاب (۲٦۵۱) [7] السیرۃ النبویۃ (۲٦۱/۲)

۸۷۵۴ نعمان بن عمرو[1] بن عمیر

یمانی، ابن عساکر نے مبہمات التعریف والاعلام کے ذیل میں مسعود، ابن عبدیالیل، اولاد عمرو بن عمیر بن عوف ثقفی وغیرہ کے ساتھ ان کا ذکر اس آیت مبارکہ کے شانِ نزول میں کیا ہے: ﴿اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو﴾۔ تفسیر سنید کی طرف اس کی نسبت کی ہے، کہ انہوں نے ان کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ ہلال نامی شخص کے آخر میں اس کا کچھ قصہ آئے گا، اسی طرح مسعود بن عمرو کے سوانح میں اس میں سے کچھ گزر چکا ہے۔

۸۷۵۵ نعمان بن عمرو بن مقرّن

بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق جریر بحوالہ نعمان بن عمرو بن مقرّن ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے''۔[2] اسے ابن شاہین نے بطریق زیاد بکائی بحوالہ نعمان بن مقرن نقل کیا ہے، پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

ابن شاہین نے بطریق یحیٰی بن عطیہ بحوالہ عمرو بن نعمان بن مقرن نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مزینہ سے کچھ لوگ آئے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فقر کا اظہار کیا کہ ان کے پاس اموال نہیں، جس کی زکوٰۃ ادا کریں۔ حضرت نعمان بن مقرن اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿دیہاتیوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں...﴾ (الآیۃ)[3] عمرو بن نعمان ان کے چچا زاد ہیں جن کے حالات ذکر کئے جا رہے ہیں، بعض کا قول ہے: یہ نام غلطی سے راوی سے بدل گیا، بعض کا قول ہے: نعمان کی یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل ہے۔

۸۷۵۶ النعمان بن عوف

بن نعمان شیبانی، سیف نے فتوح میں ان کا ذکر کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس قیدیوں کا خمس لائے، مثنیٰ ابن حارثہ نے انہیں فتح عراق میں لشکر کے ایک حصے کا امیر بنایا۔ طبری[4] نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ پہلے گزر چکا ہے کہ فتوح کے زمانے میں وہ صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کو امیر بناتے تھے۔

۸۷۵۷ نعمان بن ابی فاطمہ أنصاری

ابن سکن اور طبری نے بطریق ابو اسماعیل قنّاد بحوالہ نعمان بن ابی فاطمہ ذکر کیا ہے کہ انہوں نے سیاہ آنکھوں والا، سینگ دار دُنبہ خریدا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا: ''گویا یہ وہی دنبہ ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا''۔[5] انصار میں سے ایک شخص نے ایسا ہی دنبہ خریدنا چاہا، پھر اسے خرید کے ذبح کیا۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۲۵۰) [2] بخاری (۴۸) ترمذی (۵۲) (۱۹۸۳)

[3] سورۃ التوبۃ الآیۃ (۹۹) [4] طبری فی تاریخہ (۳/۳۸۲)

[5] مصنف عبدالرزاق (۴/۸۱۳۱) مجمع الزوائد (۴/۲۳) جامع المسانید والسنن (۱۲/۱۹۸)

اسے رزاق نے بحوالہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت نعمان بن ابی فطیمہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے سیاہ دنبہ لے کر گزرے..... (الحدیث) جنہوں نے اسے خریدا ان کا نام معاذ بن عفراء ہے۔

۸۷۵۸ نعمان بن قوقل ✿[1]

بن اُصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عمرو بن عوف، موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحاق ✿[2] نے اُحد میں شہید ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، بدر میں شریک ہوئے۔

ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق خالد بن مالک جعدی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کی کتاب میں لکھا پایا کہ نعمان بن قوقل انصاری نے کہا: اے رب! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے میں جنت کی زمین کے سبزہ زار پر پھر رہا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے جنت میں پھرتے دیکھا، ان کے ساتھ کوئی لنگڑاہٹ نہیں تھی''۔ ابن قانع، ابن مندہ نے بطریق ابواسحاق فزاری، بحوالہ ابوثابت بن شداد بن اوس نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت عمرو بن جموح کے لیے مروی ہے۔ مسلم ✿[3] نے بطریق شیبان بن عبدالرحمٰن بحوالہ جابر اسی طرح کی حدیث اس سے پہلے مروی ہے، اس کا متن یہ ہے، نبی کریم ﷺ کے پاس نعمان بن قوقل آئے اور کہا: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے؟ جب میں فرض نماز پڑھوں، اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھوں، اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!''

ابوحمزہ نے بحوالہ اُعمش ان کی پیروی کی ہے، اسے ابن مندہ نے نقل کیا ہے، اسے ایک اور طریق سے بحوالہ ابوحمزہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ابوسعید، اسے طبرانی نے مسند نعمان بن قوقل میں بطریق جابر بن نوح بحوالہ اعمش نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ابوصالح، انہوں نے نعمان سے نقل کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے..... پھر اسی طرح ذکر کیا، وہ مرسل حدیث ہے، شاید ابوصالح نے نعمان کا قصہ بیان کیا ہے، ان سے روایت کرنے کا ارادہ نہیں کیا، ان کے حوالے سے روایت، بحوالہ جابر مروی ہے۔

اسے عبداللہ بن عبدالقدوس نے بحوالہ اُعمش نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ابوصالح، ابوسفیان، انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے کہ نعمان نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، اسے یزید بن جعدبہ نے بحوالہ ابوزبیر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ جابر مجھے نعمان نے بتایا، اسے ابن قانع اور ابن مندہ نے اپنے طریق سے اور ابن جعدبہ نے نقل کیا ہے، بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں ان کا ذکر ہے۔ اسے بطریق عنبسہ بن سعید ان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں فتح خیبر کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، میں نے کہا: یارسول اللہ! میرے لیے حصہ مقرر کیجئے، تو ابان بن سعید بن العاص نے کہا: اسے نہ دیجئے، میں نے کہا: یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔ بعض کا قول ہے: قوقل لقب ہے۔ ان کا نام ثعلبہ یا مالک بن ثعلبہ ہے۔ ابوعمر نے نعمان بن قوقل اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ میں فرق کیا ہے۔ ابن اثیر ✿[4] نے ان کا تعاقب کیا ہے۔

✿[1] تجرید (۱۰۹/۲) ✿[2] السیرۃ النبویہ (۲۵۴/۲) ✿[3] مسلم (۱۱۰) ✿[4] اسد الغابہ (۳۸/۵)

۸۷۵۹ نعمان بن قوقل ❶

دوسرے ہیں۔ ابوحاتم ❷ نے ان کے درمیان اور ان سے پہلے والے میں فرق کیا ہے، اس میں فرماتے ہیں: وہ کوفہ میں فروکش ہوئے، ان سے بلال بن یحییٰ نے روایت کی ہے، اسے بخاری ❸ نے بطریق حبیب بن سلیم بحوالہ نعمان بن قوقل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں قرآن میں سے جو یاد کرتا ہوں، مجھے بھول جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب اتاری، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی اور نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن قوقل! آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے، اس کے لیے وہی ہے جو اس نے کیا''۔

طبرانی نے پہلے والے سوانح میں بطریق منصور بن ابی اسود، بحوالہ جابر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نعمان بن قوقل جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دو مختصر رکعتیں میری ہیں، ابن شاہین نے بطریق ہدبہ بن منہال، بحوالہ اعمش اسی طرح نقل کیا ہے۔

میرے نزدیک وہ اس کے زیادہ لائق ہیں۔

۸۷۶۰ نعمان بن قیس حضرمی ❹

ابن عبدالبر ❺ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ابن مندہ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا اور آپ ﷺ سے روایت کیا۔ بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے: عبیداللہ بن ایاد بن لقیط نے بحوالہ شرحبیل، عن ابیہ، عنہ نقل کیا ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں قرآن پاک ختم کر لیا تھا، ابوحاتم کا قول ہے: ان کی حدیث مرسل ہے۔

۸۷۶۱ نعمان بن مالک ❻

بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن عثمان بن عمرو بن عوف بن خزرج، ابوعمر ❼ کا قول ہے: بدر میں شریک ہوئے، اُحد میں بھی حاضر تھے اور واقدی کے قول کے مطابق اسی غزوے میں شہید ہوئے۔ رہے ابن قداح تو فرماتے ہیں: وہ صحابی جو بدر میں شریک تھے۔ اور اُحد میں شہید ہوئے، وہ نعمان اعرج ہیں، سدی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت نعمان بن مالک نے اُحد کی طرف نکلتے وقت فرمایا: اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ! میں جنت میں ضرور داخل ہوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس چیز کے ساتھ''۔ انہوں نے کہا: اس لیے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور میں لڑائی سے نہیں بھاگتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا''۔ اس دن وہ شہید ہوگئے۔

ابن اثیر ❽ نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ نعمان اعرج۔ ابن قوقل ہیں، مالک بن ثعلبہ کا لقب قوقل تھا، جو ابوعمر نے کہا اس کا

---

❶ اسد الغابہ (٥٢٥٤) استیعاب (٢٦٥٢) ❷ جرح والتعدیل (٤٤٤/٨)

❸ تاریخ کبیر (٧٦/٤) ❹ اسد الغابہ (٥٢٥٥) استیعاب (٢٦٥٣) تجرید (١١٠/٢)

❺ استیعاب (٦٧/٣) ❻ اسد الغابہ (٥٢٥٧) الاستیعاب (٢٦٥٤) تجرید (١١٠/٢)

❼ استیعاب (٦٧/٣) ❽ اسد الغابہ (٣٩/٥)

احتمال ہے، بخاری نے نعمان بن قوقل کا عنوان قائم کیا ہے، پھر فرمایا: نعمان بن مالک، ان کی کوئی حدیث نقل کی، واقدی [1] نے ذکر کیا ہے کہ نعمان بن مالک حضرت عمرو بن جموح کے ساتھ اُحد میں ٹھہرے تھے۔

۸۷۶۲ نعمان بن مقرن [2]

بن عائذ مزنی، سوید اور ان کے بھائیوں کے بھائی ہیں، فتوح عراق میں نعمان کا بہت زیادہ ذکر ہے، یہ وہی ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قادسیہ کی فتح کی خوشخبری لے کر آئے، یہ وہی ہیں، جنہوں نے اصبہان فتح کیا، نہاوند میں شہید ہوئے، ان کا بخاری [3] میں مختصر قصہ ہے۔ اسماعیلی نے طویل قصہ نقل کیا ہے، اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ [4] نے بطریق سالم بن ابی جعد، بحوالہ نعمان بن مُقرن نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزینہ کے چار سو (۴۰۰) افراد کے ساتھ آئے، اس کے رجال ثقہ ہیں، لیکن روایت منقطع ہے، حضرت نعمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے، انہوں نے سالم کا زمانہ نہیں پایا۔

ان سے ان کے بیٹے معاویہ، مسلم بن ہیضم، جبیر بن حیہ وغیرہ نے روایت کی، ابن عبدالبر [5] کا قول ہے: بصرہ میں فروکش ہوئے، پھر کوفہ آ گئے، فتح مکہ کے دن ان کے پاس مزینہ کا جھنڈا تھا، ان کی وفات ۲۱ھ میں ہوئی، یہ ابن سعد نے ذکر کیا ہے۔

۸۷۶۳ نعمان بن مُقَرِّن

نعمان بن عمرو بن مقرن میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۷۶۴ نعمان بن مُوَرِّق همدانی [6]

رشاطی نے اَنساب میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: سردار اور شریف ہیں، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آنے کی سعادت حاصل ہے۔ ابن امین نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۷۶۵ نعمان بن ناقد انصاری

عبید بن نافذ کے بھائی ہیں، ابن شاہین نے بحوالہ ابن ابی داؤد ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں، ان کے اقوال میں سے یہ نقل کیا ہے۔ بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونا حرام ہے۔

۸۷۶۶ نعمان بن نُضَیلہ انصاری

دعبل بن علی نے طبقات الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں والی بنایا انہوں نے شراب پی اور یہ اشعار کہے: ع

"محبوبہ کو میری طرف سے کون بتائے گا کہ اس کا شوہر میسان میں شیشے اور حنتم کے برتنوں میں شراب پیتا ہے،
شاید امیر المومنین کو یہ بات بری لگے کہ ہم ٹوٹے ہوئے محل میں مل بیٹھ کر شراب پی رہے ہیں"۔

---

[1] مغازی (۱۵۱) [2] اسد الغابہ (۵۲٦۱) استیعاب (۲٦۵۵) [3] تاریخ کبیر (۷۵/٤)
[4] مسند احمد (٤٤٤/۵) [5] استیعاب (٦۷/۳) [6] تجرید (۱۱۰/۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! اور اسے معزول کر دیا۔

میں کہتا ہوں: یہ شعر کسی اور کے ہیں، اسے درست کر لیا جائے۔

۸۷۶۷ نعمان بن ہلال مُزنی

محمد بن فضیل کی کتاب الزھد میں ان کا ذکر ہے، فرماتے ہیں: ہم سے حُصَین نے بحوالہ نعمان بن ہلال مزنی ذکر کیا، فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزینہ کے چار سو (۴۰۰) افراد کے ساتھ آئے..... (الحدیث)

یہ نعمان بن مُقرّن کے بارے میں معروف ہے، جیسا کہ ان کے سوانح میں مَیں نے تنبیہ کر دی ہے۔

۸۷۶۸ نعمان بن یزید [1]

بن شُرحبیل بن امرئ القیس بن عمرو بن حُجر کِندی۔ اَشعث بن قیس کے ماموں ہیں۔ ابن کلبی کا قول ہے: انہیں وفد میں آنے کی سعادت حاصل ہے، اسی طرح طبری نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کا لقب اِذ العرف تھا۔ ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ان کے دادا کا لقب امرئ القیس تھا۔

۸۷۶۹ النُّعَیت خُزاعی

شاعر ہیں، ان کا نام اسد ہے، بعض کا قول ہے: اسید، ان کا لقب نعیت ہے، وہ ابن یعمر بن وُہیب بن اُصرم بن عبداللہ بن قُمَیر بن حُبشیہ ابن سلول بن کعب سلولی ہیں۔

ابو بشر آمدی [2] نے اور مرزُبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کے وہ اشعار نقل کیے ہیں جو انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر کہے تھے، جس میں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ذکر کیا ہے کہ مکہ میں خزاعہ کا فرد نائب ہوگا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے روانہ ہونے لگے: ان میں سے یہ اشعار ہیں: ع

"ہم نے بڑے لشکر میں مسلمانوں کے پیچھے قدم اٹھائے، جو ہمارے لشکر سے مضبوط اور نیزوں والے تھے،

جنگ کے لاپرواہ عمدہ گھوڑے پر جب شور و شغب اور گرد و غبار کا دِن تھا"۔

میں نے اسے مؤتلف میں خطیب کی تحریر سے نقل کیا ہے اور ترجیح دی ہے کہ اُسید الف کے زبر کے ساتھ ہے۔

۸۷۷۰ نعیم بن اُثاثہ

بن عبدالمطلب قرشی، اموی نے مغازی میں ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے، جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں سے زمین کا ٹکڑا دیا، فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعمان کو زمین کا ٹکڑا اور ان کے بھائی ہند کو تیس (۳۰) وسق دیئے، ان کے بھائی مسطح کو پچاس (۵۰) وسق دیئے۔

---

[1] تجرید (۱۱۰/۲) [2] الآمدی (۷۳۰)

۸۷۷۱ نُعیم بن أوس داری

تمیم کے بھائی ہیں، ابوعمر ✿ کا قول ہے، بعض نے کہا: وہ اپنے بھائی کے ساتھ وفد میں آئے، ابن مندہ کا قول ہے: حدیث میں ان کا ذکر ہے، واقدی نے مغازی میں بطریق عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اسے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: داریّین کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی تبوک سے واپسی پر آیا، وہ دس افراد تھے، ہانیؑ بن حبیب، فاکہ بن نعمان، جبلہ بن مالک، عروہ بن مالک، قیس بن مالک اور ان کے بھائی مُرّہ، ابوہند اور ان کے بھائی طیب، تمیم بن اُوس اور ان کے بھائی نُعیم، یزید بن قیس، نبی کریم ﷺ نے طیب کا نام عبداللہ رکھا اور عروہ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ دوسرے طریق سے طیب میں اس کا ذکر گزر چکا ہے اور ان کے سوانح میں ہانیؑ کی حدیث آئے گی۔

۸۷۷۲ نعیم بن اوس رہاوی

بعض کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۸۷۷۳ نعیم بن بدر تمیمی ✿

عطارد کے سوانح میں ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا جو بنوتمیم کے وفد میں آئے، ابن حبیب نے بحوالہ ابن کلبی ان کا ذکر کیا ہے، اُموی نے بحوالہ ابن اسحاق ✿ ان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح سدی نے اپنی تفسیر میں بحوالہ ابومالک، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۂ حجرات کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ قیس بن عاصم کے سوانح کے آخر میں ان کا ذکر ہے۔ ابوموسیٰ کا قول ہے: میرا خیال ہے وہ عیینہ بن بدر ہیں۔ انہوں نے اس بات کو ردّ کیا ہے کہ وہ عیینہ فزاری ہیں، وہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں، وہ عیینہ بن حصن بن حُذیفہ بن بدر ہیں، وہ بنوتمیم کے وفد سے پہلے اسلام لائے، بلکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں تمیم میں سے اسریہ کے ساتھ ابن العنبر کی طرف بھیجا، انہوں نے ان پر غارت گری کی، یہ ان کے وفد کے آنے کے سبب تھا۔ واللہ اعلم

۸۷۷۴ نُعیم بن حمار

بعض کا قول ہے: ابن خمار، بعض نے کہا: ابن ہمار، ان کا ذکر آئے گا۔

۸۷۷۵ نُعیم بن حیّان تجیبی ✿

انہیں وفد کے ساتھ آنے کی سعادت حاصل ہے، ابن ماکولا نے بحوالہ حضرمی ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۷۷۶ نعیم بن زید ✿

بعض کا قول ہے: ابن یزید تمیمی، حُتات بن عمرو کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، ابوعمر ✿ نے حتات کے سوانح میں ان

✿ استیعاب (۷۳۰) ✿ اسد الغابہ (۵۲٦٤) ✿ السیرۃ النبویۃ (۱۵۷/٤) ✿ تجرید (۱۱۰/۲)

✿ اسد الغابہ (۵۲٦۷) تجرید (۱۱۱/۲) ✿ السیرۃ النبویۃ (۱۵۸/٤)

کا ذکر کیا ہے اور ان کا علیحدہ سے ذکر نہیں کیا، ان کے والد کا نام یزید بتایا ہے۔

۸۷۷۷ نعیم بن سعید تمیمی

ابن سعد نے نبی کریم ﷺ کے پاس بنو تمیم میں سے آنے والے لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۷۷۸ نُعیم بن سلام ❶

بعض کا قول ہے: ابن سلامہ سلمی، ایک حدیث میں ان کا ذکر ہے، جسے بزار ❷ نے بطریق زید بن حباب بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، عمر، معاذ، ابن مسعود اور نعیم بن سلام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے جب کسی بھیجی گئی مہم کا قاصد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! میں نے نعمان سے زیادہ جلد لوٹنے والا کسی کو نہیں دیکھا، اور ان لوگوں سے زیادہ غنیمت لانے والا کسی کو نہیں پایا، فرماتے ہیں: ''اے ابوبکر! کیا میں تمہیں سب سے جلد لوٹنے والی اور بہت زیادہ غنیمت والی شے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کیا''۔ ❸ ہمیں یہ روایت ابن مندہ کی کتاب المعرفۃ میں عالی سند سے ملی ہے۔ اسے ابوعبید نے جو سلیمان بن عبدالملک کے دربان ہیں، انہوں نے بحوالہ نعیم بن سلامہ نقل کیا ہے، جو بنو سلیم کے ایک شخص ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں۔

۸۷۷۹ نعیم بن عبداللہ ❹

بن اسید بن عبد بن عوف بن عویج بن عدی بن کعب قرشی عدوی نحام کے نام سے مشہور ہیں، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے نعیم کی آواز سنی''۔ ❺ ابن قتیبہ نے الغریب میں بطریق عبدالرحمٰن بن ابی سعید بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سریہ زید بن حارثہ میں نکلے، جس میں بنو فزارہ پر حملہ کیا تھا، ہم خوشبو لگائے ہوئے آئے، نعیم بن نحام عدوی نے اس دن شدید قتال کیا، نحمۃ کھانسی کے بعد کی آواز ہوتی ہے۔

خلیفہ کا قول ہے: ان کی والدہ فاختہ بنت حرب بن عبد شمس ہیں، وہ بھی عدویہ ہیں، عمرو کے قبیلے سے ہیں۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، مصعب زبیری کا قول ہے: ان کا اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے کا ہے، لیکن انہوں نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت نہیں کی۔ یہ اس لیے کہ وہ بنو عدی کی بیواؤں اور یتیموں پر خرچ کرتے تھے، جب انہوں نے ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو ان کی قوم نے کہا: جس دین کو چاہو اختیار کرو اور یہیں رہو، جاہلیت میں بیت بنو عدی ان کا گھر تھا، یہاں تک کہ بنی رزاح میں اسلام کے دور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہوگیا۔

زبیر کا قول ہے: انہوں نے ذکر کیا کہ جب وہ مدینہ میں آئے تو ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے نعیم! تمہاری قوم

---

❶ اسد الغابہ (٥٢٦٨) تجرید (١١١/٢) ❷ مسند بزار (٢١١٢/٢)

❸ مجمع الزوائد (١٠٧/١٠) ❹ اسد الغابہ (٥٢٦٩) استیعاب (٢٦٥٧) تجرید (١١١/٢)

❺ جامع المسانید والسنن (٢٠٤/١٢) طبقات الکبریٰ (١٠٢/٤)

میری قوم سے بہتر ہے"۔ انہوں نے کہا: بلکہ یا رسول اللہ! آپ کی قوم بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میری قوم نے مجھے نکالا اور تمہاری قوم نے تمہیں ٹھہرایا"۔ نعیم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی قوم نے ہجرت کے لیے آپ کو نکالا اور میری قوم نے مجھے اس سے روکا۔ [1] واقدی [2] کا قول ہے: مجھ سے یعقوب بن عمرو نے بحوالہ ابوبکر بن ابوجہم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نعیم دس (۱۰) سال بعد اسلام لائے، وہ اپنا مسلمان ہونا چھپاتے تھے۔ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے: اڑتیس (۳۸) آدمیوں کے بعد اسلام لائے۔ احمد [3] نے بطریق محمد بن یحییٰ بن حبان، بحوالہ نعیم بن نحام نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: صبح کی اذان ہوئی اور میں ایک ٹھنڈے دِن اپنی زوجہ کی چادر میں تھا، میں نے کہا: کاش! اذان دینے والا کہے، جو گھر میں پڑھ لے اس پر کوئی حرج نہیں، [4] تو اس نے یہی کہا، اسے بطریق اسماعیل بن عیاش، بحوالہ یحییٰ بن سعید ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، اسماعیل کی روایت بحوالہ مدنیین ضعیف ہے، ابراہیم بن طہمان، سلیمان بن بلال نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ان دونوں نے بحوالہ نعیم نقل کیا ہے، اسی طرح اَوزاعی نے بحوالہ یحییٰ بن سعید نقل کیا ہے، اسے ابن قانع نے نقل کیا ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے بھی بطریق یعمر، بحوالہ عبیداللہ بن عمر، انہوں نے ایک شیخ سے جنہوں نے نعیم سے سنا۔

ابن قانع نے بطریق عمر بن نافع، بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نعیم بن نحام نے کہا وہ بنوعدی بن کعب سے تھے، میں نے نبی کریم ﷺ کے مؤذن کو ایک ٹھنڈی صبح کہتے ہوئے سنا، میں لیٹا ہوا تھا، میں نے کہا: کاش! وہ یہ کہے: جس نے گھر میں نماز پڑھ لی، اس پر کوئی حرج نہیں، فرماتے ہیں: مؤذن نے کہا: جس نے گھر میں نماز پڑھ لی اس پر کوئی حرج نہیں۔ [5] حرف صاد میں صالح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، وہ نعیم کا نام ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں بحوالہ زہری رحمہ اللہ نقل کیا ہے کہ حضرت نعیم خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں اجنادین میں شہید ہوئے، اسی طرح ابن اسحاق، مصعب زبیری، ابواسود، عروہ اور سیف نے فتوح میں اور ابوسلیمان بن زبر نے نقل کیا ہے، واقدی کا قول ہے: اجنادین کی لڑائی یرموک سے پہلے ۱۵ھ میں ہوئی، ابن برقی کا قول ہے: بعض اہل نسب کہتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں مؤتہ کے دِن شہید ہوئے، اسی طرح ابن کلبی رحمہ اللہ کا قول ہے: رہا جو عمر بن شبہ نے اخبارِ مدینہ میں بحوالہ ابوعبید مدنی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مروان نے نحام سے اس کا گھر تین لاکھ درہم میں خرید کر اسے اپنے گھر میں شامل کر لیا، وہ اس پر محمول ہے کہ اس سے مراد ابراہیم بن نعیم ہیں جن کا تذکرہ ہے، انہیں نحام بھی کہا جاتا تھا۔

۸۷۸۰ نعیم بن عمرو

بن مالک جذامی، مخرابہ کے والد ہیں، عسکری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہیں وفد میں آنے کی سعادت حاصل ہے۔

۸۷۸۱ نعیم بن قعنب [1]

بن عتاب بن حارث بن عمرو بن ہمام بن ریاح بن یربوع: ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابن خزیمہ نے

---

[1] جامع المسانید والسنن (۲۰٤/۱۲) [2] مغازی (۹۷۳) [3] مسند احمد (۱۷۹۵٦)
[4] مختصر تاریخ دمشق (۱۷٥/۲٦) [5] مستدرک حاکم (۲٥۹/۳) الآحاد والمثانی (٦٤/۲)
[1] اسد الغابہ (٥۲۷۲)

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اور ابن قانع نے بطریق حُمران بن نعیم بن قعنب، بحوالہ اپنے والد نعیم بن قعنب نقل کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی اور اپنے گھر والوں کی زکوٰۃ لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت اچھی لگی، آپ ﷺ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ✿ ابن حبان نے ثقات میں نعیم بن قعنب ریاحی کا ذکر کیا ہے، انہوں نے ابوذر سے روایت کیا ہے، ان سے ابوعلاء بن شخیر نے روایت کیا ہے۔ یہ روایت نسائی کے ہاں ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: میں ابوذر سے ملا، میں نے ان سے کہا: میں جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتا تھا، کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ حالتِ شرک میں ہوا، اللہ تعالیٰ وہ معاف کر دے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہی ہیں۔ ابن ماکولا ✿ نے اسود شاعر کے سوانح میں لکھا ہے: وہ شریف اور عزت والے تھے، انہوں نے حجاج کے زمانے میں ان کا قصہ ذکر کیا ہے، وہ ابن قرہ بن نعیم ہیں جن کا ذکر ہو رہا ہے۔

٨٤٨٢ نعیم بن مسعود ✿

بن عامر بن اُنیف بن ثعلبہ بن قنفذ بن حلاوہ بن سبیع بن بکر بن اُشجع، ان کی کنیت ابوسلمہ اُشجعی ہے، مشہور صحابی ہیں، بخاری میں ان کا ذکر ہے، خندق کی راتوں میں اسلام لائے، یہ وہی ہیں جنہوں نے دو قبیلوں قریظہ اور غطفان کے درمیان غزوہ خندق میں اختلاف ڈالا تھا، انہوں نے ایک دوسرے کی مخالفت کی اور مدینہ سے چلے گئے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، ان سے ان کے دونوں بیٹوں سلمہ اور زینب نے روایت کی، احمد وغیرہ کے ہاں ان کی حدیث بطریق ابن اسحاق مروی ہے کہ مجھ سے سعد بن طارق نے بحوالہ سلمہ بن نعیم بن مسعود اُشجعی بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسیلمہ کے دونوں قاصدوں سے کہتے ہوئے سنا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا''۔ ✿

حضرت نعیم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آغاز میں آپ کے بصرہ آنے سے پہلے واقعہ جمل میں شہید ہوئے، بعض کا قول ہے: خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم!

٨٤٨٣ نعیم بن مسعود دُھمانی

ابن دُرَید نے ان کا ذکر کیا ہے، انہیں وفد کے ساتھ آنے کی سعادت حاصل ہے۔ رشاطی کا قول ہے: نعیم اشجعی کے نسب میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کا نام دھمان ہو، یعنی وہ اس کے علاوہ ہیں۔

٨٤٨٤ نعیم بن مسعود

دوسرے صحابی ہیں۔ انہوں نے ان کا ذکر نہیں کیا، مراسیل ابوداؤد ✿ میں ان کا ذکر ہے، انہوں نے بطریق خلف بن خلیفہ بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے کہ انہیں یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی کریم ﷺ نے نعیم بن مسعود کو قبر میں رکھا اور اپنے منہ سے کپڑے کا بندھن کھولا۔ اسے بیہقی نے دوسرے طریق سے، بحوالہ خلف نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: میرا خیال ہے کہ میں

✿ جامع المسانید والسنن (۲۰۶/۱۲) اسد الغابہ (۲۴۷/٤) ✿ الإکمال (۲۰۵/۱) ✿ الاستیعاب (۲٦٥٨)

✿ مسند احمد (٤٨٧/۳) جامع المسانید والسنن (۲۰۷/۱۲) الکامل فی التاریخ (۱۲۱۲) (۱۲٦) الاستیعاب (۷۰/۳)

✿ مراسیل ابوداؤد (۳۷۹)

نے اسے ان کے مولیٰ سے سنا ہے اور ان کے مولیٰ معقل بن یسار ہیں۔

میں کہتا ہوں: مجھے یہ روایت عالی سند سے جزء طلحہ بن صقر میں ملی ہے، یہ اشجعی کے علاوہ کوئی اور ہیں اور اشجعی نبی کریم ﷺ کے بعد زندہ رہے۔

۸۷۸۵ نعیم بن مُقرّن مزنی ✿

نعمان کے بھائی ہیں، ابوعمر کا قول ہے: ✿ وہ اور ان کے بھائی جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں، یہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے بھائی کو جب وہ نہاوند میں شہید ہوئے امیر بنایا اور جھنڈا لے لیا اور اسے حذیفہ کے سپرد کر دیا، پھر فارس کی فتح ان کے ہاتھ پر ہوئی۔

۸۷۸۶ نعیم بن هزّال أسلمی ✿

ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، ابوداوٗد ✿ اور حاکم نے اپنی حدیث نقل کی ہے، ابن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، پھر فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل نہیں، ان کے والد صحابی ہیں، ابن عبدالبر ✿ نے اسے درست کہا ہے۔ ہزال کے سوانح میں ان کی حدیث کی سند میں اختلاف کا بیان آئے گا۔

۸۷۸۷ نعیم بن هَمّار ✿

بعض کا قول ہے: ابن ہبار، بعض نے کہا: ابن ھدّار، ایک قول ہے: ابن حمار، بقول بعض: ابن خمّار، ہمار زیادہ صحیح ہے۔

۸۷۸۸ نعیم بیاضی

ابن فتحون نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عتاب بحوالہ ابوالیسر، محمد بن نعیم بن محمد بن عبداللہ بن عمار بن نعیم بیاضی صاحب رسول اللہ ﷺ نقل کیا ہے، پھر حدیث ذکر کی، خطیب نے اپنی تاریخ میں مذکورہ محمد بن نعیم کا ذکر کیا ہے اور یہ کہ نعیم کے والد عمران کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۸۷۸۹ نعیم غفاری

ابوذر کے چچا زاد ہیں، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ یونس بن بکیر نے زیادات مغازی میں ان کا ذکر کیا ہے اور اسے حاکم نے بطریق یونس بحوالہ عبداللہ بن بُریدہ، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوذر، نعیم جو ابوذر کے چچا زاد ہیں چلے اور میں ان کے ساتھ تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کو تلاش کر رہے تھے، آپ ﷺ پہاڑ میں چھپے ہوئے تھے، ان سے ابوذر نے کہا: یا محمد! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ جو آپ کہتے ہیں ہم سنیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں''۔ تو ابوذر اور ان کے ساتھی ایمان لے آئے۔

✿ استیعاب (۲۶۵۹) تجرید (۱۱۱/۲) ✿ استیعاب (۷۱/۳) ✿ استیعاب (۲۶۶۰) تجرید (۱۱۱/۲)

✿ ابوداؤد (٤٤١٩) ✿ استیعاب (۷۱/۳) ✿ استیعاب (۲۶۶۱)

۸۷۹۰ نعیمان ابن رفاعہ، بعد والے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۷۹۱ نُعیمان بن عمرو ✿

بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انصاری، ابن ابی حاتم کے ہاں نُعیمان بن رفاعہ مذکور ہے۔ بنو تمیم بن مالک بن نجار سے ہیں، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وفات پائی۔

میں کہتا ہوں: اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں، غنم بن مالک نے لفظی غلطی کی ہے، انہوں نے کہا: تمیم بن مالک، ابن کلبی کا قول ہے: ان کی والدہ فطیمہ کاہنہ تھی، مسند محمد بن ہارون رویانی میں ہے: ہم سے خالد بن یوسف نے بحوالہ عمر بن ابوسلمہ، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف چار (۴) بیویاں چھوڑ کر وفات پا گئے، جن میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط، اور نعیمان کی بہن ہیں۔

میں کہتا ہوں: مجھے معلوم نہیں یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں۔ بخاریؒ، ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، موسیٰ بن عقبہ نے بحوالہ ابن شہاب زہری اور ابواسود نے بحوالہ عروہ وغیرہ بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاق ✿ نے ذکر کیا ہے، وہ عقبہ ثانیہ میں شریک تھے، ابن سعد کا قول ہے: بدر اور اُحد، خندق اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں بطریق وہیب، بحوالہ عقبہ بن حارث نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نعیمان یا ابن نعیمان لائے گئے، اس میں شک ہے، اور راجح یہ ہے کہ وہ بلاشبہ نعیمان ہیں۔ احمد کے الفاظ ہیں: میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے انہیں مارا، اس میں ہے: نعیمان لائے گئے اس میں شک نہیں ہے اور اسے شک کے ساتھ نقل کیا ہے، محمد بن سعد بطریق معمر، بحوالہ زید بن اسلم مرسل نقل کیا ہے۔

ابن عبدالبر کا قول ہے: اس قصہ والے ابن نعیمان ہیں، اس میں تردد ہے، مروان بن قیس سلمی کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ یہ نعیمان کا قصہ ہے، اسی طرح حضرت زبیر بن بکار نے کتاب الفکاہہ والمزاح میں بطریق ابوطوالہ بحوالہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مدینہ میں نعیمان نامی ایک شخص تھا جو شراب پی لیتا تھا، پھر اسی طرح ذکر کیا، اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اسے کہا: تم پر اللہ کی لعنت ہو، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: ''ایسا نہ کہو، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے''۔ ✿ میں نے فتح الباری میں ذکر کر دیا ہے کہ عمیر نے یہ کہا تھا، لیکن انہوں نے عبداللہ کو کہا تھا جن کا لقب ''حمار'' تھا، اس سے اس قول کو تقویت ملتی ہے جس نے کہا کہ وہ ابن نعیمان ہیں، یہ واقعہ نعمان اور ان کے بیٹے کا ہوگا، جس نے ان کے والد کا کہا اس نے ظلم کیا۔

زبیر کا قول ہے: مدینہ میں جب کوئی نیا پھل آتا تو وہ خریدتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے اور کہتے: یہ آپ کے لیے ہدیہ ہے، جب اس کا بیچنے والا حضرت نعیمان سے قیمت کا تقاضا کرتا تو وہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے اور کہتے: اس کو پھل کی قیمت ادا کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''کیا تم نے اسے مجھے ہدیہ نہیں کیا تھا؟'' تو وہ کہتے: اللہ کی قسم! میرے پاس پیسے

✿ اسد الغابہ (۵۲۷۹) تجرید ۱۱۲/۲) ✿ السیرة النبویة (۲۶۱/۲)

✿ مصنف عبدالرزاق (۱۳۵۵۲) (۱۷۰۸۲) اتحاف السادة المتقين (۵۰۲/۷) فتح الباری (۷۷/۱۲) أسد الغابہ (۲۵۰/٤)

نہیں تھے، مجھے یہ پسند تھا کہ آپ اسے کھائیں، آپ ﷺ ہنستے اور بیچنے والے کو قیمت ادا کرنے کا حکم فرماتے۔

زبیر نے اونٹ کا قصہ دوسرے سیاق سے بطریق ربیعہ بن عثمان نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور صحن میں اپنی اونٹنی کو بٹھایا، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے نعیمان انصاری سے کہا: اگر تم اسے ذبح کر لو تو ہم کھائیں، ہمارا گوشت کھانے کو بہت جی چاہتا ہے، انہوں نے ایسا ہی کیا، جب اعرابی نکلا تو چیخنے لگا، اے محمد! میری اونٹنی کٹ گئی، نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''یہ کس نے کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: نعیمان نے، آپ ﷺ انہیں تلاش کرنے کے لیے تشریف لے گئے یہاں تک کہ انہیں ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کے گھر میں پایا، وہ گھر میں ٹہنیوں کے نیچے چھپے ہوئے تھے، ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو اشارے سے بتایا کہ وہ وہاں ہیں، آپ ﷺ نے انہیں باہر نکالا، اور ان سے کہا: ''تمہیں ایسا کرنے کے لیے کس نے کہا''۔

انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! جن لوگوں نے آپ کو میرا پتہ بتایا ہے، انہی لوگوں نے مجھے ایسا کرنے کو کہا تھا، فرماتے ہیں: آپ ﷺ ان کے چہرے سے مٹی ہٹانے لگے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے، پھر اعرابی کو تاوان ادا کر دیا۔

زبیر نے اسی طرح فرمایا: مجھ سے میرے چچا نے بحوالہ میرے دادا نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مخرمہ بن نوفل ایک سو پندرہ (۱۱۵) سال کے ہو چکے تھے، وہ مسجد میں پیشاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ چیخنے لگے، مسجد ہے، مسجد ہے، حضرت نعیمان بن عمرو نے ان کا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے ہٹا دیا، پھر انہیں مسجد کے دوسرے کونے میں کھڑا کر دیا اور ان سے کہا: یہاں پیشاب کریں، فرماتے ہیں: لوگ پھر چیخنے لگے، انہوں نے کہا: تمہاری ہلاکت! مجھے اس جگہ پر کون لایا؟ لوگوں نے کہا: نعیمان۔ انہوں نے کہا: اگر اللہ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں اسے اپنی اس لاٹھی سے اتنا ماروں گا کہ وہ یاد رکھے گا۔

نعیمان کو یہ بات معلوم ہوئی، کچھ دن تو وہ ٹھہرے رہے، پھر وہ ان کے پاس ایک دن آئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد کے کونے میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے مخرمہ سے کہا: کیا آپ نعیمان کو تلاش کر رہے ہیں؟ راوی کہتے ہیں انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا کر دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھا کرتے تو ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا: آپ کے سامنے نعیمان ہے، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے عصا پکڑا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دے مارا اور انہیں زخمی کر دیا، لوگ چیخنے لگے: تم نے امیر المومنین کو مارا ہے.... پھر باقی قصہ ذکر کیا۔

زبیر کا قول ہے: مجھ سے علی بن صالح نے بحوالہ میرے دادا عبدان بن مصعب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نعیمان، ابوسفیان بن حارث سے ملے اور انہیں کہا: اے اللہ کے دشمن! تو وہی شخص ہے جس نے انصار کے سردار نعیمان بن عمرو کی ہجو کی ہے؟ انہوں نے اس پر معذرت کی، جب وہ چلے گئے تو ابوسفیان سے کسی نے کہا: نعیمان وہی شخص ہے جس نے تم سے یہ کہا ہے، انہیں اس پر تعجب ہوا، سویط بن حرملہ کے ساتھ ان کا قصہ سویط کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

عبدالرزاق کا قول ہے: ہمیں معمر نے بحوالہ محمد بن سیرین بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کنوئیں کے پاس اترے تو نعیمان بن عمرو کنویں والوں کے کہنے لگے: تمہیں اتنا، اتنا ملے گا، تو وہ ان کے پاس دودھ اور کھانا لانے لگے، تو وہ اسے اپنے ساتھیوں کے پاس بھیجنے لگے، حضرت ابوبکر کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے آج نعیمان کی کہانت سے کھانا کھایا ہے، پھر قے کر دی۔

میں کہتا ہوں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کے بعد قے کی جو انہوں نے اپنے غلام کی کہانت کی وجہ سے کھایا تھا، اسے

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے، وہ اس قصے کے علاوہ ہے، اس میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جاہلیت میں ان کے لیے کہانت کی تھی۔

محمد بن سعد کا قول ہے: حضرت نعیمان زندہ رہے، یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

۸۷۹۲ نعیمان بن عمرو

دوسرے ہیں۔ ابن درید نے اشتقاق میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بدر میں شریک ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے، یہ ان کے علاوہ ہیں جن کا ذکر ابھی گزرا ہے، کیونکہ ان کے حالات میں گزر چکا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مخرمہ کے ساتھ ان کا قصہ پیش آیا، ابن سعد نے یہ یقین کیا ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے، شاید وہ نعمان بن عمرو بغیر تصغیر کے ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب نون کے بعد فاء

۸۷۹۳ نفادہ

نقادہ میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۷۹۴ نُفیر بن مالک [1]

بن عامر حضرمی، جُبیر کے والد ہیں۔ ان کی کنیت ابوجبیر ہے، نسائی نے کنیتوں میں بطریق صفوان بن عمرو نقل کیا ہے کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے، ان کی کنیت ابوجبیر تھی۔

ابوحاتم کا قول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے، ابواحمد حاکم اور عبدالغنی بن سعید کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: شامیوں میں ان کا شمار ہے، عبدالصمد بن سعید نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حمص آنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابوبکر بغدادی نے تاریخ حمص میں ان کا ذکر کیا ہے، اور عبدالصمد نے اضافہ کیا ہے۔ یہ وہی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کندیہ کو لائے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نکاح کریں۔

ابواحمد حاکم نے کنیتوں میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بطریق معاویہ بن صالح، بحوالہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، عن ابیہ نقل کیا ہے کہ ابوجبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوجبیر! وضو کر''۔ انہوں نے اپنے منہ سے آغاز کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے منہ سے آغاز نہ کرو۔ [2]

پھر وضو کی صفت کے بارے میں حدیث ذکر کی، ابونعیم نے بطریق عبداللہ بن عبدالجبار، بحوالہ جمیع بن ثوب نقل کیا ہے کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس نے اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا، اس شخص کے لیے جس نے اسے دیکھا جس نے اس شخص کو دیکھا جس نے ایسے شخص کو دیکھا ہے، جس نے مجھے دیکھا ہے''۔ [3] طبرانی کی بطریق حریز بن عثمان بحوالہ عبدالرحمٰن، عن ابیہ، عن جدہ بنی عباس کے

---

[1] تجرید (۱۱۲/۲) [2] مختصر تاریخ دمشق (۱۷۹/۲۶) [3] مسلم (۷۲۹۹) مجمع الزوائد (۳۴۸/۷)
مشکاۃ المصابیح (۶۲۸۱) درالمنثور (۲۷/۱) کنز العمال (۲۴۹) الکامل فی الضعفاء (۱۴۷/۴) کشف الخفاء (۶۲/۲)

بارے میں روایت ہے۔

طبرانی اور حاکم ✿ نے بطریق معاویہ بن صالح بحوالہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، عن ابیہ، عن جدہ دجال کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ ''اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو میں اس کے لیے کافی ہوں....''۔ (الحدیث) یہ مسلم کے ہاں بروایت جبیر بن نفیر بحوالہ نواس بن سمعان مروی ہے، اگر یہ محفوظ ہے تو جبیر بن نفیر کے ہاں بحوالہ شیخین مروی ہوگی۔

۸۷۹۵ نُفیر بن مجیب ثمالی ✿

ابن حبان کا قول ہے: بعض نے کہا کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، بعض کا قول ہے: ان کا نام سفیان ہے، حرف سین میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۷۹۶ نُفیع بن حارث ✿

بعض کا قول ہے: ابن مسروح، ان پر ابن سعد نے یقین کیا ہے، ابواحمد نے بطریق ابوعثمان نہدی، بحوالہ ابوبکرہ نقل کیا ہے، ابواحمد نے بطریق ابوعثمان نہدی، بحوالہ ابوبکرہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں مولیٰ رسول اللہ ﷺ ہوں، اگر لوگ مجھے ضرور منسوب کریں تو میں نُفیع بن مسروح ہوں، بعض کا قول ہے: ان کا نام مسروح ہے، اسی پر ابن اسحاق نے اعتماد کیا ہے۔

اپنی کنیت سے معروف ہیں، صاحبِ فضیلت صحابہ میں سے ہیں، بصرہ میں فروکش ہوئے، ان کی اولاد ذہانت میں مشہور ہے، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس طائف کے قلعے سے گراری کے ذریعے اترے، اس وجہ سے وہ ابوبکرہ کے نام سے مشہور ہوگئے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، ان سے ان کی اولاد نے روایت کی۔

۸۷۹۷ نُفیع بن معلّی ✿

بن لوذان انصاری خزرجی، انہیں اور ان کے والد کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کے والد کا نام حارث ہے، اسی پر ابن امین نے استیعاب کے حاشیے میں اعتماد کیا ہے۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: وہ پہلے شخص ہیں جو انصار میں سے اسلام میں شہید ہوئے، وہ واقعہ یہ ہے کہ مزینہ کا ایک شخص جو اُوس کا حلیف تھا، ان کے پاس سے گزرا وہ اس وقت چیزیں فروخت کررہے تھے، اس نے انہیں ان جنگوں کی وجہ سے شہید کردیا جو اُوس اور خزرج میں اسلام سے پہلے ہوئیں۔

باب نون کے بعد قاف

۸۷۹۸ نقادہ ✿

اسدی، بعض کا قول ہے: اسلمی بن عبداللہ، بقول بعض: ابن خلف، بعض نے کہا: ابن مسعر، ایک قول ہے: ابن مالک،

✿ مستدرک حاکم (۴۹۲/۴) ✿ اسد الغابہ (۵۲۸۲) ✿ تجرید (۱۱۲/۲)

✿ تجرید (۱۱۲/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۲۸۴)

بخاری رحمۃ اللہ علیہ ✿ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، اہل حجاز میں ان کا شمار ہے، دیہات میں رہتے تھے، عسکری کا قول ہے: ان کی کنیت ابوبہیشہ ہے، بصرہ فروکش ہوئے، مسند احمد میں ان کی حدیث ہے، سنن ابن ماجہ میں ان کے بیٹے کے طریق سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک شخص کے پاس اونٹنی لینے کے لیے بھیجا.....(الحدیث) ✿ معجم ابن قانع میں ان کی ایک اور حدیث ہے، ان سے ان کے والد سعر نے روایت کیا، استیعاب میں دال کے ساتھ ہے، ابن اثیر ✿ کا قول ہے: یہ ٹھیک نہیں ہے، ان کے بھائی کا نام نہیں لیا گیا، زید بن اسلم اور براء سلیطی ان سے روایت کرتے ہیں۔

٨٧٩٩ نقب بن فروہ

ابونعیم وغیرہ نے ان کا ذکر نون کے ساتھ کیا ہے، ابن ماکولا ✿ نے تین نقطوں کے ساتھ نقل کیا ہے، وہاں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

٨٨٠٠ نُقیدہ بن عمرو خزاعی کعبی

ابن مندہ کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، یہ ثابت نہیں، ان کی روایت بحوالہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مروی ہے، ان سے حزام بن ہشام نے روایت کیا۔

٨٨٠١ نُقیر

تصغیر کے ساتھ ہے، ابوسلیل کے والد ہیں، اوس بن حوشب کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب نون کے بعد کاف

٨٨٠٢ النکاس

بے نسبت۔ ذہبی نے تجرید میں فرمایا: مسند بقی بن مخلد میں ان کی تین احادیث ہیں، میں انہیں نہیں جانتا۔

٨٨٠٣ نکرہ

بے نسبت۔ معروف میں گزر چکے ہیں۔

باب نون کے بعد میم

٨٨٠٤ نمر خزاعی

مسند بقی میں ان کی ایک حدیث ہے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ابوجعفر طبری کی طرف ان کی

✿ تاریخ کبیر (١٢٦/٤) ✿ ابن ماجہ (٤١٣٤) مسند احمد (٧٧/٥)

✿ اسد الغابہ (٢٥٣/٤) ✿ الاکمال (٢١٢/١)

نسبت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: بعید نہیں کہ وہ نمیر خزاعی ہوں، ان کے حالات آئیں گے۔

۸۸۰۵ نمر بن تولب[1]

بن زہیر بن قیش بن عبد کعب بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناف بن اُد عکلی، عکل، عوف کی اولاد ہیں۔ اس کی والدہ نے انہیں گود لیا تھا، لہٰذا ان کی طرف منسوب ہو گئے، اسی طرح ابوعمر نے ان کا نسب بیان کیا ہے، رشاطی کا قول ہے: ابن کلبی، ابوعبیدہ نے زہیر کے نسب میں ذکر نہیں کیا۔

مرزبانی نے ان کے نسب میں حارث کے بعد ایک اور قول بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: ابن عدی بن عبد مناف، انہوں نے وائل اور قیس کا ذکر نہیں کیا اور عوف کو عدی سے بدل دیا، محمد بن سلام جمحی فرماتے ہیں: خلاد بن فروہ نے بحوالہ اپنے والد اور جریری نے بحوالہ ابوعلاء نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم مربد کے مقام پر تھے، ایک اعرابی آیا، اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا، اس نے کہا: دیکھو! جو کچھ اس میں ہے..... (الحدیث) اس میں ہے: ہم نے کسی سے اس کے بارے میں پوچھا، کہا گیا: یہ نمر بن تولب ہے۔

اسے ابن قانع، طبرانی نے بحوالہ ابوخلیفہ اس کے حوالے سے نقل کیا ہے، یہ حدیث احمد،[2] ابوداؤد[3] اور نسائی کے ہاں بطریق جریری، بحوالہ موسیٰ مروی ہے۔

طبرانی میں بطریق عوف بحوالہ یزید بن شخیر مروی ہے کہ ہم سے عکل کے ایک شخص نے روایت کیا، مرزبانی کا قول ہے: وہ شاعر اور فصیح تھے، نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، نبی کریم ﷺ نے انہیں خط لکھا، بصرہ میں اس کے بعد فروکش ہوئے، ابوعمرو بن علاء کا نام کیّس اس کی شعری سخاوت، کثرت امثال کی وجہ سے رکھا گیا، وہ سخی تھے، انہوں نے طویل عمر پائی۔ یہاں تک کہ ان کی عقل بہک گئی، بعض کا قول ہے: دوسو (۲۰۰) سال زندہ رہے، انہوں نے یہ شعر کہا: ع

"نوجوان لمبی سلامتی کو کوشش کرتے ہوئے پسند کرتا ہے، وہ کیسے دیکھتا ہے کہ لمبی سلامتی کیا کرتی ہے"۔

ابن حزم نے جمہرہ میں نمر بن تولب بن اُقیش عکلی اور نمر ابن تولب شاعر میں فرق کیا ہے، پھر پہلے والے کا نسب بیان کیا ہے، اور ان کا صحابی ہونا ثابت کیا ہے، دوسرے کا نسب انہوں نے نمر بن قاسط میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں: یہ وہی ہیں جو اتنا عرصہ زندہ رہے یہاں تک کہ ان کی عقل بہک گئی، اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ ابن قتیبہ نے بیان کیا ہے کہ نمر بن تولب شاعر ہیں۔ جب ان کی عقل بہک جاتی تو ان کی عادت تھی مہمان کی ضیافت کرو، سوار کے لیے صبح کا چراغ جلاؤ، اونٹ ذبح کرو، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا تو انہیں ان پر ترس آیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اتنا عرصہ زندہ رہا کہ ان سے ابوعلاء اور ان کے طبقہ کے لوگ ملے، مزی اپنی کتاب اطراف میں وہی بات لکھتے ہیں، جو اکثر کا قول ہے، انہوں نے نمر بن تولب شاعر کا عنوان قائم کیا ہے، پھر فرماتے ہیں: مبہمات میں یزید بن عبداللہ بن شخیر کے سوانح میں آئے گا، ابن قتیبہ نے بھی لکھا ہے کہ نمر بن تولب شاعر تھے، ان کا ربیعہ نامی بیٹا تھا، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کوفہ کی طرف ہجرت کی، نمر بن تولب کے یہ اشعار ان کے صحابی ہونے پر

---

[1] تجرید (۱۱۲/۲) [2] مسند احمد (۷۷/۵) [3] ابوداؤد (۲۹۹۹)

دلالت کرتے ہیں: ؏

''اے قوم! میں ایسا شخص ہوں کہ میرے پاس خبر، اللہ کی آیات میں سے یہ چاند، سورج اور شعریٰ ستارہ اور دوسری نشانیاں ہیں''۔

ایک شعر میں وہ نبی علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہیں: ؏

''ہم آپ کے پاس آئے، سفر لمبا ہو گیا، گھوڑوں کو کھینچتے ہوئے۔ جو لوٹنے والے تھے، چلنے کی وجہ سے ان میں تھکان پیدا ہو گئی تھی''۔

ان کے اچھے اشعار میں سے یہ ہیں: ؏

''نوجوان طویل سلامتی کو کوشش کرتے ہوئے چاہتا ہے، وہ کیسے دیکھتا ہے کہ طویل سلامتی کیا کرتی ہے۔ نوجوان کو اعتدال اور صحت کے بعد (بڑھاپے کی طرف) لوٹا دیا جاتا ہے، جب وہ کھڑے ہونے اور حملہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو دور ہوتا ہے''۔

ان میں سے چند اشعار یہ ہیں: ؏

''کسی آدمی کے مال کی وجہ سے ہرگز اس سے ناراض نہ ہونا، اپنے وراثت کے مال پر ناراض ہو، جب تجھے فقر و فاقہ پہنچے تو مالداری کی امید رکھ، اور جو مرغوب چیزیں دیتا ہے، اس کی طرف رغبت کر''۔

٨٨٠٦ نمط بن قیس[*]

بن مالک بن سعد بن مالک بن لأی بن سلیمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب ہمدانی اَرحبی، بعض کا قول ہے: وہ قیس بن مالک بن نمط ہیں، رشاطی نے بحوالہ ہمدانی ان کا ذکر کیا ہے۔

طبری کا قول ہے: قیس بن مالک کو وفد کے ساتھ آنے کی سعادت حاصل ہے، بعض کا قول ہے: نمط بن قیس بن مالک وفد میں آنے والے ہیں، اسی پر ابن کلبی نے اعتماد کیا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے، انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کھانا دیا جو یمن میں آج تک ان کی اولاد کو دیا جاتا ہے (زمین کی پیداوار)۔

میں کہتا ہوں: مالک بن وتش کا ذکر گزر چکا ہے۔ گویا سب وفد کے ساتھ آئے، ہمدانی نے بیان کیا ہے کہ وفد میں ایک سو بیس (١٢٠) افراد تھے۔

٨٨٠٧ نمیر بن حارث ظفری نصر میں گزر چکے ہیں۔

٨٨٠٨ نمیر بن حارث سهمی تمیم میں گزر چکے ہیں۔

---

[*] اسد الغابہ (٥٢٨٩) تجرید (١١٣/٢)

۸۸۰۹ نمیر بن خرشہ ❶

بن ربیعہ بن حارث بن حارث بن حبیب بن حارث بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی، ابن حبان نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔
ابوعمر ❷ کا قول ہے: وہ ان کے حلیف ہیں، بنوحارث بن کعب سے ہیں، طبرانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے کوئی حدیث نقل نہیں کی، ابن مندہ کا قول ہے: بخاری رحمۃ اللہ علیہ ❸ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، بغوی، ابن سکن اور ابونعیم نے بطریق عبدالعزیز بن قاسم بن عامر بن نمیر بن نمیر بن خرشہ، عن جدہ، عن نمیر بن خرشہ، ثقیف کے پہلے وفد میں آئے، فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جحفہ میں پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہمارے آنے کی خوشخبری دی..... (الحدیث) بغوی نے عبدالعزیز کے دادا کا نام نہیں لیا، حدیث کے سیاق میں ان کی شرائط کا ذکر کیا، جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی تھیں۔

۸۸۱۰ نمیر بن ابی نمیر خزاعی ❹

بعض کا قول ہے: ازدی ہیں، ان کی کنیت ابومالک ہے، جو انہوں نے اپنے بیٹے مالک کے نام پر رکھی، ان کی ایک حدیث ہے، اسے عصام بن قدامہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا بحوالہ مالک عن ابیہ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھے ہوئے دیکھا۔ ❺
اسی طرح ابن عبدالبر نے نقل کیا ہے۔
ابوداؤد، نسائی، ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں حدیث نقل کی ہے، ابوعمر ❻ کا قول ہے: بصرہ میں فروکش ہوئے، ان کی ایک حدیث ہے۔

۸۸۱۱ نمیلہ بن عبداللہ ❼

بن فقیم بن حزن بن سیار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث لیثی، انہیں ان کے جد اعلیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے کلبی کہا جاتا تھا، اگر مطلق کلبی ہو تو اس سے مراد وہ شخص ہے جو بنوکلب بن وبرہ سے ہو۔
ابن اسحاق کا قول ہے: یہ وہی ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن مقیس ابن صبابہ کو قتل کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا تھا، جیسا کہ مشہور قصے میں ہے۔
ابن ہشام نے زیادات السیرۃ میں نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر کا امیر بنایا تھا۔ ابن اسحاق ❽ نے السیرۃ میں فرمایا: مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا، فرماتے ہیں: مقیس بن صبابہ فتح مکہ کے دن قتل ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

---

❶ استیعاب (٢٦٦٥) تجرید (١١٣/٢) ❷ استیعاب (٧٣/٣)
❸ تاریخ کبیر (١١٦/٦) (١١٧) ❹ اسد الغابہ (٥٢٩٥) استیعاب (٢٦٦٦) تجرید (١١٣/٢)
❺ ابوداؤد (٧٥٥) نسائی (٨٨١) ابن ماجہ (٨١١) مسند احمد (٤٧١/٣) سنن کبریٰ (١٣١/٢) الآحاد والمثانی (٣٠٥/٤)
❻ استیعاب (٧٣/٣) ❼ اسد الغابہ (٥٢٩٦) استیعاب (٢٦٩٣)
❽ السیرۃ النبویۃ (٤١/٤، ٤٢)

خون کو رائیگاں قرار دیا تھا، کیونکہ ہشام بن صبابہ انصار کا ایک شخص تھا، غلطی سے وہ قتل ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے مقس کو اپنے بھائی کی دیت لینے کا حکم دیا، اس نے اسے لے لیا، پھر ہشام کے قاتل کی گھات میں رہا حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا اور مرتد ہو گیا، جب فتح مکہ کا دن آیا تو نمیلہ نے مقیس کو قتل کر دیا، وہ اس کی قوم کے ایک شخص تھے، اس کے بارے میں مقیس کی بہن نے یہ شعر کہے: ؏

"میری عمر کی قسم! نمیلہ نے اپنی قوم کو رسوا کر دیا ہے، مقیس کی وجہ سے سردیوں کے مہمانوں کو تکلیف ہوئی ہے"۔

۸۸۱۲ نمیله بن عبدالله أنصاری

فاکہی نے کتاب مکہ میں اپنی سند میں بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبید ثقفی کو فتوح عراق میں لشکر کا امیر بنایا، ان کے ساتھ نمیلہ بن عبداللہ انصاری تھے۔

۸۸۱۳ نُمَیله

بے نسبت۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق بقیہ نقل کیا ہے کہ ہم سے عجلان انصاری نے بیان کیا کہ مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا جس نے نمیلہ سے سنا، وہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اہل عراق کی طرف لکھا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ اس شخص سے بری ہیں، جس نے بیعت کی اور توڑ دی۔ تم لوگ جماعت سے علیحدہ نہ ہو۔ والسلام

ابن مندہ نے یہ حدیث نمیلہ کلبی کے سوانح میں نقل کی ہے، مجھے یوں لگتا ہے کہ یہ اور ہیں۔

۸۸۱۴ نُمیله ❶

دوسرے ہیں، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق قزعہ، بحوالہ نمیلہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو کہتے ہوئے سنا: "ایمان یہاں ہے اور نفاق یہاں ہے"۔ آپ علیہ السلام نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا..... (الحدیث) ❶ اس کی سند میں نامعلوم راوی ہیں۔ واللہ اعلم

باب نون کے بعد هاء

۸۸۱۵ نهار عبدی ❷

محمد بن حسن نقاش نے اپنی تفسیر میں بغیر اسناد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نہار عبدی کہتے ہیں: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کون سا شخص حسب میں عزت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"یوسف صدیق اللہ، ابن یعقوب اسرائیل اللہ، ابن اسحاق ذبیح اللہ، ابن ابراہیم خلیل اللہ"۔ ❷

---

❶ اسد الغابہ (٥٢٩٧) ❶ جامع المسانید والسنن (١٢/٢٢٦)

❷ اسد الغابہ (٥٢٩٩) تجرید (٢/١٣) ❷ المعجم الکبیر (١٠/١٨٤) مجمع الزوائد (٨/٢٠٢)

میں کہتا ہوں: اس میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے پتہ چلتا ہو کہ وہ صحابی ہیں، ابن مردویہ نے اپنے تفسیر میں بطریق یوسف بن اسباط بحوالہ نہار نقل کیا ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے فرمایا: ''اسحاق ذبیح اللہ''۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں فرمایا: یہ اس روایت سے مختصر ہے جسے نقاش نے ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں: حافظ عبدالغنی نے کتاب الکمال میں خیال کیا کہ یہ نہار عبدی ہیں، جن کی سنن ابن ماجہ میں ان کی روایت سے بحوالہ ابوسعید حدیث مروی ہے، انہوں نے رواۃ میں ان کے حوالے سے نقل کیا، تو ابن یزید، مزی نے ان کا تعاقب کیا ہے۔ انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، [1] ابن ابی حاتم، ابن حبان وغیرہ نے ان میں فرق کیا ہے۔ شیخ ثور شامی ہیں، وہ اس حدیث کے اور حضرت ابوسعید بصری کے حوالے سے حدیث کے راوی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کے ذکر کے بارے میں معتبر روایت وہ ہے جس کے سیاق میں لکھا ہے کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

٨٨١٦ نهشل بن عمرو

بن عبداللہ بن وہب بن سعد بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر قرشی، پھر محاربی، طبری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، زبیر بن بکار نے کتاب النسب میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ قریش کے بڑے لوگوں میں سے ہیں، انہوں نے تصریح نہیں کی کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ ان کے چار (٤) بیٹے ہیں، وہ یہ ہیں: عبداللہ، عبدالرحمٰن، نصلہ، صالح، خلافت یزید بن معاویہ میں حرہ کے دِن شہید ہوئے۔

٨٨١٧ نُهَير بن هيثم أنصاري [2]

حرف باء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، ابوعمر [3] نے موضعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

٨٨١٨ نهيك بن أساف

اساف بن نہیک میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

٨٨١٩ نهيك بن اوس [4]

بن خزمہ بن عدی بن ابی غنم بن عوف بن خزرج أنصاری خزرجی۔ قواقل میں سے ہیں، ان کی کنیت ابوعمر ہے، اُحد اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے، یہ ابن کلبی، طبری وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے فتح خیبر کی خوشخبری دی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زیاد بن لبید کی طرف یمن میں قاصد تھے۔ ان کے ساتھ زیاد نے قیدیوں کو اور اشعث بن قیس کو گرفتار کر کے بھیجا۔ [5] یہ واقدی نے بحوالہ داؤد بن حُصین نقل کیا ہے۔

---

[1] تاریخ کبیر (١٢٢/٤) [2] استیعاب (٢٦٩٤) تجرید (١١٣/٢)

[3] استیعاب (٩٤/٣) [4] استیعاب (٢٦٦٧)

[5] مجمع الزوائد (١٢٥٤٢) جامع المسانید والسنن (٢٢٩/١٢) اسد الغابہ (٢٦٠/٤)

۸۸۲۰ نهيك بن تيهان أنصاری

ابوہیثم کے بھائی ہیں، کنیتوں میں ان کے نسب کا ذکر آئے گا، اُموی نے بحوالہ ابن اسحاق، بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۸۲۱ نهيك بن صُرَيم سكونی ❶

ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، ابوزرعہ دمشقی نے شام فروکش ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اہل یمن میں سے ہیں۔ عبدالصمد نے حمص آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

طبرانی اور ابن مندہ نے بطریق محمد بن ابان بحوالہ ابوادریس خولانی، انہوں نے نہیک بن صُرَیم سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مشرکین سے ضرور قتال کرو گے یہاں تک کہ تمہارے باقی لوگ نہر اردن پر دجال سے قتال کریں گے تم مشرقی جانب اور وہ مغربی جانب ہوں گے''۔ ❷

فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ اُردن اس وقت زمین پر کہاں ہے۔ بغوی نے ان کا ذکر اس طریق سے کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ابن صُرَیم اور ان کا نام نہیں لیا۔

ابن ابی حاتم صُرَیم کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کے شروع میں زبر اور تصغیر کے ساتھ ہے، ان کے نسب کے بارے میں فرماتے ہیں: سکونی یا یشکری۔

۸۸۲۲ نهيك بن عاصم ❸

بن مالک بن منتفق عامری پھر عقیلی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں لقیط بن عامر کے ساتھ آئے، ابن ابی خیثمہ اور عبداللہ بن احمد نے زیادات المسند میں بطریق دلہم بن اسود بن عبداللہ بن حاجب بن عامر بن منتفق، عن جدہ، عن عمہ لقیط بن عامر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: دلہم، مجھ سے ابواسود نے بحوالہ عبداللہ بن عاصم بن لقیط نقل کیا ہے کہ لقیط بن عامر وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، ان کے ساتھ ان کے ساتھی نہیک بن عاصم بن مالک تھے، فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رجب کے ختم ہونے پر آئے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پڑھ چکے تھے، لوگ بیٹھ گئے، میں اور میرا ساتھی کھڑا ہوا، پھر طویل حدیث ذکر کی۔

۸۸۲۳ نهيك بن قصي

بن عوف بن جابر بن عبد نُھم بن عبدالعزّیٰ بن تمیمہ بن عمرو بن مُرّہ بن عامر بن صعصعہ عامری سلولی، ابن کلبی کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے، اسی طرح طبری کا قول ہے۔

---

❶ اسد الغابہ (۵۳۰۴) تجرید (۱۱۴/۲) ❷ اسد الغابہ (۵۳۰۵) استیعاب (۲۶۶۹) تجرید (۱۱۴/۲)

❸ اسد الغابہ (۵۳۰۷) استیعاب (۲۶۹۵)

۸۸۲۴ نهیك بن مساحق

قسم رابع کے آخر میں ان کا ذکر آئے گا۔

باب نون کے بعد واؤ

۸۸۲۵ نواس بن سمعان

بن خالد بن عمرو بن قُرط بن عبداللہ بن ابی بکر بن کلاب عامری کلابی، انہیں اور ان کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے، صحیح مسلم میں ان کی حدیث ہے۔

۸۸۲۶ نُوبه أسود

مولیٰ رسول اللہ ﷺ، سیف نے کتاب الردۃ والفتوح میں فرمایا: ہم سے سلمہ بن نبیط نے بحوالہ عائشہ نقل کیا، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز شروع کروا چکے تھے، ہمارے سیاہ فام غلام نوبہ اور بریرہ نے جلدی سے آپ ﷺ کو سہارا دیا، میں آپ ﷺ کے قدموں کو دیکھ رہی تھی آپ مسجد میں چل رہے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے آپ ﷺ کو پہنچا دیا اور آپ ﷺ کو صف میں بٹھا دیا۔

ابوموسیٰ نے یہ قصہ خواتین کے ناموں میں نوبہ میں ذکر کیا ہے اور بطریق عبدالغنی بن سعید اسے نقل کیا ہے، پھر بطریق زائدہ، بحوالہ ابووائل قصہ نقل کیا ہے، وہ شقیق بن سلمہ ہیں، بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نوبہ اور بریرہ کے درمیان تشریف لائے.... (الحدیث) اس سیاق میں یہ نہیں کہ نوبہ باندی ہیں اور بطریق یعقوب بن سفیان، پھر بروایت سلیمان تیمی، بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو نوبہ اور بریرہ سے سہارا لیے ہوئے آئے.... پھر حدیث ذکر کی۔

اس قصے میں حدیث سالم بن عبید اُشجعی میں ہے، انہوں نے بریرہ کو جو ان کی خادمہ تھیں، اور ایک اور شخص کو بلایا.... پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے: وہ دونوں چلے اور آپ ﷺ کو سہارا دیے ہوئے چلے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ آدمی ہیں، اگر وہ باندی ہوتی تو یہ الفاظ ہوتے فانطلقتا فذهبتا والعلم عند الله تعالیٰ۔

۸۸۲۷ نوح بن مخلد ضُبَعی [1]

ابوجمرہ کے دادا ہیں، نصر بن عمران، ابن قانع، طبرانی اور ابن مندہ نے بطریق سعید بن نوح ضبعی، بحوالہ ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی نقل کیا ہے کہ ان کے دادا نوح بن مخلد ضُبعی نبی کریم ﷺ کے پاس مکہ میں آئے، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تم کس قبیلے سے ہو؟'' انہوں نے کہا: میں بنوضُبیعہ بن ربیعہ سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ربیعہ میں سب سے بہتر عبدالقیس ہیں، پھر وہ قبیلہ جس سے تم ہو''۔ [2]

---

[1] اسد الغابه (۵۳۰۸) تجرید (۱۱۴/۲) [2] مجمع الزوائد (۴۹۱۰) جامع المسانيد والسنن (۲۴۰/۱۲) اسد الغابه (۲۶۱/۴)

ابن مندہ کا قول ہے: حدیث غریب ہے، سعید بن نوح اس میں متفرد ہیں۔ واللہ اعلم

۸۸۲۸ نوفل بن ثعلبہ [1]

بن عبداللہ بن ثعلبہ بن نصلہ بن مالک بن علان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری، اسی طرح ابن عبدالبر نے ان کا نسب بیان کیا ہے، رہے ابن اسحاق [2] تو فرماتے ہیں: نوفل بن ثعلبہ، بدر میں شریک ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے۔

۸۸۲۹ نوفل بن حارث [3]

بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قرشی ہاشمی، رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد ہیں، ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، زبیر بن بکار کا قول ہے: بنو ہاشم میں سے اسلام لانے والوں میں سب سے بڑے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے بھی، ابن اسحاق کا قول ہے: نوفل، بدر کے دِن قیدی بنائے گئے تو نبی کریم ﷺ نے عباس سے فرمایا: ''اپنا اور اپنے بھتیجے نوفل اور عقیل کا فدیہ ادا کرو، جب اسلام لائے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا''۔ ابن سعد [4] نے بطریق اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن نوفل، عن ابیہ نقل کیا ہے فرماتے ہیں: جب بدر کے دِن نوفل کو قیدی بنایا گیا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنا فدیہ ان نیزوں سے ادا کرو جو جدہ کے مقام پر ہیں''۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ جدہ میں میرے نیزے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، لہٰذا انہوں نے انہی سے اپنا فدیہ ادا کیا، وہ ایک ہزار (۱۰۰۰) نیزے تھے۔ ابن مندہ نے بطریق حنیش نقل کیا ہے، وہ عکرمہ کے حوالے سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت نوفل بن حارث نے اپنے دونوں بیٹوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور فرمایا: اپنے چچا کے پاس جاؤ، شاید وہ تمہیں زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کر دیں.....۔ (الحدیث)

حاکم [5] نے مستدرک میں نقل کیا ہے، بطریق اسحاق سبیعی، بحوالہ سعید بن حارث، انہوں نے اپنے دادا نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مدد چاہی، آپ ﷺ نے ایک خاتون سے ان کا نکاح کرا دیا.... پھر حدیث ذکر کی۔

ابن قانع اور ابن سکن نے بطریق سعید بن سلیمان بن سعید بن نوفل بن حارث، عن ابیہ، عن جدہ، عن نوفل بن حارث نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، اور نماز کی جگہ سے مٹی صاف کرو....''۔ [6]

---

[1] اسد الغابہ (۵۳۰۹) استیعاب (۲۶۷۶) تجرید (۱۱۴/۲) [2] السیرۃ النبویۃ (۲۵۴۴)

[3] اسد الغابہ (۵۳۰۰) استیعاب (۲۶۷۱) [4] ...

[5] مستدرک حاکم (۲۴۶/۳)

[6] ترمذی (۳۴۸) ابن ماجہ (۴۹۷) مجمع الزوائد (۲۵۰/۱) معجم الکبیر (۱۷۳/۱۱)

اس سند میں ضعف ہے۔ مغیرہ بن شعبہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاخوہ میں فرمایا: نوفل بن حارث خلافت عمر کے دو سال گزرنے کے بعد مدینہ میں فوت ہوئے، ان کی کوئی مسند روایت بیان نہیں کی، ابن عبدالبر [1] کا قول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں فوت ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ ان کے جنازے کے ساتھ چلے۔

۸۸۳۰ نوفل بن طلحه أنصاری [2]

علاء بن حضرمی کے شرکاء میں سے تھے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۸۳۱ نوفل بن عبدالله [3]

بن نضلہ انصاری، ابن اثیر [3] نے ان کا ذکر کیا ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے ان کے دادا کے نام میں لفظی غلطی کی ہے، وہ ثعلبہ ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے، اسے درست کر لیا جائے۔

۸۸۳۲ نوفل بن عدی

بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی، قرشی اسدی، ورقہ بن نوفل کے بھتیجے ہیں، بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کا بیٹا حرہ کے دن ۶۴ھ میں شہید ہوا، اس کا نام عبیداللہ تصغیر کے ساتھ ہے۔

۸۸۳۳ نوفل بن عدی

بن ابی حُبیش اسدی، اسد خزیمہ سے ہیں، عمر بن شبہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھتیجے ہیں۔

۸۸۳۴ نوفل بن معاویه [5]

بن عروہ ابن صخر بن یعمر بن نفاثہ بن عدی بن دُئل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی پھر دُئلی، ابن کلبی کی طرف انہیں منسوب کیا ہے۔ ابن شاہین کا قول ہے: فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۹ھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۱۰ھ میں حج کیا۔ سو (۱۰۰) برس کی عمر تھی۔ ابوعمر کا قول ہے: یہ ان لوگوں میں سے تھے جو جاہلیت میں ساٹھ (۶۰) سال اور اسلام میں ساٹھ (۶۰) سال رہے۔ فاکہی کی کتاب مکہ میں بطریق ابوبکر بن ابوسبرہ بحوالہ نوفل بن معاویہ دُئلی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے عبدالمطلب کے زمانے میں مقام ابراہیم کو بیت اللہ کے ساتھ اونچی جگہ کی طرف ملا ہوا دیکھا۔

ابواحمد عسکری کا قول ہے: ان کے والد فجار کے دن دُئل کے رئیس تھے، ان کا اس کے بارے میں قصہ ہے۔ ان کا بیٹا نوفل اسلام لایا اور فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا، پھر مدینہ فروکش ہوا اور یہیں وفات ہوئی۔

---

[1] استیعاب (۷۵/۳) [2] اسد الغابہ (۵۳۱۱) تجرید (۱۱۵/۲) [3] اسد الغابہ (۵۳/۲)

[4] اسد الغابہ (۵۷٤/٤) [5] اسد الغابہ (۵۳۱۵) تجرید (۱۱۵/۲)

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے عراک بن مالک، عبدالرحمٰن بن مطیع، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے حدیث نقل کی۔ بخاری، مسلم، نسائی میں ان کی حدیث ہے۔

واقدی، ابوحاتم رازی، ابن شاہین، ابوعمر، ابوحاتم، ابن حبان کا قول ہے: خلافت یزید بن معاویہ میں وفات پائی۔

۸۸۳۵ نوفل بن فروہ اشجعی [1]

فروہ، عبدالرحمٰن اور نُعیم کے والد ہیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے ان کی اولاد نے روایت کی۔ اصحاب سنن، [2] احمد، ابن حبان اور حاکم نے بطریق ابواسحاق سبیعی بحوالہ فروہ بن نوفل، عن ابیہ مرفوعاً سورۂ کافرون کی فضیلت میں حدیث نقل کی۔ [3]

ابن عبدالبر [4] کا خیال ہے کہ وہ حدیث مضطرب ہے، ایسا نہیں جو انہوں نے کہا بلکہ وہ روایت جس میں عن ابیہ ہے، وہ زیادہ راجح ہے، وہ موصول روایت ہے، اس کے راوی ثقات ہیں، اسے ان لوگوں کی مخالفت نقصان نہیں دیتی، جنہوں نے اسے مرسل کہا ہے، اضطراب کی شرط یہ ہے کہ اختلاف کی وجوہ برابر ہوں البتہ جب تفاوت ہوگا تو بلا اختلاف حکم راجح سند کے لئے ثابت ہوگا۔

اسے ابن ابی شیبہ نے بطریق ابومالک اشجعی، بحوالہ عبدالرحمٰن بن نوفل اشجعی، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، پھر اس کا ذکر کیا۔

۸۸۳۶ نومان

اس نام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کیا وہ حذیفہ بن یمان ہیں، جیسا کہ مسلم میں بطریق یزید بن شریک بحوالہ حذیفہ، قصہ احزاب میں منقول ہے، حذیفہ فرماتے ہیں: جب میں واپس آیا تو سو گیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اٹھو اے نومان!''

۸۸۳۷ نَوَیرہ

بے نسبت، ابوموسیٰ نے ذیل میں بحوالہ مستغفری اپنی سند سے ذکر کیا ہے جسے وہ عمر بن ہارون بلخی تک لے گئے ہیں کہ ہم سے مغلس بن عقدہ نے بحوالہ نویرہ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ''جس نے میری امت میں سے اپنے دین کے بارے میں چالیس احادیث یاد کیں، قیامت کے دن وہ علماء کے ساتھ جمع ہوگا''۔ [5]

---

[1] استیعاب (۲٦۷۲) تجرید (۱۱۵/۲)

[2] ابوداؤد (٥٠٥٥) ترمذی (۳٤٠۳) مسند احمد (٤٥٦/٥)

[3] سورہ کافرون الآیۃ (٤٥٦/٥)

[4] استیعاب (۷٥/۲)

[5] اتحاف السادۃ المتقین (۷۷/۱)، کنز العمال (۲۹۸٦)، علی المتناھیۃ (۱۱۲/۱)
جامع المسانید والسنن (٤٨/۱۲)

باب: نون اس کے بعد یاء

۸۸۳۸ نیار بن ظالم [1]

بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری۔ طبری نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اُحد میں شریک ہوئے، یہ ابوغسان مدنی نے ذکر کیا ہے۔

۸۸۳۹ نیار بن عیاض أسلمی

طبری [2] نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، وہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے محاصرے میں گفتگو کی تھی، اور انہیں اللہ کا واسطہ دیا تھا جنہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کسی آدمی نے قتل کر دیا تھا، لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ اس وقت کے سب سے پہلے مقتول تھے۔

میں کہتا ہوں: ابن کلبی نے یہ شوریٰ کے قصے میں ذکر کیا ہے، پھر حصار کا واقعہ ذکر کیا، فرماتے ہیں: نیار ابن عیاض بن اسلم کھڑے ہوئے، وہ بہت بوڑھے تھے، انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پکارا، انہوں نے اوپر سے جھانکا، اسی اثناء میں ایک شخص نے انہیں تیر مارا، لوگوں نے پکارا: ہمیں نیار کا خون بہا دو...... پھر قصہ ذکر کیا۔

۸۸۴۰ نیار بن مُکرَم أسلمی [3]

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: نبی کریم ﷺ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، اسی طرح ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، پھر تابعین میں دوبارہ ان کا ذکر کیا ہے، ترمذی [4] نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اور ابن خزیمہ نے روم کے غلبے کے بارے میں قریش کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شرط کے بارے میں ہے۔ ابن قانع کے ہاں اس کے سیاق میں ہے، ان کی سند سے عروہ تک، بحوالہ نیار بن مکرم، انہیں شرف صحابیت حاصل تھا، سند کے رجال ثقات ہیں، ان کی ایک اور حدیث ہے، ابوعمر [5] کا قول ہے: یہ ان چار لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا، ابن سعد نے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے صحابی ہونے کا انکار کیا ہے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

---

[1] تاریخہ (۳۸۲/٤) [2] استیعاب (۲٦۷٤)

[3] اسد الغابۃ (۲٦۷٦)، استیعاب (۲٦۷٦)

[4] ترمذی (۳۱۹٤) [5] استیعاب (۷٦/۳)

القسم الثانی

باب: نون اس کے بعد زاء

۸۸۴۱ نزال بن سبرہ

تیسری قسم میں ان کا ذکر آئے گا۔

باب: نون اس کے بعد صاد

۸۸۴۲ نصر بن حجاج*

بن علاط سلمی، صحابہ کی اولاد میں سے ہیں، ان کے والد کا قصہ گزر چکا ہے ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ ہے، ان کے زمانے میں ایک شخص تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے، ابن فتحون نے استیعاب کے ذیل میں اس کا سبب معلوم کیا ہے، فرماتے ہیں: قتادہ کا قصہ ذکر کیا ہے اور اسے مختصر نقل کیا ہے، لیکن انہوں نے ان کے نقل کرنے والے مصنفین کا ذکر نہیں کیا۔

ابن سعد، خرائطی نے صحیح سند سے بحوالہ عبداللہ بن بُریدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں ایک رات گشت کر رہے تھے، ایک عورت کہہ رہی تھی:

''کیا شراب کی طرف کوئی راستہ ہے جسے میں پیوں یا نصر بن حجاج کی طرف کوئی راہ ہے''۔

جب صبح ہوئی تو انہوں نے ان کے بارے میں سوال کیا، اور انہیں بلا بھیجا وہ بہت خوبصورت بالوں والے اور رونق چہرے والے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کا سر مونڈ دو، انہوں نے ایسا ہی کیا، تو ان کی پیشانی چمک کر سامنے آ گئی، جس سے ان کے حسن میں اضافہ ہو گیا، انہوں نے ان کو عمامہ باندھنے کا حکم دیا، اس سے ان کا حسن اور بڑھ گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میرے ساتھ ایک شہر میں اکٹھے نہیں ہو سکتے، پھر ان کو بقدر ضرورت سامان دینے کا حکم دیا اور بصرہ بھیج دیا، خرائطی نے کمزور سند سے بطریق محمد بن سیرین نقل کیا ہے کہ جب وہ بصرہ گئے تو مجاشع بن مسعود کے پاس جاتے تھے کیونکہ وہ ان کی قوم کے آدمی تھے، مجاشع کی زوجہ بہت خوبصورت تھی، انہیں خضراء کہا جاتا تھا، وہ مجاشع کے ساتھ باتیں کر رہے تھے تو نصر نے زمین پر لکھا، میں تم سے محبت رکھتا ہوں اگر میں تمہارے اوپر ہوں تو تمہارا سایہ بنوں اور اگر تمہارے نیچے ہوں تو تمہیں اٹھا لوں، اس خاتون نے پڑھ لیا اور مجاشع نے نہیں پڑھا، خاتون نے لکھا ہوا دیکھا تو کہا: اور میں بھی مجاشع کو معلوم ہوا کہ یہ لکھے ہوئے کا جواب ہے، انہوں نے پانی منگوایا اور تحریر پر ڈال دیا پھر کاتب کو بلایا اس نے اسے پڑھا، نصر کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہیں بہت شرم آئی، وہ اپنے کمرے میں بند ہو گئے اور چوزے کی طرح کمزور ہو گئے، مجاشع کو یہ بات معلوم ہوئی اور اس کا سبب معلوم ہوا تو انہوں نے اپنی بیوی

* تجرید (۲/۵)

سے کہا: اس کے پاس جاؤ، اسے اپنے سینے سے لگاؤ، اور اسے کھانا کھلاؤ، انہوں نے اسے قسم دی تو اس نے ایسا کیا، نصر تھوڑے عرصے میں صحت یاب ہو گیا اور بصرہ سے چلا گیا۔

ہیثم بن عدی نے ذکر کیا ہے کہ مجاشع ابوموسیٰ کا نائب تھا، جب ابوموسیٰ کو معلوم ہوا تو انہوں نے انہیں حکم دیا کہ فارس چلے جائیں، وہ وہاں چلے گئے، وہاں عثمان بن ابوالعاص امیر تھے، پھر ان کے سوداگر کے ساتھ ان کا قصہ پیش آیا، انہوں نے انہیں کہا: یہاں سے چلے جاؤ، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تم میرے ساتھ یہ کرتے رہے تو میں مشرکوں کی سرزمین میں چلا جاؤں گا، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف یہ لکھا، انہوں نے لکھا کہ ان کا سر مونڈ دو، ان کی قمیص باندھ دو، اور اسے مسجد سے نہ نکلنے دینا۔

باب: نون اس کے بعد ضاد

۸۸۴۳ نضر بن أنس

بن نضر انصاری خزرجی، حضرت انس بن مالک کے چچا زاد ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں، ان کے والد اُحد میں شہید ہوئے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے، ان کا یہ تذکرہ حدیث میں ہے جسے ابن ابی شیبہ نے بحوالہ عمر مولیٰ عفرہ وغیرہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: پھر قصہ ذکر کیا، اس میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجسٹر پر نام لکھے، مسلمانوں کے لئے حصہ مقرر کیا اور مہاجرین سابقین کو فضیلت دی، فرماتے ہیں: ان کے پاس سے نضر گزرے تو کہا: ان کا دو ہزار مقرر کر دو، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں آپ کے پاس ایسا ہی نوجوان لے کر آیا تھا، آپ نے اس کے لئے آٹھ سو مقرر کئے ہیں۔ ان کی مراد اپنا بیٹا عثمان تھا اور اس کے لئے دو ہزار مقرر کئے، انہوں نے کہا: اس نوجوان کا والد مجھے اُحد کے دن ملا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں، فرماتے ہیں: انہوں نے اپنی تلوار نکال لی، اور نیام توڑ دی، انہوں نے کہا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے تو اللہ تو زندہ ہے اسے موت نہیں آتی، پھر لڑنے لگے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

۸۸۴۴ نضلہ بن نهشل فهری

ان کے والد نہشل کے حالات میں ان کا ذکر ہے۔

۸۸۴۵ نضير بن نضر[1]

بن حارث عبدری، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، اور بحوالہ ابواسحاق نقل کیا ہے کہ وہ مہاجرین حبشہ کی اولاد میں سے ہیں، ابوموسیٰ نے اسے ذیل میں نقل کیا ہے، ابن اثیر[2] نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ نضر بن حارث بدر کے بعد حالت کفر میں قتل ہوا، تو وہ مہاجرین حبشہ میں سے کیسے ہو سکتا ہے؟ میرے نزدیک یہ ہے کہ یہ نضیر نضر مقتول کے بھائی ہیں، ان کے بیٹے نہیں، جیسا کہ قسم اوّل میں گزر چکا ہے، انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

---

[1] استیعاب (٢٦٨٧) [2] اسد الغابۃ (٢٣٣/٤)

باب: نون اس کے بعد عین

۸۸۴۶ نعمان بن أشعث

بن قیس کندی، نبی کریم ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے، ان کے والد کو ان کی ولادت کی خوشخبری دی گئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ثرید کا پیالہ جو میں اپنی قوم کو پلاؤں وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے۔

القسم الثالث مخضرمین

باب: نون اس کے بعد الف

۸۸۴۷ نابل، ابونباتة أعرجي

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور فتوح عراق میں شریک تھے، انہوں نے فارس کے شہ سواروں میں سے شہر با کو مبارزت کے بعد قتل کیا اور اس کا سامان اور کنگن مال غنیمت میں لے لیے، وہ پہلے شخص ہیں جنہیں عراق میں کنگن پہنائے گئے، انہوں نے فتوح میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۸۴۸ ناجد بن هشام أزدي

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور فتح مصر میں شریک ہوئے، ان سے ابوقبیل معافری نے روایت کیا ہے، یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔

۸۸۴۹ ناشره بن سُمی یزنی [1]

ابن عساکر [2] فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا اور معاذ کے پیچھے یمن میں نماز پڑھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جابیہ میں خطبے میں شریک تھے۔ ابن یونس نے ان کے حوالے سے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ رہتا اور ان سے قرآن سیکھتا تھا، جب نبی کریم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا۔

اسی طرح بحوالہ ابی بن کعب، ابوثعلبہ خشنی مروی ہے، ان کی حدیث ان کے حوالے سے اور بحوالہ عمر سنن نسائی میں قوی سند سے مروی ہے، ان سے علی بن رباح، عبدالرحمٰن بن عائذ نے روایت کیا شام میں سکونت تھی، پھر مصر فروکش ہوئے اور وہیں وفات پا گئے، عجلی کا قول ہے: مصری، تابعی، ثقہ ہیں، ابن حبان نے ثقات التابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اہل شام میں ان کا شمار ہے۔

---

[1] اسدالغابة (٥١٦٥) [2] مختصر تاريخ دمشق (١٢١/٢١)

۸۸۵۰ ناشرہ مزنی

انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا سجاح بنت حارث تمیمیہ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اس کے ساتھ لڑائی میں ان کا ذکر ہے، سیف اور طبری [1] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۸۵۱ نافع بن أسود

بن قطنہ بن مالک تمیمی پھر اسیدی، بنو اُسید بن عمرو بن تمیم سے ہیں، مرزبانی فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں، ان کی کنیت ابونجید ہے، فرماتے ہیں: جب عبداللہ بن منذر بن حلاحل تمیمی کو یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید کر دیا گیا تو انہوں نے مرثیہ کہا، میں نے اس میں سے عبداللہ مذکور کے سوانح میں ذکر کیا ہے۔

دارقطنی نے مؤتلف میں فرمایا: ابومحمد نافع بن اُسود، وہ فتوح عراق میں شہید ہوئے، انہوں نے یہ اشعار کہے: ؏

''اگر تم پوچھتے ہو تو میری قوم اور میرا معدن اسید ہے، حسب کی کانوں کا تمہیں بخوبی علم ہے''۔

اسی میں کہتے ہیں: ؏

''تمہارے بعد لوگوں میں کوئی ایسا مرد نہیں جو نعمت اور گھاس لگانے میں برابر ہو، کتنی غارت گریاں اور لوٹ مار میں نے جمع کیں، نرم، پہنے ہوئے بازو میں نے دیکھے اور کتنے مدّ مقابل میں نے اس حال میں چھوڑے کہ پرندے اس کے اردگرد گوشت نوچنے کے لئے دوڑ رہے تھے، میں نے ہندوستانی کاٹ دینے والی تلوار سے وار کر کے اس کا کام تمام کر دیا''۔

سیف نے فتوح میں بہت سے اشعار کہے ہیں، جن میں وہ اشعار پر فخر کرتے ہیں اور فتح شام اور عراق میں اپنی شرکت کا ذکر کرتے ہیں، اس میں سے چند اشعار یہ ہیں: ؏

''معد وغیرہ کے قاضی کہنے لگے تمہارا قبیلہ تمیم اونچے بادشاہوں کا ہمسر ہے یہ لوگ ثابت غلبے اور عزت والے ہیں، یہی لوگ اولاد اور سرداروں میں معد سے ہیں، جب تک پڑوسی ٹھہرا رہتا ہے تو وہ مال کے ضامن ہوتے ہیں، تلوار کے وار کی طرح یہ ہمیشہ کھانا کھلاتے ہیں، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے شہ سواروں کو سبقت فرمانے میں شرف بخشا ہے اور جب اسلام آیا تو یہ لوگ سردار تھے، سب نے پورے معد کو بلایا تو وہ جڑوں سمیت آ گئے، ہجرت کی طرف جو روشنی اور رفعت تھی ان کے باقی ماندہ لوگوں کے لئے بہتر اور بھاگنے کی بہترین جگہ ہے، لشکروں کے درمیان انہیں نصرت لے آئی، تو یہ لوگ سخت دشواریوں کے وقت لوگوں کے حمایتی تھے، تو انہوں نے مشرکوں کے مقابلے میں صف باندھی اور اکٹھے ہو گئے، اور کاٹنے والی تلواریں لے کر ٹوٹ پڑے، صبح کے وقت یہاں تک کہ وہ منہ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے اور تمیم کی تلواریں چیر پھاڑنے والے شیروں کی طرح انہیں بھگائے ہوئے تھیں''۔

---

[1] تاریخہ (۲۷۱/۳)

۸۸۵۲ نافع بن لقیط

بن حبیب بن خالد بن نضلہ بن اشتر بن حجوان اسدی فقعسی، انہیں نویفع کہا جاتا ہے، ابوالفضل بن ابی طاہر نے کتاب الشعراء میں فرمایا: جاہلی شاعر ہیں، مرزبانی کا قول ہے: عرب کے ان لوگوں میں سے ہیں جو شعر گوئی اور بہادری میں مشہور ہیں۔

ان کا حجاج کے ساتھ واقعہ پیش آیا، اس میں وہ کہتے ہیں: ؏

"اگر میں عنقا یا پردے میں ہوتا تو پھر بھی تیرے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ تم رُک کر مجھے دیکھتے، اس کے خوف کی وجہ سے زمین کی فضا مجھ پر تنگ ہو جاتی اگرچہ میں ہر جگہ کے چکر کاٹ چکا ہوں"۔

ابن ابی طاہر کا قول لیا جائے گا کہ وہ جاہلی ہیں، حجاج کا زمانہ پانے کی وجہ سے وہ اس قسم میں سے ہیں، مرزبانی نے ان کے اشعار عمر رسیدہ ہونے کے بعد نقل کئے ہیں: ؏

"نوجوان اپنی کوشش کی انتہا تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے، افسوس اس کے درمیان کئی مشکلات حائل ہو جاتی ہیں، جب نفس سے تم سچی بات کہو تو اس کی ہمیشہ ایک امید رہے گی، اور جب تک جھوٹے کی چاہت ہوگی تو امید کرتا رہے گا۔"

باب: نون اس کے بعد باء

۸۸۵۳ نباتہ بن یزید نخعی

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جہاد کیا۔

ابوبکر بن دُرَید نے اخبار المنثورہ میں بطریق ابن کلبی، بحوالہ ان کے والد، انہوں نے مسلمہ بن عبداللہ بن شریک نخعی سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا، فرماتے ہیں: ہم میں نباتہ بن یزید نخعی نامی ایک شخص تھا۔ وہ قبیلے کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب کے زمانے میں نکلا، جب تک کہ ایسی جگہ پہنچے جس کا انہوں نے ذکر کیا تو اس کا گدھا مر گیا قبیلے کا ایک آدمی جسے علان بن رُحیل کہا جاتا تھا، نخع سے تھا، کود کر اترا اور اس کی رسی اتار لی، انہوں نے ان سے کہا، ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ، انہوں نے کہا: نہیں، جاؤ اور مجھے چھوڑ دو، جب وہ انہیں چھوڑ کر چلے گئے تو وہ کھڑے ہوئے، وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر کہنے لگے: اے اللہ! تو جانتا ہے میں خوشی سے اسلام لایا، جہاد کرنے کے لئے نکلا، میں تیری رضا چاہتا ہوں، میرے گدھے کو میرے لئے زندہ کر دے، اور مجھے کسی کے احسان سے بچا، پھر سجدہ کیا اور اپنا سر اٹھایا تو اس کا گدھا کھڑا تھا، وہ کھڑے ہوئے، اس پر زین کسی، پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملے۔ ہشام بن کلبی یہ قصہ نخعی کے نسب میں ذکر کیا ہے، اس کے آخر میں فرماتے ہیں: یہاں تک کہ انہوں نے قزوین میں جہاد کیا پھر واپس لوٹے اور بعد میں کوفہ میں اسے بیچ دیا۔

۸۸۵۴ نُبیہ بن صُواب

ینظر من (.........) [1] (یعنی فلاں جگہ سے دیکھا جائے)

---

[1] ھکذا فی الأصل

باب: نون اس کے بعد جیم

۸۸۵۵ نجاشی ملک حبشہ

اس کا نام اصحمہ تھا، حرف الف میں آئے گا۔

۸۸۵۶ نجاشی شاعر حارثی

ان کا نام قیس بن عمرو بن مالک بن معاویہ بن خدیج بن حماس بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب، ان کی کنیت ابوالحارث اور ابومحاشن ہے، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے۔ وہ حضرت علی بن ابوطالب کے ساتھ تھے، اور ان کی مدح کرتے تھے، انہوں نے انہیں شراب پینے کی وجہ سے کوڑے مارے تو وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف بھاگ گئے۔ انہوں نے لمبی عمر پائی کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ''عرب میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے گھر کے دروازے پر دو حلیفوں اسد اور غطفان میں غنیمتیں تقسیم کررہا تھا۔ انہوں نے پوچھا: وہ کون تھا: انہوں نے کہا: حُصَین بن حذیفہ بن بدر۔

حصین، عیینہ کے والد ہیں جو احزاب کے دن غطفان کے رئیس تھے، ان کے والد بعثت سے پہلے یا تھوڑے عرصے بعد وفات پا گئے، بعض کا قول ہے: نجاشی کا نام سمعان تھا، تاریخ حلب میں حرف نون میں ابن العدیم کے حالات میں، فرماتے ہیں: نجاشی بن حارث بن کعب حارثی، ابواحمد عسکری نے ربیع الآداب میں ذکر کیا کہ نجاشی شاعر، ابوسماک اسدی کے پاس سے رمضان میں گزرے، انہوں نے انہیں پینے کی طرف بلایا، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو ابوسماک بھاگ گئے اور نجاشی کو پکڑ لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے مارے تو ہند بن عاصم نے اپنے آپ کو ان پر گرا دیا، کوفہ کے سرداروں کی ایک جماعت نے جو چالیس تھی، ان پر اپنی دھاری دار چادریں گرا دیں، ان میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: یہ اللہ کی تقدیر ہے، نجاشی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے مارا پھر کہنے لگے: اللہ نے ان کی بری تقدیر مقرر کی، پھر شام [1] کی طرف بھاگ گئے۔

مرزبانی کا قول ہے: نجام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اپنی قوم کی ایک جماعت میں آئے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑائیوں میں شریک تھے۔ اہل شام سے تیراندازی میں مقابلہ کرتے تھے انہوں نے ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اَسی (۸۰) کوڑے مارے پھر بیس (۲۰) اور مارے، انہوں نے کہا: یہ اس کے علاوہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا: رمضان کے مہینے میں تمہاری اللہ پر جرأت کی وجہ سے، ہمارے بچے روزے سے ہیں، تو وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھاگ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہجو کی، انہوں نے تمیم بن مقبل کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہجو کی، انہوں نے ان کے ہاں درخواست پیش کی، اس نے مغیرہ کے چھوٹے قد کی وجہ سے ہجو کی: ع

''میں قسم کھاتا ہوں، اگر اس کی سرینوں سے انڈا گرے تو بعض کے بعض سے قریب ہونے کی وجہ سے گر کر نہ

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (۱۲۱/۲)

ٹوٹے"۔

سیف نے یمامہ میں ان کا قصہ ذکر کیا ہے اور اس میں شعر کہے ہیں۔ احمد بن مروان دینوری نے مجالست کے جز سابع میں بطریق سماک ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نجاشی کی ہجو کہی اس کا نام قیس بن عمرو بن مالک بن عجلان تھا، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں درخواست پیش کی، انہوں نے کہا: تمہارے بارے میں کیا کہا؟ انہوں نے یہ اشعار پڑھے: ع

"اللہ تعالیٰ اہل روم کو ذمہ کا بدلہ دے، بنو عجلان بن مقبل کے قبیلے کا بدلہ دے"۔

انہوں نے کہا: اگر وہ مظلوم ہیں تو ان کی دعا قبول ہوگی انہوں نے کہا: ع

"ان کا قبیلہ ذمہ میں بدعہدی نہیں کرتا اور لوگوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے"۔ [1]

انہوں نے فرمایا: کاش آل خطاب بھی ایسے ہوتے پھر قصہ ذکر کیا، ہم نے اسے امالی ثعلب میں روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب نے کہا: تمیم بن مقبل نے نجاشی سے درخواست کی...... پھر اسی طرح ذکر کیا۔

تمیم بن مقبل کے سوانح میں گزر چکا ہے، حسن بن بشر آمدی نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ نجاشی جب وفات پا گئے تو ان کے بھائی خدیج نے ان کا مرثیہ کہا:

"جو شخص کسی فوت ہونے والے پر روتا ہے، اسے چاہیے کہ ایسے نوجوان پر روئے، مقام لحج کے ریتلے ٹیلے میں جس کی قبر ہے اور سواریاں واپس آ گئی ہیں"۔ [2]

میں کہتا ہوں: لحج یمن کا مشہور شہر ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ یمن گئے، اور لحج میں فوت ہو گئے۔

ابن قتیبہ نے معارف میں فرمایا: نجاشی دین میں کمزور تھا، پھر رمضان المبارک میں اس کے شراب پینے کا قصہ ذکر کیا، اسے نجاشی اس لئے کہا جاتا تھا کیونکہ اس کا رنگ حبشیوں سے ملتا تھا۔

ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنو حارث کی ایک جماعت وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور فرمایا: "یہ کون لوگ ہیں لگتا ہے ہند سے آئے ہیں؟"

۸۸۵۷ نجد بن صامت

بن عابد بن اسماء بن قرُدوس بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس دوسی قردوسی ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کے بیٹے سعد کا خلافت بنو مروان میں، خراسان میں ذکر ہے، یہ وہی ہیں جنہوں نے خلافت سلیمان بن عبدالملک میں خراسان کے امیر قتیبہ بن مسلم باہلی کو قتل کیا، ابن کلبی نے جمھرہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اسی طرح فرمایا: مشہور ہے کہ قتیبہ کا قاتل وکیع بن ابی اسود ہے، لیکن ابن درید نے اشتقاق میں دونوں قولوں کو جمع کیا ہے، اور ذکر کیا کہ وکیع اس میں سردار تھے، اور نجد نے خود انہیں قتل کیا، ان کے ساتھ جہم بن زحر جعفی تھے۔

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (۱۲۰/۲۱)

[2] مختصر تاریخ دمشق (۱۲۱/۲۱)

باب: نون اس کے بعد خاء

۸۸۵۸ نخار بن اوس

ابن ابیر بن عمرو بن عبد حارث بن رباح بن لؤی بن عبد مناف بن حارث بن سعد بن ہذیم، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، وہ نسب کے بہت بڑے عالم تھے، یہاں تک کہ ابن کلبی نے کہا: عرب میں نسب کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ سے اچکن بات نہیں کر رہی بلکہ جو اچکن میں ہے وہ بات کر رہا ہے، ابن ماکولا [1] نے ابیر کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔

باب: نون اس کے بعد زاء

۸۸۵۹ نزال بن سبرہ [2]

ہلالی، کوفی، مسلم، ابن سعد نے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے، دار قطنی رحمہ اللہ کا قول ہے: بہت بڑے تابعی ہیں، اسی طرح بخاری، ابن ابی حاتم ابن حبان اور دوسرے لوگوں نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن عبدالبر کا قول ہے: انہوں نے ذکر کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، ان کی روایت حضرت علی و ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی سے مجھے معلوم نہیں، کبار تابعین میں ان کا شمار ہے، مزی نے ابو مسعود کی سند میں فرمایا: نزال بن سبرہ کو شرف صحابیت حاصل ہے، اس میں ابو مسعود دمشقی اور ابن عساکر کی پیروی کی ہے، تہذیب میں فرمایا: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں: مرسل حدیث ہے، انہوں نے حضرت عثمان، علی، ابن مسعود، سراقہ بن مالک وغیرہ سے روایت کی۔

ان سے شعبی، عبدالملک بن میسرہ، ضحاک بن مزاحم وغیرہ نے روایت کیا بخاریؒ نے تاریخ اوسط میں بطریق مسعر، بحوالہ نزال بن سبرہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم اور تم بنو عبد مناف سے تھے، آج ہم اور تم بنو عبداللہ سے ہیں''۔ [3]

مسعر کا قول ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عبد مناف بن قصی سے ہیں، ہم بنو عبد مناف بن ہلال عن عامر سے ہیں، یہ وہی حدیث ہے جس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا کہ نزال نے اسے مرسل کہا ہے۔

باب نون کے بعد سین

۸۸۶۰ نسطاس

مولیٰ ابی بن خلف ہیں، ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ میں فرمایا: زمانہ جاہلیت کے ہیں، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے

---

[1] الاکمال (۵/۱) [2] اسد الغابۃ (۵۲۰۲)، تجرید (۱۰۵/۲) [3] تاریخ کبیر (۱۱۷/۸)، تاریخ صغیر (۱۲/۱)

روایت کیا۔

۸۸۶۱ نُسَیر بن ثور عجلی

انہوں نے زمانہ نبوت پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتوح میں شریک ہوئے، ان میں قادسیہ بھی ہے، انہوں نے یہ شعر کہا: ع

''قادسیہ میں اسے خوب معلوم ہے کہ میں سختیوں کو برداشت کرنے والا، پاک کمائی والا ہوں''۔

۸۸۶۲ نُسَیر بن یحییٰ انصاری

مولیٰ عثمان بن حنیف۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، خطیب نے مؤتلف میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق یوسف بن محمد بن منکدر، عن ابیہ، مسنداً نقل کیا ہے کہ مجھے نسیر بن یحییٰ نے بتایا، فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مال تقسیم کیا، مجھے ایسا ہی دیا جیسا میرے مولیٰ عثمان ابن حنیف کو دیا، اور فرمایا: اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا..... (الحدیث)

باب نون کے بعد صاد

۸۸۶۳ نصّاص

وثیمہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ فتوح میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے دوست تھے، ابواسحاق بن امین نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۸۶۴ نِصفُ الطریق غسانی

ان کا تذکرہ ہے۔

۸۸۶۵ نصر بن نصر

بن قُدَامہ، بعض کا قول ہے: نصر بن عوف بن قدامہ، صفوان بن قدامہ کے بھتیجے ہیں، ان کی حدیث اور اشعار ان کے چچا کے حالات میں گزر چکی ہے۔

۸۸۶۶ نصَیر

تصغیر کے ساتھ ہے، بن عبدالرحمٰن بن یزید، موسیٰ بن نصیر کے والد ہیں جنہوں نے مغرب کے شہر فتح کئے، ان کے والد عبدالرحمٰن بن یزید کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

رشاطی کا قول ہے: انہوں نے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن مروان، نصیر بن عبدالرحمٰن جب بیمار ہوئے تو ان کی عیادت کرتے تھے۔ وہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے محافظ تھے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے، وہ ان پر ناراض ہوئے تو ان کے علاوہ کسی اور کو بنا دیا، پھر صفین کے بعد انہیں دوبارہ بنا دیا، انہوں نے اتنی عمر پائی کہ مصر آئے اور وہیں وفات پا گئے۔

میں کہتا ہوں: ابوعمر کندی نے موالی میں ذکر کیا ہے کہ موسیٰ بن نصیر کی ولادت ۱۹ھ میں ہوئی، بعض کا قول ہے: نصیر اُراشہ سے تھے، اور خلافت ابوبکر میں جبل خلیل سے قیدی بنائے گئے، ان کا نام نصر تھا، نصیر رکھا گیا، بعض بنوامیہ نے انہیں آزاد کر دیا۔

باب نون کے بعد ضاد

۸۸۶۷ نضر بن بُشیر

بن عمرو مُزنی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، کندی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فتح مصر میں شریک ہوئے، وہاں انہوں نے جگہ لی، پھر ۷۲ھ میں ان کا بیٹا مصر کا قاضی مقرر ہوا، اور اس میں ۸۹ھ میں وفات پائی۔

۸۸۶۸ نضلہ بن خالد[1]

بن نضلہ بن مہزول، وثیمہ نے کتاب الردّۃ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ بنوحنیفہ میں سے ان کے ماموں تھے، جب ان لوگوں نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو انہوں نے انہیں منع کیا، اور انہیں ثبات کی طرف بلایا اور انہیں انجام سے ڈرایا تو ان لوگوں نے ان کی بات قبول نہیں کی۔ تو وہ وہاں سے کوچ کر گئے، انہوں نے اس کے بارے میں شعر کہے۔

۸۸۶۹ نضلہ بن ماعز

انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، حُسَین مُعلم نے بحوالہ عبداللہ بن بُریدہ، ان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابوذر کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے، ابن ابی حاتم اور ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے۔

۸۸۷۰ نضلہ بن عبداللہ

بن عمرو بن عبد بن حرمز ابن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ ان کا بیٹا محمد، عراق میں صاحب شرافت انسان تھا، بنومروان نے انہیں مختلف عہدوں پر فائز کیا۔

باب نون کے بعد عین

۸۸۷۱ نعمان بن بَزرج یمانی[2]

اہل صنعاء سے ہیں، ابن حبان کا قول ہے: بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ابن عساکر کا قول ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں شام آئے، ابن مندہ نے بطریق محمد بن حسن بن انس بحوالہ سلیمان بن وہب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے نعمان بن بزرج نے نقل کیا۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا،[3]

---

[1] تجرید (۱۰۶/۲) [2] اسد الغابہ (۵۲۲۹) [3] مختصر تاریخ دمشق (۱۵۹/۲۶)

فرماتے ہیں..... پھر طویل حدیث نقل کی۔ ابونعیم نے ابن مندہ کا تعاقب کیا ہے کہ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا، فرماتے ہیں: ان کا اسلام لانا معروف نہیں۔ ان کی رائے اس کے بارے میں ٹھیک نہیں۔ بخاری، ❶ ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ جو کچھ واقدی نے کتاب الردۃ میں بطریق ہمام بن منبہ ذکر کیا ہے اس سے ابونعیم دھوکا کھا گئے ہیں، فرماتے ہیں: صنعاء میں مدینہ سے سب سے پہلے آنے والے وبر بن یحنس ہیں، وہ نعمان بن بزرج کی بیٹیوں کے ہاں فروکش ہوئے، وہ اسلام لائیں اور نماز پڑھنے لگیں، انہیں ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن نعمان بن بزرج کے ہاں بھیجا، وہ اسلام لے آئے، انہیں فیروز دیلمی کے پاس بھیجا، وہ اسلام لے آئے، پھر مرکبود دیلمی کے پاس بھیجا، وہ بھی اسلام لے آئے، فرماتے ہیں: صنعاء میں سب سے پہلے قرآن سیکھنے والے عطاء بن مرکبود ہیں۔

اس سے ابونعیم کو وہم ہوا ہے کہ نعمان وفات پا چکے تھے، لیکن سلیمان بن وہب کا ان کا زمانہ پانے کے بیان سے اس کی تردید ہوتی ہے، ان کی اپنی روایت کردہ حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے، شاید یہ اس وقت تھا جب کہ ہمام بن منبہ نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ صنعاء سے چلے گئے تھے، کیونکہ اسود کذاب جب صنعاء پر غالب آیا تو اس کے اکثر رہنے والے بھاگ گئے، اسی طرح عبید بن محمد کشوری نے اپنی تاریخ میں بطریق ہشام بن یوسف، بحوالہ عمر بن نعیم نقل کیا ہے: میں نے نعمان بن بزرج سے سنا، وہ جاہلیت میں تیس (۳۰) سال اور اسلام میں سو (۱۰۰) سال زندہ رہے، انہوں نے اسی طرح ذکر کیا ہے کہ وہ وفد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے ان سے سوال کیا کہ ضحاک بن فیروز کو امارت دے دیں۔

ابوبکر بن برقی نے اپنی تاریخ میں فرمایا: نعمان بن بزرج، خلافت عبدالملک بن مروان میں فوت ہوئے۔

۸۸۷۲ نعمان بن حمید ❷

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، بخاری، ❸ ابن ابی حاتم اور ابن حبان نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان سے سماک بن حرب نے روایت کی۔

۸۸۷۳ نعمان بن صفوان

بن عمرو بن نعیمہ، سوادہ بن عمرو بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن سہل حمیری کی اولاد میں سے ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کا بیٹا سمر روم میں کفار کے ساتھ بہت سے غزوات میں شریک ہوا۔

۸۸۷۴ نعمان بن محمیہ خثعمی

انہیں ذوالانف کہا جاتا ہے، ابواسماعیل ازدی نے یرموک میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوعبیدہ نے انہیں اپنی قوم خثعم کی سرداری کا جھنڈا انہیں باندھ کر دیا، وہ اور ابن ذی سہم کا سرداری کے بارے میں تنازع تھا۔

---

❶ تاریخ کبیر (۸۰/٤) ❷ تجرید (۱۰۸/۲) ❸ تاریخ کبیر (۷۷/٤)

میں کہتا ہوں: پہلے گزر چکا ہے کہ وہ فتوح کے زمانے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ کسی اور کو امیر نہیں بناتے تھے۔

۸۸۷۵ نعمان رُعینی

بعض کا قول ہے: ذورُعین، یمن کے بادشاہوں میں سے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے، ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ یمن کے بادشاہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام لانے کے بارے میں لکھا اور ان کے پاس اپنی کتاب لائے وہ حارث بن عبد کلال اور ان کے بھائی نعیم اور نعمان ہیں۔ بعض کا قول ہے: ذی رُعین، ہمدان، معافر، ان کی طرف زُرعہ بن سیف بن ذی یزن مالک بن مُرارہ کو بھیجا۔

مستغفری کے ہاں ہے کہ نعمان خط لانے والے قاصد تھے، ابوموسیٰ نے اس کے بارے میں غلطی کی، ابن فتحون نے بحوالہ طبری اپنے استدراک میں اس کا درست ذکر کیا ہے۔

۸۸۷۶ نعیم بن صخر

بن عدی عدوی، ابواسماعیل ازدی نے فتوح شام میں ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ اجنادین میں شہید ہوئے۔

۸۸۷۷ نعیم حَبر

نصرانی تھے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں موجود تھے۔ وہ کعب احبار کی مثال ہیں، انہوں نے قسم ثالث میں ان کا ذکر کیا ہے، مطرف بن مالک کے سوانح میں ان کی حدیث گزر چکی ہے۔ ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ میں بطریق قتادہ بحوالہ مطرف بن مالک نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں فتح تُستر میں شریک ہوا، پھر قصہ ذکر کیا، یہاں تک کہ فرمایا: مطرف فرماتے ہیں: پھر میرے دِل میں آیا کہ میں بیت المقدس جاؤں، میں نے ایک سوار کو دیکھا، میں نے کہا: کیا تم نعیم ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: تمہاری نصرانیت کا کیا ہوا؟ فرماتے ہیں: میں نے آپ کے بعد دین ابراہیم اختیار کر لیا۔ فرماتے ہیں: یہود نے حضرت نعیم اور کعب کے بیت المقدس آنے کا سنا تو وہ لوگ جمع ہوئے، ان سے کعب نے کہا: یہ قدیم کتاب ہے، میں نے تمہارے پاس پہنچائی ہے، اسے پڑھو، ان کے پڑھنے والے نے اسے پڑھا، وہ ایک جگہ پر آئے اور زمین کھودنے لگے، نعیم غصے ہوئے اور اسے لے لیا، اور فرمایا: میں اسے تمہیں نہ دوں گا کہ تم اسے پڑھو، پھر انہوں نے اس سے وہ کتاب مانگی اور ان سے طلب کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا: میں اسے اپنے سینے سے لگائے رکھوں گا، انہوں نے اسے اپنے سینے سے لگائے رکھا، اور ان کے پڑھنے والے نے پڑھا، یہاں تک کہ جب اس جگہ پہنچے تو اس میں یہ الفاظ تھے ﴿جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا....﴾ [1] فرماتے ہیں: اس وقت ان میں سے بیالیس (۴۲) یہودی عالم اسلام لے آئے۔

---

[1] سورہ آل عمران الآیۃ (۸۵)

باب نون کے بعد فاء

۸۸۷۸ نفیع صائغ

ابو رافع، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

باب نون کے بعد میم

۸۸۷۹ نملہ بن عامر محاربی جسری

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور عراق کی فتوح میں شریک ہوئے، یہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم بنی جسر کی فرمانبرداری کی ضمانت دی تھی جب آپ ان سے ناراض ہوئے اور ان کے گھروں کو گرانے کا حکم دیا تھا۔

باب نون کے بعد ھاء

۸۸۸۰ نہشل بن حُری*

بن ضمرہ بن جابر بن قطن بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن زید مناۃ بن تمیم، مرزبانی کا قول ہے: شامی، شریف، مشہور اور مخضرمی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے تک رہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگوں میں شریک تھے، ان کے بھائی مالک صفین میں شہید ہوئے۔ اس وقت وہ رئیس بنو حنظلہ تھے، ان کا جھنڈا ان کے پاس تھا، نہشل نے بہت سے مرثیے کہے، ایک قصیدے میں ہے: ع

"میرے دوست کا مجھ سے جدا ہونے کا غم اس وقت ہلکا ہو جاتا ہے جب میں کسی ایسے شخص سے ملتا ہوں جس کا ساتھی فوت ہو گیا ہے، جو اقوام کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ نیک سلوک کرتی ہے، سختی کے دن اس کے تارے نہیں ڈوبتے"۔

فرماتے ہیں: ان کے والد شاعر، شریف ہیں، ان کا تذکرہ ہے۔ ضمرہ کے دادا ضخم الشرف کے سردار تھے، ان کے دادا کے دادا ضمرہ شاعر اور شریف انسان تھے، شہسوار تھے، بنو دارم کے اچھے گھروں میں سے تھے۔

باب نون کے بعد واؤ

۸۸۸۱ نواح بن سلمہ

بن کہلہ اُصغر ابن عصام بن کہلہ اُکبر ابن وہب بن سلان بن دینار بن موزع بن عبداللہ بن تاج بن تمیم بن اُراشہ اُراشی،

* اسد الغابہ (۵۳۰۰) تجرید (۲/۱۱۳)

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کے دادا کہلہ وہی شخص ہیں جن کو ابوجہل نے ان کا حق دینے میں ٹال مٹول کی تھی، تو انہوں نے قریش کے سامنے اس کی درخواست پیش کی، انہوں نے اس سے بات کی، پھر بھی اس نے وہ حق نہ دیا۔ وہ دوبارہ ان کے پاس گئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ بتایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ساتھ لے کر ابوجہل کے پاس گئے، رات کے وقت دروازہ کھٹکھٹایا، وہ باہر نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اس کا حق دو''۔ اس نے کہا: ہاں! ابھی دیتا ہوں، وہ گھر گیا اور اس کا حق دے دیا۔ تو قریش نے اسے ملامت کی اور کہنے لگے: ہم نے تمہیں کہا تو تم نے انکار کیا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کی تو دے دیا۔ اس نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ دیکھا جس کا منہ کھلا ہوا تھا، اللہ کی قسم! اگر میں روکتا تو وہ مجھے کھا لیتا۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ذکر کیا ہے، ابن اسحاق نے اُراشی کا قصہ سیرت میں ذکر کیا ہے، نواح سلمہ کے بیٹے ہیں، بنو مروان کے زمانے میں ان کا ذکر ہے، ہشام بن عبدالملک نے صفوان بن سلمہ کو بلقاء کا گورنر بنایا، ان کے بعد علی بن صفوان کو سفاح کے زمانے میں اس کا والی بنایا، قضاعہ شام میں سردار اور گرمیوں کی جنگوں کے امیر بھی تھے، ان کے بعد ان کے بیٹے شراحیل بن علی کو بلقاء کا امیر بنایا، مہدی نے ان سے وعدہ کیا کہ اُردن کے لشکر کو افریقہ کی طرف بھیجیں، ان کے بعد ان کے بیٹے رماحس کو پانچ سال بعد گورنر بنایا، یہ سب ابن کلبی نے ذکر کیا ہے۔

قسم رابع **ازحرف نون**

باب نون کے بعد الف

۸۸۸۲ ناجیہ بن خفاف عنزی

ابو خفاف ہیں، ابن مندہ کا قول ہے: صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ صحیح نہیں۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کیا ہے۔ وہ مشہور تابعی ہیں، انہوں نے بحوالہ ابن مسعود، عمار بن یاسر وغیرہ روایت کیا ہے، ابن مدینی کا قول ہے: انہوں نے عمار سے نہیں سنا، یہ پرانے نہیں ہیں۔ بخاری، مسلم، ابن ابی حاتم [1] وغیرہ نے ان ناجیہ اور ناجیہ بن کعب اُسدی میں فرق کیا ہے، یعقوب بن شیبہ وہم کا سبب ہے، وہ یہ کہ ابو اسحاق نے بحوالہ ناجیہ، انہوں نے عمار سے تمیم کا قصہ نقل کیا ہے، زائدہ کا قول ہے: بحوالہ ابن ناجیہ اور ان کا نسب بیان نہیں کیا، ابوبکر بن عیاش نے ان کے حوالے سے، انہوں نے ناجیہ عنزی سے نقل کیا ہے، ابو اُحوص فرماتے ہیں: عنہ، عن ناجیہ بن خفاف، ابن عیینہ کا قول ہے: عنہ، عن ناجیہ بن کعب اُسدی، فرماتے ہیں: ابن المدینی کا قول ہے: یہ غلط ہے، وہ ناجیہ بن خفاف ہیں۔

خطیب نے ذکر کیا ہے کہ اسرائیل اور معلّی نے کہا: عن ابن اسحاق، عن ناجیہ بن کعب، اسی طرح ابونعیم کا قول ہے، ابن ہشام کا قول ہے: عن ابی اسحاق، عن ناجیہ بن کعب، خطیب کا قول ہے: میرا خیال ہے کہ وہ ابو اسحاق ہیں، انہوں نے اسے بحوالہ ناجیہ

---

[1] اسد الغابہ (٥١٦٥) تجرید (١٠١/٢)

روایت کیا، خطیب کا قول ہے: میرا خیال ہے کہ ابو اسحاق نے اسے ان کے لیے بحوالہ ناجیہ بے نسبت نقل کیا ہے، انہوں نے انہیں ابن کعب گمان کیا۔ کیونکہ انہوں نے ناجیہ بن کعب کے حوالے سے اس حدیث کے علاوہ روایت کی ہے، ناجیہ بن کعب، ان کے بارے میں ابن ابی خیثمہ بحوالہ ابن معین فرماتے ہیں: صالح، ابو حاتم کا قول ہے: شیخ، میں نے کسی کا اس میں سوائے جوزجانی کے قول کے کوئی اعتراض نہیں دیکھا کہ مذموم ہیں، اس میں ان کے شیعیت کو اختیار کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلم

۸۸۸۳ ناشرہ بن سُوَید جهنی ❶

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے ان کے بیٹے مُرتح نے روایت کیا، پھر بطریق عبداللہ بن داؤد بن دلہاب، بحوالہ ان کے باپ دادا حدیث روایت کی ہے، ان کے اور ان کے والد کے نام میں خطا ہے جو لفظی غلطی سے پیدا ہوئے، صحیح یہ ہے کہ وہ یاسر ہیں، ان کے بیٹے کا نام مسرح ہے، کیونکہ حدیث میں ان کا نام مسرح ہے، انہوں نے اسلام لانے میں جلدی کی، جن لوگوں نے لفظی غلطی کی ہے، ان میں ابو اسحاق بن امین ہیں، انہوں نے حرف نون میں استیعاب کے ذیل کے آخر میں فرمایا: ناشر بن سُوَید جهنی، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان کے بیٹے کے ہاں ان کی حدیث ہے۔ ابن عبدالبر نے ان کی جگہ پر ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ناشرہ۔

۸۸۸۴ نافع بن سلیمان عبدی

نافع ابی سلیمان میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ❷ نے ان کے دو عنوان قائم کیے ہیں، وہ دونوں ایک ہیں۔

۸۸۸۵ نافع بن صَبرہ ❸

ان کی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جو مجلس میں لغو باتوں کے کفارہ میں ہے، اسی طرح ابن عبدالبر نے اسے نقل کیا ہے، وہ خطا ہے جو لفظی غلطی سے پیدا ہوئی وہ نافع بن جُبیر ہیں، ابن مطعم، اہل مدینہ کے مشہور تابعی۔ انہوں نے اس حدیث کو مرسل کہا ہے، اسے ان کے حوالے سے اہل مدینہ میں سے داؤد بن قیس نے نقل کیا ہے، اسی طرح ہم نے اسے اسماعیل بن جعفر کے نسخے میں علی بن حُجر کی روایت سے بحوالہ اسماعیل نقل کیا ہے، اس کے چار اجزاء ہیں، ان کی احادیث اسماعیل کے شیوخ کے ناموں پر مرتب ہیں، یہ حدیث داؤد بن قیس کے سوانح میں ہے، اسی طرح اسے ابو عمر نے اپنی مسند میں اور حمیدی نے نوادر میں نقل کیا ہے، دونوں نے سفیان بن عیینہ سے بحوالہ داؤد نقل کیا ہے، اسی طرح محمد بن عجلان نے مسلم بن ابی حمزہ سے، انہوں نے نافع بن جُبیر سے مرسل نقل کی ہے، اسے لیث بن سعد نے بحوالہ ابن عجلان نقل کیا ہے، ایک جماعت نے اسے موصولاً نقل کیا ہے، ان میں سے احمد بن حسن لہبی، عبدالعزیز بن عبداللہ اُویسی، ابو عاصم نبیل ہیں یہ ابن ابی دنیا کے ہاں ہیں، خالد بن یزید عمری، طبرانی کے ہاں ہیں۔ ان میں سے چار (۴) نے بحوالہ داؤد بن قیس، انہوں نے نافع بن جبیر سے، بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے۔

---

❶ اسد الغابہ (٥١٦٥) تجرید (٢/١٠١) ❷ التجرید (١٤٤)

❸ اسد الغابہ (٥١٧٥) تجرید (٢/١٠٢)

اسی طرح ایک جماعت نے بحوالہ سفیان بن عیینہ، انہوں نے محمد بن عجلان سے نقل کیا ہے، ان میں سے ابن ابی عمر ہیں، انہوں نے اپنی مسند میں ان کے حوالے سے، نسائی نے فی الیوم واللیلہ میں، ابن ابی عاصم نے دعاء میں حاکم، اور طبرانی نے: ان سب نے بطریق عبدالجبار بن علاء، انہوں نے سفیان سے نقل کیا ہے، حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔

۸۸۸۶ نافع بن عمرو مزنی ✿

ابو مسعود اُصبہانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق ہلال بن عامر مزنی ان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں تھے، یہ خطا ہے جو لفظی غلطی سے پیدا ہوئی، وہ رافع ہیں جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۸۸۸۷ نافع بن یزید ثقفی

رافع درست نام ہے، جیسا کہ حرف راء میں گزر چکا ہے۔

باب نون کے بعد باء

۸۸۸۸ نباش بن زُرارہ تمیمی

ابو ہالہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے، ہند کے والد اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ذیل میں ان کی پیروی کی ہے، وہ غلط ہے۔

۸۸۸۹ نُبیشہ الخیر

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اور نبیشہ ہذلی کے درمیان فرق کیا ہے، وہ ایک ہیں۔

باب نون کے بعد جیم

۸۸۹۰ نجاب

ابن ثعلبہ بن خزمہ انصاری، ابراہیم بن سعد نے بحوالہ ابن اسحاق ✿ ذکر کیا ہے کہ وہ بدر میں شہید ہوئے، خطیب نے مؤتلف میں فرمایا: یہ لفظی غلطی ہے، اسی طرح اُموی نے بحوالہ ابن اسحاق ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ اور ہشام بن کلبی کے ہاں ہے۔

۸۸۹۱ نجیب بن سری

ان کے صحابہ میں ذکر کرنے میں وہم ہوا ہے، ابو حاتم رازی کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

✿ اسد الغابہ (۵۱۸۱) تجرید (۱۰۳/۲) ✿ السیرۃ النبویۃ (۲۵۵/۲)

مرسل روایت کی ہے۔

٨٨٩٢ نُجید بن عمران

بن حصین خُزاعی، حرف باء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب نون کے بعد سین

٨٨٩٣ نسطور راھب

ابن سعد نے بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح سے پہلے جب شام کی طرف تجارت کے لیے بھیجا۔ آپ کے ساتھ آپ کے غلام میسرہ کو بھیجا، میسرہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں بُصری آئے اور درخت کے سائے کے نیچے اترے، ان سے نسطور راہب نے کہا: اس درخت کے نیچے سوائے نبی کے کوئی اور نہیں اترا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے شخص کے درمیان بحث ہوئی۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: لات اور عُزّی کی قسم کھاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ان دونوں کی قسم کبھی نہیں کھائی، میں جب ان کے پاس سے گزرتا ہوں تو ان سے اعراض کر کے گزرتا ہوں''۔ اس شخص نے میسرہ سے کہا: یہ اس امت کے نبی ہیں۔ [1]

میں کہتا ہوں: بحیرا کے قصے میں نسطور کے قصے کی طرح گزر چکا ہے، یہ بحیرا کے لیے مشہور ہے، اس وجہ سے ابن مندہ نے بحیرا کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے، یہ ان کی شرط کے مطابق ہے۔

٨٨٩٤ نسطور رومی

نہایت جھوٹا شخص ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین سو (۳۰۰) سال سے زیادہ زندہ رہا، خطیب الموصل عبداللہ بن احمد طوسی نے بحوالہ نسطور رومی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ تبوک میں کوڑا گر گیا، میں اترا، اسے صاف کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں اضافہ کرے''۔ [2] میمون کا قول ہے مجھ سے شریف عبدالجلیل نے بحوالہ عمرو بن حُسین کاشغری نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابن نسطور سے پوچھا: تمہارے والد اس کے کتنے عرصے بعد زندہ رہے، انہوں نے کہا: تین سو (۳۰۰) سال اس وقت ان کی عمر تیس (۳۰) سال تھی۔

حسن بن حسین حسینی نے ۵۰۸ھ میں فرمایا: ہم سے ابوجعفر عمر بن حسن بن ابوبکر سامانی نے ۴۷۹ھ میں، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے جعفر بن نسطور نے یمن کے ایک کونے میں راس الشری نامی بستی میں بحوالہ اپنے والد جو صحابی ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے.... پھر حدیث ذکر کی، عمر فرماتے ہیں: میں نے جعفر سے پوچھا، تمہارے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے پہلے کتنے برس کے تھے، انہوں نے کہا: تیس (۳۰) سال، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد تین سو (۳۰۰) سال زندہ رہے۔ فرماتے ہیں: جعفر کی بڑی ہیبت وحشمت تھی، اس لیے میں نے ان سے ان کی عمر کے بارے میں نہیں پوچھا: میں نے اس بستی کے شیوخ سے پوچھا، تو وہ کہنے لگے: ہم

---

[1] السیرۃ النبویہ (۱۵۳/۱) [2] اللآلی والموضوعۃ (۵۱/۱)

پڑھنے جاتے تھے تو اسی ہیئت پر تھے۔

باب نون کے بعد صاد

۸۸۹۵ نصر بن حارث انماری

ابوعمر کا قول ہے: وہ ابومنفعہ ہیں، انہیں اس کے بارے میں وہم ہوا ہے، وہ بکر ہیں، گویا کاف بدل گیا۔ پھر وہ صاد کی صورت میں ہوگیا، انہوں نے لفظی غلطی کی ہے۔

۸۸۹۶ نُصیر

مولی معاویہ، جنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، انہیں وہم ہوا ہے۔ ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ ✿ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے، ان سے سلیمان بن موسیٰ نے روایت کی ہے۔
میں کہتا ہوں: ان کی روایت مراسیل میں ابوداؤد میں ہے، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کے ضبط میں اختلاف ہے۔

باب نون کے بعد ضاد

۸۸۹۷ نضلہ

یا ابن نضلہ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے، میں نے طلحہ بن نضلہ میں صحیح وجہ بیان کر دی ہے۔

باب نون کے بعد عین

۸۸۹۸ نعمان بن بازیہ لہبی ✿

اسی طرح ابن عبدالبر ✿ نے اسے نقل کیا ہے اور ابن ابی حاتم کی طرف اس کی نسبت کی ہے، ابن فتحون نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ ان کے والد کے نام میں لفظی غلطی ہوئی، بخاری، ابن ابی حاتم، بغوی، ابن حبان، ابن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے، پہلی قسم میں صحیح گزر چکا ہے۔

۸۸۹۹ نعمان بن زراع ✿

اُزد کے ناظم ہیں، ابن عبدالبر ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جو ان سے روایت کیا گیا میں ان سے زیادہ انہیں نہیں

✿ الجرح والتعدیل (۴۹۲/۸) ✿ اسد الغابہ (۵۲۲۸) استیعاب (۲۶۴۲)

✿ الجرح والتعدیل (۴۴۵/۸) ✿ استیعاب (۲۶۴۵) ✿ استیعاب (۶۳/۴)

جانتا کہ انہوں نے فرمایا: یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں شگون لیتے تھے۔

میں کہتا ہوں: ابن رازیہ نے اسے درست کہا ہے، اسی طرح ابن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نعمان بن رازیہ اُزدی، پھر لہبی، اُزد کے ناظم ہیں۔ ان کے علمبردار ہیں۔ پھر اپنی سند سے حدیث نقل کی جس کی طرف اشارہ ہے، پہلی قسم میں صحیح گزر چکا ہے۔

میرے خیال میں یہ اور پہلے والے ایک ہیں۔

۸۹۰۰ نعمان بن حِصن

بن حارث بلوی، انصار کے حلیف ہیں، ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کے والد نے لفظی غلطی کی ہے، وہ عصر ہے، جیسا کہ درست گزر چکا ہے۔

۸۹۰۱ نعمان بن مُرّہ زرقی مدنی[1]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، جبکہ وہ تابعی ہیں، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی۔ ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: ان کی حدیث مرسل ہے، ان کی بحوالہ علی روایت ہے، عسکری کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں، بخاری اور مسلم نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی حدیث مؤطا میں ہے کہ چور، زانی اور شرابی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حدیث کو کتاب الصلوٰۃ میں ذکر کیا ہے۔ نعمان کے ہاں اس کے علاوہ کوئی روایت نہیں، اس میں مالک وغیرہ سے آگے اختلاف ہے، حدیث حسن سے متن کا شاہد موجود ہے۔ بحوالہ عمران بن حُصَین، اسے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ادب المفرد میں نقل کیا ہے، دوسری حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہے، اسے ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ ایک اور بحوالہ ابوہریرہ اسی معنی کی مروی ہے، ان نعمان نے حضرت علی، جریر، انس رضی اللہ عنہم کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے، ان سے اسی طرح ابوجعفر محمد بن علی بن حسین المعروف باقر نے نقل کیا ہے۔ ابن حبان نے ثقات تبع تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نعمان بن مرّہ زرقی انصاری، اہل مدینہ سے ہیں۔ فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت سعید بن مسیّب سے روایت کیا، ان سے محمد بن علی نے روایت کیا، گویا صحابہ میں سے کسی سے ان کی روایت مروی نہیں ہے۔

۸۹۰۲ نعمان بن ناقد أنصاری

میں نے مؤتلف میں خطیب ابوبکر الحافظ کی تحریر سے پڑھا ہے، عمر بن احمد کا قول ہے: وہ ابن شاہین ہیں، میں نے عبداللہ بن سلیمان یعنی ابن ابوداؤد سے کہتے ہوئے سنا: نعمان بن ناقد، انصار سے ہیں، ابوعبید بن ناقد کے بھائی ہیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۲٦۰) تجرید (۱۱۰/۲)

۸۹۰۳ نعیم بن ربیعه

بن کعب، ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابراہیم بن سعد نے بحوالہ نعیم بن ربیعہ ان کی حدیث نقل کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا.... ابونعیم نے تعاقب کیا ہے کہ صحیح یہ ہے: بحوالہ نعیم، انہوں نے ربیعہ سے نقل کیا ہے۔ ایسا ہی ہے، جیسا انہوں نے کہا: اس میں لفظی غلطی "عن" کی جگہ ہوئی ہے وہ ابن ہو گیا، مذکورہ حدیث کو احمد [1] نے اپنی مسند میں بطریق محمد بن عمرو بن عطا، بحوالہ نعیم نقل کیا، وہ محبر بحوالہ ربیعہ بن کعب اسلمی مروی ہے، وہ حدیث ربیعہ ہے، ان کے حوالے سے مشہور ہے۔ ابن مندہ: بہت زیادہ حافظے کے باوجود یہ بات ان سے مخفی رہی، اس پر تعجب ہے۔ صحیح مسلم میں دوسرے طریق سے بحوالہ ربیعہ اس کی اصل ہے۔

۸۹۰۴ نعیم بن عبدالرحمن أزدی [2]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، یہ صحیح نہیں۔

میں کہتا ہوں: بخاری، ابن ابی حاتم، ابن حبان وغیرہ نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوحاتم، عسکری کا قول ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں کی۔

باب نون کے بعد فاء

۸۹۰۵ نفیع بن حارث

بن لوذان، ابواسحاق، ابن امین نے بحوالہ عدوی نقل کیا ہے، وہ خطا ہے، صحیح نفیع بن معلیٰ ہے۔

باب نون کے بعد قاف

۸۹۰٦ نقادہ بن عبداللہ

سعر بن عبداللہ کے والد ہیں، بغوی نے ان کے اور نقادہ اسدی مذکور کے درمیان قسم اوّل میں فرق کیا ہے، وہ ایک ہیں۔

۸۹۰۷ نقیله أشجعی

شعبی نے ان کا ذکر کیا ہے، صحیح گزر چکا ہے۔

---

[1] مسند احمد (٥٩/٤) [2] اسد الغابہ (٥٢٧٠) تجرید (١١١/٢)

باب نون کے بعد میم

۸۹۰۸ نمیر بن أوس اشعری ✿

بعض کا قول ہے: اشجعی، دمشق کے قاضی ہیں، ابن عبدالبر ✿ کا قول ہے، جن کی صحابہ رضی اللہ عنہم پر گہری نظر نہیں، انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میرے نزدیک ان کا صحابہ سے ہونا درست نہیں، ان کی روایت بحوالہ ابوداؤد ام درداء مروی ہے، ان سے ان کے بیٹے ولید نے روایت کیا، ابوموسیٰ نے بطریق نمیر بن ولید بن نمیر بن اوس اشعری نقل کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بحوالہ اپنے دادا روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا اللہ کے لشکروں میں سے مجتمع لشکر ہے، جو مبرم تقدیر کو بدل دیتے ہیں''۔ ✿ یہ مرسل ہے۔

محمد بن سعد وغیرہ نے نمیر کا تابعین میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ ایک سو بیس (۱۲۰) سال سے زیادہ زندہ رہے۔ ان سے اوزاعی، محمد بن ولید زبیری وغیرہ نے روایت کیا، نمیر بن اوس نے بھی بحوالہ مالک بن مسروح، ابوموسیٰ روایت کیا ہے، بحوالہ معاذ اور حذیفہ نقل کیا ہے، ان سے اسی طرح عبداللہ بن علاء بن زبر، سعید بن عبدالعزیز، یحییٰ بن حارث وغیرہ نے روایت کیا۔

ابن حبان کا قول ہے: ھشام نے انہیں قضاء کا عہدہ دیا، انہوں نے استعفیٰ دے دیا، انہوں نے قبول کرلیا، ۱۵ا ھ میں وفات پائی۔

خلیفہ کا قول ہے: ۲۱اھ میں وفات پائی، ابن سعد کا قول ہے۔ ۲۲ا ھ میں فوت ہوئے، ان سے چند احادیث مروی ہیں، ابوزرعہ دمشقی نے طبقہ ثالثہ ✿ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ انہوں نے ابودرداء اور معاذ کا زمانہ نہیں پایا، مجھے ان کی تیسری حدیث ملی ہے، جو مرسل ہے، اسے ابن عساکر نے اوائل تبیین کذب المفتری میں بطریق ہشام بن عمار، بحوالہ ولید بن سلمہ نقل کیا ہے کہ ہم سے عبداللہ بن علاء بن زبر نے نقل کیا کہ میں نے نمیر بن اوس سے فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''أزد اور اشعری مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں....''۔ (الحدیث) ابن عساکر کا قول ہے: یہ روایت مرسل ہے، نمیر بن اوس دمشق کے قاضی تھے۔ ✿

حضرت عبداللہ بن ملاذ نے ان کی مخالفت کی ہے، فرماتے ہیں: عن نمیر بن اُوس عن مالک بن مسروح، عن ابی عامر اشعری، اسے امام احمد اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

۸۹۰۹ نمیر بن عامر نمیری ✿

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا ہے، اور بطریق جریر بن حازم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے ایوب کی مجلس میں

✿ استیعاب (٢٦٤٤) تجرید (١١٣/٢) ✿ استیعاب (٧٣/٤)

✿ کنز العمال (٣١١٩) اتحاف السادة المتقین (٣٠/٥) مختصر تاریخ دمشق (٢٤١/٦) جامع المسانید والسنن (٢٢٢/١٢)

✿ طبقات الکبریٰ (١٦٣/٧) ✿ مختصر تاریخ دمشق (١٨٧/٢٦، ١٨٨) ✿ تجرید (١١٣/٢)

ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس پر اون کا جبہ تھا، جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ حدیث بیان کر رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے میرے مولا قرہ بن دعموص نے نقل کیا، فرماتے ہیں: میں مدینہ آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم..... (الحدیث) اس میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک کو زکوٰۃ پر عامل بنا کر بھیجا، وہ ایک ہزار جوڑے لے کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''تم ہلال بن عامر اور نمیر بن عامر سے زکوٰۃ لائے، تم لوگوں نے اچھے اموال لیے ہیں؟'' [1]

میں کہتا ہوں: یہ حدیث صحیح ہے، مگر یہ کہ ہلال بن عامر اور نمیر بن عامر سے مراد دو معروف قبیلے ہیں، ابوموسیٰ کا گمان ہے کہ ان کی مراد دو آدمی ہیں، جن پر زکوٰۃ واجب تھی، ابوموسیٰ نے اس کے بارے میں ابن مندہ کی پیروی کی ہے، انہوں نے ہلال بن عامر کا اس قصے میں ذکر کیا ہے۔ اس پر تنبیہ کی گئی ہے جیسا کہ میں نے بحوالہ ابوموسیٰ ذکر کیا۔

۸۹۱۰ نمیر بن عریب [*]

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ان کی حدیث ابواسحاق کے ہاں بحوالہ نمیر بن عریب مروی ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، فرمایا: ''سردیوں میں روزہ غنیمت باردہ ہے''۔ [2]

ابوموسیٰ نے صحیح کہا ہے کہ ان کی یہ روایت بحوالہ عامر بن مسعود مروی ہے۔ انہوں نے بغوی سے پہلے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ان کی مذکورہ حدیث دو طریق سے مروی ہے۔ ان میں سے ایک ان کی روایت سے بحوالہ عامر بن مسعود، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، دوسرے طریق میں عامر موجود نہیں، پھر فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن علی جوزجانی نے روایت کیا، فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے بحوالہ نمیر بن عریب سوال کیا، انہوں نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں، میں نے احمد سے پوچھا، انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں، ترمذی نے مذکورہ حدیث بروایت نمیر، بحوالہ عامر بن مسعود نقل کی ہے، فرماتے ہیں: بخاری رحمہ اللہ، ابن ابوحاتم وغیرہ نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوحاتم کا قول ہے: میں انہیں نہیں جانتا، ابن حبان نے ثقات تبع تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، کیونکہ عامر بن مسعود کو ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

باب نون کے بعد ھاء

۸۹۱۱ نهيك بن مرداس

ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اور واقدی [3] کے مغازی میں بحوالہ بشر بن محمد بن عبداللہ بن زید ذکر

---

[1] مسند احمد، مجمع الزوائد (٤٤٤٤) سنن كبرىٰ (١٠٢/٤) [*] تجريد (١١/٢)

[2] المعجم الصغير (٢٥٤/١) مجمع الزوائد (٥٢١٨) مصنف ابن ابى شيبه (١٠٠/٣) كنز (٢٣٦/٩)

كامل فى الضعفاء (١٠٧٥/٣) كشف الخفاء (٧/٢)

[3] مغازى (٧٢٤)

کیا ہے کہ اسامہ بن زید نے نہیک بن مرداس کو اسلام لانے کے بعد قتل کیا، بشر بن سعد نے انہیں بہت سخت ملامت کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ملامت کی، تو انہوں نے کہا: ''اس نے پناہ چاہنے کے لیے ایسا کہا تھا''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا؟''

وہ خطا ہے، کیونکہ نام بدل گئے ہیں، بعض راویوں نے اسے بدل دیا ہے، وہ مرداس بن نہیک ہیں، حرف میم میں صحیح گزر چکا ہے۔

باب نون کے بعد واؤ

۸۹۱۲ نوفل بن مساحق ✿

بن عبداللہ بن مخرمہ عامری، ابوسعد، ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مستغفری نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، فرماتے ہیں: عبدالملک بن مروان جو صاحب النبی ﷺ ہیں، ان کے زمانے کے آغاز میں وفات پائی، پھر اپنی سند سے بخاری ✿ تک نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے عبدالجبار بن سعید بن سلیمان نے نوفل سے یہ بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: مستغفری کا گمان ہے کہ ان کے یہ الفاظ صاحب النبی ﷺ نوفل کی صفت ہے، جبکہ ایسا نہیں، اس کا بیان، بخاری کے بقیہ کلام میں مذکور ہے، انہوں نے ان کا نسب بیان کرنے کے بعد فرمایا: انہوں نے بحوالہ سعید بن زید صاحب النبی ﷺ روایت کیا ہے۔ مستغفری سے آگے یہ ناقلین سے جملہ رہ گیا، جس سے وہم ہوا، مذکورہ نوفل معروف تابعی ہیں، ان سے ابوداؤد نے نقل کیا ہے، ان کی حدیث بحوالہ سعید بن زید مروی ہے: ''جس نے سود لیا، اس نے مسلمان کی عزت پر ناحق دست درازی کی''۔ ✿

تہذیب الکمال میں ان کے حالات ہیں۔

✿ اسد الغابہ (۵۳۱٤) تجرید (۱۱۵/۲) ✿ تاریخ کبیر (۱۰۸/٤)

✿ مختصر تاریخ دمشق (۲۱۹/۲٦)

حرف الھاء

قسم اول ازحرف ھاء

باب ھاء کے بعد الف

۸۹۱۳ ھاشم بن ابوحذیفہ

ہشام میں ان کا ذکر ہے۔

۸۹۱۴ ھشام بن صُبابہ ✿

لیثی، مقیس کے بھائی ہیں، بعض کا قول ہے: ہشام، ان کا ذکر آئے گا۔

۸۹۱۵ ھاشم بن عتبہ

بن ابی وقاص بن اُہیب بن زہرہ بن عبد مناف زھری، مشہور بہادر ہیں۔ مرقال کے نام سے معروف ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے ہیں، دولابی کا قول ہے: ان کا لقب مرقال ہے، کیونکہ وہ جنگوں میں جلدی کرتے تھے، یہ اِرقال سے ہے، وہ دشمنوں سے لڑائی ہے۔ ابن کلبی اور ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ فرماتے ہیں: بعض نے انہیں ہشام کہا ہے، وہ وہم ہے۔

مطین، بغوی، ابن سکن، طبری، سراج، اور حاکم ✿ نے بطریق بشیر بن ابی اسحاق بحوالہ ہاشم بن عتبہ نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مسلمان جزیرہ عرب، فارس، روم اور کانے دجال پر غالب آئیں گے''۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نام نہیں لیا، بلکہ فرماتے ہیں: عن ابن اخی سعد، فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے: عن نافع بن عتبہ۔

ابن سکن کا قول ہے: حدیث نافع بن عتبہ کی ہے مگر یہ کہ نافع اور ہاشم دونوں کا نام لیا ہو۔

ابونعیم کا قول ہے: اسے عبدالملک بن عمیر کے ساتھیوں نے بحوالہ نافع بن عتبہ نقل کیا ہے، ابن عساکر نے عبدالملک کے حوالے سے روایت کرنے والوں کا شمار کیا ہے، فرماتے ہیں: نافع نامی سات شخص ہیں۔ ✿

وہ مسلم کے ہاں اس طریق سے ہے، سماک بن حرب نے بحوالہ جابر بن سَمُرَہ ان کی پیروی کی ہے، ابن عساکر نے ان کا ذکر کیا ہے، ابواحمد حاکم کا قول ہے، ان کی کنیت ابوعمر ہے، بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

✿ اسد الغابہ (۵۳۲۱) ✿ مستدرک حاکم (۳۹۵/۳) ✿ مختصر تاریخ دمشق (۵۰/۲۷)

خطیب کا قول ہے: فتح کے دن اسلام لائے، قادسیہ میں اہل فارس کے ساتھ لڑائی میں اپنے چچا کے ساتھ شریک تھے، ان کے اس میں کئی واقعات ہیں، ہیثم بن عدی کا قول ہے: ان کے چچا سعد نے اس لشکر کا جھنڈا انہیں دیا تھا، جسے انہوں نے فارس کے بادشاہ یزدجرد سے لڑائی کے لیے تیار کیا تھا، اس سے واقعہ جلولاء پیش آیا۔ یعقوب بن شیبہ نے بطریق حبیب بن ابی ثابت نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: صفین کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا ہاشم بن عتبہ کے پاس تھا۔ اسے یعقوب بن سفیان نے بطریق زہری نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: صفین کے دن ہاشم بن عتبہ اور عمار بن یاسر شہید ہوئے۔ ❶

ابن سکن نے بطریق اعمش، بحوالہ عبدالرحمٰن سلمی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے۔ ہم نے آپ کے گھوڑے پر دو آدمیوں کو مقرر کیا، جب دشمن قوم میں تھوڑی غفلت پاتے تو ان پر حملہ کر دیتے اور اپنی تلوار خون سے رنگین کر لاتے، میں نے ہاشم بن عتبہ اور عمار بن یاسر کو دیکھا کہ ان سے ہاشم کہہ رہے تھے: ع

''ایسا کانا جس کے اہل جگہ کی تلاش میں ہیں، اس نے اتنی زندگی گزاری یہاں تک کہ اکتا گئے، اب ضروری ہے کہ کند ہو یا کند کیا جائے'' (یعنی اسے شہید کیا جائے یا یہ کسی کو قتل کر دے)۔

فرماتے ہیں: پھر وہ صفین کی کسی وادی میں نکل گئے اور واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

عبدالرزاق نے بحوالہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نقل کیا ہے کہ ہاشم نے یہ اشعار پڑھے، پھر اس کا مفہوم نقل کیا، مرزبانی کا قول ہے: جب اہل کوفہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو ہاشم نے ابوموسیٰ اشعری سے کہا: اے ابوموسیٰ! آؤ، اس وقت کے بہترین شخص علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ انہوں نے کہا: جلدی نہ کرو، پھر ہاشم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا اور فرمایا: یہ علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور یہ میرا ہے، میں نے علی (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر یہ شعر کہے: ع

''میں تعداد بڑھائے بغیر علی کی بیعت کرتا ہوں اور کسی اشعری گورنر کا خدشہ نہیں ہے۔ میں ان کے ہاتھ پر بیعت کر رہا ہوں اور جانتا ہوں کہ اس کے ذریعے یقیناً اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کر لوں گا''۔

۸۹۱۶ ھالہ بن ابی ھالہ تمیمی ❶

ابوعمر ❶ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ابن حبان کا قول ہے: ھالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ھالہ کے والد کا نام ہند بن نباش بن زُرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غُذی بن جردہ بن اُسید ابن عمرو بن تمیم ہے۔

زبیر بن بکار کا قول ہے: ابو ہالہ کا نام مالک بن نباش تھا، باقی نسب اسی طرح ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام زُرارہ ہے، ابن ماکولا ❷ نے ان کے نسب میں غذی تصغیر کے ساتھ نقل کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ زبیر نے لفظ جارہ کی طرح ان کا ذکر کیا ہے، صحیح تصغیر کے ساتھ ہے۔ طبرانی ❸ نے بحوالہ علی بن محمد بن عمرو بن تمیم بحوالہ زید بن ہالہ بن ابی ہالہ تمیمی مصر میں روایت کیا ہے کہ

---

❶ مختصر تاريخ دمشق (٥١/٢٧) ❶ اسد الغابه (٥٣٢٢) استيعاب (٢٧٣٠) تجريد (١١٦/٢)

❶ الاستيعاب (١٠٨/٤) ❷ الإكمال (١٣٠/٢) ❸ المعجم الصغير (١٩٥/١)

مجھ سے میرے والد نے بحوالہ ہالہ بن ابی ہالہ نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، آپ سوئے ہوئے تھے، آپ بیدار ہوئے اور ہالہ کو اپنے سینے سے لگالیا اور کہنے لگے: ''ہالہ، ہالہ، ہالہ''۔

جعفر مستغفری نے بطریق مؤمل بن اسماعیل، بحوالہ عائشہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہالہ آئے نبی کریم ﷺ قیلولہ کررہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہالہ کی آواز سنی تو بیدار ہوئے اور فرمایا: ''ہالہ، ہالہ''۔ [1] جعفر کا قول ہے: موسیٰ بن اسماعیل نے ان کی مخالفت کی ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ حماد، اس سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہالہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، فرماتے ہیں، جعفر، وہی صحیح ہے۔ صحیح میں ہالہ اخت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بطریق علی بن مسہر بحوالہ عائشہ روایت ہے۔

۸۹۱۷ ہامہ [2]

بے نسبت۔ ان کی کنیت ابوزُھیر ہے، یحییٰ بن یونس شیرازی اور جعفر مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، دونوں نے بطریق معتمر بن سلیمان نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میرے والد نے فرمایا: مجھے بحوالہ ابوعثمان نہدی معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، اسے ہامہ کہا جاتا تھا، وہ اپنے کثرت مال کی وجہ سے مشہور تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارا مال تمہیں پسند ہے یا تمہارے موالی کا مال؟'' اس نے کہا: میرا مال، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں اے ابوزہیر! یہ اس طرح کا تمہارا مال ہے، اور جو کچھ تم چھوڑ جاؤ وہ تمہارے وارثوں کا مال ہے''۔ [3]

۸۹۱۸ ہامہ بن ہیم [4]

بن لاقیس بن ابلیس، جعفر مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی حدیث کی سند ثابت نہیں، عبداللہ بن احمد نے زیادات زہد میں، عقیلی نے ضعفاء میں اور ابن مردویہ نے تفسیر میں بطریق ابوسلمہ محمد بن عبداللہ انصاری جو ضعیف راوی ہے، بحوالہ انس بن مالک، فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ سے باہر پہاڑ پر تھا جب ایک بوڑھا اپنی لاٹھی پر ٹیک لگائے آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جن کی چال ہے اور جن کی آواز ہے''۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم جن ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے کہا: تم کون سے جن ہو؟'' اس نے کہا: میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری عمر کتنی ہے؟'' اس نے کہا: میں نے دنیا کی عمر کھائی ہے، حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھ پر توبہ کی ہے، میں ان کے ساتھ ایمان لانے والوں میں تھا، میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھا، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ، میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: اگر تم محمد ﷺ کا زمانہ پاؤ تو انہیں میری طرف سے سلام پہنچانا، یارسول اللہ! میں نے سلام پہنچادیا اور آپ پر ایمان لے آیا، راوی فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اسے قرآن کی دس سورتیں سکھائیں رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور اس کی موت کی خبر ہمیں نہیں ملی۔ [5]

---

[1] جامع المسانید والسنن (۲۵٤/۱۲) [2] اسد الغابہ (۵۳۲۳) تجرید (۱۱٦/۲)

[3] اسد الغابہ (۲٦۸/٤) [4] اسد الغابہ (۵۳۲٤) تجرید (۱۱٦/۲)

[5] مختصر تاریخ دمشق (۵٦/۲۷) تذکرۃ الموضوعات (۲۰۸/۱)

ابوموسیٰ نے ذیل میں دوسرے طریق سے نقل کیا ہے، اسے ابوعلی بن اشعث نے جو متروک راوی ہے اپنی کتاب السنن میں اس طریق سے نقل کیا ہے، اس کا سیاق حضرت انس کی روایت کے سیاق کی طرح ہے، اس میں یہ اضافہ ہے: ہامہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو خوشخبری ہو۔ میں نے پچھلی اُمتوں کو آپ پر درود پڑھتے اور آپ کی اُمت کی تعریف کرتے دیکھا ہے، مجھے سکھا دیجئے، اس میں ہے: رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور اس جن کے فوت ہونے کی خبر ہمیں نہ ملی۔

اسے بطریق ابومعشر بحوالہ عمر اسی مفہوم میں نقل کیا ہے، ابومعشر سے روایت کرنے والا راوی متروک ہے۔ وہ اسحاق بن بشر کاہلی ہے، عقیلی کے نزدیک وہ ضعفاء میں سے ہے، طیوریات انتخاب السلفی میں بروایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی اس طریق سے منقول ہے۔

عقیلی کا قول ہے: اس کی کوئی اصل نہیں، ابومعشر اس روایت کا بار نہیں اٹھا سکتے، یہ سارا بوجھ ابن اسحاق پر ہے۔

ابن عساکر رحمہ اللہ [1] کا قول ہے: اسحاق بن بشیر نے بحوالہ ابومعشر محمد بن ابومعشر، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے، اسے بیہقی نے شعب میں نقل کیا ہے، جعفر مستغفری اور اسحاق بن ابراہیم منجنیقی نے بطریق ابومحصن حکم بن عمار، بحوالہ سعید بن مسیب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا.... پھر ان کا طویل ذکر کیا، اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اس نے کہا: میری عمر آٹھ ہزار، چار سو بائیس سال ہے۔ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا، اس وقت وہ لڑکا تھا، ان جنوں کی تعداد جنہوں نے قرآن سنا اور نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، تہتر (۷۳) ہزار تھی۔ ان کا بروایت عبدالحمید بن عمر جندی بحوالہ عمر طویل حدیث، دوسرے طریق سے نقل کیا ہے۔

اسے فاکہی نے کتاب مکہ میں بطریق عزیز جریجی، بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ دار ارقم میں چالیس (۴۰) آدمیوں اور بارہ (۱۲) عورتوں کے ساتھ کفار سے چھپے ہوئے تھے، دروازے پر دستک ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دروازہ کھولو! یہ شیطان کی آواز ہے''۔ فرماتے ہیں: دروازہ کھولا گیا تو ایک چھوٹے قد والا آدمی اندر آیا اور کہا: السلام علیك یا نبی اللہ و رحمة اللہ و برکاته. آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیك السلام و رحمة اللہ. تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور ابلیس کے درمیان دو نام ہیں۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس دِن قابیل نے ہابل کو قتل کیا تھا، اس وقت تمہاری کیا عمر تھی؟'' اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس وقت لڑکا تھا، میں ٹیلوں پر چڑھا، مجھے گناہوں، کھانا خراب کرنے اور قطع رحمی کا حکم دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نشان زدہ شیخ اور بڑھنے والا جوان بُرا ہے''۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! ایسا نہ کہیں۔ میں حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ تھا، ان پر ایمان لایا، پھر میں ان کے ساتھ رہا یہاں تک کہ انہوں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کی وہ سب ہلاک ہو گئے، وہ ان پر روئے اور اپنے ساتھ مجھے بھی رُلایا، پھر میں ان کے ساتھ رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے، میں ہر نبی کے ساتھ رہا یہاں تک کہ سب وفات پا گئے، پھر میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ رہا، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''اگر آپ محمد ﷺ سے ملیں تو انہیں میری طرف سے سلام کہنا''۔

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (۵۶/۲۷)

کریم ﷺ نے فرمایا: "و علیه السلام و رحمة الله و بركاته و عليك السلام يا هامة"۔ ❶

ابوعلی بن اشعث جو متروک راوی ہیں، ان کی کتاب السنن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ھامہ بن ہیم بن لاقیس جنت میں ہوگا"۔ ❷

٨٩١٩ ھانی بن جزء

بن نعمان مرادی قطیعی، ان کے بھائی نعمان کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، وہ فتح مصر میں شریک تھے۔

٨٩٢٠ ھانئ بن حارث❸

بن جبلہ ابن حجر بن شرحبیل بن حارث بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ کندی، ہشام بن کلبی کا قول ہے: وفد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔

٨٩٢١ ھانئ بن حبیب داری❹

واقدی رحمہ اللہ نے تمیم داری کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آنے والے داریین میں ان کا ذکر کیا ہے، نعیم بن اوس کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ رشاطی کا قول ہے: تمیم داری کے ساتھ داریین کے وفد میں آئے، نبی کریم ﷺ کے لیے سونوں کے پتروں سے مزین ایک قبا کا ہدیہ لایا، آپ ﷺ نے اسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا، انہوں نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار میں فروخت کر دیا۔

٨٩٢٢ ھانئ بن حُجر❺

بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اُکرمین کندی، ابن کلبی اور ابن سعد کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے ساتھ وفد میں آئے۔ ہانی کی اولاد میں سے ولید بن عدی بن ہانی ہیں، ابن کلبی رحمہ اللہ کا قول ہے: اسلامی شاعر ہیں۔

٨٩٢٣ ھانئ بن عدی❻

بن معاویہ بن جبلہ کندی، حجر بن عدی کے بھائی ہیں، ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ وفد میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔

٨٩٢٤ ھانئ بن عمرو

ابوشریح خزاعی، طبری نے ان کا نام لیا ہے، مشہور یہ ہے کہ ان کا نام خویلد ہے۔

---

❶ الآلی المصنوعة (٩١/١) ❷ تذكرة الموضوعات (١١١) الآلی المصنوعة (٩٢/١)

❸ تجريد (١١٦/٢) ❹ تجريد (١١٦/٢) ❺ تجريد (١١٦/٢) ❻ تجريد (١١٦/٢)

۸۹۲۵ هانئ بن فراس أسلمی ❶

ابوعمر ❷ کا قول ہے، درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں، ان سے مجزاۃ بن زاہر نے روایت کیا، ابن مندہ کا قول ہے، ھانی بن فراس اُشجعی، اہل کوفہ میں سے ہیں۔ بیمار ہوئے اور اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھنے لگے، اسے اسرائیل نے بحوالہ مجزاۃ بن زاہر روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بطریق مجزاۃ بحوالہ اُبان بن اوس نقل کیا ہے۔ فاللہ اعلم

۸۹۲۶ هانئ بن مالك همدانی ❸

شام میں فروکش ہوئے، ابو مالک، خالد بن یزید بن ابو مالک کے دادا ہیں۔ ابو حاتم ❹ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابن مندہ نے نقل کیا ہے کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ابن حبان کا قول ہے: یمن میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے، پھر اسلام لے آئے، دمشق میں ۶۸ ھ میں وفات پائی۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ ❺ نے تاریخ میں اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ❻ خطیب نے بطریق سلیمان بن عبدالرحمٰن، بحوالہ خالد بن یزید بن ابی مالک، عن ابیہ عن جدہ نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یمن سے وفد میں آئے۔ آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی، وہ اسلام لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دُعا کی، انہیں یزید بن ابوسفیان کے پاس ٹھہرایا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو وہ ان کے ساتھ نکلے، پھر واپس نہیں لوٹے، خطیب کا قول ہے: ابوسلیمان اسے روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

۸۹۲۷ هانئ بن هانئ

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تجرید میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مسند بقی بن مخلد میں ان کی چار (۴) احادیث ہیں۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ ھانی بن ھانی ہیں۔ جنھوں نے حضرت علی، عمارہ سے روایت کی، قسم ثالث میں ان شاء اللہ میں ان کا ذکر کروں گا۔

۸۹۲۸ هانئ بن هبيره ❼

بن ابووہب قرشی مخزومی، ان کے والد فتح مکہ کے بعد حالت کفر میں فوت ہوئے، وہ ام ھانی بنت ابوطالب کے شوہر ہیں، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن ہے، ان سے ہی ان کی کنیت ہے، ان کے نام میں اختلاف ہے جیسا کہ خواتین کے حالات میں آئے گا۔ زبیر نے بیان کیا ہے کہ ام ہانی کے ہاں ہبیرہ سے ھانی، یوسف اور جعدہ کی ولادت ہوئی، ابن سعد ❽ نے نقل کیا ہے کہ اسلام نے ان کے اور ہبیرہ کے درمیان جدائی کر دی، جب فتح مکہ ہوا تو ہبیرہ بھاگ گیا، اس کے بعد حالت کفر میں فوت ہو گیا، اس سے ان کے

---

❶ استیعاب (۲۶۹۷) ❷ استیعاب (۹۶/٤) ❸ تجرید (۱۱٦/۲) ❹ الجرح والتعديل (۱۰۰/۹)

❺ تاريخ كبير (٢٢٨/٤، ٢٢٩) ❻ معجم الكبير (٥٢٣/٢٢) ❼ اسد الغابة (٥٣٣١)

❽ طبقات الكبرىٰ (۱۰۹/۸)

ہاں ھانی، جعدہ، عمر اور یوسف پیدا ہوئے۔ انہوں نے بطریق اسماعیل سدی بحوالہ ابوصالح مولیٰ ام ھانی نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ام ھانی کو نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے کہا: میں بیوہ ہوں اور میرے بچے چھوٹے ہیں، جب ان کے بیٹے بڑے ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ پر اپنا نفس پیش کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب نہیں''۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے ﴿جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے﴾۔[1] انہوں نے ہجرت نہیں کی۔[2]

۸۹۲۹ ھانی بن نیار[3]

بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دَھمان بن غُنم بن دینار بن ہمیم بن کاہل بن ذُہل بن بلی بلوی، ابوبردہ بن نیار ہیں جو انصار کے حلیف ہیں، براء بن عازب کے ماموں ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا، بعض کا قول ہے: ان کا نام حارث ہے، ایک قول ہے: مالک ہے، پہلا قول مشہور ہے۔

۸۹۳۰ ھانئ بن یزید[4]

بن نہیک مذحجی، بعض کا قول ہے: نخعی، شریح کے والد ہیں، امام احمد نے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ادب المفرد[5] میں ان کی حدیث نقل کی ہے، ابوداؤد، نسائی[6] نے بطریق یزید بن مقدام بن شریح بن ھانی، عن ابیہ، عن جدہ، عن ابیہ ھانی، اسے نقل کیا ہے، اس میں سے وہ روایت ہے جسے ابوداوٗد[7] نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جب وہ وفد میں اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو دیکھا کہ لوگ انہیں ابوالحکم کی کنیت سے پکار رہے ہیں، آپ ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تم ابوحکم کنیت نہ رکھو''۔ انہوں نے عرض کیا: ''میری کنیت ابوالحکم اس وجہ سے ہے کہ میری قوم جب کسی چیز میں اختلاف کرتی ہے تو میرے پاس آتی ہے، میں ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بہت اچھا ہے، تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟'' انہوں نے کہا: شریح، مسلم اور عبداللہ۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''ان میں سے بڑا کون ہے؟'' انہوں نے کہا: شُریح۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ابوشریح ہو''۔ ابن ابی شیبہ[8] کے ہاں بحوالہ یزید بن مقدام اس سند سے مروی ہے، میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتایئے جو میرے لیے جنت واجب کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی گفتگو اور کھانا کھلانا''۔

۸۹۳۱ ھانی مخزومی

ابومخزوم، ابن سکن کا قول ہے، بعض نے کہا: انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور بطریق یعلی بن عمران بجلی نقل کیا ہے کہ مجھے مخزوم بن ھانی مخزومی نے بحوالہ اپنے والد بتایا، ان کی عمر ایک سو پچاس (۱۵۰) برس تھی، فرماتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ کی ولادت کی رات آئی تو کسریٰ کا ایوان تھرتھرانے لگا، اس میں سے چودہ (۱۴) کنگرے گر گئے، بحیرہ ساوہ کا پانی کم ہو گیا..... (الحدیث)

ابن اثیر کا قول ہے: ابوولید بن دباغ نے ابن عبدالبر کی کتاب پر اپنے استدراک میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اس

---

[1] سورہ الأحزاب الآیۃ (۵۰) [2] کنز العمال (۳۵۵۰۱) طبقات الکبریٰ (۱۰۹/۸)

[3] اسد الغابہ (۵۳۳۲) تجرید (۱۱۷/۲) [4] استیعاب (۲۷۰۰) تجرید (۱۳/۲)

[5] ادب المفرد (۸۱۱) [6] نسائی (۵۳۸۷) [7] ابوداؤد (۴۹۵۵) [8] مصنف ابن ابی شیبہ (۵۱۹/۸)

حدیث میں ایسی کوئی شے نہیں جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔

میں کہتا ہوں: اگر وہ مخزومی ہیں تو فتح کے بعد قریش میں سے جو نبی کریم ﷺ کے بعد زندہ رہا وہ حجۃ الوداع میں شریک ہوا ہے۔

باب ھاء کے بعد باء

۸۹۳۲ ھبّار بن اسود[1]

بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشی اُسدی، ان کی والدہ فاختہ بنت عامر بن قرظہ قشیریہ ہیں، حزن اور ہبیرہ ان کے ماں شریک بھائی ہیں جو ابووہب کے بیٹے اور مخزومی ہیں۔

ابن اسحاق[2] نے مغازی میں بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے لشکر بھیجا، میں ان میں تھا، پھر ہم سے فرمایا: "اگر تم ہبار بن اسود، نافع بن قیس پر قابو پالو، تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا"۔ یہاں تک کہ اگلا دن ہوا تو ہماری طرف پیغام بھیجا۔ "میں نے تمہیں ان آدمیوں کو پکڑ کر جلانے کا حکم دیا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ سوائے اللہ کے کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ آگ میں جلانے کی سزا دے"۔

اسے ابن سکن نے بطریق ابن اسحاق نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اسی طرح ابن اسحاق نے روایت کیا ہے۔ اسے لیث نے بحوالہ یزید روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس میں ابواسحاق دوسی کا ذکر نہیں کیا، وہ مجہول ہیں۔

میں کہتا ہوں: لیث کے طریق کو بخاری،[3] ابوداؤد،[4] ترمذی،[5] نسائی نے نقل کیا ہے۔ اس میں ہبار اور اس کے ساتھی کا نام نہیں لیا۔ عمرو بن حارث نے بحوالہ بکیر ان کی پیروی کی ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق میں ان کا ذکر کیا ہے۔ نسائی نے اسے موصولاً نقل کیا ہے۔ اسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی تاریخ میں بطریق عبداللہ بن مبارک بحوالہ بکیر نقل کیا ہے۔ دونوں کا نام لیا ہے۔ لیکن نافع بن عبد عمرو نے فرمایا: ان کو جلانے کے حکم کا سبب یہ تھا جو ابن اسحاق[6] نے سیرۃ میں نقل کیا ہے کہ ہبار بن اسود نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اس وقت نیزہ مارا جب ان کے شوہر ابوالعاص بن ربیع نے انہیں مدینہ بھیجا، وہ گر پڑیں، اس کا قصہ سیرۃ میں مشہور ہے، علی بن حرب نے اپنے فوائد میں ثابت بن قیس نے دلائل میں اور ابودحداح دمشقی نے بھی اپنے فوائد میں، ان سب نے بطریق ابن ابی نجیح نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سریہ بھیجا اور فرمایا: "اگر تم ہبار بن اسود کو پاؤ تو اسے لکڑیوں کے دو گٹھوں کے درمیان رکھ کر جلا دو"۔ سریہ ان تک نہ پہنچا تھا کہ وہ اسلام لے آئے اور مدینہ ہجرت کی، وہ زیادہ گالیاں دینے والے تھے، نبی کریم ﷺ سے کہا گیا: ہبار کو گالی دی جاتی ہے اور وہ گالی نہیں دیتے، وہ آپ ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: "جو تمہیں برا بھلا کہے اسے برا بھلا کہو"۔ تو لوگ انہیں برا بھلا کہنے سے رُک گئے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۳۳۴) استیعاب (۲۷۰۱) تجرید (۱۱۷/۲) [2] السیرۃ النبویۃ (۲۲۴/۲) [3] بخاری (۳۰۱۶، ۳۰۱۷)

[4] ابوداؤد (۲۶۷۳) [5] ترمذی (۱۵۷۱) [6] السیرۃ النبویۃ (۲۲۴/۲، ۲۲۶/۲)

یہ روایت مرسل ہے، اس میں اس قول کے بارے میں وہم ہے کہ انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، کیونکہ وہ جعرانہ میں اسلام لائے تھے، یہ فتح مکہ کے بعد کا قصہ ہے اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ صحیح یہ ہے جو زبیر بن بکار نے کہا: ہبار جب اسلام لائے تو مدینہ آئے لوگ انہیں برا بھلا کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تمہیں برا بھلا کہے اسے برا بھلا کہو'' تو لوگ انہیں ایسا کہنے سے رُک گئے۔ ❶

ابن شاہین نے بطریق عقیل بحوالہ ابن شہاب اسی مفہوم میں مرسل روایت نقل کی ہے، رہاان کا اسلام لانا تو اسے واقدی ❷ نے بطریق سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم، عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جعرانہ سے واپسی پر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے سے ہبار بن اسود آئے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہبار بن اسود! آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے دیکھ لیا ہے''۔ ایک شخص نے اس کی طرف جانے کا ارادہ کیا، نبی کریم ﷺ نے اسے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، تو ہبار رُک گئے اور کہا: السلام علیك یا نبی اللّٰہ، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ. میں آپ سے بھاگ کر شہروں میں چلا گیا اور عجمیوں سے مل گیا، پھر مجھے آپ کا لوٹنا، آپ کی صلہ رحمی اور جو آپ سے جہالت کرے اسے دل سے معاف کرنا یاد آیا، اے اللہ کے نبی! ہم شرک کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت دی، اور ہمیں ہلاکت سے بچایا، میری جہالت کو اور جو کچھ میری طرف سے آپ کو پہنچا ہے، معاف فرمادیں۔ میں اپنی برائی کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا معترف ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں معاف کر دیا، اللہ تمہارے ساتھ اچھا معاملہ کرے، اب جب اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی ہے، اور اسلام پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے''۔ طبرانی ❸ نے بطریق ابو معشر بحوالہ یحیٰی بن عبدالملک بن ہبار بن اسود عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہبار بن اسود کے گھر کے پاس سے گزرے اور گانے کی آواز سنی تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: شادی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نکاح ہے زنا نہیں حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں بطریق عبداللہ بن ابی عبداللہ بن ہبار بن اسود بحوالہ ان کے والد، عن جدہ اسی مفہوم میں نقل کیا ہے، دونوں اسناد میں ضعف ہے، ابو نعیم کا قول ہے: ابو عبداللہ بن ہبار کا نام عبدالرحمٰن تھا۔

میں کہتا ہوں: اسے بغوی نے بطریق عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ہبار اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے، لیکن ان کی سند میں علی بن قرین ہیں، محدثین نے ان کی طرف حدیث گھڑنے کی نسبت کی ہے، لیکن خطیب نے مؤتلف میں بطریق ابراہیم بن محمد بن ابو ثابت نقل کیا ہے، ہمیں یہ عالی سند سے فوائد ابن ابی ثابت میں یہ ان کی روایت سے، ان کی سند سے جو احمد بن سلمہ حرانی تک پہنچتی ہے..... بحوالہ عبداللہ بن ہبار، عن ابیہ ملی ہے، فرماتے ہیں: ہبار نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، اس کے نکاح میں دف بجایا گیا..... (الحدیث) ❹

اسماعیلی نے معجم الصحابہ میں اور خطیب نے مؤتلف میں اپنے طریق سے نقل کیا ہے، میں نے ان کی تحریر سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن طاہر بن ابی دمیک نے، بحوالہ یحیٰی بن عبدالملک بن ہبار، عن ابیہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ علی بن ہبار کے پاس سے گزرے، پھر حدیث کا ذکر کیا، جیسا کہ علی بن ہبار کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

---

❶ مغازی (۸۵۹/۲) ❷ مغازی (۸۵۸/۲) ❸ المعجم الکبیر (۲۰۱،۲۰۰/۲۲)

❹ معجم الکبیر (۲۰۱/۲۲) مجمع الزوائد (۲۹۰/۴)

ایک دوسرے قصہ میں ہبار کا ذکر ہے، ابن مندہ نے بطریق عبدالرحمٰن بن مغیرہ بحوالہ ہبار بن اُسود، عتبہ بن ابی لہب شیر کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس پر ایک کتا مقرر کر دے''۔ [1] ہبار نے فرمایا: میں نے شیر کو دیکھا کہ باری باری ہر ایک کی نیام سونگھ رہا ہے، یہاں تک کہ وہ عتبہ کے پاس جا پہنچا اور اسے پکڑ لیا، ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ ہے، بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں بطریق موسیٰ بن عقبہ بحوالہ ہبار بن اُسود نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ان کا حج رہ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرو، اسی طرح بیہقی نے اس طریق سے اسے نقل کیا ہے۔ وہ مؤطا میں بحوالہ سلیمان بن یسار مروی ہے کہ ہبار بن اسود نے شام سے حج کیا۔

اسی طرح اسے سعید بن ابی عروہ نے کتاب المناسک میں بحوالہ نافع نقل کیا ہے، پھر اسے طویل نقل کیا ہے۔

ان کے بیٹے علی بن ہبار کا حرف عین میں ذکر گزر چکا ہے۔ مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کے شعر نقل کیے ہیں، جن میں وہ تویت بن حبیب بن اُسید بن عبدالعزیٰ بن قصی کو جاہلیت میں خطاب کرتے ہیں:

''تویت کیا تم نہیں جانتے جبکہ تمہارا علم پھیلا ہوا ہے، وہ اس لیے کہ تم کمینوں کے غلام ہو، جب تم میری بہتری اور میری تمہاری طرف لوٹنے کی اُمید رکھتے ہو۔ پست نگاہ سے دیکھنے والا اور کم سمجھ ہو۔ کیا تم اپنے اشعار سے میری برابری کی اُمید رکھتے ہو، جو دوسرے اشعار میں مجھے اعلیٰ دکھائی دیتے ہیں''۔

۸۹۳۳ ہبار بن سفیان [2]

بن عبداسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی، ابوسلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں، موسیٰ بن عقبہ نے بحوالہ ابن شہاب اور ابواسود، انہوں نے عروہ اور محمد بن اسحاق [3] سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اجنادین میں شہید ہوئے، اسی طرح ابوحذیفہ نے مبتدا میں عبداللہ بن محمد قدامی نے فتوح میں اور محمد بن سعد نے فرمایا: اجنادین میں شہید ہوئے، سیف بن عمر کا قول ہے: یرموک میں شہید ہوئے، زبیر بن بکار اور ابن سعد نے بھی اسی طرح فرمایا: مؤتہ میں شہید ہوئے۔

۸۹۳۴ ہبار بن صیفی [4]

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، اس میں تردد ہے، یہ ابوعمر [5] کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: کسی اور کی کتاب میں مجھے اس کا ذکر نہیں ملا۔

۸۹۳۵ ہبار بن ابی العاص

بن نوفل بن عبدشمس بن عبدمناف قرشی عبشمی، ان کے والد بدر کے دن حالت کفر میں قتل ہوئے، مسلمانان فتح مکہ میں سے ہیں، ان کا عمر نامی بیٹا تھا، جو شام میں تھا، ان کی اولاد میں خالد بن یزید بن عمر ہیں، بنوعباس کے دورِ حکومت میں شام میں بنی امیہ کے

---

[1] الدر المنثور (٦/١٢٢) البداية والنهاية (٧/٤٤٧) دلائل النبوة (١٦٤)

[2] اسد الغابة (٥٣٣٥) الاستيعاب (٢٧٠٢) تجريد اسماء الصحابة (٢/١١٧) [3] السيرة النبوية (١/٢٥٨) (٤/٦)

[4] اسد الغابہ (٥٣٣٦) استیعاب (٢٧٠٣) تجرید (٢/١١٧) [5] استیعاب (٣/٩٧)

ساتھ قتل ہوئے۔

۸۹۳۶ ہبار بن وہب

بن حذافہ، ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے مہاجرین حبشہ میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ بلاذری نے بیان کیا ہے۔

۸۹۳۷ ھُبَیب [1]

بعض کا قول ہے: مُغفل ان کے والد کے دادا ہیں، ان کی طرف نسبت ہوگئی۔ یہ ابونعیم کا قول ہے، فرماتے ہیں: وہ ابن عمر بن مُغفل بن واقعہ بن حرام بن غفار غفاری ہیں، ابن یونس نے ان کا نسب بیان کیا ہے، فرماتے ہیں، فتح مصر میں شریک ہوئے۔

میں کہتا ہوں: بزار کے بارے میں ان کی صحیح حدیث محمد بن عُلیہ کے سوانح میں گزر چکی ہے، وہ احمد [1] وغیرہ کے ہاں ہے۔ ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد فتنہ کے دور میں مریوط اور فیوم کے درمیان ایک وادی میں الگ ہوگئے، اس وجہ سے اسے وادی ہبیب کہا جاتا ہے۔

۸۹۳۸ ہبیرہ بن سبل [2]

خطیب نے ابن فرات کی تحریر سے اسے لکھا ہے، رہے دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ تو انہوں نے جادہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اسی طرح فاکہی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مکہ کے قابل اعتماد نسخے میں میں نے دیکھا ہے: ابن عجلان بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نسب بیان کیا ہے، ابن سعد اور بغوی نے بطریق ابن جریج نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال طائف گئے تو ہبیرہ بن سَبل ثقفی کو نائب مقرر کیا، جب طائف سے واپس آئے تو عتاب بن اسید کو مکہ اور حج کا امیر مقرر کیا۔ اسی طرح خطیب نے بطریق اسحاق بن ابراہیم بن حاتم، بحوالہ کلبی ان کا ذکر کیا ہے، عبدالرزاق نے بحوالہ ابن جُریج نقل کیا ہے۔ مجھ سے بیان کیا گیا کہ فتح مکہ کے بعد مکہ میں سب سے پہلے ہبیرہ بن سبل بن عجلان نے جماعت کرائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، وہ ثقیف کے ایک شخص ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حدیبیہ میں تھے۔ [2] اسی طرح فاکہی اور ابوعروبہ نے اوائل میں بطریق ابن جریج نقل کیا ہے۔

۸۹۳۹ ہبیرہ بن مفاضہ العامری [3]

وثیمہ نے بحوالہ ابن اسحاق ردّۃ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جب عرب کے قبائل مرتد ہوگئے تو انہوں نے بنوسلیم کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں اسلام پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا۔

---

[1] تجرید (۱۱۷/۲) اسد الغابہ (۵۳۳۷) [1] مسند احمد (۲۳۷/۳) (۲۳۷/٤)

[2] اسد الغابہ (۵۳۳۸) تجرید (۱۱۷/۲) [2] اسد الغابہ (۲۷٤/٤)

[3] اسد الغابہ (۵۳۳۹) تجرید (۱۱۷/۲)

۸۹۴۰ هُبَیل

ابن کعب، بنو مازن میں سے ہیں۔ مازن بن خیثمہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم

۸۹۴۱ هُبَیل بن وبره انصاری

ان کے بھائی عصمہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب ھاء کے بعد دال

۸۹۴۲ هَدَّاج حنفی ✿

مدنیین میں ان کا شمار ہے۔ بغوی، ابن سکن اور ابن مندہ نے بطریق ابوعمار ہاشم بن غطفان، بحوالہ عبداللہ بن ہدّاج، انہوں نے اپنے والد ہدّاج سے نقل کیا ہے، ہداج نے جاہلیت کا دور پایا، فرماتے ہیں: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، اس کی داڑھی زرد تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''خضاب اسلام میں سے ہے....''۔ (الحدیث) ✿

۸۹۴۳ هَدَّار کنانی

ابوعمر کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، ابن مندہ کا قول ہے: اہل حمص میں ان کا شمار ہے، عبدالغنی بن سعید نے تاریخ حمص میں فرمایا: ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا، اسے امام احمد بن حنبل کے ہاں لکھا، مجھ سے میرے والد نے بحوالہ ہدّار کنانی بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے میدے کی روٹی میں اسراف دیکھا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور گندم کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ دنیا سے چلے گئے۔ ✿ اسے ابن مندہ نے بحوالہ محمد بن عوف نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: غریب ہے۔

اسے ابن سکن نے بروایت محمد بن عوف اور عبدہ بحوالہ ہدار جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، فرماتے ہیں: اس طریق کے علاوہ ہدّار سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ اسی طرح اسے ابن قانع نے بروایت محمد بن عوف روایت کیا ہے، اسے ابوالفضل بن طاہر نے اپنے فوائد میں دوسرے طریق سے بحوالہ محمد بن عوف نقل کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: میں نے ہدار سے سنا، وہ صحابہ میں سے ہیں، اسے ابونعیم نے دوسرے طریق سے بحوالہ محمد بن عوف نقل کیا ہے، اس میں ہے: میں نے حضرت ہدّار کنانی کو سنا وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو میدے کی روٹی کھانے پر عتاب کر رہے تھے۔

۸۹۴۴ هدم بن مسعود ✿

بن مجاد بن عبد بن مالک بن غالب بن قُطیعہ بن عبس عبسی، نو (۹) لوگوں کے وفد میں سے تھے، بشر بن حارث کے سوانح

✿ اسد الغابہ (۵۳۴۳) تجرید (۱۱۸/۲) ✿ تاریخ کبیر (۲۴۹/۸) اسد الغابہ (۲۷۵/۴) کنز العمال (۱۷۳۴۳)

✿ کنز العمال (۱۷۳۴۳) ✿ تجرید (۱۱۸/۲)

میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ طبری اور ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے، رشاطی کا قول ہے: ابن عبدالبر نے ان کا ذکر نہیں کیا، نہ ہی ابن فتحون نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ماکولا نے ہِدَم لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۸۹۴۵ ہدم مخنث

ھیت کے ساتھ ان کا ذکر آئے گا۔

۸۹۴۶ ہُدیم بن عبداللہ [1]

بن علقمہ بن مطلب کلبی، ابن عبدالبر اور ابن ماکولا کا قول ہے، یمامہ میں شہید ہوئے، لیکن ابن عبدالبر نے راء کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔

باب ھاء کے بعد راء

۸۹۴۷ ہرماس بن زیاد باہلی [1]

ابوداؤد وغیرہ نے صحیح اسناد سے ان کی حدیث روایت کی ہے۔ [2] وہ بنوسہم بن عمر میں سے ہیں، ابوامامہ باہلی کے قبیلے سے ہیں، ان کا ایک چچا زاد تھا جسے حبیب بن وائل کہا جاتا تھا، مال میں اسے وسعت دی گئی تھی، ابوشحمہ باہلی اس کے بارے میں کہتے ہیں: ؏

''میں اگرچہ حبیب کو وسعت دی گئی ہے کفایت کرنے والوں پر زیادہ قناعت نہیں کرتا، میں اتنا کھاتا ہوں جس سے سیر ہو جاؤں اور ٹھنڈے پانی کا نبیذ بنا کے پیتا ہوں''۔

تو ہرماس نے حبیب کی طرف سے اسے جواب دیا: ؏

''حبیب کی طرح ہو جا پھر اسے زیادہ چھوڑنے والا کر چھوڑ، اپنے آپ پر رحم کر کہ کہیں تو بزدل ہو جائے''۔

۸۹۴۸ ہرماس بن زیاد عنبری

ثعلبہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۹۴۹ ہرم بن حیان عبدی [3]

ابن عبدالبر کا قول ہے: وہ صغار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، خلیفہ نے بحوالہ ولید بن ہشام فرمایا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ عثمان بن ابی العاص نے ہرم بن حیان عبدی کو قلعہ بجرہ کی طرف بھیجا، انہوں نے اسے دبدبے

---

[1] اسد الغابہ (٥٣٤٨) تجرید (١١٨/٢) [1] اسد الغابہ (٥٣٥٥)

[2] بخاری (١٦٨٤) ابوداؤد (١٩٣٨) ترمذی (٨٩٦) نسائی (٣٠٤٧) ابن ماجہ (٣٠٢٢) مسند احمد (٤٨٥/٣) (٧/٥)

[3] اسد الغابہ (٥٣٥٦) استیعاب (٢٧٠٤) تجرید (١١٨/٢)

سے فتح کر لیا، یہ ۲۰ھ کا واقعہ ہے۔ بعض کا قول ہے: ۱۸ھ کا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ فتوح کے زمانے میں وہ صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کو امیر بناتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ کی کتاب الزھد میں ہے کہ وہ حممہ دوسی کے ساتھی تھے، حممہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے، مسند دارمی میں بطریق ابی عمران جونی مروی ہے: فاسق عالم سے بچو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو ان کی طرف لکھا، تمہاری کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ عالم امام اپنے علم سے گفتگو کرے گا اور گناہ کے کام کرے گا جس سے لوگ شبہ میں پڑ جائیں گے، اس میں ہے، بحوالہ حسن کہ وہ جب وفات پا گئے تو نہایت گرم دن تھا، بادل کا ایک ٹکڑا آیا اور ان کی قبر اور اس کے اردگرد جگہ پر بوچھاڑ کر گیا۔

ابن حبان کا قول ہے: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا اور ان کی خلافت میں بہت سے عہدوں پر مامور رہے، ابونعیم کی کتاب الحلیہ میں ان کا قصہ حضرت اویس قرنی کے ساتھ ہے، اس میں بطریق..... بخاری [1] نے اپنی تاریخ میں بطریق اعمش نقل کیا ہے کہ ہم سے عامر نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابوزید بن خلیفہ نے نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہرم بن حیان بن عبدالقیس سے ملے، فرمایا: کیا تم اہل کوفہ میں سے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: تم مجھ سے پوچھ رہے ہو جبکہ تم میں حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔ ابن ابی حاتم نے اکابر تابعین میں سے آٹھ (۸) زھاد میں ان کا شمار کیا ہے۔ عسکری کا قول ہے: خیار تابعین میں سے ہیں، ابن سعد [2] کا قول ہے: ثقہ ہیں، انہیں فضیلت حاصل ہے، فتوح میں قبیلہ عبدالقیس کے امیر تھے، ابن ابی شیبہ کا قول ہے: ہم سے خلف نے بحوالہ ابونضرہ نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہرم بن حیان کو شہسواروں پر امیر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا، مجھے نگرانی کی طاقت نہیں۔

۸۹۵۰ هرم بن خنبش

حرف واؤ میں وہب بن خنبش کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۹۵۱ هرمز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ہیں، کیسان میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۹۵۲ هُرمُز بن ماهان فارسی [3]

ابوموسیٰ نے ذیل میں بطریق احمد بن محمد بن سعد بحوالہ ھرمز بن ماھان جو فارسی ہیں سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام لایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر میں رکھا، میں نے کہا: یارسول اللہ! میرے لیے صدقہ کا حکم دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدقہ نہ میرے لیے حلال ہے نہ میرے گھر والوں میں

---

[1] تاریخ کبیر (۲۴۳/٤) [2] طبقات الکبریٰ (۱۰۲/۷)

[3] اسد الغابہ (۵۳۵۷) تجرید (۱۱۹/۲)

سے کسی کے لیے حلال ہے"۔ پھر میرے لیے ایک دینار دینے کا حکم فرمایا۔ [1]

ابن اثیر کا قول ہے: ہوسکتا ہے یہ پہلے والے ہی ہوں، لگتا ہے ان کی دلیل وہ روایت ہے جو بغوی نے بطریق ابویزید بن ابوزیاد بحوالہ معاویہ بن قرہ نقل کی ہے، فرماتے ہیں: بدر میں بیس (۲۰) غلام شریک ہوئے، ان میں نبی کریم ﷺ کا غلام ھرمز بھی تھا، نبی کریم ﷺ نے اسے آزاد کر دیا اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزاد کیا ہے، کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں شمار ہوتا ہے۔ ہم اہل بیت صدقہ نہیں کھاتے، تم بھی اسے نہ کھاؤ"۔ [2] لیکن فارسی کی روایت میں ہے کہ ان کا اسلام لانا خیر سے ہے، کیونکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۷ھ میں اسلام لائے اور غزوہ بدر اس سے طویل مدت پہلے ہوا، دونوں قولوں کو جمع کرنا اس قول سے ممکن ہے کہ مجھے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل کر دیا، اس سے ان کے تاخیر سے اسلام لانے کا پتہ چلتا ہے، اگرچہ حرف فا کے ذریعے اس پر عطف کیا گیا۔

۸۹۵۳ ھرم یا ھرمی بن عبداللہ انصاری [3]

بنوعمرو بن عوف سے ہیں، وہ ان رونے والوں میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وہ واپس چلے جاتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں﴾۔ [4] یہ ابن عبدالبر [5] نے دولابی کی پیروی کرتے ہوئے کہا ہے: رشاطی وغیرہ نے ان کا تعاقب کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ بنوعمرو بن عوف سے نہیں ہیں، وہ بنو مالک بن اوس سے ہیں۔ ان کا نام ھرمی ہے، وہ ھرمی بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن عامر بن کعب بن واقف بن امرئ القیس بن مالک بن اوس ہیں۔ اسی طرح ابن کلبی اور ابن سعد [6] وغیرہ نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابن سعد کا قول ہے: اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائے، وہ رونے والوں میں سے ایک ہیں۔ ابن ماکولا [7] نے یہ اضافہ کیا ہے کہ خندق میں اور بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ اور ھرمی بن عبداللہ کے علاوہ ہیں جو خزیمہ بن ثابت سے روایت کرتے ہیں۔ ابن اثیر کا قول ہے: ایسا لگتا ہے ابن ماکولا نے انہیں ایک قرار دیا ہے۔ یہ ان سے چوک ہوگئی ہے۔ ابن اثیر نے ابن عبدالبر کے قول کا یہ عذر پیش کیا ہے کہ وہ بنوعمرو بن اوس سے ہیں، کیونکہ جاہلیت میں بنوواقف، بنوعمر کے حلیف تھے، یہ اچھا عذر ہے۔

۸۹۵۴ ھرم

دوسرے ہیں، ھبیب میں ان کا ذکر ہے۔

۸۹۵۵ ھُرَیم

ھُدَیم مطلبی میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[1] مصنف عبدالرزاق (۶۹۴۵) معجم الکبیر (۲۷۴/۴) (۲۱۶/۵) کنز العمال (۱۲۹۱۷) (۱۶۵۲۵)

الکامل فی الضعفاء (۲۳۴۹/۶) جامع المسانید والسنن (۲۷۲۱/۲)

[2] البدایۃ والنھایۃ (۳۲۱/۵) [3] اسد الغابہ (۵۳۳۸) استیعاب (۲۷۰۵)

[4] سورۃ مائدہ الآیۃ (۸۳) [5] استیعاب (۹۸/۳) [6] طبقات الکبریٰ (۱۶۵/۲)

[7] الإکمال (۳۱۵/۷)

باب ھاء کے بعد زاء

۸۹۵۶ ھَزَّال بن یزید ✿

بن ذِباب بن کُلیب بن عامر بن جذیمہ بن مازن اَسلمی، ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، ان کی حدیث نسائی کے ہاں ان کے بیٹے نُعیم بن ہزّال کی روایت سے ہے کہ ھزّال کی ایک لونڈی تھی، ماعز اس سے زنا کر بیٹھے تو ہزال نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ، امید ہے کہ تمہارے بارے میں قرآن نازل ہوگا۔ وہ گئے اور آپ ﷺ کو اس کی خبر دی، آپ ﷺ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ہزال سے فرمایا: ''اے ہزال! اگر تم اپنے اس عیب کو چھپا لیتے تو تمہارے لیے بہتر تھا''۔

حاکم ✿ نے مستدرک میں بطریق شعبہ بحوالہ ابن ہزّال نقل کیا ہے، انہوں نے اپنے والد سے اسی مفہوم میں روایت نقل کی ہے۔

۸۹۵۷ ھَزَّال ✿

درخت والے ہیں، ان سے معاویہ بن قُرہ نے روایت کیا، فرماتے ہیں: تم لوگ ایسے گناہ کرتے ہو جو تمہاری نگاہوں میں بال برابر ہیں۔ ہم انہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہلاک کرنے والی چیزوں میں شمار کرتے تھے۔ ✿

۸۹۵۸ ھزان بن عمرو ✿

بن قریوس بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری، ابن فتحون نے بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۹۵۹ ھزان رُھاوی

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، عمرو بن سُبیع کے سوانح میں ان کے بارے میں گزر چکا ہے۔

۸۹۶۰ ھزھار بن عمرو عجلی

طبری نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوعبیدہ نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر لشکر کے ایک حصے کا سردار بنا دیا تھا۔ جب شہسواروں کو عراق کی طرف بھیجا۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، پہلے گزر چکا ہے کہ فتوح کے زمانے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ کسی کو امیر نہیں بناتے تھے۔

✿ تجرید (۱۱۹/۲) ✿ مستدرك حاكم (۳۶۳/٤)

✿ اسد الغابہ (۵۳٦۰) استیعاب (۲۷۰٦) تجرید (۱۱۹/۲)

✿ مسند احمد (۷۹/۵) ✿ اسد الغابہ (۵۳٦۳)

باب ھاء کے بعد شین - ہشام نامی لوگوں کا بیان

۸۹۶۱ ہشام بن بختری مخزومی

ان کے مولا ہیں، مرزُبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔
میں کہتا ہوں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کا مرثیہ ہے، جب وہ خلافت عمر میں وفات پا گئے، اسے معافی نہروانی نے کتاب الجلیس میں بطریق ابی علی حرمازی روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہشام بن بختری بنومخزوم کے لوگوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے کہا: اے ہشام! حضرت خالد بن ولید کے بارے میں اپنے شعر سناؤ، انہوں نے شعر سنائے، تو ان سے فرمایا: تم نے ابوسلیمان پر رونے میں کمی کی، وہ پسند کرتے تھے کہ شرک اور شرک کرنے والے ذلیل ہوں، مصیبت پر خوش ہونے والا اللہ کی ناراضگی کا سامنا کرنے والا ہے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ان کے لیے بہتر ہے، بہ نسبت اس کے جس حال میں وہ تھے۔

۸۹۶۲ ہشام بن حبیب داری

طبری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داریین میں سے آنے والے لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۹۶۳ ہشام بن حُبَیش [1]

ابن خالد مخزومی، ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔
بخاری رحمۃ اللہ علیہ [2] کا قول ہے: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، یحییٰ بن یونس شیرازی نے بطریق حرام بن ہشام بن حُبیش نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے کہ انہوں نے بستی پر بادل دیکھے تو فرمایا: یہ نصر بنی کعب کی زمین کو نرم کرے گا، یہ بات صحیح ثابت ہے کہ ان کے والد فتح مکہ کے دن قتل ہوئے، اسید بن ابی ایاس کی سوانح میں اس حدیث [3] کا طریق گزر چکا ہے۔

۸۹۶۴ ہشام بن حُبیش سلمی

مسند بقی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے، تجرید میں اس کا ذکر ہے۔

۸۹۶۵ ہشام بن ابی حذیفہ [4]

ابن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی، ابن اسحاق [5] اور زبیر بن بکار نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا

---

[1] اسد الغابہ (۵۳۶۵) [2] الثقات (۴۳۳/۳) [3] تاریخ کبیر (۱۹۲/۸)
[4] جامع المسانید والسنن (۲۷۸/۱۲) [5] اسد الغابہ (۵۳۶۶) [6] السیرۃ النبویۃ (۲۷۱/۲) (۶/۴)

ذکر کیا ہے۔ واقدی نے ان کا نام ہاشم لیا ہے، ابو معشر اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۸۹۶۶ ہشام بن حکیم [1]

ابن حزام بن خُوَیلد بن اُسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشی اُسدی، ابن مندہ کو وہم ہوا ہے، انہوں نے انہیں مخزومی کہا ہے۔ صحیح میں بروایت زہری، بحوالہ عمران کا ذکر ثابت ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم نے سورہ فرقان اس طریقے سے ہٹ کے پڑھ رہے ہیں جس طریقے سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا، اسی میں ہے کہ وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ ﷺ نے دونوں کی قراءت سنی اور دونوں کو درست قرار دیا، فرمایا: ''قرآن پاک سات (۷) لہجوں میں نازل ہوا''۔ [2] حدیث طویل ہے۔

ابن سعد کا قول ہے: بارعب تھے، زہری کا قول ہے: اپنے ساتھ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے، مصعب زبیری کا قول ہے: انہیں فضیلت حاصل تھی، ابن وہب نے بحوالہ مالک نقل کیا ہے۔ کسی کو دوست نہیں بناتے تھے، نہ ان کی اولاد تھی، ان سے اسی طرح جبیر بن نفیر، قتادہ سلمی وغیرہ نے روایت کیا ہے، اپنے والد سے ایک مدت پہلے فوت ہوگئے، ابونعیم کا قول ہے، اجنادین میں شہید ہوئے۔

۸۹۶۷ ہشام بن صُبابہ [3]

ابن حزن بن سیار بن عبداللہ بن کلیب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ، ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے، ابوسعید سکری کا قول ہے: وہ ہشام بن حزن ہیں، ان کی والدہ صبابہ بنت مقیس بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم ہیں، ابن اسحاق [4] نے مغازی میں فرمایا: مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے بیان کیا کہ ہشام مریسیع کے دن مسلمانوں کے ساتھ مل کر لڑے یہاں تک کہ نہایت جرأت مندی کا مظاہرہ کیا، وہ اسلام لا چکے تھے، ان سے بنوعوف بن خزرج کا ایک شخص ملا، اس نے خیال کیا کہ وہ مشرک ہیں اور انہیں قتل کر دیا۔

تفسیر سعید بن جبیر میں وہ روایت ہے جسے ابن لہیعہ نے بحوالہ عطاء بن دینار، انہوں نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، اسی طرح تفسیر ابن کلبی رحمہ اللہ میں بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت مبارکہ کے بارے میں مروی ہے ﴿جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے﴾۔ [5] فرماتے ہیں: یہ آیت مقیس بن صبابہ کے بارے میں نازل ہوئی، وہ اور ان کے بھائی ہشام اسلام لا چکے تھے، مقیس نے اپنے بھائی کو مقتول پایا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی، آپ ﷺ نے اسے دیت دینے کا حکم فرمایا، اس نے اسے لے لیا، پھر اپنے بھائی کے قاتل پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ پھر مرتد ہو کر مکہ مقیم ہوگیا اور اس کے بارے میں اشعار کہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۳۶۷) استیعاب (۲۷۱۰) تجرید (۱۲۰/۲)

[2] مسند احمد (۴۰۳/۳) مجمع الزوائد (۱۰۵/۷) مصنف ابن ابی شیبہ (۵۱۶/۱۰) در المنثور (۶/۲) تاریخ بغداد (۲۶/۱۱)

[3] اسد الغابہ (۵۳۶۹) استیعاب (۲۷۱۱) تجرید (۱۲۰/۲)

[4] السیرۃ النبویۃ (۲۸/۳) (۲۳۰/۳)

[5] سورۃ النساء الآیۃ (۹۳)

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے ان کے قاتل کا نام اوس لیا ہے، اور ان کا نام ہاشم لیا ہے، اسی طرح بحوالہ ابن شاہین، بطریق محمد بن یزید، اپنے راویوں سے نقل کیا ہے، پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۸۹۶۸ ہشام بن العاص [1]

ابن وائل سہمی، ان کے بھائی عمرو کی سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ابن حبان کا قول ہے: ان کی کنیت ابوالعاص تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابومطیع رکھ دی۔ ابن سعد کا قول ہے: ان کی والدہ ام حرملہ بنت ہشام بن مغیرہ ہیں، اسی طرح ابن سکن کا قول ہے: اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائے، حبشہ کی طرف ہجرت کی، ابن سکن نے صحیح سند سے بحوالہ ابن اسحاق [2] بحوالہ عمر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے اور عیاش بن ابی ربیعہ، ہشام بن العاص نے وعدہ کیا جب ہم نے ہجرت کا ارادہ کیا کہ ہم میں سے صبح کے بعد جو پیچھے رہ جائے تو ہم یہ سمجھیں گے کہ اسے کوئی مسئلہ پیش آ گیا، پھر باقی چل پڑیں گے۔ فرماتے ہیں: صبح سے پہلے میں اور عیاش نکل آئے اور ہشام روک لیے گئے اور آزمائش میں ڈالے گئے..... (الحدیث)

نسائی اور حاکم نے بطریق محمد بن عمر، انہوں نے بحوالہ ابوہریرہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: ''العاص کے دونوں بیٹے مومن ہیں: ہشام اور عمرو''۔ [3] ہم نے اسے امالی المحاملی میں بطریق عمرو بن دینار، بحوالہ عمر اسی مفہوم میں نقل کیا ہے۔

بغوی نے بطریق ابوحازم بحوالہ عمرو بن شعیب، عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم آئے اور لوگ قرآن کے بارے میں بحث مباحثہ کر رہے تھے۔ ہم ان سے الگ ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کے پیچھے سے ان کی گفتگو سن رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے سے باہر آئے یہاں تک کہ ان کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اسی کی وجہ سے تم سے پہلی امتیں گمراہ ہوئیں، قرآن اس لیے نازل نہیں ہوا کہ تم اس کے بعض حصے کو بعض سے ٹکراؤ، اس کا بعض حصہ دوسرے حصے کی تصدیق کرتا ہے''۔ پھر میری اور میرے بھائی کی طرف متوجہ ہوئے ہمیں اپنے آپ پہ بڑا غصہ آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کے ساتھ نہ دیکھا ہو، اسے سوید بن سعید نے بحوالہ عبدالعزیز بن ابی حازم، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

واقدی کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فتح مکہ [4] سے پہلے ایک سریہ میں بھیجا، ابن مبارک نے زہد میں بحوالہ عبداللہ ابن عبید بن عمیر فرمایا، فرماتے ہیں: عمرو بن العاص قریش کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے، انہوں نے ہشام کا ذکر کیا، کہنے لگے: ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ عمرو نے کہا: میں اور ہشام جنگ یرموک میں شریک تھے، ہم میں سے ہر ایک نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کیا، جب صبح ہوئی تو میں اس سے محروم رہا اور انہیں شہادت نصیب ہوئی۔

اسی طرح ابن سعد، ابن ابی حاتم اور ابوزرعہ دمشقی کا قول ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابواسود نے بحوالہ عروہ، ابن اسحاق، ابوعبید، مصعب، زبیر اور دوسرے راویوں سے اجنادین میں [5] شہید ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] استیعاب (۲۷۱۲) تجرید (۱۲۰/۲) [2] السیرۃ النبویۃ (۹۰/۲)

[3] مستدرک حاکم (۴۵۲/۳) المعجم الکبیر (۱۱۷/۲۲) طبقات الکبریٰ (۱۹۱/۴)

[4] مختصر تاریخ دمشق (۹۳/۲۷) [5] مختصر تاریخ دمشق (۸۸/۲۷)

واقدی نے بحوالہ مخرمہ بن بکیر، انہوں نے ام بکر بنت مسور سے نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: ہشام نیک شخص تھے، اجنادین میں بعض مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ پسپائی اختیار کر رہے ہیں، انہوں نے اپنے چہرے سے خود ہٹایا اور دشمن کو مارنے کے لیے پیش قدمی کرنے لگے اور بلند آواز سے کہنے لگے: میری طرف آؤ، میری طرف آؤ۔ میں ہشام بن العاص ہوں۔ کیا تم جنت سے بھاگتے ہو.... یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

خالد بن معدان کے طریق سے ہے کہ جب رومیوں کو اجنادین میں شکست ہوئی تو وہ ایسی جگہ کی طرف پہنچے جسے صرف ایک شخص عبور کر سکتا تھا، رومی اس پر لڑنے لگے۔ ہشام بھی لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ اس مقام پر ان کی لاش گری اور اس کا راستہ بند ہو گیا۔ جب مسلمان وہاں پہنچے تو ان کی لاش کو روندنا پسند نہ کیا۔ عمرو نے کہا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت عطا فرمائی ہے، ان کی روح کو اٹھا لیا ہے، وہ صرف جسم ہے۔ پھر اس کے اوپر سے گزر گئے۔ عمرو نے اس کے بعد انہیں جمع کیا اور چمڑے کے نمدے میں ڈال کر دفن کر دیا۔ ❶

۸۹۶۹ ہشام بن العاص أموی

بیہقی نے دلائل میں بطریق شُرحبیل بن مسلم بحوالہ ہشام بن العاص اُموی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے اور قریش کے ایک شخص کو ہرقل کی طرف بھیجا گیا، تاکہ ہم اسے اسلام کی دعوت دیں۔ ہم جبلہ کے پاس پہنچے ہم نے اسے اسلام کی طرف بلایا، تو اس پر سیاہ کپڑے تھے۔ انہوں نے اس کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: میں نے قسم کھائی ہے کہ انہیں اس وقت تک نہیں اتاروں گا جب تک تمہیں شام سے نکال نہ لوں۔ فرماتے ہیں: ہم نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! تم اپنی اسی جگہ پر بیٹھے رہو گے اور ہم تمہارا اتنا بڑا ملک لے لیں گے جس کی ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی ہے۔ وہ کہنے لگا: تم ایسا کام کر سکتے ہو، پھر ان کا وہ واقعہ ذکر کیا جس میں وہ ہرقل کے پاس جاتے اور علیحدگی میں اس سے ملتے ہیں، پھر اس نے ایک صندوقچہ نکالا، جس میں انبیاء کی نشانیاں اور صفات تھیں، یہاں تک کہ اس نے ان کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نکالی جو سفید تھی، کہنے لگا: اسے پہچانتے ہو؟ فرماتے ہیں: ہم رو پڑے اور کہنے لگے: ہاں! تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا، اس نے کہا: اللہ کی قسم! یہ وہی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! تو وہ تھوڑی دیر خاموش رہ کے کہنے لگا: یہ آخری خانہ تھا، میں نے اس لیے جلدی کی کہ دیکھوں تمہارے پاس کیا ہے؟ اس کے بعد اس نے کہا: اگر اپنی بادشاہت سے نکلنے کی وجہ سے میرا دِل خوش ہوتا تو میں یہ چاہتا کہ میں تمہارے شیر کا اس کی بادشاہت میں مرتے دم تک غلام رہتا۔ فرماتے ہیں: جب ہم واپس آئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اگر اللہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو کرے، پھر کہنے لگے: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ ان نصاریٰ اور یہود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات کا پتہ تھا۔

عدی بن کعب کے حالات میں اس واقعے سے ملتا جلتا واقعہ بیان ہو چکا ہے، لیکن اس میں ہے کہ وہ ہشام بن العاص سہمی تھے۔ واللہ اعلم!

---

❶ مختصر تاریخ دمشق (۹٤/۲۷) اسد الغابہ (۲۸۳/٤)

۸۹۷۰ ہشام بن العاص بن ہشام ❶

ابن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم، ابوجہل کے بھتیجے ہیں، ان کے والد غزوۂ بدر میں قتل ہوئے۔ بعض کا قول ہے: انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ ابوعمر ❷ کا قول ہے: یہ وہی ہیں جو فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہاں آئے، آپ ﷺ کی کمر مبارک سے کپڑا ہٹ گیا تو اس نے مہر نبوت پر ہاتھ رکھا۔ آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ ہٹایا پھر ان کے سینے پر تین دفعہ ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اے اللہ! اس سے کھوٹ اور حسد کو دور فرما''۔ ❸ تین بار ایسا فرمایا۔ یہ زبیر بن بکار کی کتاب میں ہے، انہوں نے اپنی کتاب میں بحوالہ اوقص، انہوں نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جب فتح مکہ کا دن تھا، ہشام بن العاص آئے پھر ان کا ذکر کیا، اس کے آخر میں فرماتے ہیں: اوقص فرماتے تھے، سب سے کم حسد ہمارے ساتھیوں میں تھا پھر بطریق ابن شہاب نقل کیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن العاص اموی سے کہا: میں نے تمہارے باپ کو قتل کیا ہے، تم نے میرے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا ہے۔

۸۹۷۱ ہشام بن عامر

ابن امیہ انصاری، ان کا ذکر اور نسب، ان کے والد کے سوانح میں گزر چکا ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، ان کی حدیث مسلم کے پاس ہے، ان سے سعید بن جبیر، حمید بن ہلال اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

ابن مبارک نے زہد میں بطریق جعفر بن زید نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم ایک غزوے میں کابل کی طرف نکلے، لشکر میں صلہ بن اُشیم تھے۔ پھر ان کا قصہ ذکر کیا کہ وہ اور ہشام بن عامر نے نیزوں، تلواروں سے دشمن پر حملہ کر دیا اور قتل کرنے لگے۔ فرماتے ہیں: دشمن نے کہا: عرب کے دو آدمیوں نے ہمارے ساتھ یہ کیا ہے، اگر وہ جنگ کریں تو کیا حال ہوگا؟ یعنی وہ شکست کھا گئے۔ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہشام بن عامر نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ انہوں نے اس آیت پر عمل کیا ﴿لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو اللہ کی رضا چاہنے کے لیے اپنے نفس کو بیچ ڈالتے ہیں﴾۔ ❹

بعض کا قول ہے: ان کا نام شہاب تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام ہشام رکھا، بصرہ میں فروکش ہوئے، زیاد کے زمانے تک زندہ رہے۔

۸۹۷۲ ہشام بن عتبہ

ابن ربیعہ، بعض کا قول ہے: وہ ابوحذیفہ کا نام ہے، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۹۷۳ ہشام بن عقبہ

ابن ابی معیط اُموی۔ ان کے والد بدر کے دن حالت کفر میں قتل ہوئے، مسلمانانِ فتح مکہ میں سے ہیں، ان کے پوتے

---

❶ اسد الغابہ (٥٣٧٦) استیعاب (٢٧١٣) تجرید (١٢٠/٢) ❸ اسد الغابہ (١٠١/٤)

❹ لسان المیزان (٨٧٠/٥) ❹ سورۃ البقرۃ الآیۃ (٢٠٧)

ہشام بن معاویہ بن ہشام قِنّسرین پر حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے گورنر تھے۔

۸۹۷۴ ہشام بن عُمارہ

ابن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی ہیں، ابوحذیفہ بخاری نے مبتدا میں ذکر کیا ہے کہ وہ یرموک کی جنگ میں ۱۳ھ میں شہید ہوئے۔

میں کہتا ہوں: ان کے والد عمرو بن العاص کے ساتھ حبشہ میں تھے، نجاشی کو ان کے بارے میں بھڑکایا گیا، یہاں تک کہ اس نے حکم دیا کہ ان کے ذکر کے سرے میں ہوا بھری جائے، جس سے ان کا ذہنی توازن جاتا رہا۔ وہ جنگلی جانوروں کے ساتھ پھرتے یہاں تک کہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ان کی وفات ہوگئی۔ وہ اور ان کے یہ بیٹے حبشہ کی طرف گئے، مسلمانان فتح مکہ میں سے ہیں، انہوں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ وہ ہماری شرط کے مطابق ہے، ولید بن عمارہ کے سوانح میں قصہ آئے گا۔

۸۹۷۵ ہشام بن عمرو[1]

ابن ربیعہ بن حارث بن حبیب، ابن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب قرشی عامری۔ ابن اسحاق نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے، جنہیں تالیف قلب کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنیمتوں میں سے سو (۱۰۰) سے کم اونٹ دیئے، یہ وہی ہیں جو اس عہد کو توڑنے کے لیے گئے جسے قریش نے بنو ہاشم کے بارے میں لکھا تھا، جب وہ شعب ابوطالب میں محصور تھے، ان دنوں میں وہ بہت آتے جاتے تھے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: خلیفہ بن خیاط نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچاس (۵۰) اونٹ دیئے۔ ابن اسحاق[1] نے عہد توڑنے کے قصے میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اس کے لیے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالا، اللہ ان پر رحم کرے۔

۸۹۷۶ ہشام بن فُدیك

مسند بقی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے، تجرید میں ان کا ذکر ہے۔

۸۹۷۷ ہشام بن ولید

بن مغیرہ مخزومی، خالد کے بھائی ہیں، ابوعمر کا قول ہے: ان لوگوں میں ان کا ذکر ہے، جنہیں تالیف قلب کے لیے دیا گیا۔ عبدالرزاق[2] نے بطریق سعید بن مسیب ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو لوگ ان پر رونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میت کو زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے“۔ پھر بھی وہ روتے رہے، تو انہوں نے ہشام بن ولید سے کہا: جاؤ اور عورتوں کو باہر نکالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم خود ہی چلے جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ! میں نے تمہیں اجازت دی ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: اے بیٹے! کیا تم مجھے

---

[1] استیعاب (۲۷۱۵) تجرید (۱۲۰/۲) [1] السیرۃ النبویۃ (۱۲/۲)

[2] مصنف عبدالرزاق (۶۶۹۲) (۶۶۷۵)

نکالو گے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ کو اجازت دی، تو عورتیں ایک ایک کر کے باہر آنے لگیں یہاں تک کہ ام فروہ بنت ابی قحافہ بھی باہر آ گئیں۔

اسے ابن سعد نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے۔ اس میں ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نوحہ کرنے سے روکا، وہ نہ رُکے تو ہشام بن ولید سے کہا: میرے پاس ابوقحافہ کی بیٹی یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پھوپھی کو بھیجو، پھر قصہ ذکر کیا۔ [1] وہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تعلیقاً اختصار کے ساتھ ہے، مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کے اشعار نقل کیے ہیں، جس میں وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر رہے ہیں: ع

''میری زبان طویل ہے، اس کی اذیت سے بچ، میری تلوار، میری زبان سے بھی زیادہ طویل ہے''۔

۸۹۷۸ هشام

بے نسبت۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ادب المفرد میں بطریق سعید بن ہشام، بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہاب نامی شخص کا ذکر کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ہشام ہو''۔ ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ وہ ہشام بن عامر یعنی سعد کے والد ہوں پھر بطریق عیسیٰ بن موسیٰ غنجار بحوالہ زینب بنت سعد، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ان کے دادا جن کا نام ہشام بن عامر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کی ایک تھیلی لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا کیا نام ہے؟'' انہوں نے کہا: میرا نام شہاب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کے ناموں میں سے ایک نام شہاب ہے، تم ہشام ہو''۔ [2]

میں کہتا ہوں: ابوامیہ وہ عبدالکریم بن ابی مخارق ہیں، احتمال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جو راوی ہیں وہ کوئی اور ہیں۔ مسلم بن عبداللہ کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ ان کا نام شہاب تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل دیا۔

۸۹۷۹ هشام (مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) [3]

طبرانی، مطین، ابن قانع اور ابن مندہ وغیرہ نے بطریق ثوری بحوالہ ہشام مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی حدیث روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میری بیوی نامحرم کے ہاتھ کو نہیں لوٹاتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو''۔ اس نے کہا: وہ مجھے پسند ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اسی حال میں اس سے نفع اٹھاؤ''۔ [4]

اسے عبداللہ بن عمر رقی نے بحوالہ جابر نقل کیا ہے، گویا وہ اسی راستے پر چلے۔ ابوعمر [5] نے ذکر کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ ہشام جن کا ذکر کیا گیا۔ وہی سوال کرنے والے ہیں۔

---

[1] مسلم (۲۱۳۹) ابوداؤد

[2] مستدرك حاكم (۲۷۵/٤) (۲۷۷/٤)

[3] استيعاب (۲۷/۷) تجريد (۱۲۰/۲)

[4] ابوداؤد (۲۰٤۹) نسائي (۳٤٦٤) نصب الرايه (۳۵۳/۳) تذكرة الموضوعات (۱۲۹)

[5] استيعاب (۱۰۲/٤)

۸۹۸۰ ھُشیم

بعض کا قول ہے: وہ ابوالعاص بن ربیع کا نام ہے، ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب ھاء اس کے بعد لام

۸۹۸۱ ھلال بن امیہ *

ابن عامر بن قیس بن عبدأعلم بن عامر بن کعب بن واقف انصاری واقفی۔ بدر میں اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے، مرارہ بن ربیع کی سوانح میں ان کی حدیث گزر چکی ہے۔ یہ ان تین لوگوں میں سے ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی، شریک بن سحماء کے سوانح میں بھی ان کا ذکر گزر چکا ہے، صحیحین میں بروایت سعید بن جُبیر بحوالہ ابن عمر اُن کا ذکر ہے۔

ابن شاہین نے بطریق عطاء بن عجلان بحوالہ عکرمہ بن ہلال بن امیہ نقل کیا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، پھر لعان کا طویل قصہ نقل کیا، یہ اگر ثابت ہے کہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ ہلال بن امیہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے، یہاں تک کہ عکرمہ نے ان سے روایت کی۔ لیکن عطاء بن عجلان متروک راوی ہے، اسی طرح احتمال ہے کہ عکرمہ نے ان سے مرسل حدیث نقل کی ہے۔

۸۹۸۲ ھلال بن امیہ خزاعی کعبی

حدیث عمران بن حصین میں ان کا ذکر ہے، اسے بیہقی نے خلافیات میں بطریق ابن وہب، بحوالہ خزینق بنت حصین، انہوں نے اپنے بھائی عمران سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے ساتھی ہلال بن امیہ نے کیا کیا ہے، اگر میں کسی مومن کو کسی کافر کی وجہ سے قتل کرتا تو انہیں قتل کرتا، اسے فدیہ دے دو''۔ فرماتے ہیں: ہم نے ان کا فدیہ دے دیا اور بنومدلج، جاہلیت میں بنوکعب کے حلیف تھے۔ ہم نے عوالی ابوعلی بن خزیمہ کے جزء الثالث میں اسے عالی سند سے روایت کیا ہے، اس میں ہے: جب فتح مکہ کا دِن ہوا تو ہلال بن امیہ نے ہذیل کے ایک شخص کو قتل کر دیا..... (الحدیث) بیہقی کا قول ہے: اسے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے طریق سے بحوالہ عبدالملک نقل کیا ہے، لیکن فرماتے ہیں: خراش بن امیہ۔

میں کہتا ہوں: یہ وہی شخص ہیں، ابن اسحاق نے جن کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۸۹۸۳ ھلال بن ابی خولی *

ابن عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حُمران بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف جعفی، ابن کلبی کا قول ہے: وہ اور ان کے دونوں بھائی خولی اور عبداللہ بدر میں شریک ہوئے، اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن اسحاق نے

---

* اسد الغابہ (۵۳۸۱) استیعاب (۲۷/۸) تجرید (۱۲۱/۲)

* اسد الغابہ (۵۳۸۵) استیعاب (۲۷۲۱) تجرید (۱۲۱/۲)

ان کا ذکر نہیں کیا۔

۸۹۸۴ ہلال بن حارث

ابوحمراء، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ہیں۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۹۸۵ ہلال بن سعد [1]

جعفر مستغفری وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ایک حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ جسے عبدالرزاق [2] نے اپنے مصنف میں بحوالہ ابن جریج نقل کیا ہے کہ مجھے صالح بن دینار نے بتایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عامل کو شہد کے بارے میں لکھا، تمام شہد والے لوگ جمع ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ حضرت ہلال بن سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہد لے کر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: ہدیہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا، پھر دوسری مرتبہ آئے تو کہا: صدقہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لینے کا حکم فرمایا اور اٹھا لینے کو کہا، اس وقت نہ عشروں کا ذکر کیا، نہ ہی نصف عشر کا۔ البتہ آپ نے وہ لے لیا۔

انہوں نے یہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو لکھا اور فرمایا: اگر ہمیں کچھ دے دیتے تو ہم لے لیتے تھے، ہم عشر وغیرہ طلب نہیں کرتے تھے، جو انہوں نے ہمیں دیا ہے، ہم نے لے لیا۔ [3] اسے ابن مبارک نے بحوالہ ابن جریج مختصراً ذکر کیا ہے۔

۸۹۸۶ ہلال بن سلیم

ہلال بن ابی ہلال میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۹۸۷ ہلال بن عمرو

ابن عمیر ثقفی، ہلال نامی اشخاص کے آخر میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۹۸۸ ہلال بن مُرّہ اشجعی

صحیح حدیث میں ان کا ذکر ہے، اسے حارث بن ابی اسامہ، طبرانی، طحاوی، ابن مندہ نے بروایت سعید بحوالہ عبداللہ بن عتبہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خاتون کے بارے میں سوال آیا، پھر بَروع بنت واشق کا قصہ ذکر کیا، اس میں ہے اشجع قبیلے کے کچھ لوگ کھڑے ہوئے ان میں جراح بن سنان اور ابوسنان بھی تھے۔ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان بروع بنت واشق کے بارے میں اسی طرح فیصلہ کیا، ان کے شوہر ہلال بن مُرّہ تھے، جیسا کہ آپ نے فیصلہ کیا، طحاوی کے ہاں ہے: ہلال بن مروان، حارث نے ان کے والد کا نام نہیں لیا، ابن فتحون کا قول ہے: ایک جماعت نے یہ حدیث ذکر کی ہے، ان میں مسلم ابن حجاج ہیں، ہلال کا نام نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: مسلم سے ان کی نسبت کے بارے میں نادانستہ غلطی ہوئی ہے، حدیث سنن میں ہے۔ جیسا کہ جراح کے

---

[1] اسد الغابہ (۵۳۸۷) استیعاب (۲۷۲۲) تجرید (۲/۱۲۱) [2] مصنف عبدالرزاق (۴/۶۱)

[3] معجم الکبیر (۲۲/۱۹۹) جامع المسانید والسنن (۱۲/۲۹۱)

سوانح میں گزر چکا ہے۔

۸۹۸۹ ہلال بن مروان أشجعی

پہلے والے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۸۹۹۰ ہلال بن معلی [1]

ابن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ انصاری، بنو جُشم بن خزرج میں سے ہیں، ابن اسحاق [2] نے بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، وہیں شہید ہوئے، اسی طرح ابن حبان وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۹۹۱ ہلال أسلمی [1]

اُضاحی میں ان کی حدیث ہے۔ اسے امام احمد، ابن ماجہ نے حسن سند سے نقل کیا ہے، ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابن مندہ نے ان کے لیے یہ عنوان قائم کیا ہے: ہلال بن ابی ہلال اور ابن قانع نے یہ لکھا ہے: ہلال بن مسلم۔

۸۹۹۲ ہلال [2]

بنو متعان میں سے ایک ہیں، شہد کے بارے میں ان کی حدیث ہے، ابو موسیٰ نے ان کے اور ہلال بن سعد کے درمیان فرق کیا ہے، صاحب تجرید کا قول ہے: بعض نے کہا کہ وہ ایک ہیں۔ ابوداؤد [5] نے بطریق عمرو بن حارث، عن ابیہ، عن جدہ فرماتے ہیں: بنو متعان کے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہد کی مکھیوں کا عشر لے کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں سلبہ نامی وادی دے دی جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ وادی دے دی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ان کی طرف سفیان بن وہب نے لکھا اور اس کے بارے میں سوال کیا، آپ نے انہیں لکھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو ادا کرتے تھے، ادا کرتے رہیں۔ انہیں وہ وادی دے دو اور ان کا اکرام کرو ورنہ وہ بارانی زمین ہے جو چاہے اس سے نفع اٹھائے۔

میں کہتا ہوں: یہ قصہ ہلال بن سعد سے کئی وجوہات کی وجہ سے مختلف ہے، مغایرت ظاہر ہے۔

۸۹۹۳ ہلال، مولیٰ مغیرہ [3]

ابن شعبہ، ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اہل صُفہ میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن بشکوال کا قول ہے: زہیر بن عباد کی کتاب الیقین میں ان کا ذکر ہے، ابونعیم نے حلیہ میں بطریق عطاء خراسانی، بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس دروازے سے وہ شخص داخل ہوگا، اللہ تعالیٰ جس کی طرف دیکھتا ہے"۔ فرماتے ہیں: حضرت ہلال داخل ہوئے، آپ نے ان سے کہا: "اے ہلال! مجھ پر درود بھیجو"۔ اور ان سے کہا: "جو تمہیں اللہ عزوجل کا پسندیدہ بنائے اور تمہارا اس کی وجہ سے اکرام کیا جائے"۔ اس کی سند ضعیف اور منقطع ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۳۹۳) استیعاب (۲۷۲۴) تجرید (۲/۲۶۴) [2] السیرۃ النبویۃ (۲/۲۶۴)

[1] استیعاب (۲۷۲۶) [2] اسد الغابہ (۵۳۸۸) [5] ابوداؤد (۱۶۰۰) [3] تجرید (۲/۱۲۲)

ابونعیم نے معرفۃ الصحابہ میں اس سے صرف نظر کیا ہے، ابوموسیٰ نے ابن مندہ کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، احمد بن منصور بن یوسف مذکور نے بروایت ابو ہریرہ بہت طویل نقل کیا ہے، یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔

ابونعیم نے حلیہ میں اویس قرنی کے سوانح میں بطریق ضحاک، بحوالہ ابو ہریرہ اسی مفہوم میں نقل کیا ہے۔ لیکن ہلال کا نام نہیں لیا، ابودرداء کی حدیث میں ان کا ذکر ہے لیکن مغیرہ کی طرف ان کی نسبت نہیں۔ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں ایک سو پچیس (۱۲۵) اصول میں بطریق یحییٰ بن ابی طلحہ، بحوالہ ابودرداء ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس دروازے سے ایسا شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے''۔ [1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میں اس دروازے سے داخل ہوا، میں نے کسی کو نہیں دیکھا، پھر میں واپس آیا، دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابودردا! تم نہیں ہو''۔ پھر ایک حبشی آیا اور اس دروازے سے داخل ہوا، اس پر اون کا جبہ تھا۔ اس میں چمڑے کا پیوند تھا، وہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف کیے ہوئے تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ہلال! تمہارا کیا حال ہے''۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! خیریت سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ہلال! ہمارے لیے دعا اور استغفار کرو''۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ کی مغفرت فرمائے، پھر طویل حدیث ذکر کی۔

۸۹۹۴ ہلال ثقفی

ابن جریج نے بطریق عکرمہ اس آیت کے بارے میں روایت کیا ہے: ﴿اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو﴾۔ [2] بنوعمرو بن عمیر کے بارے میں نازل ہوئی، فرماتے ہیں: مسعود، عبدیالیل، حبیب بن ربیعہ، اور ہلال اسلام لائے۔ یہ وہ لوگ تھے جن کا بنومغیرہ پر سود تھا۔

میں کہتا ہوں: اسے طبری نے تفسیر سُنید سے، ان کی روایت سے بحوالہ عکرمہ نقل کیا ہے، اس سے پہلے بحوالہ ابن جریج حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں: ثقیف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر صلح کی تھی کہ ان کا جو سود لوگوں پر ہے، وہ ان کا ہے اور جو لوگوں کا ان پر ہے، وہ ختم ہے۔ جب فتح مکہ کا واقعہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر عتاب بن اسید کو زکوۃ کی وصولی پر مقرر کیا۔ ثقیف کا معاملہ بنومغیرہ کے ساتھ تھا، بنوعمرو بن عمیر، بنومغیرہ سے اپنا سود لینے آئے، انہوں نے دینے سے انکار کیا، وہ معاملہ حضرت عتاب کے پاس لے گئے، حضرت عتاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو﴾ (الآیۃ) ابن جریج کا قول ہے: عکرمہ نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ وہ مسعود، عبدیالیل، حبیب اور ربیعہ تھے، جو بنوعمرو بن عمیر ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جن کا دوسرے لوگوں پر سود تھا، وہ اسلام لے آئے۔ پھر پانچ (۵) بیٹوں کا ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں: جس کا آخر میں اضافہ کیا وہ ہلال ہیں، احتمال ہے کہ وہ چاروں کا بھائی ہو، یہ احتمال بھی ہے کہ وہ ان کا بھائی نہ ہو بلکہ ثقیف سے ہو، فتح مکہ سے پہلے ثقیف سے صلح ہوئی اس میں تردد ہے، میں نے اسباب النزول میں اس کی وجہ کا ذکر کر دیا ہے۔

---

[1] الأدب المفرد (٢٥٠) [2] سورة البقره الآية (٢٧٨)

۸۹۹۵ مہلب طائی ✿

ابن درید کا قول ہے، نبی کریم ﷺ کے پاس ایک گنجا شخص آیا، آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کے بال اُگ آئے۔ اس کا نام ھلب پڑ گیا، ابن درید کا قول ہے: وہ اقرع تھے، پھر افرع ہو گئے، اُھلب کا مطلب بہت زیادہ بالوں والا ہے۔

میں کہتا ہوں: وہ یزید بن قُنافہ ہیں، بعض کا قول ہے: ابن یزید بن عدی بن قُنافہ، اسی طرح ابن کلبی کا قول ہے، لیکن ان کا نام سلامہ لیا ہے۔ ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ان کے بارے میں شاعر کہتے ہیں: ؏

''پہلے تو اس کے سر پر ایک بال بھی نہ تھا، پھر وہ گنجا زلفوں والا ہو گیا''۔

ھلب نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، ان سے ان کے بیٹے قبیصہ نے روایت کیا، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ ✿ میں ان کی حدیث ہے، ابن سعد ✿ نے مسلمانانِ فتح مکہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۸۹۹۶ ھلواب

اسمر بن ساعدہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب ھاء کے بعد میم

۸۹۹۷ ھمام بن حارث ✿

ابن ہمزہ، ابوعمر کا قول ہے: بدر میں شریک ہوئے، مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔

۸۹۹۸ ھمام بن ربیعہ عصری

رشاطی نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو عبدقیس سے وفد میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، وہ ان کے سردار اور شہسوار تھے۔ ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: صحار بن عباس میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۹۹۹ ھمام بن زید ✿

ابن وابصہ وابصی، حاکم نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے نیشاپور داخل ہوئے، فرماتے ہیں: وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، حضرت عبداللہ بن عامر کے ساتھ آئے اور نیشاپور کو اپنا وطن بنایا وہیں وفات پائی، ان کی وہاں اولاد ہے، پھر بطریق سہل بن عمار نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں اپنے دادا عبداللہ بن محمد کے پاس آیا، ان کے پاس یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن قاسم، حسین بن ولید عیادت کرنے کے لیے آئے۔ انہوں نے ان کی عمر کے بارے میں پوچھا اور یہ کہ انہوں نے لوگوں میں سے کس کا

✿ اسد الغابہ (۵۳۹۶) ✿ ابوداؤد (۱۰۳۹) نسائی (۱۲۳۵) ترمذی (۲۹۰) (۳۹۵)

✿ طبقات الکبریٰ (۲۰/۶) ✿ اسد الغابہ (۵۳۹۸) تجرید (۱۲۲/۲) ✿ تجرید (۱۲۳/۲)

زمانہ پایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ہمام بن زید وابصی نامی شیخ کا زمانہ پایا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا: مجھے نبی کریم ﷺ نے چادر دی، پھر واقعہ ذکر کیا۔ یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں: ہم امید رکھتے ہیں کہ ہم ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا، اور جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا''۔ ❶ حاکم کا قول ہے: ابوطیب کرابیسی فرماتے ہیں: ابراہیم بن ابی طالب، ہمام بن زید کا حال بیان کرتے ہیں اور عبداللہ بن محمد کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ دوسرے طریق سے بحوالہ سہل بن عمار مروی ہے کہ ہم سے میرے دادا نے بیان کیا کہ میں نے ہمام بن زید بن وابصہ کو دیکھا ہے، وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے، برجان میں فروکش تھے، جب وہ شہر میں داخل ہوتے تو ہر چھوٹا بڑا ان کے پاس جاتا اور انہیں سلام کرتا، پھر قصہ ذکر کیا۔ اسے خطیب نے محمد بن محمد بن یحییٰ کے سوانح میں، دوسرے طریق سے، بحوالہ سہل بن عمار نقل کیا ہے کہ مجھ سے میرے دادا عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہمام بن وابص جب کوفہ میں داخل ہوتے تو اپنے پاس سے گزرنے والے ہر مرد و عورت اور بچے کو سلام کرتے اور فرماتے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم سلام کو پھیلائیں۔

سہل کا قول ہے: میں نے یہ روایت یحییٰ بن یحییٰ سے بیان کی ہے، وہ حسین بن ولید اور بشر بن قاسم آئے، ان لوگوں نے میرے دادا سے حدیث کا مذاکرہ کیا، یہاں تک کہ انہوں نے ان سے یہ روایت سنی۔ یحییٰ بن یحییٰ یا بشر کا قول ہے: ہم اس حدیث کے بارے میں بات کر رہے تھے: ''اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا''۔ اسی طرح ہمام بن وابص نے کہا: گویا انہوں نے انہیں ان کے دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا عنوان قائم کیا ہے۔

۹۰۰۰ ہمام بن عروہ

ابن مسعود ثقفی، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ابن سکن کا قول ہے، بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، محمد بن اسحاق ثقفی نے ان کی حدیث بحوالہ یعقوب بن زید بن ہمام بن عروہ عن ابیہ، عن جدہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو طائف کے ایک طرف اترے، ہم نے آپ کی تیر برسائے اور آپ ﷺ دائیں بائیں ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے۔

میں کہتا ہوں: عروہ بن مسعود واقعہ طائف کے بعد اسلام لائے، مدینہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، اسلام لائے اور ان کا اسلام سنور گیا۔ پھر طائف کی طرف لوٹ گئے، ان لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا، انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کی اولاد کا صحابی ہونا ممکن ہے۔

کئی مرتبہ گزر چکا ہے کہ مکہ اور طائف میں قریش اور ثقیف میں سے ہر شخص حجۃ الوداع کے موقع پر اسلام لا چکا تھا اور حاضر تھا۔

بلاذری نے بیان کیا ہے کہ فارعہ ان ہمام کی بیٹی، یوسف بن حکم بن ابی عقیل بن عمرو بن مسعود ثقفی کی زوجہ تھیں، ان سے مشہور امیر حجاج بن یوسف پیدا ہوئے۔

---

❶ مسند احمد (۲۴۸/۵) مجمع الزوائد (۵۴/۱۰) المعجم الکبیر (۸۰۰۹) مشکوۃ المصابیح (۶۲۸۱)
الدر المنثور (۲۷/۱) المطالب العالیہ (۴۲۲۱) (۴۲۲۴) کنز العمال (۲۴۹) (۳۲۴۷۲) کشف الخفاء (۶۲/۲)
الکامل فی الضعفاء (۱۴۲۷/۴)

۹۰۰۱ همام بن مالك

ابن ہمام بن معاویہ عبدی، ابن کلبی کا قول ہے: وہ اور ان کے بھائی عبیدہ نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے۔

۹۰۰۲ همام بن معاويه ✿

ابن شبابہ، وفد عبدالقیس سے ہیں، ابن سعد ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۰۰۳ همام بن نفيل سعدى ✿

ابوعلی بن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عاصمہ بنت عاصم بن ہمام سعدی نقل کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بحوالہ اپنے والد ہمام بن نفیل بیان کیا، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے کنواں کھودا ہے، اس کا پانی نمکین ہے۔ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے مجھے ایک برتن دیا، اس میں پانی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اس میں ڈال دو''۔ میں نے ایسا ہی کیا، جس سے اس کا پانی میٹھا ہو گیا۔

۹۰۰۴ همام بن وابصه

ہمام بن زید میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۹۰۰۵ هميل بن دمون ✿

ابن عبید بن مالک ثقفی، انہوں نے اور ان کے بھائی قبیصہ نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے، ابوحسن مدائنی نے کتاب اخبار ثقیف میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ حضرمی ہیں، وہ اور ان کے بھائی ثقیف کے حلیف ہیں۔ طائف میں رہائش تھی، پھر ان کے بھائی قبیصہ کا بنو مالک کے ساتھ واقعہ پیش آیا، انہوں نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا وہ اور ان کے بھائی اور شرید بن سوید وہاں سے بھاگ گئے، وہ اسلام لے آئے۔ یہ ثقیف کے اسلام لانے اور ان کے وفد کے آنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

باب ھاء کے بعد نون

۹۰۰٦ هَنَّاد ✿

۹۰۰۷ هند بن اسماء ✿

ابن حارثہ اسلمی، ان کے والد اسماء کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت

✿ تجرید (۱۲۳/۲) ✿ طبقات الکبرٰی (٤٢١/٥) ✿ تجرید (۱۲۳/۳)

✿ تجرید (۱۲۳/۲) ✿ بیاض فی الاصل ✿ تجرید (۱۲۳/۲)

حاصل ہے۔ ابن سکن نے کہا: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے اور خلافتِ معاویہ میں وفات پائی۔ احمد رحمہ اللہ [1] نے بطریق ابن اسحاق نقل کیا ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے بحوالہ حبیب بن ہند بن اسماء اسلمی، بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے میری قوم قبیلہ اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا: ''اپنی قوم کو حکم دو کہ اس دِن یعنی عاشوراء کے دِن روزہ رکھیں، جسے تم اس حالت میں پاؤ کہ اس نے پہلے وقت تو کھالیا ہے وہ دِن کی آخری گھڑی میں روزہ رکھے''۔ ابن کلبی کا خیال ہے کہ جنہیں حکم دیا گیا، وہ ہند بن حارثہ، ان کے چچا ہیں۔ ابوعمر نے ان کی پیروی کی ہے۔

۹۰۰۸ ہند بن حارثہ اسلمی [2]

پہلے والے صحابی کے چچا ہیں، ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ ابن قانع نے بطریق عبدالرحمٰن بن حرملہ بحوالہ یحییٰ بن ہند بن حارثہ، عن ابیہ نقل کیا ہے۔ وہ اور ان کے بھائی اسماء بن حارثہ اصحاب حدیبیہ میں سے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ اسلم کے لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ تو فرمایا: اے بنو اسماعیل! تیر اندازی کرو، تمہارا باپ تیر انداز تھا۔

ابن ابی حاتم کا گمان ہے کہ ہند بن اسماء بن حارثہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں، بغوی نے بیان کیا ہے کہ وہ بیعت الرضوان میں اپنے سات (۷) بھائیوں کے ساتھ شریک تھے۔ وہ یہ ہیں: ہند، اسماء، خراش، ذؤیب، سلمہ، فضالہ، مالک اور حمران۔ فرماتے ہیں: اس میں ان کی تعداد کے برابر بھائی شریک نہ تھے، اس میں مقرن کی اولاد کو شامل کیا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ہند اور اسماء کو بہت عرصہ تک آپ ﷺ کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا۔ ابوعمر کا قول ہے: [3] ہند سے اس حدیث کو صرف ان کے بیٹے نے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ یحییٰ کے والد ہیں، جن سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کیا۔

میں کہتا ہوں: انہیں اس میں وہم ہوا ہے، حبیب یحییٰ کے بھائی نہیں بلکہ ہند جو یحییٰ کے والد ہیں وہ حبیب کے چچا زاد ہیں۔

۹۰۰۹ ہند بن صامت

ابن عبداللہ بن صامت بن سدوس جشمی، نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ٹھوڑی کے نیچے پلو گزار کے عمامہ باندھیں۔ فرمایا: یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے عمامہ باندھنے کا انداز ہے۔ ابوعلی ہجری نے اپنی کتاب نوادر میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ جرولیہ کا عمامہ باندھنے کا انداز ہے۔ ہند کی کنیت ابوجرول تھی، رشاطی کا قول ہے: ابوعمر اور ابن فتحون نے ان کا ذکر نہیں کیا، ابن بشکوال نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۰۱۰ ہند بن ابی ہالہ التمیمی [4]

نبی کریم ﷺ کے پروردہ ہیں، ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے

---

[1] مسند احمد (۴۸۴/۳) [2] استیعاب (۲۷۲۷) [3] استیعاب (۱۰۵/۴)

[4] اسد الغابہ (۵۴۰۴) استیعاب (۲۷۲۸)

روایت کیا، ان سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں روایت کی، اسے ترمذی، بغوی، طبرانی [1] وغیرہ نے کئی طرق سے بحوالہ حسن بن علی نقل کیا ہے۔ ہمیں یہ روایت عالی سند سے، ابوعلی بن شاذان کے مشیخہ میں بطریق اہل بیت ملی ہے، اسے بغوی نے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ابن مندہ نے اسے بطریق یعقوب تیمی، بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ انہوں نے ہند بن ابوہالہ سے فرمایا: مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرو۔ [2] بغوی نے بحوالہ اپنے چچا، انہوں نے ابوعبید سے نقل کیا ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ابوہالہ کا نام نباش بن زُرارہ تھا، ان کے بیٹے کا نام ہند بن نباش بن زُرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غذی بن حردہ بن اُسید بن عمرو بن تمیم تھا، جو بنوعبدالدار کے حلیف تھے، بعض کا قول ہے: وہ زُرارہ بن نباش ہیں۔

زبیر کا قول ہے: ان کا نام مالک بن نباش بن زُرارہ ہے، ابومحمد بن حزم کا قول ہے: ابوہالہ کا نام ہند بن زُرارہ بن نباش ہے۔ مجھے ان سے پہلے شخصیت مل گئی ہے جس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن ابی خیثمہ کا قول ہے، ہم سے احمد بن مقدام نے بحوالہ سعید نقل کیا ہے، قتادہ کا قول ہے: ابوہالہ، ہند بن زُرارہ بن نباش ہیں، میں نے مرزبانی کی معجم الشعراء میں دیکھا ہے کہ زُرارہ بن نباش نے بدر میں کفار کا مرثیہ کہا، ان کا اسلام لانا مذکور نہیں۔

ابن سکن، ابن قانع نے بطریق سیف بن عمر، بحوالہ ہند بن ہند بن ابوھالہ، عن ابیہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے کس وجہ سے اپنی بیٹی عتیبہ سے چھڑا لی، یہاں تک کہ آپ نے انہیں اپنا مخالف بنا لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے جنتی خاتون سے نکاح کرنے اور جنتی شخص کو رشتہ دینے کا حکم دیا ہے''۔ [3]

زبیر بن بکار کا قول ہے: ہند، جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ دارقطنی نے کتاب الإخوۃ میں فرمایا: ابوعمر کا قول ہے: [4] فصیح و بلیغ تھے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بڑے اچھے اور مضبوط طریقے سے بیان کیے۔

(۹۰۱۱) ہند بن ہند [5]

ابن ابوہالہ، پہلے والے کے بیٹے ہیں، قتادہ اور ان کے متبعین کے قول کے مطابق ہند ابوہند بن ہند تینوں ترتیب وار ہیں۔

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق حسان بن عبداللہ واسطی، بحوالہ مالک بن دینار نقل کیا ہے کہ مجھ سے ہند جو حضرت خدیجہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم ابومروان کے پاس سے گزرے وہ اپنی انگلی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرنے لگا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: ''اے اللہ! اس پر کپکپی طاری کر''۔ فرماتے ہیں: وہ اپنی جگہ پر چکرا گیا، اسی طرح ابن ابی حاتم [6] رازی اور عبداللہ بن احمد نے زیادات الزھد میں اس طریق سے اور مالک بن دینار نے نقل کیا ہے، انہوں نے ہند بن ابی ہالہ کا زمانہ نہیں پایا، البتہ ان کے بیٹے کا زمانہ پایا ہے، گویا انہوں نے ان کے دادا کی طرف

---

[1] اسد الغابہ (٥٤٠٤) استیعاب (٢٧٢٨)

[2] شمائل ترمذی (حدیث: ٣٣٠) مستدرک حاکم (٦٤٠/٣) السنن الکبریٰ (١٦١/١) (٢٣٨/١) المعجم الکبیر (١٥٥/٢٢)

[3] کنز العمال (٣١٩٣٩) جامع الجوامع (٤٦١٤) [4]

[5] اسد الغابہ (٥٤٠٥) استیعاب (٢٧٢٨) تجرید (١٢٣/٢) [6] الجرح

ان کی نسبت کی ہے۔

ابن ابی حاتم نے بحوالہ ان کے والد ذکر کیا ہے کہ ہند بن ہند نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔ ابوعمر ❶ نے اس کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے اس حدیث کو ہند بن ابو ہالہ سے ذکر کیا ہے۔

زبیر بن بکار اور دولابی نے بطریق محمد بن حجاج، بنو تمیم کے ایک شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے ہند ابن ہند بن ابو ہالہ کو دیکھا، ان پر سبز جوڑا تھا، وہ طاعون میں فوت ہوئے۔ چار آدمی ان کا جنازہ لے کر نکلے، کیونکہ لوگ اپنے مُردوں کی وجہ سے مشغول تھے۔ ایک خاتون چیخ کر کہنے لگی: ہائے ہند بن ہند اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ کے بیٹے! فرماتے ہیں: لوگوں نے اپنے مردوں کو چھوڑ دیا اور ان کے جنازے میں شامل ہو گئے، جس سے بہت اژدحام ہو گیا۔

۹۰۱۲ ھنیدہ بن خالد خزاعی ❷

ابن حبان اور ابوعمر ❷ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابن مندہ کا قول ہے: کوفہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہے، فرماتے ہیں: ابو اسحاق کا قول ہے: ان کی والدہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں، ابونعیم کا قول ہے: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، انہوں نے بطریق شعبہ، بحوالہ ابو اسحاق نقل کیا ہے کہ میں نے ہنیدہ سے فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ کون لے گا؟'' ایک شخص نے اسے لے لیا اور کہا: ع

''میں وہ ہوں کہ میرے دوست نے مجھ سے عہد لیا ہے''۔

فرماتے ہیں: وہ اس سے لڑے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔

بیہقی نے اسے سنن کبریٰ میں اس طریق سے اس قول کے علاوہ نقل کیا ہے جس کے آخر میں وہ لڑے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔

اسے ابن مندہ نے بطریق یونس بن ابی اسحاق، عن ابیہ، عن ہنیدہ بن خالد خزاعی اسی مفہوم میں نقل کیا ہے، اس کے آخر میں ہے: وہ ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ دشمن نے ان پر یلغار کر دی اور انہیں شہید کر دیا۔

ان کا قصہ مشہور صحابی ابودجانہ سے ملتا ہے، لیکن ابودجانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شہید نہیں ہوئے، ابن حبان نے ثقات تابعین میں لکھا ہے: ہنیدہ بن خالد خزاعی، انہوں نے حضرت علی، حضرت حفصہ بنت عمر سے روایت کی، ان کی والدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں، ان سے عدی بن ثابت وغیرہ نے روایت کیا، اس میں اور تہذیب میں ان کے کلام کے بارے میں اختلاف ہے۔

باب ھاء کے بعد واؤ

۹۰۱۳ ھود ❸

بعض کا قول ہے: ہوذہ بن احمر حارثی، ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ھود بن احمر، بنی سدوس ❹ میں

---

❶ الاستیعاب (۱۰۵/٤) ❷ اسد الغابہ (٥٤٠٦) استیعاب (۲۷٤۱) تجرید (۱۲۳/۲)

❸ استیعاب (۱۱۰/٤) ❹ اسد الغابہ (٥٤٠٨) ❺ اسد الغابہ (۲۹٦/٤)

نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، ابوزکریا بن مندہ نے ان کے دادا پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: شیرازی نے القاب میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق نمیر بن حاجب بن نُوبہ بن شہاب بن زہیر ذہلی، بحوالہ شہاب بن زہیر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی طرف بکر بن وائل میں سے پانچ افراد نے، بنوسدوس میں سے چار اور عجل میں ایک شخص نے ہجرت کی، انہوں نے سدوسیوں کا ذکر کیا، یہاں تک کہ فرمایا: ہوذہ بن احمر حارثی، فرماتے ہیں: فرات ابن حیان عجلی ہیں۔

۹۰۱۴ ہوذہ بن حارث[1]

ابن عجرہ بن عبداللہ بن یقظہ بن عصیہ بن خُفَاف بن امرئ القیس بن بهثہ بن سلیم سلمی، طبری اور ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہوذہ بن حارث اسلام لائے اور فتح مکہ کے موقع پر حاضر تھے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے، ان کے ساتھ جھگڑے کے بارے میں کہا: ع

''یہ معاملہ نااہل کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس کام کا ذمہ دار اب تم کہاں سے تلاش کرو گے؟''

مرزبانی[2] کا قول ہے: ہوذہ، ابن حمامہ کے نام سے معروف تھے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں علاء لینے کے لیے آئے، انہوں نے ان سے پہلے ان کی قوم کے کچھ آدمیوں کو بلا لیا تھا، انہوں نے مذکورہ شعر کہا، لیکن اس کے آخر میں ہے: ع

''اے اللہ کے امین! کیسے باز رہتا ہے؟ کیا خثیم اور شرید کو ہم سے پہلے بلایا جاتا ہے، ریاح اور طرود کو ہم سے پہلے بلایا جاتا ہے، اگر اس کتاب کے مطابق فیصلہ ہوا ہے تو ٹھیک ہے، کیونکہ وہ آزاد بادشاہوں کی اولاد ہیں اور ہم غلام ہیں''۔

فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور عطا کیا، اسی طرح بلاذری کے قصہ میں مذکور ہے۔

۹۰۱۵ ہوذہ بن خالد[3]

ابن ربیعہ عامری، ابن سعد نے وفد بنوعامر میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ، ان کے والد خالد اور بھتیجے اسلام لائے۔

۹۰۱۶ ہوذہ بن خالد کنانی[4]

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوزبیر نے بحوالہ جابر، حضرت معاویہ کے ساتھ فقہ میں ان کی حدیث روایت کی ہے۔

۹۰۱۷ ہوذہ بن عرفطہ حمیری[5]

نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، فتح مصر میں شریک تھے۔ مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں،[6] یہ ابوسعید بن یونس کا

---

[1] اسد الغابہ (٥٤٠٩) [2] معجم الشعراء (٤٦٠) اسد الغابہ (٥٤١٠) [3] اسد الغابة (٥٤١٠)

[4] تجرید (١٢٤/٢) [5] اسد الغابہ (٥٤١١) تجرید (١٢٤/٢) [6] اسد الغابة (٢٩٧/٤)

قول ہے۔

۹۰۱۸ ھوذہ بن عمرو [1]

ابن یزید بن عمرو بن ریاح بن عوف بن عمرو بن ھون جرمی، ابن کلبی کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، [2] اسی طرح طبری نے ذکر کیا ہے، ابن ماکولا [3] نے اسے ریاح کے سوانح میں نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: یہ ابن حبیب نے ذکر کیا ہے۔

۹۰۱۹ ھوذہ انصاری

طبرانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

میں کہتا ہوں: شاید وہ معبد بن ھوذہ کے والد ہیں، ان کے حالات میں کسی کا قول گزر چکا ہے۔ یہ حدیث معبد کے والد ھوذہ کی ہے۔

۹۰۲۰ ھوذہ

بے نسبت۔ بغوی کا قول ہے: ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی، اور اسے ذکر نہیں کیا۔ طبرانی [4] نے ان کا عنوان قائم کیا ہے، لیکن حدیث ذکر نہیں کی۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ یہ پہلے والے ہوں۔

باب ھاء کے بعد یاء

۹۰۲۱ ھیاج بن محارب عامری [5]

ابن سکن اور ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے، ابن قانع نے بطریق خلدہ بنت عرباض، بحوالہ ھیاج بن ھیاج بن محارب نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک خیر بندھی ہوئی ہے''۔ [6] ابن سکن کا قول ہے: ان سے مجہول سند سے حدیث مروی ہے۔

میں کہتا ہوں: اس میں جعفر بن عبدالواحد ہاشمی ہیں، انہوں نے حدیث گھڑنے کی طرف ان کی نسبت کی ہے۔

۹۰۲۲ ھیبان [7]

اُسلمی، بعض کا قول ہے: ھیفان، ابن مندہ نے اسے بطریق یزید بن ابی منصور، بحوالہ عبداللہ بن ہیان، عن ابیہ نقل کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵٤/۲) [2] جمهرة أنساب العرب (٤٥١) اسد الغابہ (۲۹۷/٤)

[3] الإكمال (١٦/٤) [4] المعجم الكبير (٢٢/٢٠١) [5] تجريد (١٢٤/٢)

[6] بخاری (۲۸۵۰) مسلم (۹۸) ترمذی (۱٦۹٤) نسائی (۳۵۷٦) کنز (۲۵۲۵٤) (۳۵۲٤۳) سیوطی فی درالمنثور (۱۹۳/۳) نصب الرایہ (٩١/٤، ٩٢) [7] اسد الغابہ (٥٤١٥) تجرید (١٢٤/٢)

فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کا وسعت کی حالت میں صدقہ کرنا مشک کی خوشبو کی طرح ہے، جو ایک دن کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے اور فقر و فاقہ کی حالت میں صدقہ کرنا مشک کی ایسی خوشبو کی طرح ہے جو خشکی یا تری میں ایک سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے''۔ [1]

۹۰۲۳ ہیت المخنث [2]

صحیح بخاری میں بطریق سفیان بن عتبہ، بحوالہ ام سلمہ ان کا ذکر ہے، فرماتی ہیں: میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میرے پاس مخنث تھا، آپ ﷺ نے اسے عبداللہ بن ابی امیہ کو کہتے ہوئے سنا: اگر اللہ تعالیٰ تمہیں طائف پر فتح دے تو غیلان کی بیٹی کو نہ جانے دینا، وہ چار کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ کے ساتھ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے نہ آنے دو''۔ [2] سفیان کا قول ہے، ابن جریج نے کہا: مخنث کا نام ہیت تھا، یہ حدیث مسلم، ابوداؤد، نسائی کے ہاں اس کے نام کے بغیر ہے۔

عبدالملک بن حبیب نے واضحہ میں بحوالہ حبیب، کاتب مالک نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے مالک سے کہا: سفیان نے بنت غیلان کی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مخنث کو ہیت کہا جاتا تھا، مالک کا قول ہے: ٹھیک کہا، ایسا ہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے چراگاہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔

ابوعمر نے تمہید میں کہا: یہ سفیان کے حوالے سے غیر معروف ہے، سفیان نے بحوالہ ابن جریج ان کا ذکر کیا ہے۔ جوز جانی نے اپنی تاریخ میں بطریق اوزاعی بحوالہ علی بن حسن نقل کیا ہے، ایک مخنث نبی کریم ﷺ کی ازواج کے پاس آتا تھا، اس کا نام ہیت تھا۔

اسی طرح ابویعلی نے بطریق یونس، بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا ذکر کیا، پھر اصل قصہ ذکر کیا، اس میں ہے: ہیت گھر میں جاتا تھا، صحیح میں یہ بطریق معمر، بحوالہ زہری نام کے بغیر مروی ہے۔

مستغفری نے بطریق داؤد بن بکر، بحوالہ ابن منکدر نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو باتیں جو اس نے کی تھیں وہ عورتوں کی باتوں کے مشابہ تھیں، جلاوطن کر دیا۔ اس نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے کہا: جب تم کل طائف فتح کرو تو غیلان کی بیٹی کو نہ جانے دینا، وہ چار کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ کے ساتھ جاتی ہے، نبی کریم ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: ''ان لوگوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دو....''۔ (الحدیث)

ابن ابی شیبہ اور احمد بن ابراہیم دورقی نے اپنی مسند میں بطریق محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بحوالہ عامر بن سعد بن مالک، عن ابیہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے مکہ میں ایک خاتون کو نکاح کا پیغام دیا اور کہا: مجھے اس کے بارے میں کون بتائے گا؟ ہیت نامی ایک مخنث نے کہا: میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، جب دوپہ چلتی ہوئی آتی ہے اور جب واپس جاتی ہے تو چار پر جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تو یہ بات بری لگتی ہے، میرا خیال ہے کہ وہ عورتوں کو جانتا ہے''۔ وہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتا تھا،

---

[1] كنز العمال (١٦٢٧٨) جامع المسانيد والسنن (٣١١/١٢) [2] اسد الغابه (٥٤١٦) تجريد (١٢٤/٢)

[2] بخاری (٥٢٣٥) مسلم (٣٢) ابوداؤد (٤٩٢٨) ابن ماجه (٢٦/٤)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا کہ اسے گھر آنے دیں۔ جب مدینہ آئے تو اسے جلاوطن کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک ایسا ہی رہا۔ پھر اس نے کوشش کی تو اسے اتنی رخصت ملی کہ مدینہ آئے، جمعہ کے دن لوگ اسے صدقہ دیتے۔

ابن وہب نے اپنے جامع میں اس شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے جس نے ابومعشر سے سنا، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا، اسے مدینہ میں ذی الحلیفہ کے پاس جبل عیر کی طرف جلاوطن کر دیا گیا، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے لیے سفارش کی کہ وہ بھوک سے مرجائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دی کہ ہر جمعہ کو کھانا لے لے پھر اپنی جگہ پر چلا جائے، وفات تک وہیں رہا۔

مانع کے سوانح میں اس کے کچھ حالات گزر چکے ہیں۔

ابوعبید بکری نے شرح امالی القالی میں فرمایا: مدینہ میں تین مخنث تھے جو عورتوں کے پاس آیا کرتے تھے، ان سے پردہ نہیں کیا جاتا تھا۔ ہیث، ہدم اور ماتع۔

۹۰۲۴ هيثم أسدى

بعض کا قول ہے: ابومعقل، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، محمد بن عبداللہ بن زکریا انصاری نے ان کا نام لیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے: بعض نے کہا: ان کا نام ہیثم ہے، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۹۰۲۵ هيثم بن دهر*

ابن سعد نے بحوالہ واقدی اپنی سند سے نقل کیا ہے، انہوں نے منذر بن جہم سے، انہوں نے ہیثم بن دہر سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی علیہ السلام کی پیشانی اور زیر لب سفید بال دیکھے جنہیں میں نے شمار کیا تو تیس بال تھے، طبری کے نزدیک ایک ترجمہ بعد والے صاحب ہیں، ان کا اپنے دادا کے نسب سے ذکر ہوا۔

۹۰۲۶ هيثم بن ضرار

ابن ابی خیثمہ کا قول ہے، بعض نے کہا: وہ شماخ کا نام ہے، ان کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کا نام معقل ہے۔ یہ ابوفرج اصبہانی کا قول ہے۔

۹۰۲۷ هيثم بن نصر

ابن دہر اسلمی، واقدی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کے حوالے سے ان کی سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا، حاجت مند لوگوں کے ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھ گیا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بئر ابی ہیثم بن تیہان سے پانی لاتا تھا، اس کا پانی میٹھا تھا، گرمیوں میں ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوہیثم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے.... پھر قصہ ذکر کیا۔

---

* اسد الغابہ (۵۴۱۷)

۹۰۲۸ ہیثم ✿

قیس کے والد ہیں، محمد بن سلام جُمحی اور ابن قانع نے مختصر ذکر کیا ہے، بطریق عبدالقاہر بن سری بن قیس بن ہیثم فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے میرے دادا ہیثم کو اپنی قوم کے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا۔ انہوں نے پوری زکوٰۃ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔ زبرقان نے بھی پوری زکوٰۃ دی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبرقان نے اکرام کرنے کے لیے اسے پورا کیا اور ہیثم نے گناہ سے بچنے کے لیے پوری دی یا ثواب حاصل کرنے کے لیے دی۔ عبدالقاہر کا قول ہے: میں نے ان سے کہا: آپ سے کس نے بیان کیا؟ انہوں نے ایک لحہ سوچا پھر فرمایا: حمید نے بحوالہ حسن نقل کیا ہے۔ ابن اثیر ✿ کا قول ہے: یہ ابن قیس بن صلت ابن حبیب سلمی ہیں، جو امیر خراسان عبداللہ بن حازم کے چچا ہیں۔

۹۰۲۹ ہیدان بن سیج عبسی

جاحظ نے بیان میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نابغہ سے فرمایا: ''تمہارے دانت سلامت رہیں''۔ اور ہیدان بن سیج سے فرمایا: ''عبس سے بہت سے خطیب ہوں گے''۔ حسان بن ثابت سے فرمایا.... پھر کریج کا ذکر کیا۔ میرے لیے ان کے والد کا نام واضح نہیں ہوا۔

۹۰۳۰ ہیکل بن جابر ✿

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق حماد بن عمر نُصیبی، بحوالہ ہیکل بن جابر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اسی اثناء میں کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ ایک آدمی کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا، اس گھر کی حرمت کی قسم! تو مجھے معاف کر دے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے ڈانٹا پھر طویل قصہ ذکر کیا اس میں ہے: ''بخل کرنا کفر ہے اور کفر آگ میں لے جائے گا، اگر تم روزہ رکھو اور مقام ابراہیم اور رکن کے پیچھے ایک ہزار یا دو ہزار سال تک نماز پڑھو، پھر تم روتے رہو یہاں تک کہ تمہارے آنسوؤں سے نہریں جاری ہو جائیں اور اس سے درخت اگیں پھر تم مر جاؤ اور تم کمینے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں منہ کے بل آگ میں پھینکیں گے''۔ ✿ حماد بن عمر وحدیث گھڑنے میں مشہور ہے۔

قسم اوّل ازحرف ھاء

باب ھاء کے بعد راء

۹۰۳۱ ھرمی بن عبداللہ ✿

بعض کا قول ہے: ابن عتبہ ہیں، بعض نے کہا: ابن عمرو انصاری خطمی۔ بعض نے کہا: واقفی ہیں، ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا

✿ اسد الغابہ (٥٤١٨) تجرید (١٢٤/٢) ✿ اسد الغابہ (٦٢٦/٥) ✿ اسد الغابہ (٥٤٢٠) تجرید (١٢٥/٢)

✿ اتحاف السادۃ المتقین (١٩٥/٨) جامع المسانید والسنن (٣١٢/١٢) ✿ اسد الغابہ (٥٣٥٢) استیعاب (٢٧٣٧)

ذکر کیا ہے اور بطریق ابن اسحاق نقل کیا ہے کہ مجھ سے ثمامہ بن قیس بن رفاعہ نے بحوالہ ہرمی بن عبداللہ سے نقل کیا ہے جوان کی قوم کے ایک شخص تھے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے اور آپ علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا، وہ کثیر تعداد میں تھے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جمعہ پایا پھر اس میں نہیں آیا تو بعد والے میں بوجھل ہوگا''۔ (الحدیث) [1] ان ھرمی نے بحوالہ خزیمہ بن ثابت اور نسائی روایت ہے، اس کی سند میں اختلاف ہے۔ ان کے بارے میں کہا گیا: عبداللہ بن ہرمی، وہ نام بدل گیا ہے، بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

باب ھاء کے بعد لام

۹۰۳۲ ھلال بن عامر نمیری [2]

وہ ابن سحیم ہیں، ان کے والد صحابی ہیں، انہیں دیدار حاصل ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے، ان کے سوانح میں بطریق وہیب بحوالہ قبیصہ کسوف شمس کے بارے میں نقل کیا ہے، یہ ابن مندہ کا قول ہے، دوسرے راویوں نے بحوالہ ہلال بن عامر فرمایا یعنی ابوقلابہ نے اسے بحوالہ ہلال بن عامر، انہوں نے قبیصہ سے روایت کیا ہے۔ نہ کہ ہلال بن عامر سے، جو اس حدیث کے صحابی ہیں اسے ابوداؤد [3] نے بروایت عباد بن منصور، بحوالہ ہلال نقل کیا ہے کہ قبیصہ نے ان سے بیان کیا، طبرانی نے بطریق انیس بن سوار، بحوالہ ایوب اسی مفہوم میں نقل کیا ہے۔

قسم اوّل از حرف ہاء

باب ھاء کے بعد الف

۹۰۳۳ ھاشم بن حرملہ مُرّی

جاہلیت کے شہسواروں میں سے ہیں، انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے، میں نے تاریخ مظفری میں پڑھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنومرہ کے ایک شخص سے فرمایا: اگر تم چاہو تو اپنے نسب یعنی قریش کی طرف لوٹو، ان میں میں حارث بن عوف، حصین بن حمام، ھَرِم اور خارجہ سنان کے بیٹے، ہاشم بن حرملہ بھی تھے، ہاشم وہی شخص ہیں جنہوں نے عامر جعفی کی ان الفاظ میں تعریف کی: ع

''اس کے باپ کو ہاشم بن حرملہ نے گرد وغبار اور مشقت کے دِن بچایا''۔

انہیں یہ شعر پسند نہ آئے تو انہوں نے مزید کہا: ع

---

[1] مصنف عبدالرزاق (۵۴۸۴) جامع المسانید والسنن (۲۷۷/۱۲)

[2] اسد الغابہ (۵۳۸۹) تجرید (۱۲۲/۲) [3] ابوداؤد (۱۱۸۵، ۱۱۸۶)

''تو اس کے اردگرد بادشاہوں کو گھٹیا دیکھے گا وہ قصور وار اور بے قصور کو قتل کرتے ہیں''۔
یہ شعر انہیں پسند آیا تو انہیں انعام دیا۔

۹۰۳۴ ہانئ بن عروہ

ابن فضفاض بن نمران بن عمرو بن قماس بن عبد یغوث مرادی پھر غطیفی، مخضرمی ہیں۔ کوفہ میں رہائش تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاص لوگوں میں سے تھے، جب اہل کوفہ نے مسلم بن عقیل بن ابوطالب کی حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے لیے بیعت کی تو وہ مذکورہ ہانی کے پاس ٹھہرے، جب عبیداللہ بن زیاد آیا تو اس نے مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ کو قتل کر دیا۔

ابن سعد نے شعبی وغیرہ تک اپنی اسانید سے نقل کیا ہے کہ مسلم کوفہ میں خفیہ طور پر آئے، نعمان بن بشیر کوفہ کے امیر تھے، جب یزید بن معاویہ کو حضرت حسین بن علی کی کوفہ کے ارادے سے آنے کی اطلاع ملی تو اسے خوف ہوا کہ نعمان ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے، اس نے عبیداللہ بن زیاد کو لکھا اس وقت وہ بصرہ کا امیر تھا کہ اسے کوفہ کی امارت بھی دے دی جائے گی، وہ کوفہ آیا۔ اس کے ساتھ شریک بن اعور حارثی بھی آیا۔ شریک ہانی بن عروہ کے پاس ٹھہرا اور اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا، عبیداللہ بن زیادہ اس کی عیادت کو آیا، انہوں نے اسے دھوکے سے قتل کرنا چاہا۔ اس نے بھانپ لیا اور جلدی سے واپس لوٹا۔ ہانئ بن عروہ کو اپنے پاس بلایا، اسے محل میں داخل کیا، اس وقت ان کی عمر نوے (۹۰) برس سے زیادہ تھی۔ انہیں ڈانٹا، پھر نیزہ مارا اور ان کا سر علیحدہ کر لیا۔ اسے محل کے اوپر سے گرا دیا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات میں یہ مشہور واقعہ ہے۔ اس قول کہ انہوں نے ۹۰ سے زیادہ عمر پائی یہ غرض ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ سے چالیس (۴۰) سے زیادہ سال پائے۔ اس لیے وہ اس قسم والے لوگوں میں سے ہیں۔

ان کے والد عروہ کا ذکر اسی طرح قسم ثالث میں گزر چکا ہے۔

۹۰۳۵ ہانی بن معاویہ صدفی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور فتح مصر میں شریک ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے عثمان بن حنیف کے حوالے سے روایت کیا، ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب ھاء کے بعد باء

۹۰۳۶ ھبیرہ بن أسعد

ابن کھلان سبائی۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، فتح مصر میں شریک ہوئے، ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: برقۃ میں ان کی اولاد باقی ہے۔

۹۰۳۷ ھبیرہ بن أحنس

ابن کور بن مولہ بن ہمام بن ضب بن کعب بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ أسدی، مرزبانی نے معجم الشعراء

میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ مخضرمی ہیں، کہتے ہیں: ؏

''اے آلِ مالک! میں نے گھبرا کر انہیں پکارا، جس نے قوم کے کیڑوں کو سردار بنا دیا''۔

٩٠٣٨ ہبیرہ بن خالد

ابن مسلم بن حارث بن مخصف بن حاج، وہ مالک بن حارث بن بکر بن ثعلبہ بن عقبہ بن سکون سکونی ہیں۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کے بیٹے مالک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں شریف اور امیر تھے۔ ان کا ان کے ساتھ حجر بن عدی کے قتل میں قصہ تھا، ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے، محمد بن ابی حذیفہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

٩٠٣٩ ہبیرہ بن مفاضہ عامری[1]

وثیمہ نے کتاب الردّہ میں ذکر کیا ہے، انہوں نے بنو سلیم کا پیغام بھیجا جس میں انہوں نے انہیں اسلام پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا جبکہ عرب کے بعض قبائل مرتد ہو گئے تھے۔ مرزبانی نے معجم الشعراء میں ذکر کیا ہے: ہبیرہ بن عامر بن ربیعہ بن عبادہ بن عقیل ابن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ، یہ وہی ہیں جنہیں ہبیرہ بن مفاضہ کہا جاتا ہے، مفاضہ ان کی والدہ ہیں اور بنو اسد سے ہیں۔ ان کے بارے میں ان کے کچھ اشعار نقل کیے ہیں۔

٩٠٤٠ ہبیرہ بن نعمان

ابن قیس بن مالک بن معاویہ بن سعنہ بن بذاء بن سعد بن عمرو بن ذُہل بن مرّان بن جُعفی بن سعد عشیرہ الجعفی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے امراء میں سے تھے، ان کے ساتھ صفین میں شریک تھے، انہوں نے انہیں مدائن کا گورنر بنایا تھا، شریف تھے، یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

باب ھاء کے بعد جیم

٩٠٤١ ہجّاس ایادی

ابوفرج اصبہانی، انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، ان کے حوالے سے دوادا ایادی نے شعر نقل کیے ہیں۔

٩٠٤٢ ہجّالہ بن افلح

ابن قیس بن عرعرہ غافقی، انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، فتح مصر میں وہ اور ان کے دونوں بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن شریک ہوئے، ان کی وفات بہت پہلے فتح مصر کے تھوڑے عرصے بعد ہی وفات پا گئے، ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٥٣٣٩)

باب ھاء کے بعد دال

۹۰۴۳ ہدیل بن ہبیرہ ثعلبی

مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں۔

۹۰۴۴ ہُذَیل کاہلی

سیف نے فتوح میں اور طبری [1] نے تاریخ میں نقل کیا ہے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ کی فتح کی خبر دے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔

۹۰۴۵ ہُذیم ثعلبی

ادیم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب ھاء کے بعد راء

۹۰۴۶ ہرم بن حبان عبدی

مشہور ہے کہ کبار تابعین میں سے ہیں، پہلی قسم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۹۰۴۷ ہرم بن سنان مُری

ہاشم بن حرملہ کے سوانح میں ان کا ذکر ہے، یہ وہی ہرم ہیں جنہوں نے بنوعبس اور بنوفزارہ میں میں صلح کروائی، داحس اور غبراء کی وجہ سے ان کے درمیان جو جنگیں ہوئیں وہ لڑتے لڑتے یہ لوگ ختم ہونے کے قریب پہنچ گئے تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے مشہور شاعر زہیر بن ابی اسلمی جو والد کعب بن زہیر ہیں نے اپنے شعر میں مرادلیا ہے جو ان کے اور ان کے دوست کے بارے میں ہے: ع

"تم دونوں نے عبس اور ذبیان کا اس وقت تدارک کیا جب ان کے درمیان عداوت کی بو پھیل چکی تھی اور وہ فنا ہونے کے قریب پہنچ چکے تھے"۔

ابن کلبی کا قول ہے: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، فرماتے ہیں: ہرم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے، انہوں نے ان سے کہا: عامر بن طفیل اور علقمہ بن غلاثہ میں سے کون سا شخص زیادہ فضیلت والا ہے؟ انہوں نے کہا: اگر میں یہ بات کہہ دوں تو جذعہ لوٹ آئے، آپ نے فرمایا: ہرم تو بہترین رازدار ہو۔

---

[1] تاریخ طبری (۳۶۲/۳)

۹۰۴۸ ہرم بن قطبہ

ابن سنان فزاری، انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں اسلام لائے۔ ارتداد کے زمانے میں ثابت قدم رہے، وثیمہ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے عیینہ بن حصن کو اسلام پر ثابت قدم رہنے کی طرف بلایا، اس سے کہا: ہباءہ کے دِن سرکشی کے انجام کو، قیس کے دِن گھوڑوں کی سخت دشمنی کو احزاب کے دِن اپنی شکست کو یاد کرو، طویل نصیحت کی، اس نے نہ مانا تو وہ اس سے جدا ہو گیا اور اس کے بارے میں شعر کہے، ہرم بن قطبہ جاہلیت میں عربوں میں فیصلہ کرتے تھے، عامر بن طفیل اور علقمہ بن علاثہ نے انہیں فیصل بنایا، انہوں نے ان دونوں سے بات مخفی رکھی، ابوعبیدہ نے یہ کتاب الدیباج میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہرم بن قطبہ اسلام لائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں فرمایا: اگر تمہیں فیصل بنایا جاتا تو تم کس کے بارے میں فیصلہ کرتے، انہوں نے کہا: آپ مجھے معاف رکھیے! اللہ کی قسم! اگر میں یہ بات ظاہر کر دیتا تو فیصلہ جذعہ کو لوٹا دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، اسی عقل کے ذریعے تم نے فیصلہ کیا تھا۔ یہ قصہ ابوحسین رازی نے جو تمام کے والد ہیں، اپنے فوائد میں بطریق شافعی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھ سے کئی لوگوں نے روایت کیا، پھر ان کا ذکر کیا۔

جاحظ نے کتاب البیان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب پہلے پہل انہیں دیکھا تو ان کا حال جاننا چاہا، ان سے ان کی معلومات سے مشورہ لیا، کیونکہ وہ پستہ قد اور گھر کے کونے میں موٹے کپڑے میں لپٹے پڑے رہتے تھے، جب انہوں نے اس بات سے آپ کو جواب دیا تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کو اچھے لگے، ان کے فخر کے مقابلے کا واقعہ ابن درید نے اپنی امالی میں بطریق ابن کلبی، عن ابیہ، عن ابی مسکین، عن اشیاخہم نقل کیا ہے۔

۹۰۴۹ ھُرمزان فارسی*

فارس کے بادشاہوں میں سے تھے، فتوح عراق میں قیدی بنائے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام لائے، پھر ان کے پاس مدینہ میں قیام کیا، انہوں نے ان سے اہل فارس سے قتال کے بارے میں مشورہ لیا۔

قاضی اسماعیل بن اسحاق فرماتے ہیں: ہم سے یحییٰ بن عبدالحمید نے بحوالہ عبداللہ بن شداد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ہرمزان کی طرف خط لکھا: ''محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے، میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لاؤ، سلامتی حاصل ہوگی....''۔ (الحدیث)

شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے: ہم سے ثقفی اور ابن ابی شیبہ نے بحوالہ مروان بن معاویہ، دونوں نے حمید سے بحوالہ انس نقل کیا: ہم نے تُستر کا محاصرہ کیا، ہرمزان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر قلعے سے نیچے اترا، اسے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا، اس پر آپ کی ہیبت چھا گئی، آپ نے اس سے کہا: کوئی حرج نہیں بات کرو، یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے امان تھا، اسی طرح مختصر مروی ہے۔

اسے علی بن حجر نے فوائد اسماعیل بن جعفر میں طویل نقل کیا ہے۔ حمید سے بحوالہ انس فرماتے ہیں: مجھے ابوموسیٰ نے ہرمزان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر قلعے سے اترا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے بات چیت کرنے

---

* تجرید (۱۱۹/۲)

لگے۔اس نے کسی بات کا جواب نہیں دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: بات کرو، اس نے کہا: کیا زندہ شخص جیسی بات کروں یا مردہ شخص جیسی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات کرو، تمہیں کوئی حرج نہیں۔اس نے کہا: اے عرب کی جماعت! ہم اور تم اگر اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان حائل نہ ہو جاتا تو ہم تمہیں غلام بنا لیتے، جب اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو ہمارا تم پر کوئی زور نہیں.... پھر ان کو امان دینے کے بارے میں انہوں نے وہ واقعہ ذکر کیا جو میرے ساتھ پیش آیا تھا، فرماتے ہیں: ہرمزان اسلام لائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے حصہ مقرر کیا۔

یحییٰ بن آدم نے کتاب الخراج میں بحوالہ اسماعیل بن ابوخالد نقل کیا ہے۔فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کے لیے دو ہزار (۲۰۰۰) مقرر کیے۔علی بن عاصم نے بحوالہ انس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے: ہرمُزان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، پھر ان کے امان دیئے جانے کا قصہ ذکر کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے پاس سے لے جاؤ، اسے کشتی میں سوار کراؤ، پھر کوئی بات کہی، میں نے اس بات کے بارے میں پوچھا: مجھے کہا گیا کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! اسے توڑ دے، انہیں کشتی میں سوار کرایا گیا، ابھی تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ اس کے تختے کھل گئے اور وہ سمندر میں گر پڑی۔ [1] مجھے ان کی یہ بات یاد آ گئی: اسے توڑ دے، آپ نے یہ نہیں کہا تھا: اسے غرق کر دے، مجھے نجات کی طمع ہوئی، میں تیرنے لگا اور بچ گیا، پھر اسلام لے آیا۔

حمید نے نوادر میں بحوالہ حضرت عبداللہ بن خلیفہ نقل کیا ہے کہ میں نے ہرمزان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دیکھا کہ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہے تھے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ رہے تھے۔

کرابیسی نے ادب القضاء میں صحیح سند سے جو سعید بن مسیب تک پہنچتی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو میں ہرمزان، جفینہ اور ابولؤلوہ کے پاس سے گزرا، وہ سرگوشی کر رہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو اِدھر اُدھر ہو گئے، ان کے درمیان سے اس کا وہ خنجر گر پڑا جس کے دو سر تھے، اس کا دستہ اس کے درمیان میں تھا، اس خنجر کی طرف دیکھو کہ یہ وہی تو نہیں جس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، دیکھا گیا تو وہی تھا، وہ عبیداللہ بن عمر کے پاس گئے جب انہوں نے یہ سنا تو اپنی تلوار نکالی اور ہرمزان کے پاس آئے اور اسے قتل کر دیا، جفینہ کو قتل کر دیا اور ابولؤلوہ کی چھوٹی بیٹی کو قتل کر دیا، اور مدینہ میں ہر قیدی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، لوگوں نے انہیں روکا..... جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ان سے حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا: جس وقت یہ معاملہ ہوا تھا آپ لوگوں کے امیر نہیں تھے، ہرمزان کا خون رائیگاں ہوا۔

۹۰۵۰ هُرَيم بن جَوّاس تمیمی

بنو عامر میں سے ہیں جو بنو کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم سے ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، وہ مخضرمی ہیں، اَغلب عجلی جو رجزیہ شاعر ہیں، جن کا ذکر قسم اوّل میں حرف الف میں گزر چکا ہے ان کی ہجو کرتے تھے۔مرزبانی [2] نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔بیان کیا کہ وہ عکاظ کے بازار میں آمنا سامنا ہوا اور ان سے کہا: ع

''تم گزرے ہوئے زمانے اور غلام کی گدی سے بُرے ہو جب قوم پست و بلند ہوتی ہے، تمہارے دشمن صاف

---

[1] جامع المسانيد والسنن (۲۷۲/۱۲) [2] معجم الشعراء (۴۷۳)

نہیں ہوئے جیسے مشکیزے کے اطراف ہری سبزی کی وجہ سے صاف نہیں ہوتے''۔

تو انہوں نے ان سے کہا: تمہارا ناس ہو! تم کون ہو؟ تو یہ بولے:

''میں بنومقاعس کا جوان ہوں، جو گھڑ سواروں کی تلواروں کو منہ توڑ جواب دیتے ہیں''۔

۹۰۵۱ هزّال التميمي

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کا قصہ ہے جسے مرزبانی نے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہزال تمیمی اور مخبّل السعدی شاعر نے زبرقان کی بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دیا، ہزّ ال کو اس نے رشتہ دے دیا اور مخبّل کو انکار کر دیا، اس سے وہ ناراض ہوا، ہزّ ال نے زبرقان کی باندی کو قتل کیا تھا، فرماتے ہیں: مخبل نے زبرقان کی ہجو کی اور اشعار میں اس پر عار دلایا۔

۹۰۵۲ هزال بن حارث

بن صعب بن مخرم خولانی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، فتح مصر میں شریک ہوئے، جب مصر میں داخل ہوئے تو اپنی قوم کے ناظم تھے، ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۰۵۳ هزيل بن شُرحبيل أزدي كوفي

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے: انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، ابن سعد [1] نے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے ابوذر، ابن مسعود، عثمان، علی، طلحہ، سعد بن ابی وقاص، قیس بن سعد بن عبادہ وغیرہ کبار تابعین سے روایت کی، ان سے شعبی، ابواسحاق، طلحہ بن مُصرّف، عمرو بن مُرّہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی، دارقطنی نے انہیں ثقہ کہا ہے، عجلی کا قول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں ان کا شمار ہے۔

باب ھاء کے بعد لام

۹۰۵۴ هلال بن عَلّفه [2]

عین کے پیش، لام کی تشدید اور اس کے بعد فاء ہے۔

۹۰۵۵ هلال بن وكيع [3]

ابن بشر بن عمرو بن عدس بن دارم، ابوعمر [4] نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ کوئی مستند روایت نقل نہیں کی، فرماتے ہیں: جمل کے دِن شہید ہوئے، زید بن جبلہ کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ ہلال بن وکیع وفد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اس

---

[1] طبقات الکبریٰ (۱۲۲/٦) [2] اسد الغابہ (۵۳۹۱)

[3] اسد الغابہ (۵۳۹۵) استیعاب (۲۷۲۳) تجرید (۱۲۲/۲) [4] استیعاب (۱۰۴/٤)

سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا، لہٰذا وہ اس قسم میں سے ہیں۔

باب ھاء کے بعد میم

۹۰۵۶ ھمدان صنعانی

اہل یمن کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، یہ قول نقل کیا: نمازی باتیں کرنے والوں کی نسبت ستونوں کے زیادہ حق دار ہیں، اسے حمیدی نے نوادر میں اور ابن ابی شیبہ دونوں نے بحوالہ ہمدان نقل کیا ہے۔

۹۰۵۷ ھملع بن اعفر تمیمی

بنو ہجیم سے ہیں، مرزبانی [1] نے معجم الشعراء میں لکھا ہے۔ مخضرمی ہیں، بصرہ میں فروکش ہوئے، حضرت زبیر بن عوام نے ان کی بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے انکار کر دیا، انہوں نے اس کے بارے میں اشعار کہے جن میں سے یہ ہے۔ ''میں خوش اسلوبی سے خرید و فروخت کرتا ہوں اگر کہیں میرا سودا ہو جائے اور زینب حواری کو ہدیہ کرے''۔

باب ھاء کے بعد نون

۹۰۵۸ ھند بن عمرو جملی

مرادی، انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ۱۷ھ میں نصاری بنو تغلب پر امیر بنایا تھا، انہوں نے ہند ابن عبداللہ بن یثربی ضبی کو قتل کیا، اس کے بارے میں کہتے ہیں: ؏

''اگر تم مجھے قتل کرو تو میں ابن یثربی ہوں، علی اور ہند جملی کا قاتل ہوں''۔

جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مارے گئے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۰۵۹ ھُنّی

تصغیر کے ساتھ ہے، مولیٰ عمر ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں چراگاہ کا نگران بنایا، صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں اس کے بارے میں روایت ہے۔

ابن سعد نے بحوالہ واقدی، انہوں نے عمرو بن عمیر بن ھنی، عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بقیع کے علاوہ کوئی زمین، سرکاری زمین قرار نہیں دی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ بہت ہو گئے تو مجھے ربذہ کی چراگاہ پر نگران بنایا، ابن سعد نے بھی بحوالہ جعفر بن محمد نقل کیا ہے کہ میں نے انصار کے ایک شخص سے سنا کہ میرے والد سے ھنی کے بارے

---

[1] معجم الشعراء (٤٧٣)

میں بات چیت کر رہا ہے جو مولیٰ عمر ہیں کہ وہ صفین میں شریک تھے، پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی طرح قصہ ذکر کیا۔ اس کے بارے میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ نقل کیا۔

باب ھاء کے بعد واؤ

٩٠٦٠ ھوذہ بن الحارث [1]

ابن عجرہ ابن عبداللہ بن یقظہ سلمی، ابن حمامہ کے نام سے معروف ہیں، یہ ان کی والدہ ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا۔ مرزبانی [2] نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عطیات آئے، آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پہلے ان کی قوم کے لوگوں کو بلایا تو انہوں نے کہا:

> ''معاملہ نااہل کے سپرد ہو گیا ہے، دیکھو! اللہ کا امین کیسے ہٹاتا ہے، کیا خثیم اور شرید کو ہم سے آگے بلایا اور رباح اور طرود کو ہم سے پہلے بلایا۔ اگر یہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہے تو ٹھیک ہے، کیونکہ وہ آزاد، بادشاہ کے بیٹے ہیں اور ہم غلام ہیں''۔

میں کہتا ہوں: چاروں جن کا ذکر ہے، میرے خیال میں صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ شرید ابن سلمی مشہور صحابی ہیں۔ گویا انہیں صحابی ہونے کی وجہ سے ھوذہ سے پہلے ذکر کیا گیا اور یہ خود اسلام لانے سے پہلے ان پہ مقدم تھے، جیسا کہ اس طرح کی صورتحال حارث بن ہشام اور ان جیسے دوسرے لوگوں کے ساتھ پیش آئی جب انہوں نے صہیب جیسے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں ان سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت ملتی ہے۔

٩٠٦١ ھوذہ بن عبداللہ

ابن طفیل، اجنادین میں شہید ہوئے، تاریخ مظفری میں ان کا ذکر ہے۔

٩٠٦٢ ھوذہ

بے نسبت، ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، بدر میں مشرکین کے ساتھ شریک تھے۔ پھر بعد میں اسلام لے آئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کے پاس وفد میں آئے، ابن مندہ نے بطریق رحمۃ بن عصمہ، بحوالہ شعبی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت معاویہ کے پاس ھوذہ نامی ایک شخص آیا، حضرت معاویہ نے ان سے کہا: کیا تم بدر میں شریک تھے، اس نے کہا: جی ہاں! اے امیر المؤمنین! وہ میرے لئے وبال تھا نہ کہ فائدہ مند، گویا میں دیکھ رہا تھا کہ ان کی تلواروں کی چمک سورج کی شعاع ہے جو بادلوں کے درمیان ہو، انہوں نے کہا: تمہاری عمر کتنی تھی؟ انہوں نے کہا: میں انتہائی مضبوط اور لمبا انسان تھا جیسے سخت پتھر ہوتا ہے۔ پھر واقعہ ذکر کیا، ابونعیم کا قول ہے: ان کا صحابی ہونا درست نہیں کیونکہ وہ

---

[1] اسد الغابہ (٥٤٠٩) [2] معجم الشعراء (٤٥٩)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام لائے۔

باب ھا اس کے بعد یاء

۹۰۶۳ ھیثم بن أسود

ابن قیس بن معاویہ بن سفیان نخعی: ان کی کنیت ابوعُر بان ہے، ابوعمر نے یہ جائز کہا ہے کہ یہ وہی ہیں جن سے حدیث سہو مروی ہے۔ ابن کلبی نے بحوالہ عوانہ ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ قصہ ذکر کیا ہے، جب وہ خلافت عمر میں بصرہ کے امیر تھے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابن کلبی کا قول ہے: مذحج کے لوگوں میں سے تھے، ان کے والد قادسیہ کے دن شہید ہوئے۔

مرزبانی نے معجم الشعراء میں نقل کیا ہے، ابوعریان ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حُجر بن عدی کے خلاف گواہی دی تھی، وہ طویل عمر تک زندہ رہے، ابواحمد حاکم نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عبدالملک بن عمیر روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں: عمرو بن حُریث نے ابوالعریان کی عیادت کی اور کہا: کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: وہ چیزیں سفید ہوگئی ہیں جو مجھے پسند تھیں کہ سیاہ ہو جائیں اور وہ چیزیں سیاہ ہوگئیں جو مجھے پسند تھیں کہ سفید ہو جائیں اور یہ اشعار پڑھے۔ ؏

''سنو! میں تمہیں بڑھاپے کی نشانیوں سے خبردار کرتا ہوں، قدموں کا چھوٹا ہو جانا، نظر کی کمزوری، اور جب کھانا حاضر ہو تو بھوک کم لگے جب یاد دلایا جائے تو بات بات پر بھول جائے''۔

رہا: ابوعمر کا یہ جواز پیش کرنا یہ وہی ہیں جن سے محمد بن سیرین نے حدیث سہو نقل کی ہے، کنیتوں میں اس کا بیان آئے گا۔

۹۰۶۴ ھیثم حنفی

وثیمہ نے کتاب الردۃ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا ایک شعر ذکر کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام پر قائم رہے۔

سیف نے فتوح میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ میں نے تمہارے اور لوگوں کے درمیان اذان کو علامت بنایا ہے۔ جہاں اذان ہو اس علاقے کو چھوڑ دو اور جہاں اذان نہ ہو وہاں جہاد کرو، اس کے بارے میں بنوحنیفہ کا ہیثم نامی ایک شخص کہتا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر نے اسے گرفتار کر لیا تھا۔ ؏

''کیا تم دیکھتے ہو کہ خالد ہمیں چھوٹے سے گناہ کی وجہ سے بے دریغ قتل کر رہا ہے۔ خواہ مخواہ ہمیں جھوٹا قرار دے رہا ہے، ہم نے نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو چھوڑا ہے اور نہ ہی ہم اس سے پھرے ہیں۔''

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ ثنیہ سے واپس ہوا تو اس کی سواری نے اسے اچھال دیا، جس سے وہ فوت ہوگیا۔

۹۰۶۵ ھیثم بن مالك تنوخی

بنوساعدۃ سے ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابوسعید بن یونس کا قول ہے: فتح مصر میں شریک ہوئے، انہوں نے اپنی

کتابوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

القسم الرابع

باب ھا کے بعد الف

۹۰۶۶ الھاد

ذہبی نے تجرید میں ذکر کیا ہے کہ مسند بقی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے۔ خطا ہے، حدیث ان کے بیٹے شداد بن الھاد لیثی سے مروی ہے۔

باب ھاء کے بعد جیم

۹۰۶۷ ھجنع بن عبداللہ

ابن جندع بن بکاء بن عامر بن صعصعہ عامری، ابن قانع نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اس کے بارے میں انہوں نے واضح غلطی کی ہے اور بطریق عقبہ بن وہب بن عقبہ، عن ابیہ نقل کیا ہے کہ ھجنع نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لئے مردار میں سے کیا حلال ہے؟ [1] الحدیث

ان کا قول ھجنع لفظی غلطی ہے، وہ فجیع ہیں، حرف فاء میں صحیح گزر چکا ہے۔ حدیث ابوداؤد کے ہاں ہے، اسے خطیب نے مؤتلف میں اس طریق سے نقل کیا ہے، جسے ابن قانع نے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ھجنع بن عبداللہ پھر اس کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اسی طرح لکھا ہے صحیح فجیع بن عبداللہ ہے۔

۹۰۶۸ ھجنع بن قیس حارثی

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوبکر بن علی نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ہشیم، بحوالہ ھجنع حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جسے یہ پسند ہو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو دیکھے، اسے چاہیے کہ ابوذر کو دیکھ لے"۔

اسے ابن عساکر نے ابوذر کے سوانح میں بطریق ہشیم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے۔

میں کہتا ہوں: طبرانی نے مذکورہ حدیث بروایت ابراہیم ہجری، بحوالہ عبداللہ بن مسعود نقل کی ہے۔

ابوحاتم رازی کا قول ہے: ھجنع نے بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مرسل حدیث نقل کی ہے، ابن حبان نے اتباع التابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی کے حوالے سے روایت کیا ہے، ابن یونس نے اسے تاریخ مصر میں ذکر کیا ہے،

---

[1] ابوداؤد (۳۸۱۷)

فرماتے ہیں: انہوں نے بحوالہ حذیفہ روایت کیا ہے کہ اشمونین کے ہاں وہ ٹھہرا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے وہ کوفہ سے آ گئے تھے، پھر بطریق ابن وہب، بحوالہ عبدالرحمٰن بن رزین نقل کیا ہے کہ مجمع بن قیس نے ان سے بیان کیا کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے دنیا میں سے کیا چیز کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو تیرا پیٹ بھر دے اور تیرا ستر ڈھانک دے"۔

باب ھا کے بعد دال

۹۰۶۹ ھدیل

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق ابن ابی دنیا ان کی سند سے جو ابوسوداء تک پہنچتی ہے، بحوالہ ابی ساقط نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر کسی شے کو کسی شے کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا تو ھدیل کو اس کے ماں باپ کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا۔

میں کہتا ہوں: ابوموسیٰ کو وہم ہوا ہے کہ یہ ھدیل کسی آدمی کا نام ہے، جبکہ ایسا نہیں، وہ اسم جنس ہے یہ فاختہ کا نر بچہ ہے، یہاں مراد ضرب المثل ہے، ذوالرمۃ شاعر کا قول ہے: ؏

میں کہتا ہوں کیا طوق والا پرندہ ھدیل کو یاد کر کے روتا ہے، ھدیل کی یہ رسم پرانی ہے۔

باب ھا کے بعد راء

۹۰۷۰ ھرماس بن حبیب عنبری

ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، اسی طرح ھرماس بن زیاد کے بعد ان کا ذکر کیا ہے، وہ خطا ہے۔ کیونکہ بخاری [1] نے ھرماس بن زیاد کے بعد ہرماس بن حبیب کا ذکر کیا ہے، لیکن فرماتے ہیں: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، ان سے نضر بن شمیل نے روایت کیا ہے، یہی صحیح ہے، ہرماس بن حبیب تبع تابعین میں سے ہیں۔ ان کے دادا کے نام میں اختلاف ہے۔

۹۰۷۱ ھرم بن مسعدہ

بنوعدی بن بجاد سے ہیں، ابن شاہین نے بحوالہ ابن کلبی ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کے اور ان کے والد کے نام میں لفظی غلطی ہے، وہ ہدم ابن مسعدہ ہیں، بنوعبس کے وفد کے نو (۹) افراد میں سے ایک ہیں، اسی طرح ابن کلبی رحمہ اللہ نے درست ان کا ذکر کیا ہے، رشاطی وغیرہ نے ان کی پیروی کی ہے، قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] تاریخ کبیر (۲۴۷/۴)

باب ھاء کے بعد زاء

۹۰۷۲ ھَزّال بن مُرّہ اشجعی ✿

اَزرقی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ ابوعمر کا قول ہے۔
میں کہتا ہوں: وہ خطا ہے جو لفظی غلطی سے پیدا ہوئی وہ ہلال بن مُرّہ ہیں۔ جیسا کہ قسم اوّل میں گزر چکا ہے۔

باب ھاء کے بعد شین

۹۰۷۳ ھشام بن عتبہ

ابن ابی وقاص، پہلے گزر چکا ہے کہ صحیح ہاشم ہے، جیسا کہ پہلی قسم میں گزر چکا ہے۔

۹۰۷۴ ھشام بن قتادہ رُھاوی ✿

بغوی نے اور یحییٰ بن یونس، ابونعیم نے اس غلطی کی پیروی کرتے ہوئے ان کا ذکر کیا ہے جو سند سے ان کے والد کا ذکر بعض راویوں سے رہ جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

بغوی کا قول ہے: ہم سے ابوبکر بن زنجویہ نے بحوالہ ہشام بن قتادہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کا جھنڈا باندھ کر دیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو الوداع کہا، ابوموسیٰ نے ذیل میں فرمایا: دوسرے راویوں نے بحوالہ علی بن بحر یعنی اس سند سے ہشام بن قتادہ تک نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: عن ابیہ، فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھنڈا باندھ کر دیا۔ ✿

میں کہتا ہوں: یہی صحیح ہے، اسے احمد بن ابی خیثمہ نے بحوالہ علی بن بحر اسی طرح نقل کیا ہے، اسی طرح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بحوالہ احمد بن ابی طالب، انہوں نے قتادہ بن فضل سے نقل کیا ہے، اسی طرح طبرانی میں وہ دوسرے طریق سے بحوالہ علی بن بحر ہے، بخاری، ابن ابی حاتم ✿ اور ابن حبان وغیرہ نے ہشام بن قتادہ کا تابعین میں ذکر کیا ہے۔

۹۰۷۵ ھشام بن مغیرہ ✿

ابن العاص، یحییٰ بن یونس اور مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کی پیروی کی ہے،

✿ اسد الغابہ (۵۳۶۱) ✿ اسد الغابہ (۵۳۷۵) تجرید (۱۲۱/۲)

✿ المعجم الكبير (۲۲/۱۹) مجمع الزوائد (۱۳۱/۱۰) الدر المنثور (۳۲۱/۱)
كنز العمال (۷۴۷۸) جامع المسانيد والسنن (۲۹۰/۱۲)

✿ الجرح والتعديل (۶۸/۹)

✿ اسد الغابہ (۵۳۷۷) استيعاب (۲۷۱۶) تجريد (۱۲۱/۲)

انہوں نے بطریق ابی غسان بحوالہ عمرو بن ہشام، انہوں نے اپنے دادا عمرو اور ہشام سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن اس لیے نازل ہوا تا کہ اس کے بعض حصے دوسرے حصوں کی تصدیق کریں...."۔ (الحدیث) ❶

سند میں یہ الفاظ عن عمرو بن ہشام، اس میں غلطی ہے، وہ عمرو بن شعیب ہیں ان کے دونوں دادا عمرو اور ہشام، عاص بن وائل کے بیٹے ہیں، مغیرہ بن ہشام اور عاص کا تذکرہ سوانح میں اضافہ ہے، جس کی ضرورت نہیں ہے۔

ہشام بن عاص کے سوانح میں بروایت سوید بن سعید، بحوالہ ابن ابی حازم، عن ابیہ، عن عمرو بن شعیب، عن ابیہ، عن جدہ ان کی حدیث گزر چکی ہے۔ فرماتے ہیں: میں اور میرا بھائی ہشام نبی کریم ﷺ کے دروازے پر تھے.... پھر قصہ ذکر کیا۔

باب ھاء کے بعد لام

۹۰۷۶ ھلال بن حارث ❶

ابوالحمل، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، اسی طرح ابن عبدالبر ❷ نے اسے نقل کیا ہے، پھر کنیتوں میں دوبارہ اسے ذکر کیا ہے۔

عباس بن محمد نے بحوالہ ابن معین ان کا نسب بیان کیا ہے، دو جگہ پر انہوں نے بہت بری لفظی غلطی کی ہے، وہ ابوحمراء ہیں، ان کے ساتھیوں اور تبعین نے ان کا تعاقب کیا ہے، یہ بات اس سے زیادہ مشہور ہے، اللہ ہی کی توفیق ہے۔

۹۰۷۷ ھلال بن حکم ❶

مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق علی بن سلمہ بحوالہ ہلال بن حکم نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جب میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو میں نے اسلام کی بہت سی باتیں سیکھیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھیں کہ جب کوئی شخص چھینک لے، پھر اللہ کی حمد بیان کرے تو میں اس کا جواب دوں..... (الحدیث) اس میں چھینکنے والے کا جواب دینا جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو، مذکور ہے، ابوموسیٰ نے ذیل میں فرمایا: یہ حدیث معاویہ بن حکم کے بارے میں مشہور ہے، اس راوی کے بارے میں وہم ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کا تعین نہیں، وہ علی بن سلمہ ہیں، اسے ابوداؤد ❺ نے بحوالہ عبدالملک بن عمرو اس سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ معاویہ بن حکم، وہ مسلم اور نسائی کے ہاں بطریق یحییٰ بن ابی کثیر، بحوالہ ہلال بن علی اسی طرح مروی ہے۔

۹۰۷۸ ھلال بن ربیعہ ❶

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عبدالرحمٰن بن بشیر، بحوالہ ابن اسحاق، ❷ انہوں نے ہلال بن ربیعہ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے سیف بن عائذ مخزومی کو گرفتار کر لیا، پھر اسے مال غنیمت میں شامل کر دیا، اسے ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے

---

❶ تاریخ کبیر (۱۹۹/۴) شرح السنة (۱۸۵/۶) ❷ اسد الغابہ (۵۳۸۲) استیعاب (۲۷۱۹) تجرید (۲۱/۲)

❶ استیعاب (۱۰۳/۴) ❷ اسد الغابہ (۵۳۸۳) تجرید (۱۲۱/۲) ❺ ابوداؤد (۵۰۳۱)

❶ اسد الغابہ (۵۳۸۶) تجرید (۱۲۱/۲) ❷ السیرة النبویة (۲۱۴/۲)

دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کو عطا فرما دیا۔ ❶

ابونعیم کا قول ہے: صحیح نام مالک بن ربیعہ ہے، وہ ابواسید ساعدی ہیں، پھر بطریق ابراہیم بن سعد، بحوالہ ابن اسحاق اسی طرح نقل کیا۔

میں کہتا ہوں: کاش ابن مندہ اپنے وسعت علم کے باوجود خاموش رہتے۔

۹۰۷۹ ہلال بن عامر

ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، انہیں صریح وہم ہوا ہے۔ انہوں نے انہیں صحابی خیال کیا، جبکہ وہ معروف قبیلے کا نام ہے جو اپنے دادا ہلال بن عامر کی طرف منسوب ہیں۔

حرف نون میں نمیر بن عامر کے سوانح میں اس کا بیان گزر چکا ہے۔

۹۰۸۰ ہلال بن عامر مُزنی ❷

دوسرے ہیں، جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، انہیں اس میں وہم ہوا ہے۔ وہ تابعی ہیں، پھر بطریق عبدہ، بحوالہ محمد بن عبید طنافسی نقل کیا ہے کہ میں نے بنوفزارہ کے ایک شیخ سے بحوالہ ہلال بن عامر مزنی وغیرہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ خچر یا اونٹ پر دیکھا..... (الحدیث)

میں کہتا ہوں: ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کی پیروی کی ہے، اسے ہلال بن عامر نے اپنے والد سے، انہوں نے رافع بن عمر سے نقل کیا ہے، اسے امام احمد رحمہ اللہ نے بحوالہ محمد بن عبید اسی طرح بحوالہ ہلال بن عامر، عن ابیہ نقل کیا ہے، ابوداؤد اور نسائی نے بطریق مروان بن معاویہ، بحوالہ رافع نقل کیا ہے، ابومعاویہ نے یعلی بن عبید، یحییٰ بن قطان وغیرہ کی پیروی کی ہے، یہ راجح ہے۔

باب ھاء کے بعد میم

۹۰۸۱ ہَمّام ❸

مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابوموسیٰ نے بطریق جعفر مستغفری، بحوالہ بردی نقل کیا ہے کہ ابوزبیر نے بحوالہ ہمام مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میری بیوی بڑھنے والے ہاتھ کو رد نہیں کرتی..... (الحدیث) ❸ اس میں لفظی غلطی ہے، وہ ہشام ہیں، جیسا کہ قسم اول میں گزر چکا ہے۔

---

❶ تفسیر طبری (۳۷٤/۱۳) تفسیر ابن کثیر سورۃ انفال الآیۃ (۵٤۷/۳)

❷ تجرید (۱۲۲/۲) ❷ اسد الغابہ (۵۳۹۹)

❸ ابوداؤد (۲۰٤۹) نسائی (۳٤٦٤) نصب الرایۃ (۳۵۳/۳) تذکرۃ الموضوعات (۱۲۹)

باب ھاء کے بعد نون

۹۰۸۲ ھَنَّاد

میں نے جزء ابواسحاق بن ابوثابت میں ان کی سند سے جو عزرمی تک پہنچتی ہے، وہ محمد بن عبید عزرمی ہیں، بحوالہ عبیداللہ بن عبیداللہ بن ہناد، عن ابیہ، فرماتے ہیں: ھناد نے اپنی بیٹی کی شادی کی، اس میں دف بجائے۔ وہ لفظی غلطی ہے، وہ ہبار ہیں: پہلی قسم میں صحیح گزر چکا ہے۔

۹۰۸۳ ھنیدہ بن مُغفل غفاری

ابن اسحاق نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، مصر میں رہائش تھی، میرا خیال ہے کہ وہ ھبیب بن مُغفِل ہیں۔

میں کہتا ہوں: ایسا ہی ہے جیسا کہ ان کا خیال ہے۔ لگتا ہے انہیں کہیں سے درست نام مل گیا ہے۔ لہٰذا اسے ذکر کر دیا پھر انہیں کسی جگہ سے غلط نام ملا، انہوں نے اسے احتیاط سے ذکر کر دیا، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک ہی شخص ہیں۔ ان کے والد مُغفِل ہیں۔

باب ھاء کے بعد واؤ

۹۰۸۴ ھوذہ بن قیس[1]

ابن عبادہ بن دہیم انصاری، ابن شاہین اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، ان دونوں کو اس میں وہم ہوا ہے۔ شرف صحابیت ان کے بیٹے معبد کو حاصل ہے۔ ابن شاہین نے بطریق صالح بن زُریق، بحوالہ عبدالرحمٰن بن معبد بن ھوذہ، عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے۔

ابن مندہ نے بطریق نفیلی، بحوالہ عبدالرحمٰن بن نعمان بن ھوذہ، عن ابیہ عن جدہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبودار اثمد سرمے کا حکم دیا اور فرمایا: ''روزہ دار کو اس سے بچنا چاہیے''۔[1]

صحیح وہ ہے جو امام احمد، ابوداؤد، ابن قانع نے بطریق عبدالرحمٰن بن نعمان بن معبد بن ھوذہ، عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے۔ پہلی روایت میں، راوی کے نسب میں نعمان اور دوسری روایت میں معبد کا نام رہ گیا ہے۔ علائی نے اس پر تنبیہ کی ہے، شرفِ صحابیت معبد بن ھوذہ کو حاصل ہے۔

ابن مندہ نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے ابن اثیر[2] کو دھوکا ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے وہ حدیث ان کے سوانح میں مسند

---

[1] اسد الغابہ (۵٤۱۳) تجرید (۱۲٤/۲) [1] ابوداؤد (۲۳۷۷) مسند احمد (۵۰۰/۳)

[2] اسد الغابہ (۲۹۷/٤)

احمد سے نقل کی ہے، اور اسے ابن مندہ کے سیاق پر نقل کیا ہے، جو ان کا وہم ہے، جبکہ مسند میں جو سند ہے اس میں نعمان کا نام لکھا ہوا ہے۔

۹۰۸۵ هوذه عصری

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے، انہیں اس میں وہم ہوا ہے جو ظاہر ہے۔ انہوں نے ان کے سوانح میں حدیث بطریق ھوذہ عصری، عن جدہ نقل کیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیسے وہ بے خبر رہے، یہاں تک کہ ھوذہ کو صحابی کہا جبکہ شرفِ صحابیت ان کے نانا کو حاصل ہے، وہ ان کے نانا ہیں ان کا نام مرثد بن جابر ہے، جیسا کہ حرفِ میم میں گزر چکا ہے۔

باب ھاء کے بعد یاء

۹۰۸۶ هيثم بن ربيع

ابو حیہ نمیری، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۹۰۸۷ هيثم بن مالك طائی

تابعی ہیں، اہل شام میں سے ہیں۔ انہوں نے مرسل حدیث نقل کی تو بعض نے انہیں صحابی گمان کیا۔ ابراہیم حربی نے بطریق صفوان بن عمرو، بحوالہ ہیثم بن مالک نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم چاہتی ہو کہ زلفوں والے سے شادی کرو، اور اس کی ہر لٹ سے شیطان پیدا ہو“۔ یہ حدیث صحیح السند مرسل ہے۔

بیہقی نے بطریق ہیثم بن مالک اسی طرح نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا، ایک شخص رونے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر آج تم میں ہر ایمان والے شخص پر مضبوط پہاڑ جیسے گناہ ہوتے تو اس آدمی کے رونے کی وجہ سے اس کی بخشش کر دی جاتی“۔ یہ اس لیے کہ جب کوئی شخص روتا اور دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! رونے والوں کی نہ رونے والوں کے بارے میں سفارش قبول فرما۔

اسے بخاری، ابن ابی حاتم وغیرہ نے تابعین سے نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم

حرف واؤ

قسم اوّل **از حرف واؤ**

باب واؤ کے بعد الف

۹۰۸۸ وابصہ بن معبد ✿

ابن عتبہ بن حارث بن مالک بن حارث بن قیس بن کعب بن سعید بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی، ابوحاتم کا قول ہے: وہ وابصہ بن عبید ہیں، معبد کا لقب ابوسالم تھا، بعض کا قول ہے: ابوشعثاء، بعض نے کہا: ابوسعید ہے۔

۹ ھ میں نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، انہوں نے نبی کریم ﷺ، ابن مسعود، ام قیس بنت محصن وغیرہ سے روایت کی، ان سے ان کے دونوں بیٹوں سالم اور عمر نے اور زر بن حبیش، شداد مولی عیاض، راشد بن سعد، زیاد بن ابی جعد وغیرہ نے روایت کی۔

جزیرہ میں فروکش ہوئے، ابوعلی حرانی نے تاریخ رقہ میں بطریق عبیداللہ بن عمرو رقی نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابوعبداللہ رقی نے بیان کیا وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مددگار تھے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مال دے کر بھیجا اور وابصہ کی طرف لکھا کہ میرے ساتھ سپاہیوں کو بھیجیں جو لوگوں کو مجھ سے روکے رکھیں، انہوں نے کہا: یہ مال جاری نہر پہ تقسیم کرنا مجھے خدشہ ہے کہ لوگ پیاسے ہو جائیں گے۔

ابوعلی کا قول ہے: میرا خیال ہے کہ یہ وہم ہے کیونکہ وابصہ خلافت عمر بن عبدالعزیز تک زندہ نہ رہے۔

ایسا ہی ہے جیسا کہ ان کا گمان ہے۔ فرماتے ہیں: ہوسکتا ہے کہ اصل میں یہ وابصہ کا بیٹا ہو۔

۹۰۸۹ وابصہ بن خالد

ابن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی، ہشام بن کلبی نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جنہیں تالیف قلب کے لیے مال دیا گیا۔ ان کی کتاب کے آخر میں جنگوں میں ان کا ذکر ہے۔

۹۰۹۰ واثلہ بن اسقع ✿

ابن کعب بن عامر، بنولیث بن عبد مناۃ سے ہیں۔ بقول بعض: ابن اسقع بن عبداللہ بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن

✿ اسد الغابہ (۵۴۲۱) ✿ اسد الغابہ (۵۴۲۲) استیعاب (۲۷۶۷) تجرید (۱۲۵/۲)

ابن سعد بن لیث، ابن ابی خیثمہ نے تصحیح کی ہے کہ وہ واثلہ بن عبداللہ بن اسقع ہیں۔ وہ اپنے دادا کی طرف منسوب تھے، بعض کا قول ہے: اسقع لقب ہے، ان کا نام عبداللہ ہے۔

واقدی کا قول ہے: ان کی کنیت ابوقرصامہ ہے، اوروں کا کہنا ہے: ان کی کنیت ابواسقع ہے، بعض نے کہا: ابومحمد، بقول بعض: ابوخطاب، بعض کا قول ہے: ابوشدّاد ہے، بخاری رحمۃ اللہ علیہ [1] کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے۔ تبوک سے پہلے اسلام لائے اور اس میں شریک ہوئے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابومرثد، ابوہریرہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، ان سے ان کی بیٹی فسیلہ، بعض کا قول ہے: خُصیلہ، ابوادریس خولانی، شداد ابوعمار، بشر بن عبیداللہ، مکحول، معروف ابوالخطاب اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا۔

ابن سعد کا قول ہے: اہل صُفہ میں سے ہیں، پھر شام فروکش ہوئے۔

ابوحاتم کا قول ہے: فتح دمشق اور حمص [2] وغیرہ میں شریک ہوئے، ابن سُمَیع کا قول ہے: خلافت عبدالملک میں وفات پائی، اسماعیل بن عیاش نے بحوالہ سعید بن خالد نقل کیا ہے ٨٣ھ میں وفات پائی اور یہ اضافہ کیا ہے کہ اس وقت ایک سو پینسٹھ (١٦٥) سال کے تھے۔ ابومسہر وغیرہ کا قول ہے: ٨٥ھ میں وفات پائی، واقدی نے ان کی تاریخ وفات بتائی ہے۔ اٹھتر (٧٨) سال کے تھے، وہ دمشق میں وفات پانے والے آخری صحابی تھے۔

(٩٠٩١) واثلہ بن خطاب قرشی [3]

فرماتے ہیں: ابوحصین رازی، تمام کے والد ہیں، صحابی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبیلے سے ہیں۔ یہ ابن عساکر نے ان کے حوالے سے بحوالہ اپنے دمشقی شیوخ، ان کی اسانید سے نقل کیا ہے کہ دار واثلہ کے نام سے مشہور گھر حمام خالد کے صحن میں واثلہ بن خطاب عدوی عدی قریش کا گھر تھا، پھر ان کا ذکر کیا، ابوقاسم بغوی نے ان کا عنوان قائم کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

یحییٰ بن یونس شیرازی اور جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، دونوں نے بطریق اسماعیل بن عیاش بحوالہ واثلہ بن خطاب قرشی ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو اس کے لیے تھوڑا سا اپنی جگہ سے ہٹ گئے، اس نے کہا: یارسول اللہ! جگہ کشادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ اسے دیکھے تو اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ جائے''۔ [4] ابوموسیٰ کا قول ہے: اس کا یہ نام لیا ہے: زفر بن ہبیرہ، عن اسماعیل، عن مجاہد بن رومی بن فرقد، اسی طرح ابن قانع نے نقل کیا ہے۔ اسے ابوبکر بن ابوعلی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور بطریق قتیبہ بن مہران، بحوالہ واثلہ بن خطاب ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ کا قول ہے: میرے خیال میں انہوں نے لفظی غلطی کی۔

میں کہتا ہوں: مشہور صحابی کے والد میں لفظی غلطی ہوئی ہے۔ رہے مجاہد کے والد تو ان کے بارے میں ٹھیک کہا ہے۔ فرماتے ہیں: ہناد بن سری، عن اسماعیل، عن مجاہد بن فرقد، اسے بیہقی نے ادب میں بطریق فریابی نقل کیا ہے کہ ہم سے مجاہد ابواسود نے

---

[1] تاریخ کبیر (١٨٧/٤)

[2] المعجم الکبیر (٥٣/٢٢) مختصر تاریخ دمشق (٢٣٧/٢٦)

[3] اسد الغابہ (٥٤٢٧) تجرید (١٢٥/٢)

[4] مجمع الزوائد (٣٨/٨) کنز (٢٥٤٠٥) مختصر تاریخ دمشق (٢٤٣/٢٦) جامع المسانید والسنن (٣٤٤/١٢)

بحوالہ واثلہ بن خطاب نقل کیا ہے۔

۹۰۹۲ واثلہ بن عبداللہ [1]

ابن عمرو لیثی، ابوطفیل عامر کے والد ہیں۔ حرف عین میں ان کے بیٹے عامر کے حالات میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عمر بن یوسف ثقفی، بحوالہ ابوطفیل، عن ابیہ یا جدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے حجر اسود کو سفید دیکھا ہے، اہل جاہلیت جب اپنے اونٹوں کی قربانی کرتے تو اسے گوبر اور خون سے لت پت کر دیتے۔ [1]

ابوموسیٰ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ عجیب حدیث ہے۔

۹۰۹۳ وازع [2]

ابونصر بن ماکولا [3] کا قول ہے، بعض کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، ان سے ان کے بیٹے ذریح نے روایت کیا، اسی طرح ابن اثیر نے اپنے استدراک میں مختصراً ان کا ذکر کیا ہے، خطیب نے مؤتلف میں بطریق ابی نجیہ سکونی ان کا ذکر کیا ہے، بحوالہ عمر بن عبدالعزیز، انہوں نے ابووازع ذریح بن وازع سے، عن ابیہ نقل کیا ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن پاک کو دیکھنا عبادت ہے"۔ [5]

میں کہتا ہوں: اس متن کا دوسرا طریق ہے، اسے ابونعیم نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہایت ضعیف سند سے نقل کیا ہے، اس میں مصحف کے بجائے کتاب اللہ کے الفاظ ہیں۔

۹۰۹۴ وازع عبدی

ام ابان کے والد ہیں، ان کے والد وازع کی سوانح میں ان کی حدیث کے بارے میں اختلاف کا بیان گزر چکا ہے۔ احمد، ابن قانع، ابوبکر بن ابوعلی اور دوسرے راویوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۰۹۵ وازم بن زرّ کلبی [6]

یحییٰ بن یونس اور مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، دونوں نے بطریق محمد بن یزید بن زبّان بن واسع بن علی بن وازم بن زرّ کلبی نقل کیا ہے، وازم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، ابن مندہ نے ان کا نام ودّان لیا ہے، جیسا کہ آگے آئے گا۔ ابن ماکولا [7] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۰۹۶ واسع بن حبّان [8]

ابن منقذ انصاری۔ عدوی کا قول ہے: بیعت رضوان اور بعد کے واقعات میں شریک ہوئے، حرہ [9] کے دن قتل ہوئے۔

---

[1] مجمع الزوائد (۳۸/۸) کنز العمال (۳۵۴۰۵) مختصر تاریخ دمشق (۲۴۳/۲۶) جامع المسانید والسنن (۳۴۴/۱۲)

[2] اسد الغابہ (۵۴۲۴) [3] اسد الغابہ (۳۰۲/۴) [4] اسد الغابہ (۵۴۲۵) [5] الإکمال (۲۹۷/۷)

[6] اللآلی المصنوعۃ (۱۷۹/۱) [7] اسد الغابہ (۵۴۲۷) [8] الإکمال (۷۱۰۲) [9] اسد الغابہ (۵۴۲۸) تجرید (۱۲۵/۲)

میں کہتا ہوں: یہ راوی کے علاوہ ہیں جیسا کہ میں گمان کرتا ہوں، کیونکہ وہ تابعین میں مشہور ہیں۔ ان کی حدیث صحیح مسلم میں ہے، ابن فتحون نے استیعاب کے ذیل میں ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

۹۰۹۷ واسع سُلمی [1]

بنوسلیم کے وفد میں سے ہیں، عباس بن مرداس نے شعروں میں ان کا ذکر کیا ہے، جو مقنع کی سوانح میں گزر چکے ہیں۔

۹۰۹۸ واقد بن حارث [2]

ابوحارث، بغوی کا قول ہے: محمد بن اسماعیل نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ابن مندہ کا قول ہے: انصاری ہیں۔ اہل مصر میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ابن مبارک نے زہد میں فرمایا: ہم سے رشدین بن سعد نے بحوالہ قیس بن رافع بیان کیا، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جمع ہوئے اور خیر و بھلائی کی باتیں کرنے لگے، اس سے ان کے دِل نرم پڑ گئے، حضرت واقد بن حارث خاموش تھے، انہوں نے ان سے کہا: تم بات چیت کیوں نہیں کرتے؟ میری عمر کی قسم! تم ہم سے چھوٹے نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: میں باتیں سنتا ہوں، کیونکہ خوفزدہ کے قول کا اعتبار کیا جاتا ہے، میں فعل دیکھتا ہوں کیونکہ مطمئن شخص کے فعل کا اعتبار ہوتا ہے۔ [3]

۹۰۹۹ واقد بن سهل انصاری اشهلی

اموی نے مغازی میں بحوالہ ابواسحاق یمامہ میں شہید ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۱۰۰ واقد بن عبدالله [4]

ابن عبد مناف بن عرین بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی حنظلی، یربوعی، بنوعدی بن کعب کے حلیف ہیں، موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں فرمایا: واقد ہیں، بعض کا قول ہے: وقدان، بدر میں شریک ہوئے، ابن اسحاق [5] نے بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن اسحاق نے مغازی میں فرمایا: مجھ سے یزید بن رومان نے بحوالہ عروہ بن زبیر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش کو نخلستان کی طرف بھیجا.... پھر قصہ ذکر کیا، اس میں ہے: جب انہیں لوگوں نے دیکھا تو واقد بن عبداللہ انہیں جھانک کر دیکھنے لگے، ان کا سر منڈا ہوا تھا۔ جب ان لوگوں نے انہیں دیکھا تو کہنے لگا: عمار ہیں، تمہیں ان سے کوئی خطرہ نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب۔

لوگ انہیں قتل کرنے کے لیے جمع ہوگئے، واقد بن عبداللہ بن عمرو بن حضرمی کو نیزہ لگا جس سے وہ شہید ہوگئے، اس پر یہ آیت اُتری ﴿تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں پوچھتے ہیں....﴾۔ (الآیۃ) [6]

---

[1] تجريد (١٢٥/٢) [2] اسد الغابہ (٥٤٣٠) استيعاب (٢٧٤٢) تجريد (١٢٥/٢)

[3] اسد الغابہ (٣٠٣/٤) [4] اسد الغابہ (٥٤٣٢) [5] السيرة النبوية (١٨٥/٢) (٢٤٧/٢)

[6] سورة البقرة الآية (٢١٧)

ابونعیم نے یہ قصہ بطریق ابوسعد بقال، بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما طویل نقل کیا ہے۔ اسی طرح طبری نے اسے بطریق اسباط ابن نصر، بحوالہ سُدی نقل کیا ہے۔ ابوعبیدہ کا قول ہے: بنو یربوع اس بات پر فخر کرتے تھے ان میں سے حالت اسلام میں پہلے شخص نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو مارا۔

اس کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ع

''ہم نے ابن حضرمی سے اپنے نیزوں کو سیراب کیا، اس نخلستان میں جس میں واقد نے جنگ چھیڑی تھی''۔

عبدالعزیز بن مختار نے بحوالہ سعید بن مسیب فرمایا، فرماتے ہیں: مجھ سے ابن عمیر نے اپنے بیٹے سالم کا نام سالم مولیٰ ابوحذیفہ پہ اور اپنے بیٹے واقد کا نام واقد بن عبداللہ یربوعی پر رکھا۔

ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد فرمایا ہے: یہ خلافت عمر کے آغاز میں وفات پا گئے۔

۹۱۰۱ واقد ✿ (مولیٰ رسول اللہ ﷺ)

حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اور طبرانی ✿ نے اپنے معجم میں ان کا ذکر کیا ہے، دونوں نے بطریق زاذان، بحوالہ واقد مولیٰ رسول اللہ ﷺ نقل کیا: ''جس نے اللہ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کا ذکر کیا، اگرچہ اس کی نمازیں اور روزے کم ہوں''۔ (الحدیث)

۹۱۰۲ واقد لیثی

ان کی کنیت ابومرواح ہے۔ ابن مندہ نے بحوالہ ابوداؤد ان کا ذکر کیا ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، بطریق ربیعہ ابن عثمان، بحوالہ واقد ابی مرواح لیثی نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ہم نے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے لیے مال دیا ہے''۔

۹۱۰۳ وائل بن حُجر ✿

ابن ربیعہ بن وائل بن یعمر ، بعض نے کہا: ابن حجر بن سعد بن مسروق بن وائل بن نعمان بن ربیعہ بن حارث بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شُرحبیل بن مالک بن مرہ بن حمیر بن زید حضرمی، ان کے والد یمن کے بہادر تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے اور زمین کا ٹکڑا مانگا۔ آپ ﷺ نے وہ انہیں عطا فرما دیا، اور ان کے ساتھ معاویہ کو بھیجا تاکہ وہ اسے ان کے سپرد کر دیں، ان کا ان کے ساتھ قصہ معروف ہے۔

ابن سعد رحمہ اللہ کا قول ہے: کوفہ میں فروکش ہوئے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، ان سے ان کے دونوں بیٹوں علقمہ اور عبدالجبار نے اور ان کی زوجہ ام یحییٰ نے، ان کے مولیٰ نے اور کلیب بن شہاب، حجر بن عنبس اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا، وائل خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے۔

✿ اسد الغابہ (٥٤٣١) استیعاب (٢٧٤٤) ✿ المعجم الکبیر (١٥٤/٢٢)

✿ اسد الغابہ (٥٤٣٦) استیعاب (٢٧٦٥)

ابونعیم کا قول ہے: نبی کریم ﷺ نے انہیں منبر پر کھڑا کیا، انہیں زمین کا ٹکڑا دیا اور انہیں تحریر لکھ کر دی، فرماتے ہیں: یہ وائل بہادروں کے سردار تھے، پھر وائل کوفہ فروکش ہوئے وہاں ان کی اولاد ہے۔

ابن حبان کا قول ہے: بادشاہوں کی باقی ماندہ اولاد میں سے تھے، جو حضرت موت میں تھی۔ نبی کریم ﷺ نے وفات سے پہلے انہیں خوشخبری دی، انہیں زمین کا ایک ٹکڑا دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا، انہوں نے ان سے کہا: مجھے اپنے پیچھے بٹھالو، انہوں نے کہا: تم بادشاہوں کے پیچھے بیٹھنے کے قابل نہیں ہو، جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو وہ ان کے پاس گئے۔ جب ان کی ملاقات ہوئی تو آپ نے ان کا اکرام کیا، وائل کہنے لگے: میں نے چاہا کہ کاش! میں انہیں اپنے آگے سوار کرالیتا۔ [1]

۹۱۰۴ وائل بن أفلح

بعض کا قول ہے: وہ ابوقعیس کا لقب ہے۔ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور ابن مندہ نے اپنے طریق سے پھر بروایت یحییٰ ابن ابی کثیر، بحوالہ عکرمہ نقل کیا ہے کہ ابوقعیس وائل بن اُفلح نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی اجازت مانگی..... (الحدیث)

ابن مندہ نے اسی طرح بروایت ابی حریز، بحوالہ حکم بن عیینہ نقل کیا ہے کہ عراک بن مالک نے ان سے بیان کیا ہے کہ افلح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، انہوں نے ان سے پردہ کیا، وائل بن ابوقعیس کی زوجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا، ابن مندہ کا قول ہے: اسے شعبہ وغیرہ نے بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا ہے کہ افلح ابوالقعیس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی اجازت طلب کی.....(الحدیث) فرماتے ہیں: یہی صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں: شعبہ وغیرہ کی روایت سے جو صحیح ثابت ہے کہ افلح ابوقعیس کے بھائی ہیں، لہٰذا ابوقعیس کا نام اگر وائل ہے تو یہ عنوان سوانح میں ہے۔

۹۱۰۵ وائل بن رئاب

ابن حذیفہ بن مہشم بن سعید بن سہم قرشی سہمی۔ انہیں اور ان کے دونوں بھائیوں معمر اور حبیب کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ جن لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتابیں لکھی ہیں انہوں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ایک قوی روایت سے ان کا ذکر ثابت ہے جسے فاکہی، یعقوب بن شیبہ، دارقطنی وغیرہ نے بطریق حسین معلم، بحوالہ عمرو بن شعیب، عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رئاب بن حذیفہ سہمی نے اُم وائل بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذیفہ بن جمح سے نکاح کیا، جس سے تین بیٹے ہوئے: وائل، معمر اور حبیب۔ ان کی والدہ وفات پا گئیں۔ ان کے بیٹے ان کے مکانات، اور ان کے موالی کے وارث ہوئے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تینوں کو شام لے گئے، وہاں وہ تینوں طاعون عمواس میں فوت ہو گئے، پھر حضرت عمرو بن العاص ان کے وارث ہوئے، وہ ان کے عصبہ رشتہ دار تھے۔ فرماتے ہیں: جب وہ واپس آئے تو بنو معمر اور بنو حبیب آ کر ان سے جھگڑا کرنے لگے کہ انہیں ان کے موالی کی ولاء واپس کی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کچھ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس کے مطابق میں تمہارے درمیان فیصلہ

[1] المعجم الکبیر (۹/۲۲) مختصر تاریخ دمشق (۲۵۳/۲٦) جامع المسانید والسنن (۳۵۰/۱۲)

کر کے رہوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچے کا جو کچھ مال ہے وہ اس کے عصبہ کے لیے ہے جو بھی ہو۔'' [1] فرماتے ہیں: اس کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان فیصلہ کیا اور ہمارے لیے اس کے بارے میں تحریر لکھ دی جس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کی گواہی تھی۔ فرماتے ہیں: ہم اس پر عمل کرتے تھے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان خلیفہ بنے اور ہمارا ایک مولیٰ فوت ہو گیا اور ایک ہزار دینار چھوڑ گیا۔ انہوں نے ہمارا جھگڑا ہشام بن اسماعیل کے سامنے پیش کیا، ہم عبدالملک کے پاس یہ معاملہ لے کر گئے، میں ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر لے کر آیا، میں نہیں سمجھتا کہ اہل مدینہ یہ جرأت کر سکتے ہیں کہ اس فیصلے میں شک ہے۔

یعقوب بن ابی شیبہ کی روایت میں ان کا نام موجود نہیں۔ اسی طرح ابوداؤد نے بطریق حسین معلم اسے نقل کیا ہے اور ان کا نام نہیں لیا۔ ان کے ہاں اس کے آخر میں ہے، عبدالملک کا قول ہے: میں بھی یہی فیصلہ درست سمجھتا تھا اور بعد والی بات ذکر نہیں کی، درست اس کا اثبات ہے، اس کی تقدیر یوں ہے: میں نہیں سمجھتا کہ یہ فیصلہ بھلایا جائے۔

باب واؤ کے بعد باء

٩١٠٦ وبر بن مشھر حنفی [2]

بخاری، [3] ابن سکن اور ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، انہوں نے اور ابن ابی عاصم، [4] ابن سکن اور طبرانی [5] نے بطریق حاجب بن قدامہ، بحوالہ وبر بن مُشَھّر حنفی نقل کیا ہے کہ انہوں نے انہیں بتایا کہ مسیلمہ نے انہیں ابن نواحہ اور ابن شغاف حنفی کو بھیجا، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، وبر کا قول ہے: وہ دونوں مجھ سے عمر میں بڑے تھے، ان دونوں نے گواہی دی پھر رسول اللہ ﷺ کے لیے گواہی دی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور مسیلمہ ان کے بعد رسول ہے، فرماتے ہیں: پھر میری طرف متوجہ ہو کر پوچھا: اے لڑکے! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں اس چیز کی گواہی دیتا ہوں جس کی آپ گواہی دیتے ہیں، اور اس چیز کو جھٹلاتا ہوں جس کو آپ جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ فرمایا: میں مٹی کے ذروں کے برابر گواہی دیتا ہوں کہ مسیلمہ جھوٹا ہے، وبر نے کہا: جس کی آپ نے گواہی دی، میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا تو انہیں نکال دیا گیا۔ وبر بن مشھر رسول اللہ ﷺ کے پاس رہ کر قرآن سیکھتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی ان کے دونوں ساتھی واپس چلے گئے۔

٩١٠٧ وبر بن یُحَنَّس کلبی [6]

ابن حبان کا قول ہے، بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، واقدی کا قول ہے: ١٠ھ میں وبر بن یحنس نبی کریم ﷺ

---

[1] ابوداؤد (٢٩١٧) ابن ماجہ (٢٧٣٢) [2] اسد الغابہ (٥٤٣٩) استیعاب (٢٧٤٦) تجرید (١٢٦/٢)

[3] التاریخ الکبیر (١٨٣/٤) [4] الآحاد والمثانی (١٦٨٥) [5] المعجم الکبیر (١٥٣/٢٢)

[6] اسد الغابہ (٥٤٤٠) استیعاب (٢٧٤٥) تجرید (١٢٦/٢)

کے پاس سے عجم میں مقیم عربوں کے پاس آئے، وہ نعمان بن بزرج کی بیٹیوں کے پاس فروکش ہوئے وہ اسلام لے آئیں اور فیروز دیلمی کی طرف پیغام بھیجا، وہ اسلام لے آئے اور مرکبوط کے پاس پیغام بھیجا وہ بھی اسلام لے آئے، ان کے بیٹے عطاء پہلے شخص تھے جنہوں نے یمن میں قرآن جمع کیا تھا۔ ابن فتحون کا قول ہے: واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سباء میں سے اسلام لانے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن سکن اور ابن مندہ نے بطریق عبدالملک بن عبدالرحمٰن ذماری، بحوالہ نعمان بن بُزرج نقل کیا ہے کہ وبر بن یُحنس فرماتے ہیں: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم صنعاء آؤ تو اس کی اس مسجد میں آؤ جو صنعاء کے پہاڑ جیال الضّبیل میں ہے اور اس میں نماز پڑھو''۔ ابن سکن نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے، جب اسود کذاب کو قتل کیا گیا، وبر فرماتے ہیں: یہ وہی جگہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اس میں مسجد بناؤں۔ ابن مندہ کا قول ہے: ذماری اس حدیث کی روایت میں تنہا ہیں۔

۹۱۰۸ وبرہ بن سنان جہنی

ابوالعباس ضریر نے مقامات التنزیل میں ان کا ذکر کیا ہے، بعض کا قول ہے: یہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مزدور جعال غفاری سے حوض کے بارے میں جھگڑا کیا، ان دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے﴾۔ (الآیۃ) [1]

۹۱۰۹ وبرہ بن قیس خزرجی

رشاطی نے انساب میں اشعثی کی سوانح میں ذکر کیا ہے کہ جب اشعث بن قیس، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے باہر تشریف لائے، جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا نکاح ان سے کر دیا تھا، تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی اور بازار میں جو اونٹ، گھوڑا، خچر، بکری، اور بیل نظر آیا اس کے کھُر کاٹ ڈالے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: وہ مرتد ہو گئے ہیں، انہوں نے کہا: دیکھو! وہ کہاں ہیں؟ تو وہ انصار کے ایک بالا خانے میں تھے، لوگ ان کے پاس جمع تھے۔ اور وہ کہہ رہے تھے، یہ میرا ولیمہ ہے، اگر میں اپنے ملک میں ہوتا تو ایسا ولیمہ کرتا کہ میری طرح کسی نے نہ کیا ہوتا، جس کو جو چیز ملے، اسے لے لو، کل تمہیں اس کی قیمت مل جائے گی۔ مدینہ کے گھروں میں سے کوئی گھر ایسا نہ رہا جس میں گوشت نہ گیا ہو، ایسا لگ رہا تھا کہ وہ عیدالاضحیٰ کا دِن ہے۔ اس کے بارے میں وبرہ بن قیس خزرجی فرماتے ہیں: ؏

> ''کندی نے اپنی طاقت کے دِن وزن اٹھانے والے کے بوجھ کی وجہ سے ولیمہ کر دیا، جو تلوار نیام میں تھی۔ اس نے اسے سونت لیا، جو جنگوں میں کھوپڑیوں کے وقت نکالی جاتی تھی، پھر اس نے وہ تلوار ہر اونٹ، بیل، گدھے، خچر میں، اس کی انتڑیوں اور پایوں میں گھسیڑ دی، تو بکری نوجوان سے کہہ دینا جب تو اس سے ملے کہ اولادِ آدم کی بلند بزرگی کو تو لے اُڑا''۔

میں کہتا ہوں: ان اشعار کے علاوہ یہ قصہ مشہور ہے، اس کے ظاہر سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے کہنے والا وہ شخص ہے جس

---

[1] سورۃ الحجرات الآیۃ (۱۳)

کے سامنے قصہ پیش آیا، لہٰذا وہ صحابی ہیں، کیونکہ وہ انصار میں سے خزرجی ہیں۔ انصار میں سے جس نے بھی حالت اسلام میں نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا وہ صحابی ہے۔

٩١١٠ وبرہ بن یُحَنِّس خُزاعی [1]

ابوعمر [2] نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ رسول اللہ ﷺ کے ان لوگوں کی طرف قاصد تھے جنھوں نے اسود عنسی کو قتل کیا تھا، وہ یحنس بن وبرہ سبائی کے علاوہ ہیں۔ قسم اوّل میں جن کا ذکر گزر چکا ہے، سیف نے فتوح میں فرمایا: ہم سے ضحاک بن یربوع نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اسود، مسیلمہ، طلیحہ اور اس طرح کے لوگوں کے ساتھ جہاد کے لیے قاصدوں کو بھیجا۔ وبرہ بن یحنس کو فیروز کی طرف اور یحنس کو دیلیمیوں کی طرف بھیجا۔

باب واوٗ کے بعد حاء

٩١١١ وحذ بن غالب [3]

ابن عمرو، ابوقیلہ، نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، یہ ابن کلبی [4] کا قول ہے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

٩١١٢ وحشی بن حرب حبشی [5]

مولیٰ بنونوفل، بعض کا قول ہے: مولیٰ طیعمہ بن عدی ہیں، بقول بعض: ان کا بھائی مطعم کا مولیٰ ہے، وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ [6] کے قاتل ہیں، انہیں غزوۂ اُحد میں شہید کیا۔ بخاری [7] نے اپنی صحیح میں ان کی شہادت کا طویل قصہ نقل کیا ہے۔ اس میں ان کے اسلام لانے کا واقعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ آپ ﷺ کے سامنے نہ آئیں۔ وہ آپ ﷺ کے پاس اہل طائف کے وفد کے ساتھ آئے تھے، اس کے آخر میں ذکر کیا کہ وہ مسیلمہ کے قتل میں شریک تھے، ان کی کنیت ابوسلمہ ہے، بعض کا قول ہے: ابوحرب ہے۔ حضرت وحشی یرموک میں شریک ہوئے، پھر حمص میں رہے، وہیں وفات پا گئے۔ ان سے ان کے بیٹے حرب، عبداللہ بن عدی بن خیار، جعفر بن عمرو ضمری نے روایت کیا، حضرت وحشی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے۔

٩١١٣ وحوح بن أسلت [8]

وہ عامر بن جُشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مُرّہ بن مالک انصاری ہیں، ابوقیس کے بھائی ہیں، عبداللہ بن محمد بن عمارہ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ غزوۂ خندق اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔

---

[1] استیعاب (٢٧٤٤) [2] استیعاب (١١٢/٤) [3] اسد الغابہ (٥٤٤١) [4] اسد الغابہ (٣٠٧/٤)

[5] اسد الغابہ (٥٤٤٢) تجرید (١٢٧/٢) [6] المعجم الکبیر (١٣٩/٢٢) مجمع الزوائد (١٢٢/٦)

[7] بخاری (٤٠٧٢) [8] اسد الغابہ (٥٤٤٣) تجرید (١٢٧/٢)

۹۱۱۴ وحوح بن ثابت انصاری

خزیمہ ذی الشہادتین کے بھائی ہیں، طبری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

باب واؤ کے بعد دال

۹۱۱۵ وداعہ بن حرام أنصاری

مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن کلبی، بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو تبوک سے رہ گئے تھے۔ انہوں نے اور ابولبابہ نے اپنے آپ کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا تھا۔

۹۱۱۶ وداعہ بن ابی زید انصاری ❁

ابن کلبی نے انصار میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کے والد اُحد کے دِن قتل ہوئے۔

۹۱۱۷ وداعہ بن ابی وداعہ سہمی

ابن کلبی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے، ابن مندہ نے بطریق ابن کلبی، بحوالہ وداعہ سہمی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: گرمیوں میں ایک دِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ آئے، بیت اللہ کا طواف کیا، پھر فرمایا: ''کیا پینے کی کوئی شے ہے....''۔ (الحدیث)

۹۱۱۸ ودّان بن زرّ کلبی

وازم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۹۱۱۹ ودقعہ بن ایاس ❁

ابن عمرو انصاری، بنولوذان بن غنم سے ہیں، ابن اسحاق ❁ نے بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اس کے لکھنے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا: فاء کے ساتھ ہے، ایک قول ہے: قاف کے ساتھ ہے، اکثر کا قول ہے کہ وہ دال کے ساتھ ہے، ابن ہشام نے راء کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ کی کتاب کے بعض نسخوں میں ہے۔

۹۱۲۰ ودیعہ بن خِذام ❁

خذام بن ودیعہ میں گزر چکے ہیں، بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ہم سے عبید بن یعیش نے بحوالہ عبداللہ بن ودیعہ بن خذام نقل کیا ہے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سالم مولیٰ ابوحذیفہ کی میراث لے کر آئے۔ آپ نے ودیعہ کو بلایا،

❁ استیعاب (۲۷۷۰) ❁ استیعاب (۲۷۷۱) تجرید (۱۲۷/۲)

❁ السیرۃ النبویۃ (۲۵۵/۲) ❁ اسد الغابہ (۵۴۴۴) تجرید (۱۲۷/۲)

آپ نے فرمایا: تم سالم کی ولاء کے زیادہ حق دار ہو۔ انہوں نے کہا: ہماری رشتہ دار نے اسے اللہ کی رضا کے لیے آزاد کیا تھا، ہمیں نہیں چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بیت المال میں شامل کر لیا۔

۹۱۲۱ ودیعہ بن عمرو ✿

ابن یسار ابن عوفی بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جھینہ جھنی، بنوسواد بن مالک بن غنم کے حلیف ہیں، موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق ✿ نے بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن کلبی رحمہ اللہ نے فرمایا: بدر میں شریک ہوئے، بنونجار کے حلیف ہیں۔

۹۱۲۲ ودیعہ بن عمرو ✿

ابن حبان نے کہا: بعض نے کہا: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، احتمال ہے کہ وہ پہلے والے ہوں، بظاہر وہ کوئی اور ہیں۔

باب واؤ کے بعد راء

۹۱۲۳ ورد بن خالد

ابن حذیفہ بن عمرو بن خلف بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بُھثہ بن سلیم سلمی بجلی۔ فتح مکہ کے دِن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں بائیں دستے پر امیر مقرر تھے، ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۱۲۴ ورد بن عمرو

ابن مرداس، بنوسعد بن ھدیم میں سے ہیں، طبری نے ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ وادیٔ قُریٰ کی طرف کسی سریہ میں شہید ہوئے۔

۹۱۲۵ ورد بن قتادہ

بنومداس بن عبداللہ بن ذُبیان بن حارث بن سعد ہدیم سے ہیں، ابن کلبی کا قول ہے: یہ وہی ہیں جنہوں نے ام قرفہ فزاریہ کو دو گھوڑوں کے درمیان باندھ کر دو ٹکڑے کر دیا تھا، یہ زید بن حارثہ کے حکم پر تھا جب انہوں نے بنوفزارہ سے جہاد کیا اور ام قرفہ کو قیدی بنا لیا، ابن کلبی کا قول ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوفزارہ کی طرف وادیٔ قری کے کسی حصے میں شاخ پر خط لکھا، انہوں نے ٹہنی کا پھول لے لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: ''بے آب و گیاہ وادی اور شیروں کو چھوڑ دو''۔ اور فزاری کو اس کے عوض عطاء کیا، یہ قصہ حرف سین میں سمعان کی سوانح میں گزر چکا ہے، اس کے بعد وہ اسلام لے آئے اور حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ جہاد کیا اور شہید ہوئے۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ وہ بعد والے ہوں۔

✿ اسد الغابہ (۵٤٥٠) ✿ السیرۃ النبویۃ (۱۵۲/۳) ✿ تجرید (۱۲۷/۲)

۹۱۲۶ ورد بن مداس عذری

مدائنی نے ان کا ذکر کیا ہے، جیسا کہ سمعان کی سوانح میں گزر چکا ہے، پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ پہلے والے ہیں، اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔ اموی نے مغازی میں بحوالہ ابن اسحاق [1] ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ شہید ہوئے۔

۹۱۲۷ وردان بن مخرّم عنبری [2]

ان کے بھائی حیدہ اور ربیعہ بن رُفیع میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۹۱۲۸ وردان بن مُخَرَّم تمیمی عنبری [3]

ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابوحسن مدائنی، کئی راویوں سے متعدد اسناد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب عیینہ بن حصن نے بنوعنبر پر حملہ کیا تو ان کا وفد آیا وہ چلا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چیخ و پکار کیا ہے؟'' کہا گیا: بنوعنبر کا وفد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں چاہیے کہ آرام سے بیٹھیں''۔ یہ بات ان سے کہی گئی تو انہوں نے کہا: ہم اپنے سردار وردان بن مخرم کا انتظار کر رہے ہیں، وہ لوگ جلدی میں تھے اور اپنی سواریوں کے پاس جمع تھے، رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: وردان نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، یہ وہی شخص ہے جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں، جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم اپنی قوم کے سردار ہو، مجھے ان کے بارے میں بتاؤ، اس نے کہا: یہ مسلمان ہو کر آنے والے نہیں ہیں نہ ہی پیٹھ پھیرنے والے مشرک ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں میرے لیے علیحدہ کر دو''۔ فرماتے ہیں: وہ جوانوں کو ایک طرف کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ مسکرائے پھر فرمایا: اے بنوتمیم! ہر ایک کا حق اور رشتہ داری ہے۔ میں ایک تہائی تمہیں دے دوں گا، ایک تہائی آزاد کر دوں گا اور ایک تہائی لے لوں گا''۔ اس پر عیینہ اور اقرع میں جھگڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چار سو (۴۰۰) ادا کرے وہ چلا جائے''۔

۹۱۲۹ وردان [4] (مولیٰ رسول اللہ ﷺ)

ابونعیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق حسن بن عمارہ بحوالہ ابن ابن ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: مولیٰ رسول اللہ ﷺ وردان تنے سے گر پڑا اور مر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی سرزمین کا کوئی آدمی ڈھونڈو اور اسے اس کی میراث دو''۔ لوگوں کو ایک آدمی مل گیا، انہوں نے وہ اسے دے دی۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ ابوعیسیٰ ترمذی کی کتاب میں بحوالہ مجاہد بن وردان مروی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ روایت ان کے پاس ہے، اور باقی اصحاب سنن کے پاس۔ حدیث سفیان ثوری بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا مروی ہے لیکن انہوں نے مذکورہ مولیٰ کا نام نہیں لیا۔

---

[1] السیرۃ النبویۃ (۲۶۱/٤) [2] تجرید (۱۲۸/۲)

[3] اسد الغابہ (٥٤٥٦) استیعاب (۲۷۷٤) تجرید (۱۲۸/۲)

[4] اسد الغابہ (٥٤٥٤)

۹۱۳۰ وردان ✿

فرات بن یزید بن وردان کے دادا ہیں، ابن اسحاق نے طائف سے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح واقدی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں ابان بن سعید کے سپرد کر دیا تا کہ وہ ان کی دیکھ بھال کریں، اور انہیں قرآن سکھائیں۔ ابوسعید نیشاپوری کا قول ہے: نبی کریم ﷺ نے انہیں طائف سے قیدی بنایا پھر انہیں آزاد کر دیا۔

۹۱۳۱ وردان جنّی ✿

ابن مردویہ نے تفسیر سورۂ جن میں بطریق مستمر بن ریان، بحوالہ ابن مسعود ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس لیلۃ الجن میں گیا، یہاں تک کہ حجون میں آئے، نبی کریم ﷺ نے میرے گرد ایک لکیر کھینچی، پھر ان کی طرف تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے پاس ہجوم کیا۔ ان کے سردار جسے وردان کہا جاتا تھا اس نے نبی کریم ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں ان کو آپ کے پاس سے لے نہ جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے سوا مجھے کوئی ہرگز پناہ نہیں دے سکتا''۔ ✿

۹۱۳۲ ورقہ بن ایاس

• ودقہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۹۱۳۳ ورقہ بن حابس تمیمی

اقرع کے بھائی ہیں، حاکم نے نیشاپور سے آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان میں اقرع بن حابس، ورقہ بن حابس دونوں تمیمی ہیں، پھر بطریق عباس بن مصعب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مَرْ وَ سے آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اقرع اور ورقہ ہیں، اور وردان اَحنف کے ساتھ آئے۔ احمد بن سنان نے بحوالہ مدائنی فرمایا: اقرع اور ان کے بھائی ان لوگوں میں سے ہیں جن کی تالیف قلب کی گئی۔

۹۱۳۴ ورقہ بن نوفل ✿

ابن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشی اَسدی، نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد ہیں۔ طبری، بغوی، ابن قانع اور ابن سکن وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ سب نے بطریق روح بن مسافر جو ایک ضعیف راوی ہے، بحوالہ ورقہ ابن نوفل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے محمد! جو تمہارے پاس آتا ہے وہ کیسے آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس آسمان سے جو آتا ہے، اس کے دونوں پر لؤلؤ کے ہیں، اس کے قدموں کا اندرونی حصہ سبز ہے''۔ ✿ ابن عساکر ✿ کا قول ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ورقہ سے نہیں سنا، اور مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے یہ کہا ہو کہ وہ اسلام لے آئے۔

✿ اسد الغابہ (٥٤٥٥) ✿ اسد الغابہ (٥٤٥٣) ✿ اسد الغابہ (٣١١/٤) ✿ اسد الغابہ (٥٤٥٨) تجرید (١٢٨/٢)

✿ طبرانی (١٥٣/٢٢) مجمع الزوائد (٢٥٦/٨) جامع المسانید والسنن (٣٨٩/١٢) السیرۃ النبویۃ (١٨٩/٢) (١٨٠/٢)

✿ مختصر تاریخ دمشق (٢٧١/٢)

طبری نے اس حدیث کے راوی اور ورقہ بن نوفل اسدی میں فرق کیا ہے۔ لیکن یہ قصہ اس قصے سے مختلف ہے، جو صحیحین میں بطریق عائشہ رضی اللہ عنہا مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سے پہلے ..... یہ حدیث حضرت جبرائیل علیہ السلام کے غار حرا میں آنے کے بارے میں ہے۔ اس میں ہے: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد تھے اور جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے.....۔ (الحدیث)

اس میں ہے، ورقہ نے کہا: یہ وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اترا، اے کاش! میرے اندر طاقت ہوتی، اے کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، اس کے آخر میں ہے: ورقہ تھوڑے ہی عرصے میں وفات پا گئے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے نبوت کا اقرار کیا تھا، لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے سے پہلے وفات پا گئے، ان کی مثال بحیرا کی ہوگی۔

ان کے صحابی ہونے میں تردد ہے، لیکن زیادات مغازی میں بروایت یونس بن بکیر بحوالہ میسرہ مروی ہے، ان کا نام عمرو بن شرحبیل ہے، وہ اکابر تابعین میں سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''جب میں تنہا ہوتا ہوں تو پکارنے کی آواز سنتا ہوں، اللہ کی قسم! مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی پناہ! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا، اللہ کی قسم! آپ امانتیں ادا کرتے ہیں.....۔ (الحدیث) ان سے ورقہ نے کہا: خوشخبری ہو، پھر خوشخبری ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی ہیں جس کی حضرت ابن مریم علیہ السلام نے خوشخبری دی، آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ناموس آتا ہے، آپ نبی مرسل ہیں۔ اس دن کے بعد عنقریب آپ کو جہاد کا حکم دیا جائے گا، اگر میں نے وہ وقت پایا تو آپ کے ساتھ ضرور جہاد کروں گا، جب وہ وفات پا گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جنت میں قُس کو دیکھا ان پر ریشم کے کپڑے تھے، کیونکہ وہ مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی''۔

بیہقی نے اسے دلائل [1] میں اس طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

میں کہتا ہوں: جو کچھ زبیر بن بکار نے ذکر کیا اس سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ ہم سے عثمان نے بحوالہ عروہ بن زبیر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ بنو جمح کی عورت کے غلام تھے، وہ انہیں مکہ میں تپتی ریت پر تکلیفیں دیتے تھے۔ ان کی پیٹھ کو تپتی ریت پر لگا دیتے تاکہ وہ شرک کریں وہ اَحد، اَحد کہتے تھے۔ ان کے پاس ورقہ گزرے وہ اسی حالت میں تھے، انہوں نے کہا: اے بلال! اَحد، اَحد کہو۔ اللہ کی قسم! اگر تم لوگ اسے قتل کر دو گے تو میں اسے یاد کرتا رہوں گا۔

یہ مرسل جید ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ ورقہ اس وقت تک زندہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا یہاں تک کہ بلال اسلام لے آئے، اس حدیث اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے کہ ان کے قول کو ورقہ جلد ہی وفات پا گئے، اس میں یہ احتمال ہے کہ وہ اسلام کے پھیل جانے سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کا حکم دینے سے پہلے وفات پا گئے، لیکن اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے جو محمد بن عائذ نے مغازی میں بطریق عثمان بن عطاء خراسانی، بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، وحی کی ابتداء

---

[1] دلائل النبوة (۲/۱۵۸)

کے بارے میں نقل کیا، اس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ورقہ کے ساتھ اسی طرح واقعہ منقول ہے جیسے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے، اس کے آخر میں ہے: اگر یہ وہی ہوا، پھر اپنی دعوت ظاہر کی، اور میں زندہ رہا تو میں ضرور اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ میری ذات کو اپنے رسول کی فرمانبرداری اور اس کی بہترین مدد کے لیے آزمائے پھر ورقہ نصرانیت پر فوت ہوئے، لیکن عثمان ضعیف راوی ہے۔

زبیر کا قول ہے: ورقہ کو بتوں کی عبادت ناپسند تھی، وہ اطراف میں صحیح دین کی تلاش میں نکل گئے، کتابیں پڑھی تھی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتی تھیں، وہ کہتے: میرے خیال میں وہ اس اُمت کے نبی ہیں جس کی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے خوشخبری دی تھی۔ ابن اسحاق کے مغازی الکبیر میں ہے، اسے حاکم نے اپنے طریق سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھ سے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان بن علاء بن حارثہ ثقفی نے بیان کیا، ان کے چرواہے تھے، فرماتے ہیں: ورقہ بن نوفل نے، جو کچھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ذکر کیا تھا، اس کے بارے میں کہا: ؏

''مردوں، زمانے کی گردش اور تقدیر کے ہیر پھیر پہ افسوس!''

چند اشعار جن میں سے یہ ہیں: ؏

''یہ خدیجہ میرے پاس آتی ہے کہ میں اسے خبر دوں جبکہ غیب کی پوشیدگی کی ہمیں کچھ خبر نہیں کہ احمد کے پاس جبرائیل آ کے یہ خبر دے رہے ہیں کہ آپ تمام انسانیت کی طرف مبعوث ہیں، تو میں نے کہا: وہ جس کی تم امید کرتی ہو کہ وہ جواب دے گا وہ بیمار ہو گیا اس کا اللہ ہے لہٰذا خیر کی اُمید رکھو اور انتظار کرو''۔ [1]

ابن عدی نے کامل میں بطریق اسماعیل بن مجالد بحوالہ جابر، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے: ''میں نے ورقہ کو جنت کے درمیان دیکھا، ان پر سندس کا کپڑا تھا''۔ [2] ابن عدی کا قول ہے: اسماعیل بحوالہ اپنے والد اسے روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن سکن نے بطریق یحییٰ بن سعید اموی، بحوالہ مجالد نقل کیا ہے، لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں: میں نے ورقہ کو جنت کی ایک نہر پر دیکھا، کیونکہ وہ کہتے تھے: زید کا دین ہی میرا دین ہے اور زید کا الٰہ میرا الٰہ ہے۔ اسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی تاریخ میں اسی طریق سے نقل کیا ہے، بزار نے بطریق ابی معاویہ بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ورقہ کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے۔ یہ روایت یونس بن بکیر کی زیادات مغازی میں ہے، اسے بحوالہ ہشام بن عروہ، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ورقہ کے بھائی نے کسی شخص کو گالی دی، اس شخص نے ورقہ کو گالی دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ میں نے ورقہ کے لیے جنت میں ایک یا دو باغ دیکھے ہیں''۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گالی دینے سے روکا۔

اسے بزار نے بطریق ابواسامہ، بحوالہ ھشام مرسل نقل کیا ہے۔ احمد نے بطریق ابن لہیعہ، بحوالہ عائشہ نقل کیا ہے: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کے بارے میں پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس پر سفید کپڑے ہیں، میرا خیال ہے کہ اگر وہ اہل دوزخ میں سے ہوتے تو اس پر سفید کپڑے نہ ہوتے''۔

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (۲۷٦/۲٦) [2] مختصر تاریخ دمشق (۲۸۳/۲٦)

۹۱۳۵ ورقه بن نوفل دیلمی

یا انصاری، ان سے پہلے والی سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب واؤ کے بعد زاء

۹۱۳۶ وزر بن سدوس طائی [1]

ابن قانع نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق ہشام بن کلبی، بحوالہ عبیداللہ بن عبداللہ نبہانی، عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: زید خیل الطائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کے ساتھ وزر بن سدوس اور قبیصہ بن اسود وغیرہ تھے، انہوں نے اپنی سواریاں بٹھائیں۔ [2] پھر قصہ ذکر کیا، قبیصہ کی سوانح میں گزر چکا ہے، رشاطی کا قول ہے: وہ وزر بن جابر بن سدوس ہیں، اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں، سدوس وہ ابن اُصمع بن ابی بن عبداللہ بن ربیعہ بن سعد بن ثروان بن نبہان ہیں، ابن کلبی کا قول ہے: ان کا لقب اُسدر ہیص ہے، یہ وہی ہیں جنہوں نے عنزہ عبسی کو قتل کیا تھا، فرماتے ہیں: وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زید الخیل کے ساتھ آئے۔

میں کہتا ہوں: ابوالفرج اصبہانی [3] کی کتاب میں زید خیل کی سوانح میں ہے کہ وزر بن سدوس شام چلا گیا، اپنا سر منڈا دیا اور عیسائی ہو گیا، اس حال میں مر گیا۔ واللہ اعلم

باب واؤ کے بعد عین

۹۱۳۷ وعله بن یزید [4]

بصرہ کے دیہاتیوں میں ان کا شمار ہے، ابن سکن، ابن شاہین اور ابن مندہ نے بطریق عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ روایت کیا ہے کہ ہم سے فاطمہ بنت محمد بن جلاس عقیلیہ نے روایت کیا، فرماتی ہیں: میں قبیلے کی ایک خاتون ام یزید بنت وعلہ بن یزید کے پاس گئی، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں سورۂ ق [5] اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ ابن مندہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔

باب واؤ کے بعد فاء

۹۱۳۸ وفاء بن عدی

ابن ربیع بن ربیعہ ابن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بن عبدمناف عبشمی، ان کی اور ان کے بھائی ابوالعاص کی والدہ حضرت ہالہ بنت

---

[1] اسد الغابہ (٥٤٥٩) تجرید (١٢٨/٢) [2] اسد الغابہ (٣١٤/٤) [3] أغانی (٤٨/١٦)

[4] اسد الغابہ (٥٤٦٠) تجرید (١٢٨/٢) [5] السیرة النبویة (٣٦١/٤)

خویلد، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۱۳۹ وفرہ بن نافر بعاثی

ایک حدیث میں ان کا ذکر ہے، جسے روایت کرنے میں روح بن زنباح متفرد ہیں۔ یہ جعفر مستغفری کا قول ہے۔

باب واؤ کے بعد قاف

۹۱۴۰ وقاص بن حاجب

ابن غفار، ابوبصرہ کے دادا ہیں، جمیل بن بصرہ بن وقاص وقاصی۔ قضاعی نے خِطط میں فرمایا: دار کلاب، دادابی بصرہ ہے، وہ، ان کے والد، ان کے دادا صحابی ہیں۔

۹۱۴۱ وقاص بن قمامہ

بنوحارثہ سے ہیں، حدیث عمرو بن حزم میں ان کا ذکر ہے، یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔

۹۱۴۲ وقاص بن مجزز مدلجی [1]

ابن ہشام کا قول ہے: کئی اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ وہ غزوۂ ذی قرد میں شہید ہوئے۔ رہے ابن اسحاق [2] تو فرماتے ہیں: اس دِن محرز بن نضلہ کے علاوہ کوئی شہید نہیں ہوا۔

باب واؤ کے بعد کاف

۹۱۴۳ وکیع بن عدس

ابن زُرارہ تمیمی، اکثم بن صیفی کی سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، ابوحاتم بجستانی نے معمرین میں ذکر کیا ہے کہ وہ اور حاجب جب انہیں اکثم کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلنا معلوم ہوا تو وہ اس کے پیچھے نکلے، جب ان کی قبر کے پاس پہنچے تو وہاں ٹھہر گئے اور اونٹ ذبح کیے، پھر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے انہوں نے ان سے کہا: تمہیں اکثم نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے کہا: انہوں نے ہمیں اسلام لانے کا کہا: ہم ان کے ساتھ اسلام لے آئے۔

صفوان بن اسید کی سوانح میں گزر چکا ہے کہ وہ قتل ہوئے تو حاجب اور وکیع جو زرارہ کے بیٹے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے قاتل کو لے کر آئے۔ گویا وکیع اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں، یا وہ کوئی اور ہیں، تابعین میں وکیع بن عُدس ہیں: وہ عُقیل بن اُخی لقیط بن عامر ہیں۔

---

[1] اسد الغابہ (٥٤٦٢) استیعاب (٢٧٧٥) تجرید (١٢٩/٢) السیرۃ النبویۃ (٢٢٣/٢) (٢١٦/٤)

[2] السیرۃ النبویۃ (٢٢٣/٣) و (٢١٦/٤)

ان کا ان کے ساتھ ذکر گزر چکا ہے، تمیمی جو صحابی ہیں اور عقیلی جو تابعی ہیں، ان کا نام اور ان کے والد کا نام ایک جیسا ہے۔

٩١٤٤ وکیع بن مالک ✿

سیف نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں، مالک بن نویرہ کو بنو حنظلہ، بنو یربوع کے صدقات پر عامل بنایا، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور وہ اسی حالت میں تھے۔ پھر سجاح کی موافقت کرنے لگے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، جب اللہ نے اس کی جمعیت کو ختم کیا تو حضرت خالد بن ولید کے پاس اپنی قوم کے صدقات لے کر آئے۔ ان سے معذرت کی اور اسلام لائے، ان کا اسلام سنور گیا، اسی طرح طبری نے ذکر کیا ہے۔ سیف نے بھی ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وکیع دارمی کو صلصل بن شرحبیل کے ساتھ عمرو بن محجوب کی طرف بھیجا، تاکہ وہ مرتدین کے مقابلے میں تعاون کریں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی اور ہوں، صلصل کی سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

باب واؤ کے بعد لام

٩١٤٥ ولید بن ابی امیہ مخزومی

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابو امیہ ام المؤمنین کے بھائی ہیں۔ مہاجر کی سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ان کا نام ولید بن ابی امیہ تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کا نام بدل دیا جب وہ اسلام لائے۔ یہ ابن عبدالبر کا قول ہے، یہ زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم سے محمد بن سلام جمحی نے ذکر کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حماد بن سلمہ اور ابن جعدبہ نے، ان کے سیاق میں اختلاف ہے، دونوں فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو ان کے پاس ایک شخص تھا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے کہا: میرا بھائی ولید ہے، ہجرت کر کے آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مہاجر ہے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! وہ ولید ہیں، آپ ﷺ نے دوبارہ یہی کہا۔ انہوں نے پھر وہی کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چاہتے ہو کہ ولید کو غم بنالو، میری اُمت میں ایک فرعون ہوگا جسے ولید کہا جائے گا''۔

٩١٤٦ ولید بن جابر ✿

ابن ظالم بن حارثہ بن عباس بن ابی حارثہ بن عتود بن بُحتر طائی بحتری۔ نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، آپ ﷺ نے انہیں تحریر لکھ کر دی، وہ ان کے پاس ہے، یہ ابوعمر ✿ کا قول ہے۔

٩١٤٧ ولید بن حارث

ابن عامر بن نوفل نوفلی، مشہور صحابی عقبہ بن حارث کے بھائی ہیں۔ بعض کا قول ہے: منذر اور میمونہ بنت ولید کے بھائی ہیں، یہ عبید اللہ بن عبداللہ بن ابی ملیکہ کی زوجہ ہیں، ان کے والد عبداللہ بن ابی ملیکہ مشہور تابعی ہیں۔ ہم نے ان کے والد عبداللہ کا

✿ تجرید (١٢٩/٢) ✿ اسد الغابہ (٥٤٦٤) استیعاب (٢٧٤٧) تجرید (١٢٩/٢) ✿ استیعاب (١١٣/٣)

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے۔ اگر ولید ان کے نانا ہیں، فتح مکہ تک زندہ رہے تو وہ اس قسم میں سے ہوں گے، اگر وہ اس سے پہلے وفات پا گئے تو ان کی بیٹی میمونہ کو رؤیت حاصل ہے۔ میں نساء کے حرف میم میں ان کا ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۹۱۴۸ ولید بن زُفر مزنی [1]

ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق ہشام بن کلبی، بحوالہ بنومرہ بن عوف کے ایک شخص سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ولید بن زفر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا باندھ کر دیا، ان کی زوجہ آئی اور رونے لگی۔ ان کے چچا زاد ساریہ بن اوفی اٹھے، نبی علیہ السلام کی طرف چلنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صعدہ کو بلایا اور انہیں جھنڈا باندھ دیا۔ پھر وہ بنومرہ کی طرف چلے، ان پر اسلام پیش کیا، انہوں نے قبول کرنے میں تاخیر کی، انہوں نے ان پر تلوار چلا دی۔ جب بہت زیادہ قتل کیا تو وہ لوگ اسلام لائے، اور ان کے گرد قیس میں سے لوگ اسلام لائے، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک ہزار شہسواروں کے ساتھ چلے۔ [2]

۹۱۴۹ ولید بن عبدشمس [3]

ابن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی، ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ قریش کے معزز لوگوں میں سے تھے، زبیر بن بکار کا قول ہے: ان کی والدہ قیلہ بنت جحش بن ربیعہ ہیں جو بنوعامر بن لؤی سے ہیں۔ ابن اسحاق نے مغازی میں فرمایا: یمامہ میں شہید ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح ان سے کر دیا، جس سے سعید پیدا ہوئے۔

۹۱۵۰ ولید بن عقبہ [4]

ابن ابی معیط، ابان بن ابی عمرو، ذکوان بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف اُموی، عثمان بن عفان کے ماں شریک بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس ہیں۔ ان کی والدہ بیضاء بنت عبدالمطلب ہیں، ان کی کنیت ابووہب ہے، ان کا باپ غزوۂ بدر سے فراغت کے بعد باندھ کر قتل کیا گیا۔ وہ مسلمانوں پر بہت سخت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ ایذاء دیتا تھا۔ بدر کے قیدیوں میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ اس نے کہا: اے محمد! بچوں کا کون نگران ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگ''۔ ولید اور ان کے بھائی عمارہ فتح مکہ کے دِن اسلام لائے۔ بعض کا قول ہے: یہ آیت اس کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو﴾۔ (الآیۃ) [5]

ابن عبدالبر [6] کا قول ہے: اہل علم کو قرآن کی آیت کی اس تفسیر میں اختلاف نہیں ہے کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنومصطلق [7] کی طرف تصدیق کے لیے بھیجا، وہ واپس آئے اور ان کے بارے میں خبر دی کہ وہ مرتد ہو گئے ہیں، زکوٰۃ نہیں دیتے، وہ ان سے ملاقات کے لیے نکلے تھے اور ان پر ہتھیار تھے، انہوں نے گمان کیا کہ وہ ان سے

---

[1] اسد الغابہ (٥٤٦٥) تجرید (١٢٩/٢) [2] اسد الغابہ (٣١٤/٤) [3] اسد الغابہ (٥٤٦٧) استیعاب (٢٧٤٩)

[4] اسد الغابہ (٥٤٦٨) استیعاب (٢٧٥٠) [5] سورة الحجرات الآیة (٦) [6] استیعاب (١١٤/٣)

[7] مختصر تاریخ دمشق (٣٣٨/٢٨، ٣٣٩)

لڑائی کے لیے نکلے ہیں، لہٰذا وہ واپس آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ اسلام پر ہیں، پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

میں کہتا ہوں: اس قصے کو عبدالرزاق نے اپنی تفسیر میں بحوالہ قتادہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو بنو مصطلق کی طرف بھیجا، ان لوگوں نے اس سے ملاقات کی، انہوں نے ان لوگوں کو پہچان لیا، پھر واپس لوٹ آئے اور کہا: وہ مرتد ہو گئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا، جب وہ ان لوگوں کے قریب پہنچے تو رات کے وقت جاسوسوں کو بھیجا تو وہ لوگ اذان دے رہے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے، حضرت خالد بن ولید ان کے پاس گئے تو انہیں مطیع اور بھلائی پر پایا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے عبد بن حمید نے بحوالہ قتادہ اسی مفہوم میں نقل کیا ہے۔

بطریق حکم بن ابان بحوالہ عکرمہ اسی مفہوم میں نقل ہے، بطریق ابن ابی نجیح، بحوالہ مجاہد اسی طرح مروی ہے۔ اسے طبرانی نے موصولاً بحوالہ حارث بن ضرار مصطلقی طویل نقل کیا ہے۔

سند میں ایسا راوی ہے جو معروف نہیں، ابوداؤد [1] کی سنن میں بطریق ثابت بن حجاج، بحوالہ ولید بن عقبہ اس روایت سے تعارض ہے۔ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو لانے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے، مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، مجھے رنگ دار خوشبو لگی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رنگ دار خوشبو کی وجہ سے میرے سر پر ہاتھ نہ پھیرا۔

ابن عبدالبر [2] کا قول ہے: ابوموسیٰ مجہول ہیں، فتح مکہ کے موقع پر جو بچہ ہو، فتح مکہ کے تھوڑے عرصے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے تصدیق کے لیے نہیں بھیج سکتے۔ زبیر وغیرہ نے سیرت کا علم رکھنے والے راویوں سے نقل کیا ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ جب ۷ھ، صلح کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آئیں تو ان کے بھائی ولید اور عمارہ انہیں واپس لوٹانے کے لیے آئے، فرماتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جو بچہ ہو تو وہ فتح سے پہلے اپنی بہن کو لوٹانے کے لیے کیسے جا سکتا ہے۔ [3]

میں کہتا ہوں: وہ فتح مکہ کے موقع پر آدمی تھے، اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ وہ اپنے والد کے چچا زاد حارث بن ابی وجزہ بن ابی عمرو بن امیہ کا فدیہ لے کر آئے، بدر کے دن وہ قید ہو گئے ہیں، اس کا فدیہ چار ہزار (۴۰۰۰) دیا، اسے اصحاب مغازی نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد ولید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تربیت میں بڑھنے لگے یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہیں حضرت سعد بن ابی وقاص کی معزولی کے بعد کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ جو لوگوں پر بہت شاق گزرا۔ ولید بہادر، شاعر اور سخی تھے۔

مصعب زبیری کا قول ہے: قریش کے رجال اور سردار تھے، صبح کی نماز میں انہوں نے لوگوں کو چار رکعت پڑھائیں یہ قصہ مشہور اور منقول ہے۔ شراب پینے کا جرم ثابت ہونے کے بعد ان کے معزول ہونے کا قصہ مشہور ہے جو صحیحین میں ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کوڑے لگانے کے بعد کوفہ سے معزول کر دیا اور حضرت سعید بن العاص کو اس کا والی بنا دیا۔ بعض نے کہا: کوفہ کے کچھ لوگوں نے تعصب کی بناء پر ناحق ان کے خلاف گواہی دی، اسے طبری نے روایت کیا ہے، ابن عبدالبر نے اس کا انکار کیا ہے۔

---

[1] [2] استیعاب (۱۱۴/۳) [3] السیرۃ النبویۃ (۲۵۳/۳)

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت ولید فتنے سے الگ رہے، نہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے نہ کسی اور کے ساتھ، لیکن وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنی تحریروں اور اشعار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قتال کی ترغیب دلاتے۔

اس میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب جریر کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس خط دے کر بھیجا، اس میں انہیں مطیع ہونے کا اور اہل شام سے بیعت لینے کا حکم دیا، ولید کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ان کی طرف شعر لکھ کر بھیجے: ؏

''تمہارے پاس علی کے قلم سے لکھا ہوا خط آیا ہے، جو فیصلہ کن ہے، یا تو اس کی صلح کو قبول کرلو یا اس سے جنگ کرو، اگر تمہاری نیت اسے جواب دینے کی ہے تو اس خط کے املاء کرنے والے اور اس کے کتاب کا برا ہو''۔

نیز ان کی طرف یہ اشعار لکھ کر بھیجے: ؏

''تم اور علی کی طرف خط کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی دباغت کرنے والا اس وقت دباغت کرے جب چمڑا سوکھ جائے''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر انہوں نے یہ اشعار کہے تھے: ؏

''خبردار! تین افراد کے بعد سب سے بہترین شخص تجیبی کا مقتول ہے جو مصر سے آیا تھا، میں کیسے نہ روؤں جبکہ میرے رشتہ دار رو رہے ہیں، ابو عمر کے احسانات ہم سے رُک گئے''۔

انہوں نے وفات تک مقام رقہ میں قیام کیا۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کیں، جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کیا، ان سے حارثہ بن مضرّب، شعبی، ابو موسیٰ ہمدانی وغیرہ نے روایت کیا۔

خلیفہ کا قول ہے: حضرت ولید ۲۵ھ میں کوفہ کے امیر تھے، ۲۸ھ میں انہوں نے آذربائیجان کا جہاد کیا، وہ قوم کے امیر تھے۔ ۲۹ھ میں معزول ہوئے، ابو عروبہ حرانی کا قول ہے: خلافت معاویہ میں وفات پائی۔

۹۱۵۱ ولید بن عمارہ ✿

ابن ولید ابن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی، ہجرت سے پہلے پیدا ہوئے، ابن عبدالبر ✿ کا قول ہے: حضرت خالد ابن ولید کے ساتھ بطاح میں ۱۱ھ میں شہید ہوئے۔ دوسرے راویوں کا قول ہے: ان کی والدہ بنت بلعاء بن قیس کنانی ہیں، ان کے والد عمرو نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ قریش کی طرف سے نجاشی کے پاس سفر کیا تاکہ وہ مسلمان مہاجرین کو واپس لوٹا لائیں، عمارہ نے اپنے اہل اور اولاد کو مکہ میں چھوڑا، ان میں سے ولید، ابو عبیدہ، عبدالرحمٰن اور ہشام ہیں۔ اپنی اپنی جگہ پر ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ عمارہ کا قصہ زبیر نے بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ عمرو بن عاص کی باندی پہ گر گئے، حضرت عمرو بن عاص کو پتہ چلا تو ناراض ہوئے اور سخت انہیں ڈانٹا، جب نجاشی کے پاس ٹھہر گئے تو عمارہ نے نجاشی کی بیوی کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ عمارہ حسین وجمیل تھے تو وہ اس کی طرف مائل ہوگئی اور ان سے میل ملاپ کرنے لگی۔ عمرو کو اس کا پتہ چلا، اس نے نجاشی کو بتا دیا، جب اسے حقیقت معلوم

✿ اسد الغابہ (۵۴۶۹) استیعاب (۲۷۵۱) تجرید (۱۲۹/۲) ✿ استیعاب (۱۱۸/۳)

ہوئی تو ساحروں کو حکم دیا، انہوں نے ان کے ذکر کے اگلے حصے میں پھونک ماری تو وحشی ہوگئے اور جانوروں کے ساتھ رہتے، یہاں تک کہ خلاف عمر میں عبداللہ بن ابی ربیعہ ان کی طرف گئے، گھات لگا کر بیٹھے اور انہیں پانی پر پکڑ لیا، وہ چلانے لگے: مجھے چھوڑ دو، اگر تم نے مجھے چھوا تو میں مر جاؤں گا، وہ آپ کے ہاتھوں میں مر گئے۔

زبیر کا قول ہے: مجھ سے عبداللہ بن یزید ہذلی نے بیان کیا کہ مجھے عبداللہ بن محمد بن عمران طلحی نے بتایا، فرماتے ہیں: جب عمارہ نے عبداللہ اور ان کے ساتھ دوسرے لوگوں کو دیکھا تو چلا کر کہنے لگے: اے مغیرہ! اے مغیرہ!

۹۱۵۲ ولید بن قاسم [1]

ولید بن دباغ نے استیعاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق ابو احمد عسکری، پھر بطریق معلی بن زیاد، بحوالہ ولید بن قاسم نقل کیا ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ برے لوگ ہیں جو شبہات اور شہوات سے حرام چیزوں کو حرام کر لیتے ہیں..... (الحدیث)'' [2]

۹۱۵۳ ولید بن قیس [3]

ابن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی حدیث ثابت نہیں، اسے حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اور طبرانی [4] نے کبیر میں بطریق عبدالملک بن حسن نخعی، بحوالہ ولید بن قیس نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: انہیں برص کی بیماری تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی، جس سے وہ ٹھیک ہوگئے۔ عبدالملک وہ ابو مالک ہے۔ بہت ضعیف راوی ہے۔

۹۱۵۴ ولید بن ولید [5]

ابن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی، خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ بدر میں مشرکین کے ساتھ شریک تھے، قیدی بنے، ان کے بھائیوں ہشام اور خالد نے ان کا فدیہ دیا، ہشام ان کا سگا بھائی تھا، ان دونوں کی والدہ آمنہ یا عاتکہ بنت حرملہ ہیں، جب ان کا فدیہ دیا گیا تو اسلام لے آئے۔ ان لوگوں نے اس پر عتاب کیا تو انہوں نے کہا: میں نے قبول کیا، مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ لوگ میرے بارے میں گمان کریں کہ میں قید میں گھبرا گیا تھا۔ واقدی نے اپنی اسانید سے ان کا ذکر کیا ہے، جب اسلام لائے تو ان کے ماموؤں نے انہیں قید کر لیا، نبی کریم ﷺ قنوت نازلہ میں ان کے لیے دعا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے: ''اے اللہ! ولید بن ولید اور ان مومنوں کو نجات دے جو کمزور سمجھے جاتے ہیں''۔ [6] جب قید سے واپس آئے تو نبی کریم ﷺ سے عمرۂ قضیہ میں ملے، بعض کا قول ہے: وہ پیدل ہی قید سے نکل بھاگے، ان لوگوں نے انہیں تلاش کیا، لیکن انہیں پا نہ سکے، بعض نے کہا: وہ بئر ابی عتبہ میں مدینہ آنے سے پہلے فوت ہوگئے۔ بعض نے کہا: جب نبی کریم ﷺ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تو خالد مکہ سے نکل گئے یہاں تک کہ انہوں نے مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہوتے نہیں دیکھا، نبی کریم ﷺ نے ولید

---

[1] اسد الغابہ (۵۴۷۰) تجرید (۱۲۹/۲) [2] کنز العمال (۵۵۸٤) جامع المسانید والسنن (۳۹۳/۱۲)

[3] اسد الغابہ (۵٤۷۱) استیعاب (۲۷۵۲) [4] المعجم الکبیر (۱۵۱/۲۲) [5] اسد الغابہ (۵٤۷۲) استیعاب (۲۷۵۳) تجرید (۱۳۰/۲)

[6] مجمع الزوائد (۱٦۰٦٦) جامع المسانید والسنن (۳۹۷/۱۲) تاریخ کبیر (۱۵۳/٤)

ابن ولید سے فرمایا: ''اگر خالد ہمارے پاس آتے تو ہم اس کا اکرام کرتے، یہ ایسا شخص نہیں ہے کہ کسی عقد میں اسلام سے نا آشنا رہا ہو''۔ ولید نے یہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو لکھا، یہ ان کی ہجرت کا سبب بنا، اسے واقدی نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے، زبیر بن بکار نے بحوالہ محمد بن ضحاک، عن ابیہ نقل کیا ہے، جب ولید بن ولید نے ہجرت کی تو ان کی والدہ کہنے لگیں: ؏

''مسافت کا چوتھائی حصہ ولید نے ہجرت کی، تو اس عورت سے ایک اونٹ اور اونٹنی خریدے اور ان کی جانب آرزوؤں کے ساتھ بلند ہو''۔

فرماتے ہیں: میرے چچا مصعب کی روایت میں ہے: ؏

''ان کے درمیان سے تنگ دِل یا تنگ جان پھینک دے''۔

ان کے اشعار میں ایسا شعر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلام لے آئی تھیں۔ جب ولید کا انتقال ہوا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ جو ان کی چچا زاد بہن تھیں کہنے لگیں: ؏

''اے آنکھ! ولید بن ولید بن مغیرہ پہ آنسو بہا، بے شک وہ قحط سالیوں میں بارش، ہم لوگوں میں روشن رحمت تھا۔ وہ بہت زیادہ بخشش والا، عزت مند ہے۔ سخاوت کے طریق کی تلاش میں بلند ہوتا ہے، ابوالولید ولید بن ولید جیسا شخص خاندان کے لیے کافی ہے''۔ [1]

اسی طرح زبیر بن بکار نے بحوالہ محمد بن ضحاک حزامی، عن ابیہ، انہی الفاظ میں نقل کیا ہے، انہوں نے اس قول ''وہ ہم لوگوں میں روشن رحمت تھا'' اس کے بجائے اور الفاظ نقل کیے ہیں ''بہت زیادہ پانی والی ندی، اور ذخیرہ شدہ خوراک تھا''۔ ایک روایت میں ہے: ''پانی سے بھری ہوئی ندی ہے''۔ ابن عدی کی کامل میں بطریق کامل بن علاء، بحوالہ حبیب بن ابی ثابت مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ولید بن ولید فوت ہو گیا ہے، میں اس پر کیسے روؤں؟ فرماتے ہیں: میرا قول.... پھر شعر ذکر کیا، یہ باطل ہے۔ گویا وہ راوی سے الٹ گیا ہے۔

طبرانی [2] نے بطریق عبدالعزیز بن عمران، بحوالہ اسماعیل بن ایوب مخزومی نقل کیا ہے کہ ولید بن ولید بن مغیرہ مکہ میں قید تھے، جب انہوں نے ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو طائف میں اپنا مال بیچا، جب لوگ بے خبر تھے، وہ اور عیاش بن ابی سلمہ اور سلمہ بن ہشام پیدل نکل بھاگے، انہیں تعاقب کا خوف تھا، وہ بھاگے یہاں تک کہ تھک گئے۔ ولید پیچھے رہ گئے۔ اس پر انہوں نے کہا: ؏

''اے میرے قدمو! مجھے ان لوگوں تک پہنچا دو اور آج کے بعد مجھے کبھی نہ تھکانا''۔

جب احراس کے مقام پر پہنچے تو انہیں ٹھوکر لگی تو کہا: ؏

''تو ایک خون آلود انگلی ہی تو ہے، اللہ کے راستے میں تجھے یہ تکلیف پہنچی ہے''۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور کہا: یا رسول اللہ! میں تھک گیا ہوں، اور میں مرنے والا ہوں، آپ اپنے زائد کپڑے سے جو آپ کے بدن مبارک پر ہو مجھے کفن دیجیے، پھر وہ وفات پا گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص میں انہیں کفن دیا، اور حضرت

---

[1] طبقات الکبریٰ (۹۳/٤) اسد الغابہ (۳۱۸/٤) استیعاب (۱۱۸/۳)

[2] المعجم الکبیر (۱۵۲/۲۲، ۱۵۳)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، ان کے سامنے بچہ تھا، اور وہ کہہ رہی تھیں: ''ولید بن ولید بن مغیرہ پر رو'' ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگوں سے اگر ہو سکتا تو تم ولید کو دل کی نرمی بنا لیتے'' ۔ پھر ان کا نام عبداللہ رکھا۔ ان کا یہ قصہ مصعب زبیری نے بغیر اسناد ذکر کیا ہے۔ ولید ابن مغیرہ کی سوانح میں اس میں سے کچھ آئے گا۔

احمد نے اپنی مسند میں ان کی ایک حدیث بروایت محمد بن یحییٰ بن حبان ان کے حوالے سے نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے خواب میں ڈر لگتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سونے کے لیے لیٹو تو کہو: اللہ کے نام سے میں اللہ کے کلمات کے ساتھ اس کے غصے سے، اس کی سزا سے، اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے لشکروں سے پناہ مانگتا ہوں اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں'' ۔ وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا..... (الحدیث) [1]

یہ روایت منقطع ہے کیونکہ محمد بن یحییٰ نے انہیں نہیں پایا، اسے ابوداؤد نے بروایت ابن اسحاق، بحوالہ عمرو بن شعیب، عن ابیہ، عن جدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ولید بن ولید نیند میں گھبرا جاتے تھے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا.... پھر حدیث ذکر کی۔

۹۱۵۵ ولید بن یزید

ابن ربیعہ بن شمس قرشی عبشمی، بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے ان کا بیٹا عبداللہ بن ولید جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریک تھا۔

باب واؤ کے بعد ھاء

۹۱۵۶ وھبان بن صیفی غفاری

رہبان میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۹۱۵۷ وھب بن اسود

اسود بن وھب میں گزر چکے ہیں۔

۹۱۵۸ وھب بن امیہ [2]

ابن ابی الصلت ثقفی، ابن کلبی نے روایت نقل کی ہے، جس سے عہد نبوی میں ان کے اسلام لانے کا پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ثقیف میں سے ایک شخص فوت ہو گیا، اس کی اولاد نہیں تھی، اس کی میراث میں جھگڑا ہو گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث وھب بن امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ بن عوف ثقفی کو دی، عبداللہ بن صفوان اکبر بن امیہ بن خلف جمحی نے حقہ بنت وھب ابن امیہ ابن ابی الصلت سے نکاح کیا، جس سے صفوان بن عبداللہ بن صفوان کی ولادت ہوئی۔

---

[1] کنز العمال (٤١٢٧٦) [2] اسد الغابہ (٥٤٧٤)

۹۱۵۹ وهب بن حذيفه [1]

ابن عباد بن خلاد غفاری، بعض کا قول ہے: مزنی ہیں، ایک قول ہے: ثقفی ہیں، حجازی ہیں، ان کی ایک حدیث ہے جسے ترمذی [2] وغیرہ نے بطریق واسع بن حبان ان کے حوالے سے مرفوع نقل کیا ہے: ''جب کوئی شخص کسی مجلس سے اُٹھ کر جائے پھر واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے''۔ ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن سعد نے اہل خندق کے طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے کہ وہ اہل الصفہ میں سے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے۔

۹۱۶۰ وهب بن حمزه [3]

ابن سکن کا قول ہے، بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ان کی حدیث کی اسناد میں تردد ہے، پھر بطریق یوسف بن صہیب، بحوالہ وہب بن حمزہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا، میں نے ان میں سختی دیکھی تو میں نے کہا: میں واپس جا کر ان کی شکایت کروں گا، پھر میں واپس آیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور اس کی شان میں کچھ نازیبا باتیں کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا ہرگز نہ کہو، یہ علی ہیں اور میرے بعد تمہارے ولی ہیں''۔ [4]

۹۱۶۱ وهب بن خنبش [5]

جعفر کے وزن پر ہے، شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ان کی حدیث ہے، بیان، فراس اور جابر وغیرہ نے بحوالہ شعبی، ان کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے، داؤد اودی نے بحوالہ شعبی فرمایا: وہب کے بدلے ہرم ہے، پہلا قول مشہور ہے۔

۹۱۶۲ وهب بن خويلد

ابن طُوَیلم بن عوف بن عبدہ ثقفی، ان کا ذکر کیا ہے..... [6]

۹۱۶۳ وهب بن زمعه [7]

ابن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی اَسدی، مسلمانانِ فتح مکہ میں سے ہیں، قریش کے نہایت سخی تھے، سنن ابی داؤد میں ان کی ایک حدیث ہے، جسے بطریق محمد بن اسحاق [8] نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ نے بحوالہ اپنے والد اور اپنی والدہ زینب بنت ابی لیلیٰ، دونوں نے بحوالہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: وہ رات جس میں نحر کے دِن شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے کہ میرے ہاں وہب بن زمعہ اور آل ابی امیہ میں سے ایک شخص آیا دونوں نے قمیص پہنی ہوئی تھی، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم عرفات سے واپس لوٹے ہو؟''..... (الحدیث) [9]

---

[1] اسد الغابه (٥٤٧٦) استيعاب (٢٧٥٥) [2] ترمذی (٢٧٠٦) [3] اسد الغابه (٥٤٧٧) تجريد (١٣٠/٢)

[4] المعجم الكبير (١٣٥/٢٢) مجمع الزوائد [5] اسد الغابه (٥٤٧٨) استيعاب (٢٧٥٦)

[6] بياض في الاصل [7] اسد الغابه (٥٤٨٠) تجريد (١٣٠/٢) [8] السيرة النبوية (٦٥٣/١) و (٦٥٧/١)

[9] مسند احمد (٢٩٥/٦) صحيح ابن خزيمه (٢٩٥٨) بيهقي (١٣/٥)

زبیر بن بکار نے بطریق یحییٰ بن مقداد بن یعقوب زمعی بحوالہ اپنے چچا موسیٰ بن یعقوب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تو عبداللہ اصغر بن وہب بن زمعہ اپنے بھائی عبداللہ اکبر کے خون کا بدلہ لینے کے لیے گئے، وہ یوم الدار کو قتل ہوئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیت دی اور فرمایا: وہ فتنہ اور اختلاط میں قتل ہوئے۔

۹۱۶۴ وہب بن ابی سرح ❶

ابن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر قُرشی عامری، عمرو کے بھائی ہیں، یہ ابوعمر کا قول ہے۔

موسیٰ بن عقبہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ اور ان کے بھائی عمرو بدر میں شریک ہوئے۔ ابن فتحون نے ان کا تعاقب کیا ہے کیونکہ موسیٰ بن عقبہ میں ان کا ذکر نہیں، انہوں نے وہب بن سعد بن ابی سرح کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: وہ اس کے علاوہ ہیں۔ ہیثم بن عدی نے مہاجرین حبشہ میں ان کا ذکر کیا ہے، بلاذری کا قول ہے: یہ ثابت نہیں لیکن وہ بدر میں شریک ہوئے۔ ابومعشر کہتے تھے: ان کے بھائی معمر نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، واقدی کا قول ہے: انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت نہیں کی، وہ بدر میں شریک ہوئے تھے، جن کا موسیٰ بن عقبہ، ابن اسحاق اور کلبی نے ذکر کیا ہے وہ عمرو بن ابی سرح ہیں۔

۹۱۶۵ وہب بن سعد ❷

ابن ابی سرح بن ربیعہ بن ھلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر فہری۔ عبداللہ بن سعد کے بھائی ہیں۔ ابن مندہ اور ابن حبان نے ان کا ذکر کیا ہے، وہ دونوں فرماتے ہیں: ہمیں ان کی روایت معلوم نہیں، محمد بن سعد ❸ نے طبقات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بدر میں شریک ہوئے، موسیٰ بن عقبہ، ابومعشر اور واقدی کا قول ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سوید بن عمرو کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا تھا، دونوں موتہ کے دن شریک تھے، فرماتے ہیں: وہب بن سعد اُحد، خندق، حدیبیہ اور خیبر میں شریک ہوئے جس وقت شہید ہوئے چالیس (۴۰) سال کے تھے۔ ❹ پھر ابن مندہ نے بحوالہ عاصم بن عمر روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: وہب ابن سعد نے جب ہجرت کی تو کلثوم بن ہدم کے پاس فروکش ہوئے۔

۹۱۶۶ وہب بن سماع عوفی ❺

ابن عبدالبر ❻ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبوت کی علامات کے بارے میں ان کی حدیث ہے جو حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد نے شرف مصطفیٰ میں نہایت کمزور سند سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: اسی اثناء میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اصحاب تھے کہ ایک دراز قد اعراب لمبی گردن والی اونٹنی پر

---

❶ اسد الغابہ (٥٤٨١) تجرید (٢/١٣٠) ❷ اسد الغابہ (٥٤٨٢) استیعاب (٢٧٥٨) تجرید (٢/١٣١)

❸ طبقات الکبریٰ (٣/٢٩٦) ❹ السیرۃ النبویۃ (٢/٣٨٨) ❺ اسد الغابہ (٥٤٨٣) الاستیعاب (٢٧٦٠) تجرید (٢/١٣١)

❻ الاستیعاب (٣/١٢١)

آیا، لوگوں کی گردنیں پھلانگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور گفتگو کرنے لگا، کئی بار اس کی طبیعت میں جوش آیا، یہاں تک کہ اسے سکون مل گیا تو اس نے چند اشعار سنائے جس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''تم وہب بن سماع ہو؟'' اس نے کہا: ہاں! میں وہب ابن سماع عوفی ہوں، سخت دفاع کرنے والا اور روکنے والا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم وہی ہو نا جس کی زیادہ تر قوم جنگوں میں ضائع ہوگئی''۔ پھر اس کے حالات کی کئی چیزوں کا ذکر کیا تو اس نے کہا: چیز کے بعد اس کا اثر نہیں رہتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اپنے بت کے ساتھ اپنا قصہ ذکر کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ اشعار کہے: ؏

''اے وہب! اے ابن مالک! جلدی نہ کر، ایسی چیز آ چکی ہے جسے دور نہیں کیا جا سکتا''۔

پھر اشعار ذکر کیے، فرماتے ہیں: وہ اسلام لائے اور ان کا اسلام سنور گیا۔

۹۱۶۷ وهب بن عبدالله

ابن سعد بن ابی سرح، زبیر بن بکار کا قول ہے: موتہ کے دن قتل ہوئے، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور ان کی اولاد کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا، پھر فرمایا: ابوسرح وہب کی اولاد میں سے وہب بن عبداللہ ہیں، پھر ان کا ذکر کیا، ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ موتہ میں وہب بن سعد شہید ہوئے۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ وہ دونوں اکٹھے شہید ہوئے ہوں اور ان کا نام اپنے چچا وہب کے نام پر رکھا گیا ہو۔

۹۱۶۸ وهب بن عبدالله [1]

ابن قارب، ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ابونعیم کا قول ہے: شرف صحابیت اور رؤیت قارب اور ان کے بیٹے عبداللہ کو حاصل ہے، رہے وہب تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے روایت کی، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کے ساتھ حج کیا۔ [2]

۹۱۶۹ وهب بن عبدالله [3]

ابن مسلم بن جنادہ بن حبیب بن سواءہ سوائی، ابن عامر بن صعصعہ، ابوجحیفہ سوائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آخری عمر میں آئے اور آپ علیہ السلام سے احادیث یاد کیں۔ پھر اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی تھے، جب وہ خلیفہ بنے تو انہوں نے کوفہ کی پولیس کا نگران بنایا تھا۔

صحیح میں ان سے مروی روایت ہے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے مشابہ تھے، آپ نے ہمیں تیرہ (۱۳) اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا۔ ہمارے اونٹنیاں لینے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نام وہب الخیر رکھا۔

---

[1] اسد الغابہ (۵٤٨٥) تجريد (۱۳۱/۲) [2] كنز العمال (۳۸۰۰۷) جامع المسانيد والسنن (٤٠٣/١٢)

[3] اسد الغابہ (٥٤٨٦) تجريد (۱۳۱/۲)

انہوں نے نبی کریم ﷺ، حضرت علی اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، ان سے ان کے بیٹے: عون، شعبی، ابواسحاق سبیعی، سلمہ بن کہیل، اسماعیل بن ابی خالد، علی بن ارقم اور حکم بن عیینہ وغیرہ نے روایت کیا۔

واقدی کا قول ہے: عراق پر بشر کی گورنری میں وفات پائی، ابن حبان کا قول ہے: ۶۴ھ میں وفات پائی۔

۹۱۷۰ وهب بن عبدالله

ابن محصن اسدی، ابوسنان ہیں۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ابن حبان کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا، بعض کا قول ہے: ان کا نام عبداللہ بن وہب ہے، بعض کا قول ہے: وہ وہب بن محصن ہیں، پہلے قول پر مسلم نے اعتماد کیا۔

۹۱۷۱ وهب بن عثمان[1]

ابن ابی طلحہ عبدری، ان کا والد اُحد کے دن حالت شرک میں قتل ہوا۔ انہوں نے بنت عبد بن زمعہ سے نکاح کیا اس سے عبدالرحمٰن کی ولادت ہوئی۔ شیبہ اور عبداللہ بھی ان کے بیٹے ہیں، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے ام جمیل بنت شیبہ بن ربیعہ سے شادی کی۔

۹۱۷۲ وهب بن عمرو أسدی[2]

یونس بن بکیر نے مغازی میں آغازِ ہجرت میں ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابونعیم نے جائز کہا ہے کہ وہ ثقف ابن عمرو ہوں، احتمال ہے کہ وہ ان کے بھائی ہوں۔

۹۱۷۳ وهب بن عمیر

ابن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جُمح قرشی جمحی۔ مؤطا میں بحوالہ ابن شہاب مروی ہے کہ انہیں یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں خواتین ایسی بھی تھیں کہ اپنے علاقے میں اسلام لائیں اور انہوں نے ہجرت نہیں کی، ان کے شوہر کافر تھے، ان میں سے ولید بن مغیرہ کی بیٹی جو صفوان بن امیہ کی زوجہ تھیں، فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائیں، ان کا شوہر صفوان ابن امیہ بھاگ گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اس کے چچا زاد وہب بن عمیر کو بھیجا اور اسے اسلام کی دعوت دی.... پھر حدیث ذکر کی۔ معروف یہ ہے کہ یہ قصہ ان کے والد عمیر بن وہب کا تھا، اسی طرح موسیٰ بن عقبہ وغیرہ نے اہل مغازی میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: فتح مصر میں شریک ہوئے، بنی جمح کی حویلی میں ایک حوض تھا اس میں پانی جمع ہوتا تھا، حضرت عمرو بن عاص کہنے لگے: میرے بھتیجے یعنی وہب بن عمیر کا میری جانب خط کھینچ دو، پھر اس حوض کا دھانہ بند کر دیا گیا اور اس کا نقشہ کھینچ دیا گیا، یوں یہ بنو جمح کی حویلی بن گئی، فرماتے ہیں: غزوہ عموریہ ۲۳ھ میں وہب بن عمیر کو مصر کے سمندر کا

[1] تجرید (۱۳۱/۲) [2] اسد الغابہ (۵۴۸۱) تجرید (۱۳۱/۲)

نگران مقرر کر دیا گیا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ان سے کوئی حدیث مروی نہیں، ابو بکر بن درید نے اخبار منثورہ میں کہا: وہب بن عمیر لوگوں میں سب سے زیادہ حافظے والے تھے، قریش ان کے بہت زیادہ حافظے کی وجہ سے کہتے تھے، ان کے دو دِل ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دِل نہیں بنائے ﴾۔ [1]

جب بدر کا دِن ہوا تو شکست کھا کر آ گئے، ایک جوتا ان کے ہاتھ میں تھا، اور دوسرا جوتا پاؤں میں تھا، لوگوں نے پوچھا: لوگوں کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: شکست کھا گئے، انہوں نے کہا: تمہارا جوتا کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: میرے پاؤں میں ہے۔ انہوں نے کہا: تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں، تو انہیں معلوم ہو گیا کہ ان کے دو دِل نہیں ہیں۔

ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصہ جمیل بن معمر کے بارے میں ذکر کیا ہے، اور جو شخص ان سے ملا اور سوال کیا وہ ابو سفیان تھے، ابن کلبی نے اپنی تفسیر میں بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مسنداً روایت کیا ہے، لیکن فرماتے ہیں: جمیل بن اُسد ہیں۔

٩١٧٤ وہب بن قابس [2]

یا قابوس مزنی، ابن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق محمد بن طلحہ بحوالہ محمد بن حصین بن عمرو بن سعد بن معاذ، عن ابیہ، عن جدہٖ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مزینہ کا وہب بن قابس نامی ایک آدمی عرج مقام پر ملا، اسلام لائے اور بیعت کی، پھر اپنے گھر والوں کے پاس ٹھہر گئے یہاں تک کہ جب اُحد کا دِن ہوا تو اپنی بکریوں کی رسّی پکڑ کر نکلے، یہاں تک کہ مدینہ پہنچے تو اسے خالی پایا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے کہا: وہ اُحد کے قریب جنگ کے لیے گئے ہیں، اس نے ان کی رسّی پھینک دی اور اُحد کی طرف چلے، اتنے میں گھوڑے سامنے آئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان گھوڑوں کو ہم سے کون دور کرے گا؟ اللہ اسے جنت میں میرا ساتھی بنائیں گے''۔ وہب آگے بڑھے اور تلواروں کے وار سے انہیں واپس لوٹا دیا، یہاں تک کہ انہوں نے تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور شہید ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ ہم فارغ ہوں، جب فارغ ہوئے تو انہیں تلاش کیا لیکن وہ نہ ملے''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہب بن قیس سے بڑھ کر مجھے کوئی شخص محبوب نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا سامنا اس کے عمل سے کروں۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مفہوم میں ان کا ذکر کیا ہے، حارث بن عقبہ بن قابس کی سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

میں نے صاعد بغوی کی کتاب الفصوص میں پڑھا، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس اُمت میں سب سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اعمال نامے سے ملوں، آپ نے یہ بات وہب بن قابس مزنی کے بارے میں فرمائی، پھر مختصر قصہ ذکر کیا۔

٩١٧٥ وہب بن قیس

ابن ابان ثقفی۔ ان کے بھائی سفیان بن قیس کی سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] سورہ احزاب الآیۃ (٤) [2] اسد الغابہ (٥٤٩٠) استیعاب (٢٧٦٤) تجرید (١٣١/٢)

۹۱۷۶ وهب بن كلده

بنوعبداللہ بن غطفان سے ہیں، ابن اسحاق نے بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۱۷۷ وهب بن مالك

ابن سواد بن جذیمہ بن دارع بن عدی بن تمیم وارداری، تمیم کے قبیلے سے ہیں، ابن اسحاق نے تمیم داری کے ساتھ آنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اسلام لائے۔

۹۱۷۸ وهب بن محصن أسدى

وہب بن عبداللہ بن محصن ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے، بعض نے انہیں اپنے دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔

۹۱۷۹ وهب (بے نسبت)

مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میرا خیال ہے انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

۹۱۸۰ وهب

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق مجالد، بحوالہ وہب ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا آپ عرفہ میں مقیم تھے، اس نے آپ سے آپ کی چادر مانگی آپ نے وہ اسے عطا کردی، وہ اسے لے کر چلا گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوال کرنا جائز نہیں سوائے ایسے فقر کی وجہ سے جو ہلاک کردے یا ایسا قرض جو لاچار کردے''۔

۹۱۸۱ وهیب : ابن اسود، وهب میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۹۱۸۲ وهیب بن سماع : وهب انصاری میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الثانی ازحرف واؤ

باب واؤ کے بعد لام

۹۱۸۳ وليد بن عباده[1]

ابن صامت انصاری، ابن سعد کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ولادت ہوئی، انہوں نے اپنے والد، ابویسر انصاری وغیرہ سے روایت کی۔

ان سے ان کے بیٹے عبادہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، عطاء، سلیمان بن حبیب، عمارہ بن عمیر وغیرہ نے روایت کی ہے۔

[1] اسد الغابة (٥٤٦٦)، استیعاب (٢٧٤٨)، تجرید (١٢٩/٢)

ابن سعد کا قول ہے: خلافت عبدالملک میں فوت ہوئے، وہ ثقہ اور کم احادیث روایت کرنے والے ہیں۔

میں کہتا ہوں: اس روایت میں وہم ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، احمد کے ہاں بطریق سیار، بحوالہ عبادہ بن ولید، عن ابیہ مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے حکم سننے اور تنگی فراخی، نشاط اور ناپسندیدگی میں اطاعت کرنے پر بیعت کی.....۔ [1] (الحدیث)

یہ حدیث عبادہ کی ہے جو ان کے والد ہیں، شاید ان کے قول عن ابیہ سے مراد عن جدہ ہے، اسے مؤطا، شیخین، احمد نے بھی اور نسائی نے کئی طرق سے بحوالہ عبادہ روایت کیا ہے، ترمذی نے عبدالواحد بن سلیم کے طریق سے نقل کیا ہے کہ میں مکہ آیا اور عطاء بن ابورباح سے ملا، عطاء نے فرمایا: میں ولید بن عبادہ بن صامت سے ملا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، میں نے کہا: آپ کے والد نے وفات کے وقت کیا وصیت کی تھی؟ پھر حدیث ذکر کی، اگر اسے ولید کی صفت بناتے ہوئے نصب کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا تقاضا ہے کہ وہ صحابی ہوں اگر عبادہ کی صفت بناتے ہوئے جر کے ساتھ پڑھا جائے تو کوئی اشکال نہیں۔

٩١٨٤ ولید بن عدی أصغر

ابن خیار بن عدی بن نوفل قرشی نوفلی، ان کا والد حالت کفر میں مرگیا۔ ولید کا یہ بیٹا تھا، اس کا نام عمارہ تھا، اپنے گھرانے کے شاعر تھے۔ زبیر بن بکار نے کتاب النسب میں ان کا ذکر کیا ہے۔

٩١٨٥ ولید بن ولید [2]

ابن ولید بن مغیرہ، عبداللہ نامی لوگوں میں ان کا نام گزر چکا ہے۔

٩١٨٦ ولید بن یزید [3]

ابن عدی بن ربیعہ بن عبدالعزی بن عبدشمس، ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کے بیٹے عبداللہ جمل کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر میں شہید ہوئے، عبداللہ، ابن داریہ کے نام سے معروف تھے۔

القسم الثالث از حرف واؤ

باب واؤ کے بعد راء

٩١٨٧

ابن یسار بن ثعلبہ بن نبہان بن لام طائی، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا۔ ان کا بیٹا جہم ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے کوفہ

---

[1] بخاری (٧١٩٩، ٧٢٠٠) مسلم (٦١) نسائی (٤١٦٠، ٤١٦١، ٤١٦٢) ابن ماجہ (٢٨٦٦)

[2] اسد الغابہ (٥٢٧٢) استیعاب (٢٧٥٣) تجرید (١٣٠/٢)

[3] اسد الغابہ (٥٤٦٧) استیعاب (٢٧٤٩)

میں اونٹوں کو چارہ ڈالنے میں بددیانتی کی تھی اور حجاج کے زمانے میں سمندروں کے لیے بوجھ لادتے تھے۔

ان پر سبیب بن عمرو بن کریب نے غارت گری کی جو ایک قصے میں ہے، جس کی طرف عمرو بن کریب میں اشارہ گزر چکا ہے، ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب واؤ کے بعد عین

۹۱۸۸ وعوعه بن سعید

ابن قرط بن عبد بن ابی بکر بن کلاب، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کے بیٹے مربع نے جریر کی مدد کی، فرزدق نے اسے ڈانٹا تو کہا: ؏

"فرزدق کا گمان ہے کہ مربع عنقریب قتل ہوگا، اے مربع لمبی سلامتی کی خوشخبری ہو"۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب واؤ کے بعد فاء

۹۱۸۹ وفاء بن أشعر تمیمی ✿

ابن لسان حُمّرہ کے نام سے مشہور ہیں، فصاحت کی وجہ سے مشہور تھے، ان کی کنیت ابو کلاب تھی۔ معمرین میں ان کا ذکر ہے۔

یہ وہی ہیں جنھوں نے معاویہ سے کہا: جب انہوں نے ان سے ان کے علم کے بارے میں پوچھا تھا، میں نے اسے سوال کرنے والی زبان اور عقلمند دِل سے حاصل کیا ہے۔

باب واؤ کے بعد لام

۹۱۹۰ ولید بن محصن دریکی

تصغیر کے ساتھ ہے، وثیمہ نے ردّہ میں ذکر کیا ہے کہ وہ صاحب رائے اور عقلمند تھے، انہوں نے بلیغ خطبہ دیا جس میں ملوک کندہ کو مرتد ہونے سے منع کیا، انہوں نے قبول نہ کیا، ان کی ہتک کی اور وہاں سے نکال دیا۔

باب واؤ کے بعد ھاء

۹۱۹۱ وھب بن اسود ✿

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا ہے، بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

✿ تجرید (۲/۱۳۰) ✿ اسد الغابہ (۵۴۷۳) استیعاب (۲۷۵۴)

۹۱۹۲ وهب بن اكيدر دُومه

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر کی سوانح میں بطریق عمرو بن محمد بن حسن، بحوالہ عمرو بن یحییٰ بن وہب، عن ابیہ، عن جدہٖ ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کی طرف خط لکھا، اس کے ساتھ مہر نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کی مہر لگائی۔

۹۱۹۳ وهب بن خالد

ابن عامر بن غاضرہ سعدی، مولیٰ عبید، والد ابو وجزہ شاعر، مخضرمی ہیں۔ محمد بن سلام جمحی نے بحوالہ یونس بن عبید کہا، ابو وجزہ کے والد عبید قیدی تھے، انہیں ذی المجاز کے بازار میں جاہلیت میں بیچا، اسے وہب بن خالد نے خرید لیا، وہ ان کے پاس بہت عرصہ رہے، ان کے اونٹوں کو چراتے تھے۔ پھر عبید نے اپنے مولیٰ کی اونٹنی کے تھن پر مارا اور اسے زخمی کر دیا وہب نے ان کے چہرے پر طمانچہ مارا، وہ ناراض ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔

انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! میں بنوظفر کا آدمی ہوں، جاہلیت میں مجھے قیدی بنا لیا گیا، میں معروف النسب ہوں، اسلام میں عربی کو غلام نہیں بنایا جاتا، ان کے مولیٰ آئے اور کہا: اے امیر المومنین! میرا یہ غلام میرے مال کا نگران ہے۔ اس نے برا کیا، اس لیے میں نے اسے مارا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ اس کے علاوہ میں نے اسے کبھی مارا ہو، آدمی اپنے بیٹے کو اس سے زیادہ مارتا ہے تو کیا اس سے کم اپنے غلام کو نہیں مار سکتا؟ میں گواہ ہوں کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے تم پر احسان کیا ہے اور گالی کی مشقت کو دور کر دیا ہے، اگر تمہیں پسند ہو تو اس کے ساتھ رہو، اس کا تم پر احسان ہے، اگر تم پسند کرو تو اپنی قوم کے پاس چلے جاؤ، تو وہ ان کے ساتھ رہے، پھر زینب بنت عرفطہ مزنیہ سے نکاح کیا، اس سے ان کے ہاں ابو وجزہ اور اس کا بھائی پیدا ہوئے، ابو وجزہ نے اپنے والد کے حوالے سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارتداد کے سال ان کے پانی طلب کرنے کا قصہ نقل کیا ہے۔

القسم الرابع از حرفِ واؤ

باب واؤ کے بعد الف

۹۱۹۴ وادع[1]

تجرید میں ان کا ذکر بحوالہ ابن قانع ہے۔ وہ وازع زاء کے ساتھ ہے۔ پہلے گزر چکا ہے۔

۹۱۹۵ واسع بن حبان[2]

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے، اور بطریق حبان بن واسع بن حبان، عن ابیہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے

---

[1] تجرید (۱۲۵/۲) [2] اسد الغابہ (۵۴۲۸)

سر کا مسح نئے پانی سے کرتے ہوئے دیکھا۔ ❶ یہ خطا ہے جو رہ جانے سے پیدا ہوئی، وہ یہ ہے کہ مسلم نے یہ روایت اسی سند سے نقل کی ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ حبان بن واسع، عن ابیہ، عن عبداللہ بن زید، اسے طویل نقل کیا ہے، اسے ابوداؤد، ترمذی نے مختصر نقل کیا ہے۔ پہلی قسم میں واسع بن حبان کی سوانح میں گزر چکا ہے۔

۹۱۹۶ واصله بن حَبّان ❷

واثلہ میں گزر چکے ہیں، بعض نے لفظی غلطی کی ہے۔

۹۱۹۷ واقد بن عبدالله يربوعى ❸

ابن امین کا قول ہے: ابن مندہ نے ان کے اور واقد بن عبداللہ حنظلی کے درمیان فرق کیا ہے۔ وہ دونوں ایک ہیں۔

۹۱۹۸ واقد ❹

بے نسبت۔ ابن مندہ کا قول ہے: ابومسعود نے بحوالہ عبداللہ بن واقد، عن ابیہ ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنی عورت کو مساجد سے منع نہ کرو"۔ ❺

ابومسعود کا قول ہے: وہ میرے نزدیک وہم ہے، وہ واقد بن عبداللہ بن عمر، عن ابیہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: ایسا ہی ہے جیسا انہوں نے کہا:

۹۱۹۹ وائل القيل ❻

ابن شاہین ان کے ذکر کرنے میں تنہا ہیں، بطریق ابن اسحاق، بحوالہ وائل قیل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نماز میں رکھے ہوئے تھے۔ ❼ ابوموسیٰ نے ذیل میں فرمایا: وہ وائل بن حجر ہیں، ان میں کوئی شک نہیں۔

---

❶ ابوداؤد (۱۲۰) ترمذی (۳۵) احمد (۳۹/٤) (٤٠/٤) جامع المسانيد والسنن (۳٤٧/۱۲)

❷ تجريد (۱۲٥/۲) ❸ اسد الغابه (٥٤۳۲) تجريد (۱۲٦/۲) ❹ اسد الغابه (٥٤۳٥)

❺ المعجم الكبير (۳۹۹/۱۲) السنن الكبرىٰ (۱۳۲/۳) تغليق التعليق (۳٥۳)

❻ اسد الغابه (٥٤۳۸) تجريد (۱۲٦/۲)

❼ مسند احمد (۳۱٦/٤) مجمع الزوائد (۱۰٤/۲) الكامل فى الضعفاء (۲٤٠۱/٦)

آخری حرف یاء

قسم اوّل از حرف یاء

باب یاء کے بعد الف

۹۲۱۱ یاسر العنسی

آلِ مخزوم کے حلیف، یمن سے آئے تھے، ابوحذیفہ بن المغیرہ کے حلیف بنے تو انہوں نے اپنی باندی سے ان کی شادی کر دی جس کا نام سمیّہ تھا۔ جس سے عمار نامی لڑکا پیدا ہوا۔ تو ابوحذیفہ نے اسے آزاد کر دیا، پھر عمار اور ان کے والد اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے تھے۔ حاکم کی بطریق عقیل عن الزہری عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بحوالہ ان کے والد روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یاسر، عمار اور حضرت عمار کی والدہ کے ہاں سے گزرا ہوا جنہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر اذیتیں دی جا رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: یاسر کے گھرانے والو! صبر کرو! یاسر کے گھرانے والو! صبر سے کام لو تمہارا مقام جنت ہے"۔ [1]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الزھد میں بطریق یوسف بن ماہل مرسل روایت کی ہے اور حارث نے اپنی مسند میں، حاکم اور ابن مندہ نے بطریق اعمش عن سالم بن ابی الجعد عن عثمان روایت کی ہے جو منقطع ہے۔ جبکہ حاکم نے اور طبرانی نے الاوسط میں بروایت ابی زبیر عن جابر مرفوع نقل کی ہے جسے ابن کلبی نے تفسیر میں ابوصالح سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مفہوماً نقل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا۔ اور عبداللہ بن یاسر اور مزید یہ الفاظ ہیں: ابوجہل بد بخت نے حضرت سمیہ کی ناف کے نیچے نیزہ مارا جس سے وہ فوت ہو گئیں اور یاسر تکلیفیں اٹھاتے رخصت ہو گئے، اور عبداللہ کے تیر لگا جس سے وہ گر گئے۔

۹۲۱۲ یاسر بن سوید الجہنی [2]

ابن حبان، ابن السکن اور طبرانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عبداللہ بن داؤد بن دِلہاث بن مُسرِع بن یاسر اپنے والد سے بواسطہ اپنے دادا وہ بحوالہ اپنے والد نقل کرتے ہیں، ان کے متعلق جرح کا ذکر نہیں کیا۔ ابن السکن اور طبرانی نے اسی سند سے جو مسرع بن یاسر تک پہنچتی ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کسی مہم پہ روانہ فرمایا، انہیں ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائیں آپ نے ان پہ اپنا دست

---

[1] البدایۃ والنھایۃ (۵۹/۳) [2] اسد الغابہ (۵۴۹۵) تجرید (۱۳۲/۲)

رحمت پھیرا اور یہ دعا دی: "اللہ ان کے مرد بڑھا، ان کے گناہ گھٹا، انہیں کسی گناہ میں نہ پھنسا، اور فرمایا: اس کا نام مسرع رکھنا اس لیے کہ اس نے اسلام میں جلدی کی ہے"۔ ❶

۹۲۱۳ یاسر

ابو الرَّبداء البلوی مولا ربداء بنت عمرو بن عمارہ بن عطیہ البلویہ۔ ابن یونس کا قول ہے: فتح مصر میں شریک ہوئے اور صحابی ہیں۔ مصر میں ان کی اولاد ہے پھر بطریق سعید بن عفیر روایت کی ہے کہ ابو الربداء یا سر بلی کی ایک خاتون کے غلام تھے ان کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے، اس وقت وہ اپنی مالکن کی بکریاں چرا رہے تھے جن میں ان کی دو بکریاں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے (پانی) مشروب طلب فرمایا تو انہوں نے اپنی دو بکریاں دوہیں، پھر واپس لائے تو وہ پھر سے دودھ سے بھر گئیں۔ انہوں نے اپنی مالکن کو بتایا تو اس نے انہیں آزاد کر دیا۔ انہوں نے ابو الربداء کنیت رکھی۔ ابو بشر دُولابی اور ابن مندہ نے بحوالہ ابو سلیمان مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ ابو الربداء نے ان سے بیان کیا کہ ان میں سے کسی شخص نے شراب پی لی جسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگوائے، اس نے دوسری بار پھر پی لی، پھر اسے لایا گیا تو پھر کوڑے لگوائے۔ اس نے تیسری بار بھی اس سے منہ لگا لیا۔ مجھے معلوم نہیں تیسری یا چوتھی بار کیا ہوا۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے کنوئیں کی بلی پہ رکھا گیا تو اس کی گردن اتار دی گئی۔

دولابی نے یہ نام میم اور دال سے لکھا ہے، عبدالغنی فرماتے ہیں: یہ لفظی غلطی ہے، یہ نام تو باء اور ذال نقطہ دار سے ہے۔

میں کہتا ہوں: بغوی نے "الکنی" میں میم اور دال سے لکھا ہے۔ فرماتے ہیں: مصر کے رہائشی تھے پھر بطریق ابن لہیعہ ان کی حدیث نقل کی، اس کے سیاق میں فرماتے ہیں: عن ابی سلمان یہ ایک روایت میں ہے جبکہ دوسری میں ہے: عن ابی سلمان۔ متن میں فرماتے ہیں: پھر اسے جہاں تک میرا خیال ہے تیسری یا چوتھی بار لایا گیا، آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے کنوئیں کی لکڑی پہ رکھا گیا اور اس کی گردن قلم کی گئی۔

۹۲۱۴ یامین بن عُمَیر ❶

ابن کعب ابو کعب النضیری۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ اسلام لائے تو ان کا مال محفوظ ہو گیا۔ بنی نضیر میں سے ان کے اور ابو سعید بن عمرو بن وہب کے علاوہ کسی کا مال محفوظ نہ رہا۔ یہ بات ابن اسحاق نے عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے نقل کی ہے۔ ابن اسحاق ہی فرماتے ہیں: مجھے معلوم ہوا کہ یامین بن کعب ابو لیلیٰ عبدالرحمٰن بن کعب اور عبداللہ بن مُغَفّل سے ملے تو وہ دونوں رو رہے تھے، پوچھا تو انہوں نے بتایا: ہمیں نبی کریم ﷺ کے پاس سواری کا کوئی جانور نہیں ملا، تو انہوں نے ان دونوں کو ایک آب بردار اونٹ دیا۔

ابن اسحاق ❷ کا قول ہے: آلِ یامین کے کسی شخص نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے یامین سے فرمایا: تم نے اپنے چچا زاد

---

❶ مجمع الزوائد (٤١٣/٩) المعجم الكبير (٧١١/٢٢) كنز العمال (٣٣٦٦٦) جمع الجوامع (١٠٠٢٥)

❶ اسد الغابہ (٥٤٩٧) ❷ السيرة النبوية (١٢٧/٤)

عمرو بن جحاش کو دیکھا نہیں اور جو اس نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا، یعنی واقعۂ بنی نضیر میں، اس نے آپ پہ چکی کا پاٹ گرا کر آپ کو قتل کرنا چاہا تھا، تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو آگاہ کر دیا۔ آپ اپنی جگہ سے اُٹھ گئے تو یامین نے ایک شخص کو عمرو بن جحاش کے قتل کے لیے انعام دے کر تیار کر لیا جس نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۹۲۱۵ یامین بن یامین اسرائیلی

ابن فتحون نے استیعاب پہ اپنے ''ذیل'' میں ان کا ذکر کیا ہے، بحوالہ ماوردی نقل کیا ہے کہ جب عبداللہ بن سلام اسلام لے آئے تو یامین بن یامین نے کہا، میں بھی ایسی گواہی دیتا ہوں جیسی عبداللہ نے دی۔ جس پہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ''بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے اس کی گواہی جیسی گواہی دی'' [1] سلمہ بن سلام کے حالات میں بھی ان کا ذکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ان کے بارے میں نازل ہوا ہے ''اے وہ لوگو! جو (موسیٰ پہ) ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول (محمد ﷺ) پہ ایمان لاؤ'' [2] بروایت ابن کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس سعد بن شعبہ کے بارے میں ہے۔

باب یاء کے بعد ثاء

۹۲۱۶ یثربی البلوی

ابو رمثہ کے والد جن کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے ابوداؤد اور طبرانی نے بطریق سفیان ثوری عن زیاد بن لقیط السدوسی روایت کی ہے کہ میں نے ابو رمثہ کو فرماتے سنا: میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ نے پوچھا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں جی فرمایا: کیا اس سے محبت کرتے ہو؟ لیکن یاد رکھنا اس کے جرم کے تم اور تمہارے کیے کا یہ ذمہ دار نہیں۔'' [3]

باب الباء جس کے بعد حاء

۹۲۱۷ یحموم الکندی

مولیٰ اشعث بن قیس۔ اشعث جب اسلام لائے تو ان کے ساتھ تھے رشاطی بواسطہ ہمدانی نسب یمن میں شعبی سے بحوالہ قریش ایک شخص سے نقل کیا ہے کہ ہم لوگ مسجد نبوی کے دروازے پہ کھڑے تھے اچانک کندہ کا وفد آ گیا لوگ جھانک کر دیکھنے لگے۔ فرماتے ہیں: مجھے ان سے بہتر وضع قطع والا کوئی نظر نہیں آیا۔ جب ان میں سے درمیانے قد والا شخص داخل ہوا جس کے بال کندھوں تک گر رہے تھے تو میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: اشعث بن قیس۔ میں نے کہا: اشعث اللہ کا لشکر ہے جس نے اپنے دین کی مدد کی اپنے نبی کو غلبہ عطا کیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی تمہیں اور تمہاری قوم کو اس دین میں داخل کر دیا''۔

[1] سورۃ الاحقاف : ۱۰ [2] سورۃ النساء : ۱۳۶ [3] اسدالغابۃ (۵۴۹۸) تجرید (۱۳۲/۲)

[4] مسند احمد (۲۲۹/۲) المعجم الکبیر (۷۱۳/۲۲) مشکاۃ المصابیح (۳۴۷۱)

اتنا ہی کہا تھا کہ ایک سیاہ فام غلام مجھ پہ لپک پڑا جسے یحموم کہا جاتا تھا۔ اس نے قسم کھائی کہ ضرور مجھے مار دے گا۔ لیکن درمیان میں چند لوگ آ گئے اور انصار کی ایک جماعت بھڑک اٹھی۔ اشعث نے چیخ کر کہا: رک جاؤ تو وہ مصیبت میرے سر سے ٹلی۔ پھر اشعث نے مجھ سے ملاقات کرنا چاہی تو وہ نوجوان مجھے دے دیا ساتھ میں کچھ چاندی اور چند بکریاں تھیں میں نے یہ اشیاء قبول کر لیں البتہ وہ غلام واپس کر دیا، پھر یہ لوگ کچھ ایام مدینہ منورہ میں رہے اونٹ کا نحر کر کے لوگوں کو گوشت کھلاتے رہے۔

۹۲۱۸ یحنّس النبّال [1]

ابن اسحاق [2] نے طائف میں سے محاصرے کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ جانے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے اسلام لے آئے بعد میں ان کا آقا بھی مسلمان ہو گیا تو آپ نے ان کا ولاء اسے دے دیا وہ ثقیف میں سے آل سیار بن مالک کے غلام تھے۔ واقدی کا بیان ہے یہ خود سیار بن مالک کے غلام تھے۔

۹۲۱۹ یحنّس بن وَبَرہ الازدی [3]

اموی نے بحوالہ ابن کلبی ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اسود کی بیوی کے ساتھ مل کر جوان کی رشتہ دار تھی۔ ان کے قتل کی چال چلی تھی۔ وبرہ بن یحنس کا تذکرہ ہو چکا ہے شاید یہ ان کے بیٹے ہیں یا نام الٹ گیا ہے۔ ابن فتحون نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۲۰ یحیٰی بن اسعد [4] بن زراہ انصاری

ان کے والد ہجرت کے پہلے سال فوت ہو گئے تھے بقول ابن حبان: صحابی ہیں، ابن مندہ: صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ جبکہ ابن ابی عاصم [5] اور بغوی وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے سب نے بطریق محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ روایت کی ہے ہم میں سے جو شخص بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ آپ نے اسعد بن زرارہ کو داغ لگایا تھا..... الحدیث

۹۲۲۱ یحیٰی بن اسد [6]

ابن حضیر انصاری ابن القداح نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اپنے والد کے ہمراہ حدیبیہ میں شریک ہوئے۔ ابوعمر [7] لکھتے ہیں: یاد رکھنے کی عمر میں تھے لیکن مجھے ان کی کسی روایت کا علم نہیں۔ ان کے والد انہی کے نام سے کنیت رکھتے تھے صحیح مسلم میں بطریق عبداللہ ابن حبان عن ابی سعید الخدری ان کا ذکر ثابت ہے کہ اسید بن حضیر ایک دفعہ قرآن پڑھ رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا کودنے لگا فرماتے ہیں: مجھے خدشہ ہوا کہیں یحییٰ کو نہ کچل دے۔ یعنی ان کے بیٹے کو۔

---

[1] اسدالغابۃ (۵۴۹۹) تجرید (۱۳۲/۲) [2] السیرۃ النبویۃ (۱۰۱/۴)

[3] اسدالغابۃ (۵۵۰۰) تجرید (۱۳۲/۲) [4] اسدالغابۃ (۵۵۰۱) تجرید (۱۳۲/۲)

[5] الآحاد المثانی (۲۱۹۷) [6] اسدالغابۃ (۵۵۰۲) استیعاب (۲۷۷۷)

[7] استیعاب (۱۲۹/۴)

۹۲۲۲ یحییٰ بن حکیم ❶

ابن حزام قرشی اسدی ابن عبدالبر ❷ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ حکیم بن حزام اوران کے بیٹے ہشام، خالد یحییٰ اور عبیداللہ فتح مکہ کے موقع پہ اسلام لائے اور شرف صحابیت سے سرفراز ہوئے۔

۹۲۲۳ یحییٰ بن الحنظلیہ ❸

بقول ابن مندہ: مغازی میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ بغوی نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق یزید بن ابی مریم عن ابیہ بحوالہ یحییٰ ابن الحنظلیہ۔ جنہیں بیعت رضوان میں شرکت کی سعادت حاصل ہے۔ روایت کی کہ ان کی اولاد نہیں ہوئی تھی، وہ کہنے لگے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر اسلام میں میرا بیٹا پیدا ہوا جس کی وجہ سے میں ثواب ❹ کی امید رکھوں مجھے دنیا اوراس کی چیز سے زیادہ محبوب ہے۔اس کی سند ضعیف ہے۔

۹۲۲۴ یحییٰ بن سعد ❺ بن زرارہ انصاری

ابن مندہ نے ان کے چچا اسعد بن زرارہ کے حالات میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور بطریق بشران کے چچا زاد عن شعبہ عن محمد ابن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ عن عمہ یحییٰ بن سعد روایت کی ہے کہ میں نے اپنے چچا اسعد بن زرارہ (جو محمد بن عبدالرحمٰن کے نانا ہیں) کو فرماتے سنا کہ انہیں حلق میں ذبحہ نامی بیماری ہوئی (جس سے حلق (گلے) میں درد رہتا ہے)۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ابوامامہ کی طرف سے معذور ہو کر رہوں گا''۔ پھر ایک نے انہیں اپنے ہاتھ سے ❻ داغا...... (حدیث)

میں کہتا ہوں: حضرت اسعد کی وفات ہجرت کے پہلے سال ہوئی تو جب یحییٰ اس عمر میں ہوں کہ ان سے سماع کر رہے ہوں تو پھر وہ لامحالہ صحابی ہوئے، لیکن مسدد نے اپنی مسند میں عن یحییٰ القطان عن شعبہ عن محمد بن عبدالرحمٰن انہوں نے اپنے چچا یحییٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد کو داغ لگایا..... (حدیث) اس میں یہ نہیں کہا کہ میں نے اسعد کو فرماتے سنا۔ واللہ اعلم

۹۲۲۵ یحییٰ بن عبدالرحمٰن الانصاری ❼

ابوموسیٰ نے ''الذیل'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ہشام بن حسان عن محمد بن عبدالرحمٰن عن یحییٰ بن عبدالرحمٰن الانصاری روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس نے علی سے زندگی اور موت کی حالت میں محبت کی اس کے لیے امن و امان لکھ دیا جائے گا''..... (حدیث) ❽ اس سند میں احمد بن محمد خلیل کا غلام ہے جو حدیثیں گھڑنے میں مشہور ہے۔

۹۲۲۶ یحییٰ بن عمیر ❾

ابن حارث بن زائدہ بن کندہ بن ثعلبہ بن حارث انصاری۔ ابن حبان لکھتے ہیں: شرف صحابیت سے مشرف ہیں، ان کے

---

❶ اسدالغابۃ (۵۵۰۳) استیعاب (۲۷۷۸) تجرید : ( ) ❷ استیعاب (۱۲۹/٤)

❸ اسدالغابۃ (۵۵۰٤) تجرید (۱۳۳/۲) ❹ اسدالغابۃ ۳۲۷/٤ ❺ تجرید (۱۳۲/۲)

❻ ابن ماجہ کتاب الطب باب من اکتوی (۳٤۹۲) ❼ اسد الغابہ (۵۵۰۸) تجرید (۱۳۳/۲)

❽ جامع المسانید والسنن (٤۱۰/۱۲) ❾ اسد الغابہ (۵۵۰۹) تجرید (۱۳۳/۲)

والد کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۲۲۷ یحییٰ بن نُفیر

بقول بعض نُفیر۔ یہ تاریخ حمص کے مصنف کا قول ہے۔ پہلا قول ابن ابی حاتم نے کسی سے نقل کیا ہے اور یہ ابوز ہیر نمیری کا نام ہے۔ لکھتے ہیں: میرے والد اس کے بارے نابلد ہیں۔ بقول بعض ان کا نام فلاں بن شرحبیل ہے کنیت سے مشہور ہیں کنیتوں میں (ت ۹۹۳۷) میں تذکرہ ہونا ہے۔

باب یاء کے بعد راء

۹۲۲۸ یربوع بن عمرو

ابن کعب بن عبس بن حرام بن حبیب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔ عدوی اور طبری کا بیان ہے: اُحد اور بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ ان کی اولاد نہیں۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۲۹ یربوع [1] (الجعد کے والد)

بقول ابن مندہ: ان سے ان کا بیٹا الجعد ایک منکر حدیث بروایت عبداللہ بن محمد یعنی بلوی [2] روایت کرتا ہے۔

باب یاء کے بعد زاء

۹۲۳۰ یزید بن الاخنس السلمی [3]

ان کا تذکرہ ان کے والد کے حالات میں ہوا ہے، اور کنیتوں میں ابوالاعور السلمی کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔ طبرانی کی بطریق بقیہ بحوالہ یزید بن الاخنس روایت ہے کہ جب یہ مسلمان ہوئے تو سوائے ایک خاتون کے ان کے تمام اہل خانہ اسلام لے آئے۔ جس پہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پہ یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اور تمہیں بھی کافر عورتیں روک رکھنے کی ضرورت نہیں﴾۔ [4] حدیث ابی امامہ میں بھی ان کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا''۔ [5] تو یزید بن الاخنس کہتے ہیں: اللہ کے رسول! اتنے لوگ تو آپ کی اُمت میں ایسے ہیں جیسے مکھیوں میں سرخ مکھی اور ایک روایت میں ہے جیسے نیلی مکھی۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور سند صحیح ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۵۱۳) تجرید (۱۳۳/۲)

[2] جامع المسانید والسنن (۴۱۱/۱۲) اسد الغابہ (۳۲۹/۴)

[3] اسد الغابہ (۵۵۱۵) استیعاب (۲۷۸۰) [4] سورة الممتحنہ (۱۰)

[5] مسند احمد (۲۵۰/۵) المعجم الکبیر (۱۵۵/۸) کنز العمال (۳۲۱۰۲) البدایة والنہایة (۸۲/۲)

کتاب السنة (۲۶۲/۱) الترغیب والترھیب (۴۱۸/۴)

۹۲۳۱ یزید بن اسد بن کُرز البجلیّ [1]

امیر خالد بن عبداللہ القسری کے دادا۔ ابن سعد [2] نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طبقہ ٔچہارم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس آنے والوں میں سے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ [3] لکھتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے سماع کیا ہے۔ ابو حاتم الرازی، ابوعبداللہ المقدمی اور ابن حبان کا قول ہے: صحابی ہیں۔ ان کے والد اسد کا تذکرہ حرف الف میں ہو چکا ہے۔ اور ہم نے مسندِ عبد بن حمید میں بطریق سیار بن ابی الحکم عن خالد بن عبداللہ القسری عن ابیہ عن جدہ روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یزید بن اسد! جو چیز تم اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی (بھلائی کی بات) دوسروں کے لیے پسند کرو''۔ [4] حاکم نے اسے صحیح لکھا ہے۔ یحییٰ بن معین لکھتے ہیں: خالد کے گھرانے کے لوگ خالد کے دادا کے صحابی ہونے کا انکار کرتے ہیں، ہشام بن عبدالملک خالد کو ولایت ملنے پر احسان جتلانے کے لیے طویل خط لکھتا ہے، اس میں ہے: یہ تمہارے دادا یزید بن اسد ہی تھے جو صفین میں امیر معاویہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے اپنے خون اور دیت کو ان کے لیے آڑ بنا دیا تھا۔ تو انہوں نے ان سے کیسا برتاؤ کیا۔ اور جو امیر المؤمنین نے تم سے سلوک کیا ہے اس کے وہ قریب نہ تھے۔

ابوالفرج اصبہانی لکھتے ہیں: یزید بن اسد دور فاروقی میں مسلمانوں کی جماعتوں میں شام گئے اور وہیں رہنے لگے، اہل یمن میں ہر دلعزیز اور صاحب حیثیت تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں چار ہزار کی نفری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حمایت و نصرت کے لیے روانہ کیا تھا جب یہ مدینہ پہنچے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہادت سے سرفراز ہو چکے تھے۔ انہوں نے کچھ کیے بغیر واپسی کر لی۔ صفین میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے عبداللہ بن یزید کو اپنے والد کی طرح شرافت و سمجھ حاصل نہیں تھی۔ مبرد لکھتے ہیں: عبداللہ بن یزید معتبر لوگوں میں عقلمند مردوں میں سے تھے۔ عبدالملک بن مروان نے ان سے کہا: تمہارا کیا کتنا مال ہے؟ انہوں نے کہا: دو چیزیں ہیں کہ مجھے ان کے ساتھ ان لوگوں کی کوئی محتاجی نہیں۔ اللہ تعالیٰ (کی تقدیر) پہ راضی رہنا اور لوگوں سے بے نیازی۔ ابن حبان نے عبداللہ بن یزید کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

ابن سعد [5] لکھتے ہیں: یزید بن الاسود (اسد) نہ کوفہ فروکش ہوئے اور نہ انہیں کوئی حکومتی رقبہ ملا۔ وہاں تو خالد نے علاقہ لیا تھا۔ ابن المبارک کتاب الزھد میں فرماتے ہیں: ہمیں ابوبکر بن عیاش نے بتایا کہ عبداللہ بن یزید بن اسد امیر معاویہ کے پاس ان کی اس بیماری میں عیادت کے لیے حاضر ہوئے جس سے ان کی وفات ہوئی، دیکھا کہ وہ بڑی بے صبری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کہنے لگے: امیر المؤمنین! اتنی بے چینی کی کیا وجہ ہے؟ آپ فوت ہو گئے تو جنت ہے اور اگر زندہ رہے تو آپ جانتے ہیں لوگوں کو آپ کی کتنی ضرورت ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تمہارے ابا پہ رحم کرے وہ ہمارے بڑے خیر خواہ تھے، انہوں نے مجھے ابن الادبر یعنی حجر [6] بن عدی کے قتل سے منع کیا تھا۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۵۱٦) استیعاب (۲۷۸۲) تجرید (۱۳٤/۲)

[2] الطبقات الکبریٰ (۱٤۳/۷) [3] التاریخ الکبیر (٤۹/۲)

[4] مسند احمد (٦٤/٤) مجمع الزوائد (۱۳٦٦۷) اتحاف السادۃ المتقین (۲۲۳/٦، ۲٦٤) کنز العمال (٤٤۱۵٤)

[5] الطبقات الکبریٰ (۱٤۳/۷) [6] عمل الیوم واللّیلۃ لابن السنی (۷۱۲)

۹۲۳۲ یزید بن الاسود[1]

بقول بعض: ابن ابی الاسود العامری ایک قول ہے خزاعی، قریش کے حلیف۔ ابن سعد[2] فرماتے ہیں: مدنی ہیں۔ جبکہ خلیفہ کا قول ہے: طائف کے رہائشی ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ علیہ السلام جب پلٹتے تو ایک جانب ہو جاتے۔[3] ان سے جابر بن یزید ان کا بیٹا روایت کرتا ہے، ان کی حدیث سنن ثلاثہ میں اس سند سے اور اس کے علاوہ سے مروی ہے، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۹۲۳۳ یزید بن الاسود بن سلمہ

ابن حجر بن وہب الکندی بقول ابن کلبی: ان کے والد انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے جب یہ لڑکے تھے۔ آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۳۴ یزید بن اسید[4]

ابن ساعدہ انصاری۔ بقول ابن سعد: اپنے والد اور چچا ابوخیثمہ کے ساتھ اُحد میں شریک ہوئے۔ ابوعمر[5] نے ان کا اتنا ہی ذکر کیا ہے۔

۹۲۳۵ یزید بن انیس[6]

ابن عبداللہ بن عمرو.... قرشی، محاربی۔ ابوعبدالرحمٰن اپنی کنیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ ابن یونس لکھتے ہیں: صحابی ہیں اور فتح مصر میں شریک ہوئے، وہیں گھر کے لیے زمین ملی اور وہاں ہی ان کی اولاد ہے مصر میں ان کی کوئی روایت نہیں۔ اہل کوفہ میں سے ابوہمام ان سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد[7] نے بطریق ابی ہمام عبداللہ بن یسار عن ابی عبدالرحمٰن الفہری روایت کی ہے کہ میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ ہم لوگ چلچلاتی دھوپ اور سخت گرمی والے دن روانہ ہوئے۔ پھر سایہ دار درختوں تلے اترے.... پھر لمبی حدیث ذکر کی۔ بقول بعض: ان کا نام عبد، کردوس یا حارث ہے۔

۹۲۳۶ یزید بن اوس[8]

شداد بن اوس کے بھائی۔ خلافت معاویہ میں وفات پائی۔ ایسا ہی ''تاریخ مظفری'' کے مصنف نے ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۵۱۸) استیعاب (۲۷۸۴) تجرید (۱۳۴/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۳۷۸/۵)

[3] ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فیمن صلی فی منزلہ ثم ادرك الجماعۃ (۵۷۵) ترمذی (۲۱۹) نسائی (۸۵۷) مسند احمد (۱۶۰/۴) ابوداؤد طیالسی (۱۲۴۷)

[4] اسد الغابہ (۵۵۱۹) استیعاب (۲۷۸۵) تجرید (۱۳۴/۲) [5] استیعاب (۱۳۱/۴)

[6] اسد الغابہ (۵۵۲۳) تجرید (۱۳۴/۲) [7] مسند احمد (۲۸۶/۵)

[8] اسد الغابہ (۵۵۲۴) استیعاب (۲۷۸۸)

۹۲۳۷ یزید بن بَرذع [1]

ابن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انصاری ظفری۔ ابو عمر لکھتے ہیں: [2] اُحد میں شریک ہوئے۔

۹۲۳۸ یزید بن بهرام [3]

ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ بقول بعض: یہ اس اپاہج شخص کا نام ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے (گدھے پر سوار ہو کر) گزرا تھا اور آپ تبوک میں نماز پڑھ رہے تھے (آپ نے اس کے لیے بددعا کی تھی)۔

۹۲۳۹ یزید بن تمیم [4]

مولا ابی ربیعہ۔ ابن یونس نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ''لوگو! دو باتیں ایسی ہیں اللہ تعالیٰ نے جسے ان دونوں کے شر سے محفوظ رکھا وہ جنت میں جائے گا''۔ آپ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں وہ دو باتیں نہیں بتاتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی بات دہرائی، اسی میں ہے: ''جسے اللہ تعالیٰ زبان اور شرمگاہ کے شر سے بچائے''۔ [5] ممکن ہے یہ حدیث مرسل ہو، مؤطا میں اسی کا مفہوم عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار مرسلاً نقل کیا ہے۔ اصل موصول روایت بخاری میں حدیث سہل بن سعد سے مروی ہے۔

۹۲۴۰ یزید بن ثابت [6]

ابن الضحاک انصاری۔ میراث کے ماہر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی۔ بقول خلیفہ: بدر میں شریک ہوئے، جبکہ اوروں نے اس کا انکار کیا ہے۔ مؤرخین کا کہنا ہے: یمامہ میں شہید ہوئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح میں ایک تعلیقاً روایت میں خارجہ بن زید بن ثابت سے کتاب الجنائز میں ان کا ذکر کیا ہے، اور نسائی نے بطریق خارجہ بن زید بن ثابت، انہوں نے اپنے چچا سے جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کے بارے میں روایت کی ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ میں اسی سند سے ایک اور حدیث ہے، جب یمامہ میں ان کی شہادت ہوئی تو خارجہ کی ان سے روایت مرسل ہوگی۔ واللہ اعلم

۹۲۴۱ یزید بن ثابت انصاری

از بنی دینار بن النجار خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی۔ ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٥٥٢٥) استیعاب (٢٧٨٩) تجرید (١٣٥/٢) [2] استیعاب (١٣٢/٤)

[3] اسد الغابہ (٥٥٢٦) تجرید (١٣٥/٢) [4] اسد الغابہ (٥٥٢٧) تجرید (١٣٥/٢)

[5] ترمذی کتاب الزهد باب ما جاء فی حفظ اللسان (٢٤٠٩) المستدرك (٨٠٥٩/٤) فتح الباری (٣١٠/١١)
تجرید التمهید (٩٨) اتحاف السادة المتقین (٤٥٠/٧) تفسیر القرطبی (٣٢٧/٩) الاذکار (٢٩٦) کشف الخفاء (٢٥٧/٢)

[6] اسد الغابہ (٥٥٢٨) استیعاب (٢٧٩٠) تجرید (١٣٥/٢)

۹۲۴۲ یزید بن ثعلبہ انصاری

بقول ابن حبان: صحابی ہیں۔

۹۲۴۳ یزید بن ثعلبہ [1]

ابن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک البلوی۔ ابوعبدالرحمٰن، بنی سالم بن عوف بن الخزرج کے حلیف۔ ابن اسحاق [2] نے شرکاءِ بیعت عقبہ ثانیہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ طبری [3] لکھتے ہیں: دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے۔ ان کے جدّ اعلیٰ کا نام عمارہ ہے اور لفظ خزمہ خا، زاء سے الدارقطنی نے قلمبند کیا ہے اور یہ ابن اسحاق کا قول ہے جبکہ ابن کلبی نے خزْمہ زا کے سکون سے لکھا ہے۔

۹۲۴۴ یزید بن جاریہ [4]

ابن مجمع بن العطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس انصاری۔ ابوعبدالرحمٰن، ابن سعد وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: یزید بن جاریہ بقول بعض: زید، انہوں نے دونوں کو ایک قرار دیا ہے۔ درست یہ ہے کہ دونوں بھائی ہیں۔ الدارقطنی نے یزید بن جاریہ بن مجمع اور یزید میں فرق کیا ہے جن کے نام میں اختلاف ہے۔ بقول بعض: یزید، بقول بعض: زید بن جاریہ۔ وہ دونوں کے بارے میں فرماتے ہیں: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ دوسری شخصیت امیر معاویہ سے اور ان سے الحکم بن مینا روایت کرتے ہیں۔ خطیب نے ان کا تعاقب کیا ہے۔ ابن ماکولا [5] نے الدارقطنی کی بات کو درست قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں: مجھے معلوم نہیں خطیب کو اس بارے میں یقینی بات کہاں سے حاصل ہوئی۔

میں کہتا ہوں: یزید کی الحکم سے مروی روایت ابوداؤد کی کتاب فضائل الانصار اور سنن نسائی میں ہے اور حدیث یزید بن جاریہ بن مجمع سے وہ روایت جو بغوی، ابن شاہین، ابن السکن، ابن مندہ الازرق اور الازدی وغیرہ نے بطریق ثوری عن عاصم بن عبداللہ۔ عن عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ عن ابیہ نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اپنے غلام لونڈیوں کا خیال رکھو! اپنے غلاموں کا خیال رکھو! جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سے انہیں بھی دو۔ حدیث۔ اس کے آخر میں ہے: اگر تم انہیں معاف نہیں کرتے تو اللہ کے بندوں کو فروخت کر دو اور انہیں عذاب نہ دو۔ [6] اور ابن ابی خیثمہ کی کتاب میں ان کی اپنے والد سے عن عبدالرحمٰن بن مہدی عن سفیان لکھا ہے.... پھر ان الفاظ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عن عبدالرحمٰن بن یزید عن ابیہ۔ ان کے ہاں دادا کے ذکر کے بغیر لکھی ہے تو انہوں نے انہیں یزید بن رکانہ سمجھ لیا۔ جس سے ان کا عنوان قائم کر دیا جو ان کا وہم ہے۔ ابن عبدالبر [7] نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ابن السکن لکھتے ہیں ہارون بن عیسیٰ نے ہمیں بحوالہ داؤد بتایا کہ میں نے لعام احمد سے پوچھا: کیا یزید صحابی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں اور یہ مجمع کے بھائی ہیں۔

---

[1] اسد الغابۃ (۵۵۲۹) استیعاب (۲۷۹۰) تجرید (۱۳۵/۲) [2] السیرۃ النبویۃ (۵۶/۲) (۸۱/۲)

[3] تفسیر الطبری (۵۹۹/۲) [4] اسد الغابۃ (۵۵۳۰) استیعاب (۲۷۹۴) تجرید (۱۳۵/۲)

[5] الاکمال (۴/۲) [6] مسند احمد (۳۵/۴) (۳۶/۴) مجمع الزوائد (۷۲۱۲) الترغیب والترھیب (۲۱۴/۳)

الدر المنثور (۱۶۰/۲) کنز العمال (۲۵۰۱۳) [7] استیعاب (۱۳۳/۴)

میں کہتا ہوں: انہوں نے اس میں توقف اختیار کیا ہے اس واسطے کہ ان کی روایت میں لکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہی وہ روایت جس میں ہے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا۔ یا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جیسے الفاظ کا تقاضا ہے کہ صحابی ہوں۔ ان کی ایک حدیث وہ بھی ہے جو ابن مندہ نے بطریق یزید بن ہارون عن مجمع بن یحییٰ روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے چچا خالد بن یزید بن معاویہ نے بحوالہ اپنے والد بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے زکوۃ ادا کی وہ شح (قلبی کنجوسی) سے بری ہے"...... ❶ حدیث

اسی سند سے مجمع بن یحییٰ تک مروی ہے ہم سے سوید بن عامر نے بحوالہ یزید بن جاریہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی رشتہ داریوں کو تروتازہ رکھو خواہ (کچھ اور نہ دے سکو) سلام کرنے سے" یونس بن بکیر نے "زیادات المغازی" میں عن ابراہیم بن اسماعیل عن مجمع بن جدہ یزید بن جاریہ روایت کی ہے کہ ہم نے خیبر سے ملنے والے حصے کے ذریعے جوڑے کے بدلے جوڑا خریدا۔ اسے عبید بن یعیش نے یونس سے نقل کیا تو کہا: زید ابوعمر ❷ لکھتے ہیں: پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۲۴۵ یزید بن جاریة : بقول بعض: سابقہ شخصیت میں ذکر ہوا ہے۔

۹۲۴۶ یزید بن الجرّاح ❸ وہ ابن عبداللہ بن الجراح ہیں تذکرہ ہوگا۔

۹۲۴۷ یزید بن جمره بن عوف اپنے والد کے ساتھ حرف جیم میں مذکور ہوئے۔

۹۲۴۸ یزید بن الحارث ❹

ابن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن حارث بن الخزرج۔ ابن فُسحُم انصاری خزرجی سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے بحوالہ ابن شہاب اور اسی طرح ابن اسحاق ❺ نے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن حبان فرماتے ہیں: بدر میں شہادت پائی۔ اپنے ہاتھ میں موجود چند کھجوریں پھینکیں اور مردانہ وار لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ابن ہشام اور ابن کلبی کا بیان ہے فسحم ان کی والدہ کا نام ہے جو بنی قین سے تعلق رکھتی تھیں۔ ابن عبدالبر ❻ نے نقل کیا ہے یہ ان کا لقب ہے۔ ایک قول کے مطابق: نبی ﷺ نے ان میں اور ذوالشمالین میں بھائی بندی قائم کی تھی۔

۹۲۴۹ یزید بن حاطب ❼

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ جعفر المستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اُحد میں شہید ہوئے۔

میں کہتا ہوں: شاید یہ زید بن حاطب ہیں جن کا حرف زاء میں تذکرہ ہوا ہے۔

---

❶ المعجم الکبیر (۲۴۱/۴)، الدر المنثور (۱۹۶/۴ ، ۱۹۷) زاد المسیر (۲۱۶/۸) تفسیر ابن کثیر (۳۰/۸) کنز العمال (۱۵۸۰)

❷ استیعاب (۱۳۳/۴) ❸ اسدالغابۃ (۵۵۳۱) ❹ اسدالغابۃ (۵۵۳۲) استیعاب (۲۷۹۳) تجرید (۱۳۵/۲)

❺ السیرۃ النبویۃ (۲۶۵،۲۵۲/۲) ❻ استیعاب (۱۳۴/۴)

❼ اسدالغابۃ (۵۵۳۳) استیعاب (۲۷۹۴) تجرید (۱۳۵/۲)

۹۲۵۰ یزید بن حُجَر : عمرو بن سعد میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۲۵۱ یزید بن حرام : ابن خدام میں ان کا ذکر ہوگا۔

۹۲۵۲ یزید بن حصین[1]

ابن نمیر مصری۔ نبی ﷺ سے سبأ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ ان سے علی بن رباح روایت کرتے ہیں ایسا ہی ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے ان کا ''مصری'' کہنا وہم ہے۔ صرف اتنا کہا جاتا ہے کہ وہ مروان بن الحکم کے ساتھ مصر گئے۔ وہاں علی ابن رباح نے ان سے سماع کیا۔ بغوی، ابن السکن اور طبرانی[2] وغیرہ نے بطریق ابن وہب عن موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن یزید ابن حصین بن نمیر روایت کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! سبا کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے مرد تھا یا عورت؟ آپ نے فرمایا: وہ مرد تھا جس کے دس بیٹے ہوئے..... حدیث۔ بقول بعض: یہ یزید اس گورنر کے والد ہیں جو واقعہ حرہ میں یزید بن معاویہ کی طرف سے مقرر تھا جس نے مکہ کا محاصرہ کیا۔ آخری قسم میں تذکرہ ہوگا لہٰذا ان کی حدیث مرسل ہوئی۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوتا ہے وہ اور ہیں۔ اس واسطے کہ علی بن رباح، حصین بن نمیر کے ہم عصر ہیں جو مذکورہ امیر یزید کے والد ہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

۹۲۵۳ یزید بن حکیم[3]

بقول بعض: یزید ابو حکیم۔ ان کی حدیث ابوداؤد طیالسی[4] نے عن ہمام عن عطاء بن السائب عن حکیم بن یزید عن ابیہ کی سند سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو چھوڑو! اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعے رزق دیتا ہے اور جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے خیر خواہانہ مشورہ دے'' ایسا ہی علی بن الجعد اور ابوسلمہ البوذکی نے حماد بن سلمہ سے بحوالہ عطاء نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: میں نے کنیتوں میں اس بارے میں اختلاف کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۵۴ یزید بن حویرث الانصاری

ابوعمر لکھتے ہیں: ابن کلبی نے جنگِ صفین میں حضرت علی کا ساتھ دینے والے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۵۵ یزید بن خارجۃ انصاری بقول ابن حبان: صحابی ہیں۔

۹۲۵۶ یزید بن خالد الجرمی

طبرانی نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی روایت نہیں لکھی۔

---

[1] اسد الغابۃ (۵۵۳۷) تجرید (۱۳۶/۲)

[2] معجم الکبیر (۲۴۰/۱۲)

[3] اسد الغابۃ (۵۵۳۸) تجرید (۱۳۶/۲)

[4] مسند ابی داؤد طیالسی (۱۸۵)

۹۲۵۷ یزید بن خالد العَصری ✿

ابوموسیٰ نے ذیل میں بحوالہ ابن مردویہ ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مردویہ نے ''مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ'' حدیث کے طریق میں بطریق عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ عن سعید بن عبدالرحمٰن بن یزید بن خالد ان کا ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بحوالہ اپنے دادا بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹ بولا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم سمجھ لینا چاہیے''۔ ✿ اور عبدالرحمٰن متروک الحدیث راوی ہے۔

۹۲۵۸ یزید بن خدارۃ بعد والی شخصیت میں تذکرہ ہونا ہے۔

۹۲۵۹ یزید بن خدام

ابن سبیع ابن خنساء بن سنان ..... انصاری السلمی۔ ابن اسحاق نے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا ہے مغازی موسیٰ کے نسخوں میں اختلاف ہے۔ بعض میں اسی طرح ہے اور بعض میں حرام اور خُدارۃ لکھا ہے۔

۹۲۶۰ یزید بن حَوْط حَوط بن یزید میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۲۶۱ یزید بن رُقیش ✿

ابن رئاب بن یعمر الاسدی۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق ✿ نے شرکاءِ بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن حبان لکھتے ہیں: بقول بعض: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ ابوعمر ✿ کا بیان ہے۔ جس نے انہیں اربد بن رقیش لکھا ہے اس سے غلطی ہوئی۔

۹۲۶۲ یزید بن رکانۃ ✿

ابن عبد یزید بن ھاشم بن المطلب بن عبد مناف مطلبی۔ ابوعمر ✿ لکھتے ہیں: یہ اور ان کے والد صحابی ہیں اور دونوں کو روایت کا شرف حاصل ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے علی اور عبدالرحمٰن اور ابوجعفر الباقر روایت کرتے ہیں۔ ابن قانع بطریق یزید بن ابی صالح عن علی بن یزید بن رکانہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے رکانہ کو مکہ کے بالائی حصے سے آواز دے کر فرمایا: رکانہ! اسلام لے آؤ! مگر وہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا: اگر میں اس درخت کو بلاؤں۔ پاس ہی ایک درخت کھڑا تھا۔ اور وہ میری بات مان لے تو کیا تم اسلام لے آؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہاں جی..... پھر وہ حدیث ذکر کی۔ ادھر رکانہ کے حالات میں بیان ہو چکا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کشتی لڑی تھی رکانہ کا کشتی والا واقعہ مشہور ہے۔ چنانچہ ''خطیب المؤتلف'' میں بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یزید بن رکانہ نبی ﷺ کے پاس آئے اس وقت ان کے ساتھ تین سو بکریاں تھیں کہنے لگے: محمدؐ!

✿ اسدالغابۃ (۵۵۴۱) تجرید (۱۳۶/۲) ✿ بخاری کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی ﷺ (۱۰۶) مسلم (۲) جامع المسانید (۴۲۶/۱۲) ✿ اسدالغابۃ (۵۵۴۳) استیعاب (۲۷۹۸) تجرید (۱۳۶/۲)

✿ السیرۃ النبویۃ (۲۴۲/۲) ✿ استیعاب (۱۳۵/۴) ✿ اسدالغابۃ (۵۵۴۴) استیعاب (۲۷۹۹) تجرید (۱۳۶/۲)

✿ استیعاب (۱۳۵/۴)

(ﷺ) کیا مجھ سے کشتی لڑو گے؟ آپ نے فرمایا: میں نے اگر تمہیں بچھاڑ لیا تو مجھے کیا دو گے؟ انہوں نے کہا: سو ۱۰۰ بکریاں، پھر کشتی ہوئی تو آپ نے انہیں بچھاڑ لیا، پھر وہ کہنے لگے: دوبارہ کرنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اب کی بار مجھے کیا انعام دو گے؟ انہوں نے کہا: اور سو (۱۰۰) بکریاں۔ پھر کشتی ہوئی تو آپ نے دوبارہ انہیں بچھاڑ لیا۔ تیسری بار انہوں نے کہا: محمد! (ﷺ) تم سے پہلے کوئی مجھے زمین پر نہیں گرا سکا اور نہ مجھے تم سے پہلے اتنا کسی سے بغض تھا جتنا تم سے تھا۔ اب میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دعا و پکار اور عبادت کے لائق نہیں۔ اور آپ اللہ کے (آخری) رسول ہیں۔ آپ انہیں چھوڑ کر اٹھے اور ان کی بکریاں واپس کر دیں۔

ابن قانع ہی اور طبرانی نے بطریق حسین بن زید بن علی انہوں نے اپنے چچا جعفر بن محمد بن علی انہوں نے اپنے والد سے بحوالہ یزید بن رکانہ روایت کی ہے کہ نبی ﷺ جب جنازہ پڑھاتے تو تکبیر کے بعد فرماتے:

> ((اللّٰھم عبدك و ابن عبدك احتاج الی رحمتك و انت غنی عن عذابه ان كان محسنا فزد فی احسانه و ان كان مسیئا فتجاوز عنه)) ✿
>
> ''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے جو تیری رحمت کا محتاج ہے تجھے اسے عذاب دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اگر یہ نیکوکار تھا تو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے میں اضافہ فرما اور اگر سیاہ کار تھا تو اس سے درگزر فرما''۔ اور جتنی مقدار اللہ چاہتا آپ دعا پڑھتے۔

ابو یعلی، بغوی، ابن شاہین اور ابن مندہ نے ان کے حالات میں بطریق الزبیر بن سعید عن عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ عن ابیہ عن جدہ روایت کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دی۔ یہ واقعہ ان کے والد رکانہ کا ہے کیونکہ ضمیر علی کی طرف راجع ہے نہ کہ عبداللہ کی جانب۔ (یعنی عبداللہ کے دادا یزید بنتے ہیں اور علی کے دادا رکانہ) اس پہ امام شافعی کی روایت جو بطریق نافع بن عجیر عن رکانہ بن عبد یزید مروی ہے دلالت کرتی ہے کہ رکانہ ✿ نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ اسی طرح ابوداؤد وغیرہ نے اسے نقل کیا ہے۔

۹۲۶۳ یزید بن زمعۃ ✿

ابن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزی قرشی اسدی۔ ان کی والدہ قریبہ بنت ابی امیہ، حضرت ام سلمہ کی بہن ہیں۔ سابقین میں سے ہیں۔ بقول ابن کلبی: حبشہ ہجرت کی۔ ابن سعد ✿ لکھتے ہیں: نہیں بلکہ یہ مسلمانانِ فتح مکہ میں سے ہیں۔ زبیر کا قول ہے: معروف بن حَرَّبُوذ نے جاہلیت میں جن لوگوں کو قریش کی سرداری حاصل رہی، ان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ اسلام لانے تک برقرار رہی۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق ✿ وغیرہ نے غزوۂ حنین کے شہداء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ زبیر بن بکار فرماتے ہیں: طائف میں شہید ہوئے۔ زید بن زمعہ کے حالات میں بیان ہو چکا ہے کہ حنین میں شہید ہوئے ہیں یہ ممکن سمجھتا ہوں کہ دونوں بھائی ہوں۔ واللہ اعلم

✿ معجم الكبير (۲۷۷/۸) مجمع الزوائد (۳٤/۳) ✿ جامع المسانيد (٤۲۷/۱۲)

✿ اسد الغابة (٥٥٤٥) استيعاب (۲۸۰۰) تجريد (۱۳٦/۲) ✿ استيعاب الكبرىٰ (۸۹/۳)

✿ السيرة النبوية (۷۹/٤)

۹۲۶۴ یزید بن أبی زیاد❶

بقول بعض: یزید بن زیاد الاسلمی۔ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان سے یزید بن ابی حبیب روایت کرتے ہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ابن مندہ لکھتے ہیں: ہمیں ان کی کوئی مسند حدیث معلوم نہیں۔ نعیم بن حماد نے ''کتاب الفتن'' میں بطریق ابی قبیل عن یزید ابن زیاد السلمی۔ جو صحابی ہیں۔ ایک موقوف روایت نقل کی ہے۔

۹۲۶۵ یزید بن زید❷

ابن حصین الخطمی۔ دار قطنی فرماتے ہیں: عبداللہ اور ان کے والد صحابی ہیں۔ طبری لکھتے ہیں: اُحد میں شریک ہوئے۔ عسکری وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۶۶ یزید بن السائب❸

السائب بن یزید کے والد، صحابی ہیں۔ ترمذی وغیرہ کا قول ہے: یہ بعد والے ہیں۔

۹۲۶۷ یزید بن سعید❹

ابن ثمامہ بن الاسود بن عبداللہ بن الحارث بن الولادہ الکندی السائب بن یزید جو ابن اخت النمر سے مشہور ہیں، ان کے والد۔ بنی امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔ بقول بعض: یہ یزید بن عبداللہ بن سعید بن ثمامہ بن شیطان بن حارث بن عمرو بن معاویہ الکندی ہیں۔ زہری فرماتے ہیں: سعید بن المسیب نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ، سیدنا ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے کوئی قاضی مقرر نہیں کیا تھا، یہاں تک کہ جب سیدنا عمر کی خلافت کا آدھا عرصہ بیت گیا تو آپ نے یزید ابن اخت النمر سے فرمایا: ''چھوٹے موٹے کاموں میں میری مدد کیا کرو''۔❺ ابن سعد لکھتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بازار پہ مقرر کیا تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح❻ میں حدیث السائب بن یزید سے نقل کیا ہے، فرمایا: میرے والد نے جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو میں چھ سال کا تھا۔ اور ابن شاہین کی کتاب میں ان الفاظ سے لکھی ہے: ''مجھے میرے والد نے حج کرایا''۔

ابوداؤد نے بطریق حفص بن ہاشم بن عتبہ عن السائب بن یزید عن ابیہ کی سند سے دعا میں چہرے پر ہاتھ پھیرنے کی مرفوع روایت نقل کی ہے۔ اس سند سے ابن لہیعہ ہے۔ ان کی مسند میں ان سے آگے اختلاف ہے۔ اسی طرح ابوداؤد، امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب المفرد میں اور ترمذی نے (اسے حسن قرار دیا ہے)۔ بطریق عبداللہ بن السائب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے ایک اور حدیث نقل کی ہے: ''تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کی چیز ہنسی مذاق اور سنجیدگی (Fun & Serious) میں ہرگز نہ لے''.....(حدیث)❼

---

❶ اسد الغابہ (۵۵۴۶) تجرید (۱۳۷/۲) ❷ اسد الغابہ (۵۵۴۷)
❸ تجرید (۱۳۷/۲) ❹ استیعاب (۲۸۰۲) ❺ مجمع الزوائد (۱۹۶/۴)
❻ بخاری کتاب جزاء الصید باب حج الصبیان (۱۸۵۸)
❼ بخاری الادب المفرد (۲۴۲) ابوداؤد کتاب الادب (۵۰۰۳) ترمذی کتاب الفتن (۲۱۶۰)

۹۲۶۸ یزید بن ابی سفیان ❶

ابن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس قرشی الاموی۔ شام کے گورنر اور خلیفہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی۔ فاضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک مسلمانانِ فتح مکہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی فراس کی زکوۃ وصولی پہ انہیں مقرر کیا، جو رشتے میں ان کے ماموں لگتے تھے۔ یہ ابن بکار کا قول ہے۔ ابو عمر ❷ کا قول ہے: حضرت ابوسفیان کے بیٹوں میں سب سے افضل تھے، جس کی وجہ سے انہیں "یزید الخیر" کہا جاتا تھا۔ ان کی والدہ ام الحکم زینب بنت نوفل بن خلف بنی کنانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ابو خالد کنیت تھی۔ سیدنا ابو بکر جب ۱۲ھ حج سے واپس ہوئے تو انہیں اجناد کا امیر مقرر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فلسطین کا گورنر مقرر کیا۔ اور جب معاذ بن جبل کا انتقال ہوا تو انہوں نے انہیں دمشق میں اپنا نائب بنایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اسی پر برقرار رکھا ہے۔ ابن المبارک نے کتاب الزھد میں روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کے پیٹ پر سے کپڑا ہٹا ہوا دیکھا تو ان کی نرم جلد نظر آئی کوڑا الھرایا۔ فرمانے لگے: کیا کسی کافر کی جلد ہے؟ اسی طرح نافع سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما رنگ برنگے کھانے کھاتے ہیں پھر ان کا اُن کے ساتھ پیش آمدہ واقعہ نقل کیا۔ اسی میں ہے: یزید! کیا کھانے کے اوپر کھانا؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم لوگ ان کے طریقے کے مخالف چلو گے تو ایسا کرنا تمہیں ضرور ان کے ڈگر سے ہٹا دے گا"۔ ابن صاعد کا قول ہے: اس میں ابن المبارک منفرد ہیں۔

میں کہتا ہوں: اہل شام کے علاوہ لوگوں میں اسماعیل ضعیف ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ان سے ابو عبداللہ الاشعری، عیاض الاشعری، عبادہ بن امیہ، انہوں نے ابوسفیان کے گھرانے سے کوئی بیٹا یادگار نہیں چھوڑا۔ بقول بعض: ان کا انتقال ۱۸ھ طاعونِ عمواس میں ہوا، ولید بن مسلم کا قول ہے: نہیں بلکہ ان کی وفات تاخیر سے ہوئی یہاں تک کہ فتح قساریہ ❸ کے بعد ۱۹ھ میں ہوئی۔

۹۲۶۹ یزید بن السکن ❹

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، یہی ابن حبان کا قول ہے۔ ابو عمر ❺ لکھتے ہیں: زیاد بن السکن کے بھائی ہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی کی شہادت کا واقعہ نقل کیا۔

۹۲۷۰ یزید بن السکن ❻

اسماء کے والد۔ ان کے دادا کا نام رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل ہے۔ ابن سعد ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ اور ان کا بیٹا عامر دونوں اُحد میں شہید ہوئے۔ ان کی بیٹی اسماء بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہے اور ان کا بیٹا عمرو

---

❶ اسد الغابہ (۵۵۵۰) استیعاب (۲۸۰۱) تجرید (۱۳۷/۲) ❷ استیعاب (۱۳۶/۴)

❸ اسد الغابہ (۳۴۲/۴) ❹ استیعاب (۲۸۰۳) تجرید (۱۳۷/۲)

❺ استیعاب (۲۸۰۳) تجرید (۱۳۷/۲) ❻ اسد الغابہ (۵۵۵۲) استیعاب (۲۸۰۴) تجرید (۱۳۷/۲)

حرہ میں شہید ہوا۔

٩٢٧١ یزید بن سلمہ

ابن یزید بن مشجعہ الجعفی۔ انہیں آنے کی سعادت حاصل ہے، کوفہ فروکش ہوئے۔ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے علقمہ بن وائل، یزید بن مرہ، سعید بن اشبوع روایت کرتے ہیں۔ ترمذی وغیرہ نے بطریق سعید بن مسروق عن سعید بن عمرو بن اشبوع روایت کی ہے کہ یزید بن سلمہ الجعفی نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں آپ سے کئی احادیث سن چکا ہوں، مجھے خدشہ ہے بعد والی کی وجہ سے پہلی والی کو بھول نہ جاؤں۔ آپ مجھے کوئی مختصر سی بات تعلیم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''جو باتیں تمہیں معلوم ہیں ان میں اللہ سے ڈرو''۔ [1] اس کے بعد فرماتے ہیں: اس کی اسناد متصل نہیں۔ میرے نزدیک ابن اشبوع نے یزید بن سلمہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ بغوی نے ان یزید بن سلمہ کا علیحدہ ذکر کیا ہے یہ وہ جعفی ہیں جن سے علقمہ بن وائل روایت کرتے ہیں، لیکن ان کا جعفی ہونا ترمذی کی صرف اسی روایت میں لکھا ہے، اور جیسا کہ انہوں نے کہا ہے، یہ منقطع ہے۔

٩٢٧٢ یزید بن سلمہ الضمری [2]

بغوی وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوعمر لکھتے ہیں: [3] بصرہ فروکش ہوئے، ان سے ان کا بیٹا عبدالحمید روایت کرتا ہے، جس بات میں تامل ہے۔ بغوی، ابن قانع اور مستغفری وغیرہ بطریق عثمان السّی عن عبدالحمید بن یزید الضمری عن ابیہ یزید ابن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (نماز میں) کوے کی طرح ٹھونگ مارنے، درندے کی طرح بیٹھنے، اور آدمی کو نماز کے لیے ایسی مخصوص جگہ بنانے جیسے اونٹ اختیار کرتا ہے۔ یزید بن زریع کی عثمان سے مروی ''نسب الانصار'' میں لکھی روایت میں ہے، ابن الاثیر [4] فرماتے ہیں: جماعت کا ضمری کہنا صحیح ہے، ابن مندہ نے یہ حدیث سابقہ شخصیت کے حالات میں لکھ دی ہے جو ان کا وہم ہے۔

٩٢٧٣ یزید بن سنان [5]

ابن ابی حاتم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر [6] لکھتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے، کعبہ کی قسم نہ کھاؤ۔ بغوی کی روایت میں ہے کسی نے ابن معین سے حدیث یزید بن سنان کے بارے میں پوچھا ''میں نے عرض کی: اللہ کے رسول!'' [7] تو یحییٰ بن معین نے فرمایا: ان کے گھرانے کے لوگوں کا کہنا ہے ان کی نبی ﷺ سے ملاقات نہیں ہوئی ہے، اور نہ آپ کو دیکھا ہے۔ بغوی بطریق عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن جابر وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، میں نے یزید بن سنان کو فرماتے سنا: نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے ((لا و ابیك)) (تیرے باپ کی قسم)۔ یہاں تک کہ اس سے بھی منع فرمادیا اور ارشاد فرمایا: ''کعبہ کی قسم نہ

---

[1] ترمذی کتاب العلم باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة (٢٦٩٢) كنز العمال (٥٦٢٥) الدر المنثور (٣٧٢/١)

[2] اسد الغابه (٥٥٥٣) استيعاب (٢٨٠٥) تجريد (١٣٧/٢) [3] استيعاب (١٣٧/٤)

[4] اسد الغابه (٢٤٢/٤) [5] اسد الغابه (٥٥٥٥) استيعاب (٢٨٠٧) تجريد (١٣٧/٢)

[6] استيعاب (١٣٧/٤) [7] مسند احمد (٥٣٧٥)

کھاؤ''۔ اس کے ابتدائی الفاظ ابن مندہ نے بطریق محفوظ بن علقمہ عن ابیہ عن ابن عائذ نقل کیے ہیں۔ فرماتے ہیں: یزید بن سنان نے فرمایا..... پھر اس کا ذکر کیا۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد میں تامّل ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

۹۲۷۴ یزید بن سوید الصَّدفیّ

بقول ابن یونس: صحابی ہیں اور فتح مصر میں شریک ہوئے۔ لکھتے ہیں: مؤرخین نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۷۵ یزید بن سیف[1]

ابن حارثہ التمیمی الیربوعی، ابن ابی حاتم بحوالہ اپنے والد نقل کرتے ہیں: صحابی ہیں، یہی ابن حبان کا قول ہے۔ ابوعمر[2] لکھتے ہیں: یزید بن سیف۔ بقول بعض: ابن یوسف التمیمی الیربوعی عریف کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ ان کی اولاد سے ان کی حدیث مروی ہے۔ بغوی، ابن السکن، طبرانی اور ابن قانع بطریق مودود بن حارث بن ضریب بن یزید بن سیف بن حارثہ روایت کرتے ہیں، فرمایا: ہم سے ہمارے والد نے بحوالہ اپنے والد کے دادا یزید بن سیف بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں بنی تمیم کا شخص ہوں، میرا سارا مال ضائع ہوگیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (فی الحال) میرے پاس کوئی مال نہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں تمہاری قوم کا ناظم نہ بنا دوں؟ میں نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً ناظم جہنم میں سختی سے دھکیلا جاتا ہے''۔[3] ابن قانع کی روایت میں ان کے دادا کے نسب سے یزید بن حارثہ لکھا ہے۔

۹۲۷۶ یزید بن شجرہ[4]

ابن ابی شجرہ الرُّھاوی صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ عباس دُوری بحوالہ ابن معین لکھتے ہیں: صحابی ہیں۔ یہی امام بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے، ابن حبان فرماتے ہیں۔ بقول بعض: صحابی ہیں۔ ایسا ہی ابن ابی حاتم نے لکھا ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: بعض انہیں صحابی کہتے ہیں۔ لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ ابوزرعہ کا قول ہے: ان کے صحابی ہونے کی بات صحیح نہیں ہے اور جو لوگ صحابی نہیں کہتے ہیں ان کی بات غلط ہے۔ یزید بن ابی زیاد عن مجاہد عن یزید بن شجرہ (جو صحابی ہیں) روایت کرتے ہیں۔ بقول ابوحاتم: یہ غلط ہے۔ ابوزرعہ فرماتے ہیں: عن ابن فضیل عن یزید اسی جیسے الفاظ منقول ہیں۔ پھر لکھتے ہیں: ابن فضیل نے عن یزید غلط روایت کی ہے۔
ابوعمر[5] لکھتے ہیں: مجاہد سے ایک حدیث جہاد کے بارے میں منقول ہے، جس کی اسناد مضطرب ہے۔

میں کہتا ہوں: حدیث ابن فضیل کو ہم نے خرائطی کی ''مکارم الاخلاق'' میں عن علی بن حرب بحوالہ ان کے نقل کیا ہے اس سے الفاظ ہیں: یزید بن شجرہ اپنے ساتھیوں میں کھڑے ہوکر کہنے لگے: لوگو! صبح وشام تمہارا سبز، زرد اور سرخ رنگ کے لوگوں سے مقابلہ ہو چکا ہے، اور گھروں میں کوئی نہیں۔ تو جب تمہارا دشمن سے آمنا سامنا ہو تو قدم قدم بھر کر چلنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ

---

[1] اسد الغابہ (۵۵۵۶) استیعاب (۲۸۰۸) [2] استیعاب (۱۳۸/۴)

[3] المعجم الکبیر (۲۴۸/۲۲) الترغیب والترہیب (۵۷۰/۱) کنز العمال (۱۴۹۷۸) جمع الجوامع (۴۲۸۹)

[4] اسد الغابہ (۵۵۵۷) استیعاب (۲۸۰۹) تجرید (۱۳۷/۲) [5] استیعاب (۱۳۸/۴)

کو فرماتے سنا ہے: ''آدمی جونہی ایک قدم بھرتا ہے تو حور عین اسے جھانک کر دیکھتی ہے''۔ (حدیث) ❶ ایسا ہی ابوبکر بن ابی شیبہ نے محمد بن فضیل سے نقل کیا ہے، بغوی لکھتے ہیں: اسے حصین نے مجاہد سے بحوالہ یزید بن شجرہ موقوفاً نقل کیا ہے، یہی درست ہے۔

میں کہتا ہوں: اسی روایت کو ہم نے ''الغیلانیات'' میں نقل کیا ہے کہ ہم سے محمد بن یونس، یحییٰ بن کثیر، شعبہ، اعمش، مجاہد ان کے سلسلۂ سند سے یزید بن شجرہ سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.... پھر اس حدیث کا ایک گوشہ ذکر کیا۔

محمد بن یونس الکُدَیمی ضعیف راوی ہے۔ محفوظ اعمش سے موقوف روایت ہے، اسے بھی بغوی نے بطریق خالد الواسطی سے بحوالہ یزید مرفوعاً نقل کیا ہے اور ابونعیم بطریق مسعود بن سعد عن یزید اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ایک روایت میں فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ اسے عبداللہ بن المبارک نے ''کتاب الزھد'' میں عن زائدہ عن منصور بن مجاہد موقوفاً نقل کیا ہے، اور ابن مندہ نے بطریق اعمش عن مجاہد اور بیہقی نے بطریق شعبہ روایت کی ہے، فرماتے ہیں: میری طرف منصور نے خط بھیجا، میں نے یہ ان کے سامنے عن مجاہد پڑھی۔ پھر طویل موقوف روایت نقل کی۔ اس کے الفاظ ہیں: عن یزید بن شجرہ وہ رُہا کے رہنے والے تھے، امیر معاویہ انہیں لشکروں پہ مقرر کرتے رہتے تھے، ایک دِن انہوں نے ہم سے خطاب کیا، حمد الٰہی اور ثناء کے بعد فرمایا.... اسی میں یزید بن شجرہ سے آگے ایک اور اختلاف ہے۔ جیسا کہ خُدار کے حالات میں بطریق زہری عن یزید بن شجرہ عن خدار مرفوعاً بیان ہو چکا ہے۔

یزید بن شجرہ سے ایک اور حدیث بھی مروی ہے، جسے ابن مندہ نے ضعیف سند کے ذریعہ نقل کیا ہے، جو بروایت خالد بن العلاء عن مجاہد بحوالہ ان کے منقول ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ کے لیے نکلے تو لوگوں نے کہا: بہتر آدمی تھا، اور اس کی تعریف کی۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام آ گئے، کہنے لگے: یہ شخص ایسا نہ تھا جیسا کہ ان لوگوں نے کہا، لیکن تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ اس کے وہ گناہ معاف کر دیئے گئے جو انہیں معلوم نہیں تھے۔ لکھتے ہیں: غریب ہے اور ان کی سند میں دو ضعیف راوی ہیں۔

ابن سعد ❷ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اہل شام کے پہلے طبقے میں ان کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں: امیر معاویہ کو خلافت کے آخری ادوار میں اٹھاون ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ یہی تاریخ واقدی ہے ابوعبید اور خلیفہ نے بیان کی ہے۔ لکھتے ہیں: امیر معاویہ نے انہیں ۳۹ھ میں مکہ کا گورنر بنایا تھا۔ تو یہ قثم بن عباس سے جھگڑ پڑے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہاں کے والی تھے۔ تو ابوسعید ان دونوں کے درمیان سفیر بنے اور اس بات پہ صلح ہوگئی کہ اس سال شیبہ الحجبی لوگوں کو حج کرائیں گے، مفضل الغلابی نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے۔

۹۲۷۷ یزید بن شراحیل ❸

زید میں تذکرہ ہوا ہے۔

---

❶ مجمع الزوائد (۲۹٤/٥) المعجم الکبیر (٦٤٢/٢٢) مسند البزار (۱۷۱۲، ۱۷۱۳) جامع المسانید (٤٣٣/١٢)

❷ الطبقات الکبریٰ (۱٥٦/۷)

❸ تجرید (۱۳۸/۲)

۹۲۷۸ یزید بن شُرَیح ✿

صحابی ہیں۔ ان سے جُوے کے بارے میں روایت ہے جو ابوعمر کا قول ہے۔ بغوی لکھتے ہیں: مجھے ان کے صحابی ہونے میں شک ہے اور یہ روایت نقل کی ہے: تین چیزیں جُوا ہیں: سٹے بازی، شطرنج کھیلنا اور کبوتر کو سیٹی بجا کر بلانا۔ اس روایت کو ابوداؤد نے مراسیل میں بروایت ابن عیاش نقش کیا ہے لہٰذا یزید بن شریح ان کے نزدیک صحابی نہیں۔ تابعین میں یزید بن شریح الحمصی صغار تابعین سے ہیں جو اصاغر صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے ابوامامہ اور اکابر تابعین جیسے کعب، ابن حبی سے روایت کرتے ہیں۔ اگر حدیث بیان کرنے والے ہی ہیں تو یقیناً صحابی نہیں، اور اگر کوئی اور ہیں تو احتمال ہے۔

۹۲۷۹ یزید بن شیبان الازدی ✿

بقول بعض: الدیلی۔ عمرو بن عبداللہ بن صفوان الجمحی کے ماموں ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: صحابی ہیں، ان سے عمرو روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ابن مربع آئے، ہم عرفہ میں تھے، کہنے لگے: تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ آئے ہیں اور فرما رہے ہیں: اپنے مشاعر (جہاں رسوم حج ادا کرنے کے مقامات) پھر ٹھہرے رہو"...... (حدیث) ✿ واللہ اعلم

۹۲۸۰ یزید بن الصلت

عدی بن کامل میں محمد بن حمران کے حالات میں ان کی حدیث ان کی عطیہ بن یزید بن الصلت کی روایت سے بحوالہ ان کے والد مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک غزوے میں شرکت کی تو آپ نے گھڑ سوار کو دہرا حصہ اور پیدل کو اکہرا حصہ دیا۔ اسے ابن حمران نے عن سلیمان الشاذکونی (جو بہت کمزور روایتیں نقل کرتا ہے) سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہیں دو مسلمانوں کی تلواریں سونتی ہوئی نظر آئیں تو اس وقت اپنے گھر سے نہ نکلنا"۔ ✿

۹۲۸۱ یزید بن ضرار ✿

الشماخ کے بھائی۔ مُزَرِّد میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

۹۲۸۲ یزید بن ضمرہ ✿

ابن العیص بن منقذ بن وہب الخزاعی۔ طبری نے بحوالہ ابن کلبی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوئے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: "الجمهرة" میں ان کا نسب یوں لکھا ہے: "وہب بن بدّاء بن غاضرہ بن حبیشہ بن کعب"۔

✿ استیعاب تجرید (۱۳۸/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۵٦۱) استیعاب (۳۸۱۱) تجرید (۱۳۸/۲)

✿ ابوداؤد کتاب المناسک باب موضع الوقوف بعرفة (۱۹۱۹) مسند احمد (۱۳۷/٤)

مشکاۃ المصابیح (۲۵۹۵) کنز العمال (۱۲۰٦۵)

✿ الکامل فی الضعفاء (۲۲۵۲/٦) ✿ تجرید (۱۳۸/۲)

✿ اسد الغابہ (۵۵٦٤) تجرید (۱۳۸/۲)

۹۲۸۳ یزید بن طعمہ [1]

ابن جاریہ بن لوذان الانصاری الخطمی۔ بقول ابوعمر: ابن کلبی نے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرفدار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۸۴ یزید بن طلحہ [2]

طلحہ بن زید میں ذکر ہوا ہے۔

۹۲۸۵ یزید بن ظبیان السدوسی [3]

مخام کے حالات میں ان کے آنے کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۲۸۶ یزید بن عامر [4]

بن الاسود بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ۔ ابوحاجر السوائی۔ بقول ابوحاتم: صحابی ہیں۔ نماز کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، جسے ابوداؤد نے بطریق نوح بن صعصعہ بحوالہ ان کے نقل کیا ہے۔ پھر طبرانی نے اسی سند سے اسے روایت کیا ہے۔ پہلے حنین میں کفار کی جمعیت کے ساتھ شریک ہوئے پھر اسلام لے آئے۔

۹۲۸۷ یزید بن عامر [5]

ابن حدیدہ بن غنم بن سواد بن کعب بن سلمہ انصاری، ابوالمنذر الخزرجی۔ ابن اسحاق [6] نے بیعت عقبہ کے شرکاء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابوعمر: اس میں کسی کو اختلاف نہیں، ابن اسحاق ہی نے اہل بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۸۸ یزید بن عبایہ [7]

ابن بجیر بن خالد بن خلاس بن مرّہ بن زید بن مالک بن جنادہ بن معن الباہلی۔ ابوعمر [8] نے ان کا مختصر ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: ان کی حدیث ابراہیم بن المستمر نے عن زیاد بن قریع یزید بن عبایہ عن ابیہ عن جدہ یزید کی سند سے نقل کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ نے ان کے سر پہ دست شفقت پھیرا، وہ اپنی زکوٰۃ [9] لائے تھے۔ عبایہ کا ذکر حرف عین میں ہو چکا ہے۔

۹۲۸۹ یزید بن عبداللہ البجلی [10]

ان سے ان کا بیٹا حمید بن یزید فضیلت جریر کی روایت نقل کرتے ہیں۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٥٥٦٥) تجرید (١٣٨/٢) [2] اسد الغابۃ (٥٥٦٦) [3] اسد الغابۃ (٥٥٦٨) تجرید (١٣٨/٢)

[4] اسد الابہ (٥٥٦٩) استیعاب (٢٨١٣) تجرید (١٣٨/٢) [5] اسد الغابہ (٥٥٧٠) تجرید (١٥٨/٢)

[6] السیرۃ النبویۃ (٨٠/٢) [7] اسد الغابہ (٥٥٧١) استیعاب (٢٨١٤) تجرید (١٣٨/٢)

[8] استیعاب (١٣٩/٤) [9] اسد الغابہ (٣٤١/٤) [10] اسد الغابہ (٥٥٧٢) استیعاب (٢٨١٥) تجرید (١٣٩/٢)

ابوعمر ❶ نے ان کا بھی مختصر ذکر کیا ہے۔

۹۲۹۰ یزید بن عبداللہ ❷

ابن الجراح الفہری۔ ابوعبیدہ کے بھائی جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ عامر کے حالات میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے۔
بقول ابن حبان: صحابی ہیں۔ یہی بات مستغفری نے ان کے اتباع میں کی ہے۔ اور یہی قول ابن مندہ کا باضافہ ان الفاظ کے ہے:
ہمیں ان کی کوئی مسند حدیث معلوم نہیں۔ قیس بن الربیع نے عن عبدالملک بن المغیرہ عن فیروز بن بادی عن ابیہ بحوالہ یزید بن الجراح
روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کے ہاں ایک نصرانی عورت سے شادی کر لی تھی۔ شاید یہ اپنے دادا کے نسب سے ذکر ہوئے۔

۹۲۹۱ یزید بن عبداللہ الکندی ❸

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی حدیث یحییٰ بن یزید النوفلی نے عن ابیہ عن یزید بن خُصیفہ بن یزید بن
عبداللہ الکندی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے نقل کی ہے۔ ❸

میں کہتا ہوں: نوفلی ضعیف راوی ہے۔

۹۲۹۲ یزید بن عبدالمَدان ❹

ابن الدیان بن قطن بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن الحارث بن کعب بن عمرو الحارثی، ابوالمنذر کنیت تھی اور والد کا نام عمرو
اور دادا کا نام یزید تھا۔ عبدالمدان، اور الدیان لقب ہیں۔ بقول ابن سعد: شاعر تھے۔ مغازی میں ابن اسحاق ❹ لکھتے ہیں: پھر رسول
اللہ ﷺ نے ربیع الثانی یا جمادی الاولی کے مہینے ۱۰ھ بنی حارث بن کعب کی طرف حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ اس کے
بعد ان کے اسلام لانے کی حدیث نقل کی جس میں حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس کا خط نبی کریم ﷺ کی طرف بھیجا۔ جس کا
جواب تھا کہ قبول کیا جائے۔ آپ کے ساتھ ان کا وفد تھا۔ جب آپ واپس آئے تو آپ کے ساتھ قیس بن الحصین ذوالغصہ، یزید بن
عبدالمدان، یزید بن المُحَجَّل، عبداللہ بن قریط، شداد بن عبداللہ، عمرو بن عمرو السّبائی تھے۔ جب یہ لوگ آئے، تو آپ نے پوچھا: یہ
کون لوگ ہیں؟ پھر وہ حدیث ذکر کی۔ اس حدیث کو واقدی نے بطریق عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث مسنداً بیان کیا ہے، اس میں
عبداللہ ابن عبدالمدان کے نام کا اضافہ کیا ہے۔ اور عبداللہ بن قریط کا نام عبداللہ بن قراد، اور عمرو بن عمرو کا عمرو بن عبداللہ لیا ہے۔ باقی
نام اسی طرح ہیں۔ قیس بن الحصین کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

۹۲۹۳ یزید بن عتر ❺

یزید بن عمرو میں تذکرہ ہوگا۔

---

❶ استیعاب (۱۳۹/٤) ❷ اسد الغابہ (۵۵۷۳) تجرید (۱۳۹/۲)

❸ اسد الغابہ (۵۵۷۵) تجرید (۱۳۹/۲) ❸ اسد الغابہ (۳٤٦/٤)

❹ اسد الغابہ (۵۵۷۹) استیعاب (۲۸۱٦) تجرید (۱۳۹/۲)

❹ السیرۃ النبویۃ (۱۸۳/۲) ❺ اسد الغابہ (۵۵۸۱) تجرید (۱۳۹/۲)

۹۲۹۴ یزید بن عمرو النمیریؓ *

بقول بعض: یزید بن المعتمر دولابی نے بطریق دلہم العجلی، عائذ بن ربیعہ روایت کی ہے کہ مجھ سے قرہ بن دُعموص، قیس بن عاصم، ابوزہیر بن معاویہ، یزید بن عمرو، حارث بن شریح سب نے بیان کیا: ہم وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ہم نے بیک زبان عرض کی: ہمیں وصیت فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم رکھنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، رمضان کی ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اور وہ حدیث ذکر کی۔ اسے ابوعمر * نے اسی سند سے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے عنوانِ سوانح میں لکھا: یزید بن عمرو التمیمی، حالانکہ ایسا نہیں۔ بلکہ وہ نمیری اور ہیں جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہوا ہے۔ باوردی نے اسی سند کے ذریعہ عن عائذ بن ربیعہ عن عباد بن زید عن قرۃ بن دعموص و یزید بن معتمر پھر اس کا مفہوم نقل کیا۔ اسی پہ رشاطی نے جزم کیا ہے لیکن یہ بھی نقل کیا ہے کہ انہیں یزید بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ دو ہوں۔ مستغفری فرماتے ہیں: یزید بن عتر النمیری نبی ﷺ کے پاس آئے۔ ایسا ہی ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے، لیکن ان کے استدراک میں تامّل ہے۔ اس واسطے کہ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے البتہ انہوں نے ''یزید بن عمرو'' لکھا۔

۹۲۹۵ یزید بن عمرو *

ابن حدیدہ انصاری خزرجی۔ ابوقطبہ ابن اسحاق نے شرکاءِ بیعت عقبہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۲۹۶ یزید بن عمیرہ *

شبیب بن قرہ کے حالات میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ بقول بعض: زید بن عمیر ہیں۔

۹۲۹۷ یزید بن قتادہ *

بقول ابوعمر: ان سے حسان بن بلال روایت کرتے ہیں، ان کے صحابی ہونے میں تامّل ہے۔ طبرانی، ابونعیم نے اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث کے سیاق میں ان کے صحابی ہونے کی کوئی وضاحت نہیں، البتہ غور سے اس بات کو حاصل کیا جاسکتا ہے، قتادہ بن زید کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

۹۲۹۸ یزید بن قنافہ *

ہلب کا نام جن کا تذکرہ ھاء میں ہوا ہے (ت ۸۹۹۵ ج سوم)۔

---

* اسد الغابہ (۵۵۸۳) استیعاب (۲۸۱۷) تجرید (۱۳۹/۲) * استیعاب (۱۴۰/۴)

* اسد الغابہ (۵۵۸۴) تجرید (۱۳۹/۲) * تجرید (۱۳۹/۲) * اسد الغابہ (۵۵۸۸) تجرید (۱۳۹/۲)

* اسد الغابہ (۵۵۸۹) تجرید (۱۳۹/۲)

۹۲۹۹ یزید بن قیس [1]

ابن خارجہ بن جذیمہ داری۔ حضرت تمیم کے خاندان سے، ابن اسحاق [2] نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی عمدہ کھجوروں کے سو وسق دینے کا حکم دیا۔ طبری لکھتے ہیں: وفد میں آئے تو اسلام قبول کیا، نبی ﷺ نے خیبر سے ان کا حصہ لگایا۔ واقدی کی کتاب میں نعیم بن اوس اور الطیب بن عبداللہ داری حالات میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۳۰۰ یزید بن قیس [3]

ابن حطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر انصاری ظفری۔ مشہور شاعر کے فرزند۔ انہی سے اس کی کنیت تھی۔ عدوی لکھتے ہیں: اُحد میں شریک ہوئے۔ اس دن ان کے جسم پر بارہ (۱۲) کاری زخم آئے۔ اسی روز آپ ﷺ نے ان کا نام "حاسر" رکھا۔ ابوعمر، ابن کلبی کی پیروی میں لکھتے ہیں: تمام معرکوں میں شریک رہے اور جسر ابی عبید میں شہادت پائی۔

۹۳۰۱ یزید بن قیس [5]

ابن ہانیٔ بن حُجر بن شرحبیل بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی۔ بقول ابن کلبی: نبی ﷺ کے پاس آئے۔ ابن سعد وطبری نے اور ابن فتحون و ابن الاثیر نے اپنے اپنے استدراک میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ البتہ ابن سعد وطبری اور ابن فتحون کی کتابوں میں قیس کی جگہ کَیس لکھا ہے اور "الجمھرۃ" کے معتبر نسخے میں یہ نام میں نے کَیس لکھا دیکھا ہے۔

۹۳۰۲ یزید بن قیس [6]

یزید بن وقش میں تذکرہ ہوتا ہے۔

۹۳۰۳ یزید بن قیس [8]

سعید کے بھائی، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے کہ مہاجرین اوّلین سے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۳۰۴ یزید بن کعابہ

تجرید میں حرف زاء کے تحت زید بن کعابہ لکھا ہے جبکہ درست یزید ہے۔

۹۳۰۵ یزید بن کعب

ابن عمرو الانصاری۔ عدوی نے ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ، ان کے والد اور ان کے بھائی حبیب صحابیٔ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یزید

---

[1] اسد الغابہ (۵۵۹۰) [2] السیرۃ النبویۃ (۲۷٤/۳)

[3] اسد الغابہ (۵۵۹۱) استیعاب (۲۸۲۰) تجرید (۱۲۱۰/۲)

[4] استیعاب (۱٤۰/٤) [5] اسد الغابہ (۵۵۹٤) تجرید (۱۲۱۰/۲)

[6] اسد الغابہ (۳۵۰/٤) [7] اسد الغابہ (۵۵۹۲) تجرید (۱۲۱۰/۲)

[8] اسد الغابہ (۵۵۹۳) تجرید (۱۲۱۰/۲)

اوران کے بھائی واقعۂ حرہ میں شہید ہوئے۔ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

٩٣٠٦ یزید بن کعب البھزی✿ زید میں تذکرہ ہوا ہے۔

٩٣٠٧ یزید بن کعب ابن ابی السیر، تذکرہ ہوتا ہے۔

٩٣٠٨ یزید بن کیس✿ یزید بن قیس میں ذکر ہوا ہے۔

٩٣٠٩ یزید بن مالك✿

ابن عبداللہ الجعفی۔بقول ابن حبان: صحابی ہیں، اوروں کا کہنا ہے: یہ ابوسبرہ ہیں جن کا تذکرہ کنیتوں میں ہوتا ہے۔

٩٣١٠ یزید بن المحجّل الحارثی✿

یزید بن عبدالمدان اور قیس بن حصین کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

٩٣١١ یزید بن مِربع✿

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور حدیث میں بغیر نام کے ابن مربع آیا ہے، بقول بعض: ان کا نام زید یا عبداللہ ہے۔ شماخ بن ضرار نے یزید بن زید بن مربع بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم اوسی کی مدح سرائی کی ہے، شاید وہ یہی ہیں۔

٩٣١٢ یزید بن مسافع

ابن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبدالدار قرشی عبدری۔ان کا والد اُحد میں کافر مارا گیا۔زبیر بن بکار اور بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے، دونوں کا کہنا ہے کہ وہ حرہ کے روز قتل ہوئے۔شاید مسلمانانِ فتح مکہ میں سے تھے۔ورنہ کم از کم انہوں نے ساڑھے چھ (٦٥٠) سال پائے ہوں گے۔اس بنا پر وہ اس قسم سے ہوئے۔بقول ابن زبیر ان کی والدہ خزرجیہ ہے۔

٩٣١٣ یزید بن معاویہ

ابن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ، قرشی اسدی ابوحنظلہ۔بلاذری نے دوسری بار کے مہاجرین حبشہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔خیبر میں شہید ہوئے، بقول بعض: طائف میں شہادت پائی۔

٩٣١٤ یزید بن معاویہ البکّائی✿

بقول ابن حبان و مستغفری: صحابی ہیں۔ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، جبکہ ابن حبان اس سے بے خبر رہے اس لیے دوبارہ تابعین میں ان کا ذکر کر دیا۔

✿ اسد الغابہ (٥٥٩٥) استیعاب (٢٨٢١) تجرید (٢/١٤٠) ✿ تجرید (٢/١٤٠)

✿ اسد الغابہ (٥٥٩٧) استیعاب (٢٨٢٢) تجرید (٢/١٤٠) ✿ اسد الغابہ (٥٥٩٨) تجرید (٢/١٤٠)

✿ اسد الغابہ (٥٥٩٩) ✿ تجرید (٢/١٤٠)

۹۳۱۵ یزید بن معبد الیمامی [1]

بقول ابن ابی حاتم: [2] انہیں آنے کی سعادت حاصل ہے، ان سے ان کا بیٹا معبد روایت کرتا ہے۔ ابوعمر [3] لکھتے ہیں جس کا مفہوم یہی ہے۔ اور یہ اضافہ نقل کیا ہے: یہ ربعی قیسی ہیں۔ ابن مندہ کا قول ہے: معبد کے دونوں بیٹے یزید اور قیس صحابی ہیں، ان کی حدیث ابن قانع، طبرانی، [4] اور ابن شاہین نے بطریق ایوب بن عتبہ عن معبد بن یزید عن ابیہ یزید بن معبد روایت کی ہے۔ فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، آپ نے مجھ سے یمامہ کے بارے میں پوچھا: ان لوگوں کی کتنی تعداد ہے؟ میں نے بنی عبداللہ بن الدوَل کے بارے میں کچھ کہنا چاہا پھر مجھے خدشہ ہوا کہیں میں آپ سے جھوٹ بول دوں گا۔ میں نے عرض کی: ان میں بنی عتبہ میں۔ آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ اہل نسب کے ربعی اور حنفی کہنے میں کوئی فرق نہیں۔ اس واسطے کہ دوَل بنی حنیفہ کا بطن ہے۔ اور حنیفہ ربیعہ کا قبیلہ ہے۔ رہی ابوعمر کی قیسی کہنے کی بات تو اہل نسب نے ان پہ نکیر کی ہے۔ ان لوگوں کا کہنا ہے: درست یہ ہے کہ وہ حنفی ہیں۔ ابن ابی عاصم نے بطریق رباط بن عبدالحمید عن حانئ بن یزید عن ابیہ روایت کی ہے کہ ان کے بھائی قیس بن معبد اور جاریہ بن ظفر کے درمیان ایک چراگاہ پہ جوان میں مشترکہ تھی جھگڑا ہوگیا تو قیس نے اس کے ہاتھ پہ وار کر کے کاٹ دیا اور جاریہ نے بھی جوابی حملہ کیا، پھر دونوں اس چراگاہ کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرانے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنا ہاتھ دے دو''۔ اس نے انکار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مجھ سے فرمایا: ''مجھے اپنے بھائی کا وار دے دو''۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ آپ کے لیے ہے تو آپ نے مجھے رزق اور اولاد کی دعا دی اور قیس بن معبد کے مال میں جاریہ بن ظفر کے ہاتھ کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

۹۳۱۶ یزید بن المعتمر

یزید بن عمرو میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۳۱۷ یزید بن المنذر [5]

ابن سَرح بن خُناس ابن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی السلمی۔ ابن اسحاق [6] نے شرکاءِ بیعتِ عقبہ میں ان کا ذکر کیا ہے..... اور اسی طرح.....

۹۳۱۸ یزید بن ابی منصور [7]

بقول مستغفری، بعض کا کہنا ہے: صحابی ہیں، اس میں اختلاف ہے پھر بطریق لیث عن دوید بن نافع عن یزید بن ابی منصور (جو صحابی ہیں) روایت کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت کے بہترین لوگوں پہ تیزی طاری ہوگی''۔ [8] پھر لکھتے ہیں: اس میں لیث سے آگے اختلاف ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٥٦٠٢) استیعاب (٢٨٢٤) تجرید (١٤٠/٢) [2] الجرح والتعدیل (٢٨٦/٩)

[3] استیعاب (١٤١/٤) [4] المعجم الکبیر (٢٤٦/٢٢) [5] تجرید (١٤٠/٢)

[6] السیرۃ النبویۃ (٧٩/٢) [7] اسد الغابہ (٥٦٠٥) تجرید (١٤٠/٢)

[8] المعجم الکبیر (١٩٤/١١) المطالب العالیۃ (٣٢٣١) الکامل (١١٤٨/٣) العلل (٢٤٧/٢) التذکرۃ (١٩٠)

میں کہتا ہوں: اسے عبدالرحمٰن بن ابان نے لیث سے نقل تو کیا ہے لیکن انہوں نے کہا: دوید عن ابی منصور (جو صحابی ہیں) اور حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں عن الربیع الزہرانی بحوالہ ان کے نقل کی ہے۔ اور عن قتیبہ عن اللیث نقل کی ہے لیکن یوں نہیں کہا: ''انہیں شرف صحابیت حاصل ہے''۔ یونس بن محمد اور علی بن غراب وغیرہ نے ان کی متابعت کی ہے اس کی مزید تفصیل ان شاء اللہ کنیتوں میں ابومنصور کے حالات میں بیان ہوگی۔

میں کہتا ہوں: تابعین میں یزید بن ابی منصور وہ ہیں جن کا تذکرہ ابن یونس نے لکھا ہے کہ بصری ہیں، مصر پھر افریقا سکونت اختیار کر لی اس کے بعد بصرہ لوٹ آئے۔ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی حاتم نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ذوالّلحیۃ کلابی سے روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان نے ان کا ذکر تو کیا ہے لیکن تبع تابعین میں۔

۹۳۱۹ یزید بن مہار خسرو الیمامی[1]

اصلاً فارسی ہیں۔ ابن السکن وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا اور بطریق ولید بن یزید بن مُعلّی بن عباس بن یزید بن شرحبیل بن یزید بن مہار خسرو، ان کی خاندانی سند سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: اہل فارس کے جوان موٹے ریشم کا لباس پہنے سونے کے حلقے (بٹن) لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور یزید آپ کے پاس سفید کپڑوں میں ملبوس آئے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کی مشابہت نہیں کر سکتے جو دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی رغبت رکھنے والا ہے۔ ابن مندہ نے اسے تعلیقاً نقل کر کے لکھا ہے، ولید بن یزید نے یہ روایت کی ہے۔ پھر اپنی سند سے اسے مختصر ذکر کیا ہے کہ عن ابیہ عن یزید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفید کپڑوں میں آئے۔ آپ علیہ السلام نے ان کا نام ''زاہد''[2] رکھا، یہی طرز ابونعیم کا ہے۔

۹۳۲۰ یزید بن نبیشہ

قرشی عامری۔ ابن عساکر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ بقول بعض: صحابی ہیں۔ فتح دمشق میں شریک ہوئے، پھر ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک محدث کا بیان ہے یزید بن نبیشہ امیر معاویہ کے پاس آئے اس وقت انہوں نے سیاہ خضاب اپنی داڑھی پہ لگا رکھا تھا۔ امیر نے پوچھا: آپ کون؟ انہوں نے کہا: آپ کا عامل یزید بن نبیشہ۔ آپ نے فرمایا: جب تک آپ کی داڑھی اپنے اصلی رنگ میں نہیں آ جاتی اس سے پہلے میرے پاس نہ آنا۔

ابوالحسین رازی نے اپنے دمشقی شیوخ سے روایت کی ہے کہ نبیشہ کی وہ حویلی جو بازارِ ریحان میں ہے وہ دمشق پہ امیر معاویہ کے گورنر یزید بن نبیشہ کی ہے۔ دمشق کے دور میں جب وہ فتح ہوا تو وہ ایک گواہ تھے، یہ قریشی صحابی ہیں جن کا تعلق بنی عامر بن لؤی سے ہے، صحابی ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے داڑھی پہ سیاہ خضاب لگانے کی وجہ سے اپنے ہاں آنے سے روک دیا تھا۔

---

[1] الجرح والتعدیل (۲۹۱/۹)

[2] اسد الغابہ (۵۶۰۶) تجرید (۱۴۱/۲)

[3] جامع المسانید (۴۴۳/۱۲)

۹۳۲۱ یزید بن نعامہ [1]

بقول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [2] اور ابن حبان: صحابی ہیں، جبکہ ابوحاتم رازی [3] کا قول ہے: صحابی نہیں۔ ان کی حدیث مرسل ہے، بغوی لکھتے ہیں: ہمیں ان کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا پتہ نہیں۔ ترمذی ''العلل'' میں بحوالہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں، ان کی حدیث مرسل ہے۔ بغوی پھر لکھتے ہیں: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ البتہ ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں ان کی حدیث نقل کی ہے۔

میں کہتا ہوں: راویوں میں یزید بن نعامہ ضبّی تابعی ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت لیتے ہیں۔

۹۳۲۲ یزید بن النعمان [4]

ابن عمرو ابن عرفجہ بن العاتک بن امرئ القیس بن ذہل بن معاویہ الکندی۔ بقول ابن کلبی: یہ اور ان کے دونوں بھائی حُجُر اور عَلَس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد کی صورت میں آئے۔

۹۳۲۳ یزید بن نعیم [5]

طبرانی [6] نے ان کی حدیث نقل کیے بغیر ان کا ذکر کیا ہے، اگر یہ وہی ہیں جن کے دادا ''ہزّال'' ہیں تو یہ تابعی ہیں۔

۹۳۲۴ یزید بن نویرہ [7]

ابن حارث بن عدی بن جُشَم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری۔ بقول ابن عبدالبر، اُحد میں شریک ہوئے اور نہروان کے روز جنگ کی۔ خطیب اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: نہروان کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج کا پہلا سپاہی جو شہید ہوا وہ انصار کا یزید ابن نویرہ نامی شخص تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو بار جنت کی بشارت دی تھی، ایک بار اُحد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ٹیلے سے آگے نکل گیا اس کے لیے جنت ہے''۔ چنانچہ یزید تلوار لیے وار کرتے ہوئے ٹیلے سے آگے نکل گئے۔ تو ان کے چچازاد بھائی کہنے لگے: اللہ کے رسول! جو خوشخبری آپ نے میرے چچازاد بھائی کو دی ہے مجھے بھی دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ وہ بھی لڑتے لڑتے آگے نکل گئے۔ پھر دونوں واپس آئے تو ایک مقتول میں دونوں کا اختلاف ہوگیا، جسے ان دونوں نے قتل کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دونوں کے لیے جنت واجب ہے اور یزید تمہیں اپنے ساتھی پہ فضیلت حاصل ہے۔ [8] ابن عقدہ نے اپنی ضعیف سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہروان میں شہید ہوئے۔

۹۳۲۵ یزید بن وقش [9]

بنی عبدشمس کے حلیف۔ ابن اسحاق کا بیان ہے یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ اموی کی بحوالہ ابن اسحاق روایت ہے۔ ابن فتحون

---

[1] اسد الغابہ (٥٦٠٧) تجرید (١٦٢٦) (١٤١/٢) [2] التاريخ الكبير (٣١٣/٤)

[3] الجرح والتعديل (٢٩٢/٩) [4] الجرح والتعديل (١٤١/٢) [5] ايضًا

[6] المعجم الكبير (٢٤٥/٢٢) [7] اسد الغابہ (٥٦١٠) استيعاب (٢٨٢٧) تجريد (١٤١/٢)

[8] استيعاب (١٤٢/٤) [9] تاريخ بغداد (٢٠٤/١)

نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا کہنا ہے: یزید بن قیس واقدی فرماتے ہیں: سالم مولیٰ ابی حذیفہ کے بعد جنگ یمامہ میں علَم سنبھالا اور شہید ہو گئے۔

۹۳۲۶ یزید بن یحنّس الکوفی ✿

ابوالحسن، ✿ ابن عساکر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ دورِ نبوی پایا ہے لیکن مجھے ان کی رؤیت کا علم نہیں۔ سیف "فتوح" میں لکھتے ہیں: جنگ یرموک میں شریک ہوئے اور گھڑ سواروں کے ایک دستے کے امیر تھے۔

میں کہتا ہوں: کہ فتوحات میں صحابہ رضی اللہ عنہم ہی امیر بنائے جاتے تھے۔

۹۳۲۷ یزید بن ابی الیَسَر ✿

ابوالیَسَر کا نام کعب بن عمرو تھا۔ ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ام سعید کبشہ بنت ثابت بن عتیک (جو صحابیہ ہیں اور بیعت کرنے والی خواتین میں سے ہیں) سے شادی کی جن سے سعید اور عروہ پیدا ہوئے۔ نساء میں اس کی تفصیل بیان ہوگی۔

۹۳۲۸ یزید

معن کے والد، بغوی اور ابن شاہین نے ان میں اور یزید بن الاخنس میں فرق کیا ہے۔

۹۳۲۹ یزید مولا سلیم بن عمرو

موسیٰ بن عقبہ نے انصار میں سے بنی سواد کے اُحد کے شہداء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے "عنترۃ" کے حالات میں ابن اسحاق کی پیروی کرتے ہوئے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۳۳۰ یزید، ابوعمر ✿

طبرانی ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بروایت خطاب بن القاسم عن ابن اسحاق عن عمر بن یزید انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو کوئی (بلاوجہ) کسی چڑیا کو مارے گا تو وہ قیامت کے روز چیخ کر کہے گی: اے میرے رب! اس نے مجھے فضول قتل کیا، نہ میری جان گنوانے سے کوئی فائدہ حاصل کیا اور نہ مجھے (زندہ) چھوڑا کہ میں آپ کی زمین میں زندگی بسر کرتی۔

۹۳۳۱ یزید ✿

غضبان کے والد۔ ان کی ایک حدیث ہے جو انہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے، تجرید میں ایسا ہی ہے۔

✿ اسد الغابہ (۵۶۱۳) تجرید (۱۴۱/۲) ✿ الجرح والتعدیل (۲۹۵/۹)

✿ تجرید (۱۴۱/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۵۸۶) تجرید (۱۳۹/۲)

✿ المعجم الکبیر (۲۴۵/۲۲) ✿ تجرید (۱۳۹/۲)

۹۳۳۲ یزید ✿ (بے نسبت)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ حدیث سراج بن مجاعہ میں ان کا ذکر ہے، ان کا اشارہ اس روایت کی طرف ہے جو طبرانی وغیرہ نے بطریق ہلال بن سراج بن مجاعہ عن ابیہ نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں یمن میں زمین عطا کی اور ان کے لیے ایک تحریر لکھوائی: ''محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے مجاعہ بن مرارہ جو بنی سلیم میں سے ہے، کے لیے، میں نے تمہیں فلاں فلاں زمین دے دی ہے اب جو کوئی تم سے اس کے بارے میں جھگڑے وہ میرے پاس آ جائے''۔ وہ تحریر یزید نے قلمبند کی تھی۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے وہ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ہوں کیونکہ وہ آپ کے لیے لکھا کرتے تھے۔

۹۳۳۳ یزید الکرخی

ابن حکیم میں ان کا تذکرہ ہوا ہے۔

باب یاء کے بعد سین

۹۳۳۴ یسار بن ازیہر الجہنی ✿

ابن السکن: اہلِ مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر: ابوالغادیہ ہیں۔ جس کی ابن فتحون نے تردید کی ہے۔ ابن السکن اور ابن مندہ بطریق محمد بن الحسن ان کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پہ ہاتھ پھیرا اور مجھے دو چادریں اور ایک تلوار عطا کی، ان کی بیٹی عمرہ کہتی ہیں کہ وفات تک میرے والد کا سر سفید نہیں ہوا۔ ✿

۹۳۳۵ یسار بن الاطول الجہنی ✿

سعد کے بھائی۔ حاکم نے ان کے بھائی ابومطرّف کے حالات میں ان کا نام سعد بتایا ہے اور یہ روایت نقل کی ہے کہ سعد بن الاطول نے کہا: اور ان کے بھائی یسار بن الاطول یعنی جو عہد نبی ﷺ میں فوت ہوئے۔ ابوعمر سعد بن الاطول کے حالات میں لکھتے ہیں: ان کے بھائی یسار بن الاطول عہد نبی ﷺ میں فوت ہوئے۔ یہ حدیث ابن ماجہ، اور حاکم نے بطریق حماد بن سلمہ بحوالہ سعد بن الاطول نقل کی ہے کہ ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو وراثت میں تین سو (۳۰۰) درہم اور عیال چھوڑے۔ تو میں نے ان کے اہل و عیال پہ وہ درہم خرچ کرنا چاہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بھائی اپنے قرضے کی وجہ سے رکا ہوا ہے، اس کا قرض ادا کرو''۔ ✿ فرماتے ہیں: میں نے ان کا قرض ادا کیا۔

ابن عبدالبر ان سے غافل ہو گئے باوجودیکہ سعد کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

✿ اسد الغابہ (٥٦١٤) تجريد (١٤١/٢) ✿ اسد الغابہ (٥٦١٥) تجريد اسماء الصحابة (١٤١/٢)

✿ اسد الغابة (٥٦١٥) تجريد اسماء الصحابة (١٤١/٢) ✿ مجمع الزوائد (١٦١٢٧) جامع المسانيد والسنن (٤٥١/١٢)

✿ اسد الغابة (٥٦١٦) تجريد اساء الصحابة (١٤١/٢)

۹۳۳۶ یسار بن بلال ✿

بقول بعض: ابولیلیٰ انصاری کا نام ہے۔

۹۳۳۷ یسار بن سبع ✿

ابوالغادیہ الجھنی۔ بقول بعض المزنی، کنیتوں میں تذکرہ ہوگا۔

۹۳۳۸ یسار بن سوید الجھنی ✿

مسلم بن یسار بصری کے والد۔ ابن السکن وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، سمویہ نے اپنے فوائد میں، ابن السکن اور خطیب نے المتفق میں اور ابن مندہ نے بطریق ابوالھیثم بن قیس عن عبداللہ بن مسلم بن یسار عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ موزوں پر مسح اور صرف ✿ کے بارے میں چند احادیث نقل کی ہیں۔ حافظ موسیٰ بن ہارون الحمال کا قول ہے: قرہ بن حبیب سے کسی نے پوچھا: کیا یسار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اختلاف ہے۔ ابوموسیٰ کا قول ہے: اس مسند میں وہم ہے۔ قتادہ کی عن مسلم بن یسار عن ابی الاشعث عن قتادہ صرف کے بارے درست سند ہے۔

میں کہتا ہوں: سلمہ بن علقمہ اور محمد بن سیرین نے عن مسلم بن یسار اسی طرح نقل کیا ہے۔

۹۳۳۹ یسار بن عبد ✿

ابن عامر بن نعیم بن ملاحق بن جذیمہ... ابوعزۃ الھذلی۔ کنیت سے مشہور ہیں۔ ابوعلی بن السکن وغیرہ نے ان کا نسب بیان کیا ہے، لکھتے ہیں: بصرہ کے رہائشی ہیں وہیں ان کی حویلی ہے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے جس میں یسار بن عمرو نام بتایا جاتا ہے کہ بیعتِ رضوان کے شرکاء میں سے ہیں۔ پھر وہ ✿ حدیث نقل کی، کنیتوں میں اس کا تذکرہ ہوگا۔

۹۳۴۰ یسار بن مالك الثقفی

ان کے مولا تحنس کے حالات میں۔

۹۳۴۱ یسار ✿

بریدہ کے غلام مدنیین میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح ابن مندہ نے ان کا مختصر ذکر کیا ہے اور عمر بن شبہ بطریق عبدالعزیز ابن عمران عن یحییٰ بن افلح مولا بنی ضمرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بریدہ بن الحصیب الاسلمی کو فرماتے سنا وہ بتاتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر ہجرت کے دوران ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اپنا یسار غلام ان کے ساتھ بھیجا۔ وہ کہتے ہیں: جب

✿ اسد الغابہ (۵۶۱۸) استیعاب (۲۸۳۱) تجرید (۱۴۱/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۶۲۲) استیعاب (۲۸۳۳) تجرید (۱۴۲/۲)

✿ اسد الغابہ (۵۶۲۳) استیعاب (۲۸۳۴) تجرید (۱۴۲/۲) ✿ المعجم الکبیر (۳۷۶/۱۲) جامع المسانید (۴۵۲/۱۲)

✿ اسد الغابہ (۵۶۲۴) استیعاب (۲۸۳۵) تجرید (۱۴۲/۲) ✿ المعجم الکبیر (۳۷۶/۲۲) التاریخ الکبیر (۴۴۱۹/۴)

✿ اسد الغابہ (۵۶۱۷)

نماز کا وقت ہوا، رسول اللہ ﷺ قبلہ رُخ کھڑے ہوئے۔ ابوبکر آپ کے دائیں طرف اور میں بائیں جانب کھڑا ہوا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کے سینے پہ ہاتھ مار کر اپنے پیچھے اور مجھے انہوں نے پیچھے کر دیا تو ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ عمر بن شبہ کا قول ہے: عبدالعزیز اکثر غلطیاں کرنے والا راوی ہے۔

۹۳۴۲ یسار الجثی الراعی [1]

ابونعیم نے ان کا نام لیا ہے اور واقدی نے بطریق یعقوب بن عتبہ روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ غطفان کی ایک جماعت جو بنی ثعلبہ بن سعد سے تعلق رکھتی ہے، کدر میں ہے۔ جب آپ اس وادی میں پہنچے تو وہاں چرواہوں کو دیکھا ان میں یسار نامی ایک غلام تھا آپ نے اس سے پوچھا: اس نے کہا: اس نے کہا مجھے اتنا پتہ ہے کہ لوگوں کی نفری پانیوں کی طرف بڑھی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ لوٹ گئے جبکہ جانوروں کو حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی۔ جب آپ نے صبح کی نماز پڑھائی آپ نے دیکھا کہ یسار نماز پڑھ رہا ہے پھر آپ نے غنیمت تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کی: ہم ان سب کو ایک ساتھ ہانک سکتے ہیں کیونکہ ہمارے کچھ لوگ اپنے حصے کے جانوروں کو ہانکنے سے عاجز ہیں۔ پھر لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو وہ غلام اچھا لگا ہے جسے آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے تو ہم اپنے حصے سے وہ آپ کو دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جیسی تمہاری خوشی؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے اسے قبول کر کے آزاد کر دیا۔ ابوعمر [2] بحوالہ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے اس کا نام اسلم رکھا۔ ابن الاثیر [3] اس کی تردید کرتے ہیں کہ اسلم تو خیبر میں شہید ہوئے جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہوا۔

۹۳۴۳ یسار الخفّاف [4]

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں: یوسف بن فورک المستملی نے اپنی کتاب الجنائز میں بطریق حفص بن عبدالرحمٰن الہلالی روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، پھر ایک ایسی حویلی تک پہنچے جسے فرشتوں نے گھیر رکھا تھا، آپ اس میں داخل ہوئے تو وہاں نور پھوٹ رہا تھا۔ آپ نے دیکھا، ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے وہ نور اس کے منہ سے پھوٹ کر آسمان تک جا رہا ہے۔ اس شخص نے نماز مختصر کر لی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: بنی فلاں کا غلام ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام؟ اس نے کہا: یسار۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا عمل کیا ہے؟ عرض کی: موزے بیچنا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اس کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی: آپ اس کا کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اسے آزاد کروں گا۔ ان لوگوں نے عرض کیا ہم آپ کو اس کا اجر نہ سونپ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔ راوی کا کہنا ہے: پھر ایک رات آپ اس حویلی تک پہنچے تو آپ کو فرشتے نہ نظر آئے، آپ نے دروازہ کھولا تو وہ سجدہ میں پڑا ہوا تھا اور اسی حالت میں روح پرواز کر گئی تھی۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: اے محمد (ﷺ)! ہم نے آپ کو اس کے غسل کی زحمت نہیں دی چنانچہ ان لوگوں نے اسے عمدہ کفن پہنایا۔ [5]

---

[1] اسد الغابہ (۵٦۱۹) استیعاب (۲۸۳۹) تجرید (۱٤۱/۲) [2] استیعاب (۱٤۵/٤)

[3] اسد الغابہ (۳۵۵/٤) [4] اسد الغابہ (۵٦۲۰) تجرید (۱٤۱/۲) [5] اسد الغابہ (۳۵٦/٤)

۹۳۴۴ یسار الراعی ✿

دوسرے ہیں۔ جنہیں عرنیوں نے قتل کیا تھا، صحیحین میں بغیر نام ان کا ذکر ثابت ہے جو حدیث ان سے منقول ہے اور سلمہ ابن اکوع کی حدیث میں نام ہے۔ اسے طبرانی ✿ نے بطریق موسیٰ بن محمد بن ابراہیم التیمی عن ابیہ عن سلمہ نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ کا یسار نامی ایک غلام تھا۔ آپ نے دیکھا وہ بڑی اچھی نماز پڑھتا ہے تو اسے آزاد کر دیا۔ اور اپنی اونٹنیاں دے کر حرۃ بھیجا، عرینہ کی ایک قوم نے اسلام کا اظہار کیا تھا جو بیمار تھے ان کے پیٹ پھول رہے تھے۔ آپ نے انہیں یسار کی جانب بھیجا تو یہ لوگ اونٹنیوں کا دودھ پینے لگے پھر یسار پر حملہ کر کے اسے شہید کر دیا اور اس کی آنکھوں میں کانٹے ٹھونس دیئے۔ (حدیث) احتمال ہے یہ پہلے والے ہوں جن کا ایک عنوان پہلے ذکر ہوا ہے لیکن انہیں حبشی کہا ہے اور انہیں نوبی کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

۹۳۴۵ یسار ✿

ابو ہند الحجام۔ مولا بنی بیاضہ، کنیتوں میں تذکرہ ہونا ہے۔

۹۳۴۶ یسار ✿

مولا بنی سلیم بن عمرو۔ موسیٰ بن عقبہ نے شہداءِ اُحد میں اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۳۴۷ یَسار ✿

ابو فکیھہ مولا صفوان۔ ابن اسحاق نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿اور آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹایئے جو صبح و شام اپنے ربّ کو پکارتے ہیں﴾۔ ✿ یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں، کنیتوں میں ذکر ہونا ہے۔ بقول بعض: ان کا نام افلح ہے۔

۹۳۴۸ یسار (بے نسبت)

ابوداؤد طیالسی اپنی مسند میں فرماتے ہیں: جسر بن فرقد، سلیط بن عبداللہ بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے، فرمایا: میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

۹۳۴۹ یسار ابو برّہ

مولا عبداللہ بن السائب المخزومی۔ بقول ابن قانع: امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کا نام لیا ہے، یہ البزی القاری کے دادا ہیں، کنیتوں میں تذکرہ ہوگا۔

✿ اسد الغابہ (٥٦٢١) تجريد (١٤٢/٢) ✿ المعجم الكبير (٢٨٤/٢٢)

✿ اسد الغابہ (٥٦٣٠) تجريد (١٤٢/٢) ✿ تجريد (١٤٢/٢)

✿ اسد الغابہ (٥٦٢٦) استيعاب (٢٨٣٨) تجريد (١٤٢/٢) ✿ سورة الانعام (٥٢)

۹۳۵۰ یسار مولی عثمان الثقفی

ابن فتحون نے ان کا ذکر کیا ہے کہ طائف کے قلعہ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اتر آئے تھے، مسلمان ہوئے آپ نے آزاد کر دیا۔ واقدی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۳۵۱ یسار [1] مولیٰ آل عمر

ابن عمیر الثقفی۔ مستغفری نے طائف کے غلاموں میں سے نکلنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے کہ آپ نے انہیں آزاد کر دیا۔ بعد میں انہوں نے بنی عقیل میں شادی کر لی۔ حجاج [2] کے گورنر ہیں، نوے (۹۰) سے زیادہ اولادیں ہوئیں۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے پہلے والے ہوں۔

۹۳۵۲ یاسر [1]

مولیٰ فضالہ بن ہلال۔ ابن مندہ نے مسلم کے والد سے انہیں رلا ملا دیا ہے اور ابو عمر [2] نے دونوں میں فرق کیا ہے کہ انہوں نے اور ان کے مولا نے نبی ﷺ سے بیعت کی، یہی درست لگتا ہے۔ کیونکہ ان کا نسب مزنی بتاتے ہیں۔ چنانچہ ابوبکر بن ابی شیبہ عن عبداللہ بن موسیٰ عن عبداللہ بن مسلم بن یسار المزنی عن ابیہ عن جدہ روایت کی ہے کہ میں اپنے مولا فضالہ بن ہلال کے ساتھ حجۃ الوداع کے لیے نکلا۔ [3]

۹۳۵۳ یُسَیر بن جابر العتکی

ابن شاہین نے یہاں ان کا ذکر کیا ہے، حرف باء میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۳۵۴ یُسَیر بن حارث العبسی [1]

باء میں ذکر ہوا ہے۔

۹۳۵۵ یُسَیر

تصغیر ہے، یہ ابن عروہ ہیں اسیر میں ذکر ہوا ہے۔

۹۳۵۶ یُسَیر بن عمرو [4]

ابن سیار بن درمکہ، جو سیار کی والدہ ہیں۔ وہ بنت عبداللہ بن سعید بن مرہ بن ذہل بن شیبان ہیں، رہے ابو یسار تو وہ بنی مزید

---

[1] اسد الغابہ (٥٦٢٨) تجرید (١٤٢/٢) [2] اسد الغابہ (٣٥٨/٤)

[1] اسد الغابہ (٥٦٢٥) استیعاب (٢٨٣٧) تجرید (١٤٢/٢) [2] استیعاب (١٤٥/٤)

[3] اتحاف السادۃ (٣٥٢/٥) [1] اسد الغابہ (٥٦٣٢) تجرید (١٤٣/٢)

[4] اسد الغابہ (٥٦٣٣) استیعاب (٢٨٤٠) تجرید (١٤٣/٢)

بن الاعجم بن سعید بن مرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے کہ صحابی ہیں، انہیں اسیر بھی کہا جاتا ہے۔ بعض نے انہیں اسیر بن عمرو سے ملا دیا ہے۔

باب یاء کے بعد عین

۹۳۵۷ یَعْفُر ❶

بقول بعض: یعفور بن عریب بن عبد کلال الرعینی القتبانی۔ ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے کہ لوگوں کا گمان ہے فتح مصر میں شریک ہوئے، بُحر کے حالات میں لکھتے ہیں: یعفر کو آنے کی سعادت حاصل ہے۔

۹۳۵۸ یعقوب بن الحصین ❷

بقول ابن السکن: ان سے ایک غیر مشہور حدیث مروی ہے۔ ابن ابی خیثمہ، بغوی، ابن قانع، ابن شاہین اور ابن السکن وغیرہ نے بروایت عبدالوہاب بن مجاہد عن ابیہ عن یعقوب بن الحصین روایت کی ہے، فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار دیکھ رہا ہوں آپ دائیں بائیں سلام پھیر رہے ہیں۔ آپ بلند آواز سے سلام پھیرتے تھے۔ ❸ ابو عمر ❹ کا بیان ہے، اس میں ابن مجاہد جو ضعیف راوی ہے منفرد ہے۔ بقی بن مخلد نے یہ روایت نقل کی ہے۔

۹۳۵۹ یعقوب بن زمعہ الاسدی ❺

عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں منقطع سند سے ان کا ذکر ملتا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں کی کسی وادی میں نماز پڑھنا چاہتے تھے۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہم بھی کھڑے ہوگئے۔ اتنے میں شعب ابی ذئب سے ایک گدھا نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رُک گئے اور تکبیر نہیں کہی اور بنی اسد کے یعقوب بن زمعہ کو اس کی طرف روانہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے اسے لوٹا دیا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عن عبدالرزاق عن ابن جریج، عمرو بن شعیب، عن عبداللہ بن عمرو اسی اسناد سے نقل کیا ہے اور ابن ابی عمر نے عن ہشام ابن سلیمان عن ابن جریج نقل کیا ہے۔

۹۳۶۰ یعقوب القبطی ❻

مولیٰ بنی فہر۔ ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے کہ مقوقس نے ماریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بھیجا تھا۔ بقول بعض: صحابی ہیں۔ ایک قول ہے: جب اسلام لائے تو بنی فہر سے موالات کرلی۔ میں نے سعید بن عفیر کی کتاب میں دیکھا ہے کہ یعقوب الفہری سے مروی ہے، فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی میں نے آپ سے زیادہ اچھی کسی کی قراءت نہیں سنی۔ ابن یونس

---

❶ تجرید (۱۴۳/۲) ❷ اسد الغابہ (۵۶۳۷) استیعاب (۲۸۴۳) تجرید (۱۴۳/۲)

❸ جامع المسانید (۴۵۷/۱۲) ❹ استیعاب (۱۴۷/۴) ❺ اسد الغابہ (۵۶۳۸) تجرید (۱۴۳/۲)

❻ تجرید (۱۴۳/۲)

فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث سوائے ابن عفیر کے کسی کی کتاب میں نہیں ملی۔ جسے مجھ سے حسین بن زید نے عن اسد بن سعید عن کثیر بن عفیر نقل کی ہے۔

۹۳۶۱ یعقوب القبطی ❶ (دوسرے)

ان کے مولا نے مدبر بنا کر آزاد کر دیا تھا، تو نبی ﷺ نے انہیں فروخت کر دیا تا کہ ان کا قرض ادا ہو جائے۔ مسلم کی روایت میں جو بطریق ابوالزبیر عن جابر مروی ہے۔ ان کا نام آیا ہے کہ ابو مذکور انصاری نے یعقوب قبطی کو خرید کر پھر مدبر بنا کر آزاد کر دیا (جب ان کی وفات ہوئی تو) نبی ﷺ نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ ان کا کوئی مال ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے انہیں نعیم بن عبداللہ ❷ کے ہاتھ فروخت کر دیا.... حدیث صحیحین میں ہے اور لیث کی روایت عن ابی الزبیر عن اشیم مروی ہے۔

۹۳۶۲ یعلی بن امیّہ ❸

ابن ابی عبیدہ بن ہمام بن الحارث التمیمی الحنظلی، قریش کے حلیف، انہی کو یعلی بن منیہ کہا جاتا ہے، جو اِن کی والدہ ہیں۔ بقول بعض: ان کی دادی ہیں جس پہ الدارقطنی نے اعتماد کیا ہے، لکھتے ہیں: وہ منیۃ بنت حارث بن جابر، امیہ کی والدہ ہیں۔ یعلی کے والد اور عوام کی والدہ ہیں جو زبیر کے والد ہیں۔ یہ زبیر اور یعلی کی دادی ہیں۔ انہیں روایت حاصل ہے اور ان کا ذکر ملتا ہے ان کی کنیت ابوخلف ہے یا ابوخالد یا ابوصفوان ہے۔ مدائنی عن سلمہ بن محارب عن عوف الاعرابی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے ارتداد کے فتنہ میں یعلی کو حلوان کا گورنر بنایا، پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے یمن کے کسی علاقے کے گورنر رہے۔ وہاں اپنے لئے ایک چراگاہ بنائی تو آپ نے انہیں معزول کر دیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے صنعاءِ یمن کے گورنر مقرر ہوئے۔ اور جس سال شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ ہوئی حج کیا۔ پھر جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ دیا اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ بقول بعض: اسی میں شہید ہوئے۔

ابن عساکر نے یہ بات ابوحسان الزیادی سے نقل کی ہے لیکن اسے بعید سمجھا ہے۔ نسائی کی روایت سے پتہ چلتا ہے ان کی وفات تاخیر سے ہوئی۔ یعلی بن امیہ سے مروی ہے میں عتبہ بن ابی سفیان کے پاس ان کی آخری گھڑی میں آیا تو انہوں نے بواسطہ حبیبہ رضی اللہ عنہا مجھ سے حدیث بیان کی۔ خلیفہ وغیرہ کا بیان ہے عتبہ ۴۷ھ میں فوت ہوئے۔ حضرت نبی ﷺ، حضرت عمر اور عتبہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کی اولاد صفوان، عثمان، محمد، عبدالرحمٰن، پوتے صفوان بن عبداللہ بن یعلی، عطاء مجاہد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ بقول ابن سعد: ❹ حنین، طائف اور تبوک میں شریک ہوئے۔ بقول حاکم نجران پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر مقرر تھے۔

---

❶ اسد الغابہ (٥٦٣٩) تجرید (١٤٣/٢)

❷ بخاری کتاب کفارات الایمان باب عتق المدبر و ام الولد والمکاتب فی الکفارۃ و عتق ولد الزنا (٦٧١٦) مسلم (٥٨)

❸ مسلم (٥٨) ❸ اسد الغابہ (٥٦٤٠) استیعاب (٢٨٤٤) تجرید (١٤٤/٢)

❹ الطبقات الکبریٰ (٤٥٦/٥)

۹۳۶۳ یعلی بن جاریہ ثقفی ❶

بنی زہرہ بن کلاب کے حلیف۔ ابوعمر ❷ نے بحوالہ ابومعشر ان کا ذکر کیا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، لکھتے ہیں: محمد ابن اسحاق نے ان کا نام حیی بن جاریہ بتایا ہے۔ واللہ اعلم!

۹۳۶۴ یعلی سیابہ ❸

وہی ابن مرّہ۔ ابوحاتم، ❹ ابن قانع اور طبرانی ❺ نے دونوں میں فرق کیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: جو یعلی بن مرہ کو یعلی ابن سیابہ کہتا ہے اسے وہم ہوا ہے۔ پھر خود لکھتے ہیں: یعلی بن سیابہ۔ بقول بعض: صحابی ہیں۔

۹۳۶۵ یعلی بن مرّہ ❻

ابن وہب بن جابر بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ابوالمرازم۔ یہی یعلی بن سیابہ ہیں۔ سیابہ ان کی والدہ کا نام ہے۔ بقول یحییٰ بن معین: خیبر، بیعتِ رضوان، فتح مکہ، غزوۂ ہوازن اور طائف میں شریک ہوئے۔ بقول ابوعمر: ❼ افضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے دونوں فرزند عبداللہ اور عثمان، نیز راشد بن سعد سعید بن راشد کے دادا اور عبداللہ بن حفص بن نہیک وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد لکھتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ثقیف انگوری باغ کاٹ ڈالیں تو انہوں نے کاٹ دیئے۔ ❽

۹۳۶۶ یعلی العامری ❾

طبرانی، ابن شاہین ❿ ابوعمر عسکری نے ان میں اور یعلی بن مرہ ثقفی میں فرق کیا ہے۔ بقول بعض: دونوں ایک ہیں۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔ حدیث سے ایک ہونے کی تائید ہوتی ہے۔ ابن قانع اور طبرانی ⓫ کی روایت میں یعلی بن مرہ لکھا ہے۔ ابوعمر کا بیان ہے اس میں اختلاف ہے کہ یعلی بن مرہ ثقفی ہیں یا عامری۔ واللہ اعلم

۹۳۶۷ یَعْمر ⓬

بنی سعد بن ہذیم کے فرد، ابوخزامہ کے والد کسی نے ایک روایت میں ان کا نام بتایا ہے جبکہ اکثر میں مبہم ہے۔ بغوی کی روایت ہے کہ ابوخزامہ بن یعمر بحوالہ اپنے والد نقل کرتے ہیں، انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! جو دم ہم کرتے ہیں اس کے بارے

---

❶ اسد الغابہ (٥٦٤١) استیعاب (٢٨٤٥) تجرید (١٤٤/٢) ❷ استیعاب (١٤٩/٤)

❸ تجرید (١٤٤/٢) ❹ الجرح والتعدیل (٣٠١/٩) ❺ المعجم الکبیر (٢٧٥/٢٢)

❻ اسد الغابہ (٥٦٤٤) استیعاب (٢٨٤٧) تجرید (١٤٤/٢) ❼ استیعاب (١٤٩/٤)

❽ جامع المسانید والسنن (٤٧٥/١٢) ❾ اسد الغابہ (٥٦٤٣) استیعاب (٢٨٤٨) تجرید (١٤٤/٢)

❿ استیعاب (١٤٩/٤) ⓫ المعجم الکبیر (٢٧٣/٢٢)

⓬ اسد الغابہ (٥٦٤٦) استیعاب (٢٨٥٥) تجرید (١٤٤/٢)

میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ (حدیث) [1]

۹۳۶۸ یعیش ذوالغرّۃ الجھنی [2]

اونٹوں کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کرنے کے بارے میں ان کی ایک حدیث ہے۔ ترمذی نے بلا نام ان کا ذکر کیا ہے جبکہ ابن السکن نے ان کا نام بتایا ہے کہ یعیش جھنی جو ذوالغرۃ سے مشہور ہیں سے مروی ہے ایک دیہاتی آ کر کہنے لگا: کیا آپ اونٹوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! [3] ابن شاہین نے اسی سند سے ان کا نام بیان کیا ہے ان کا سیاق اس سے مکمل ہے۔

۹۳۶۹ یعیش بن طنحفہ الغفاری [4]

بقول ابن سعد: شامی ہیں۔ مصریوں سے ان کی حدیث روایت کی جاتی ہے۔ پھر بطریق ابن لہیعہ بحوالہ یعیش الغفاری یہ روایت کی ہے کہ نبی ﷺ ایک اونٹنی کے پاس آ کر فرمانے لگے: اس کا دودھ کون دوہے گا؟ تو ایک صاحب اٹھے، آپ نے فرمایا: کیا نام ہے؟ کہا: مرّہ۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر دوسرا اٹھا تو پوچھا: کیا نام ہے؟ کہا: جمرہ۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ، اتنے میں تیسرا شخص کھڑا ہوا، آپ نے فرمایا: کیا نام ہے؟ عرض کی: یعیش۔ فرمایا: دوہو! [5] ابن قانع ایک اور طریق سے عن ابن لہیعہ نقل کر کے سند میں فرماتے ہیں: عن یعیش الانصاری۔ حرب کے سوانح میں اس کے کئی طرق ہیں جو مؤطا میں منقول ہیں اور بزار نے یہ روایت حدیث بریدہ سے طویل نقل کی ہے۔ یہ یعیش ان یعیش بن طخفہ کے علاوہ ہیں جو اپنے والد سے اور ان سے یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں۔

۹۳۷۰ یعیش [6]

مولیٰ بنی عامر بن لؤی۔ ابن الامین نے اپنے ذیل الاستیعاب میں ان کا ذکر کیا ہے کہ عثمانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۳۷۱ یعیش [7]

بنی مغیرہ کے غلام۔ مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق وکیع، سفیان، عن حبیب بن ابی ثابت عن عکرمہ روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی مغیرہ کے ایک عجمی غلام کو قرآن پڑھاتے تھے۔ وکیع فرماتے ہیں: سفیان کا قول ہے: میرے خیال میں اسے

---

[1] ترمذی کتاب الطب باب ما جاء فی الرقی والادویۃ (۲۰۶۵، ۲۱٤۸) ابن ماجہ (۳٤۳۷) المستدرک (٤۰۲/٤) المعجم الکبیر (۲۱۵/۳) مجمع الزوائد (۸۵/۵)

[2] اسد الغابہ (۵۵٤۷) استیعاب (۲۸۵۰) تجرید (۱٤٤/۲)

[3] مسند احمد (٦۷/٤) (۱۱۲/۵) المعجم الکبیر (۷۰۹/۲۲) مجمع الزوائد (۲۵۰/۱) شرح المعانی (۷۰/۱)

[4] اسد الغابہ (۵٦٤۸) استیعاب (۱۵۰/٤) تجرید (۱٤٤/۲)

[5] المعجم الکبیر (۱۷۱/۲۲) مجمع الزوائد (٤۱/۸) جامع المسانید (٤۹۱/۱۲)

[6] تجرید (۱٤٤/۲) [7] اسد الغابہ (۵٦٤۹) تجرید (۱٤۵/۲)

یعیش کہا جاتا تھا۔ جس پہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ہم خوب جانتے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں: اسے (محمد ﷺ کو تو) ایک انسان سکھاتا ہے....﴾۔ [1] یحنّس میں دیکھ لیا جائے شاید وہ یہی ہوں۔

باب یاء کے بعد غین

۹۳۷۲ یغوث

ایک حدیث میں جسے میں من گھڑت سمجھتا ہوں ان کا ذکر آیا ہے جو میں نے ابن ابی طی کی کتاب طبقات الامامیہ میں پڑھی ہے....

۹۳۷۳ یفودان بن یفد یدویہ [2]

مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جبکہ محمد نامی حضرات میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

باب یاء کے بعد میم

۹۳۷۴ الیمان بن جابر [3]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد۔ حاء میں ان کا ذکر ہوا ہے کہ ان کا نام حسل ہے اور یمان لقب ہے۔ بقول بعض: یمان حضرت حذیفہ کے دادا کا لقب ہے۔

باب یاء کے بعد نون

۹۳۷۵ ینّاق [4]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کی حدیث علی بن حجر نے عن عمر بن ہارون عن عبدالعزیز بن عمر عن الحسن بن مسلم عن جدہ ینّاق کی سند سے بیان کی ہے، فرمایا: میں نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کو دیکھا۔ آپ سورج ڈھلنے کے بعد لوگوں کو وعظ کہنے کھڑے ہوئے۔ [5]

۹۳۷۶ یناق العمانی

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور الدارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں نافع مولی ابن عمر کے حالات کے آخر میں بطریق عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح عن حبیب کاتب مالک روایت کی ہے کہ عمان کے کچھ لوگ امام مالک کے پاس آئے، ان

---

[1] سورة النحل (۱۰۳) [2] اسد الغابہ (٦٦٥٠) تجريد (١٤٥/٢) [3] اسد الغابہ (٥٦٥١) تجريد (١٤٥/٢)

[4] اسد الغابہ (٥٦٥٢) تجريد (١٤٥/٢) [5] جامع المسانيد (٤٩٢/١٢)

میں صدقہ بن عطیہ بن حماس بن نجبہ بن حمار بن یناق نامی ایک شخص تھا، آپ اس کا احترام کرتے، کسی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اس کے پاس چند احادیث ہیں جنہیں وہ بیان کرتا ہے تو مجھے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے وہ حدیث لکھنے کا حکم دیا تاکہ میں آپ کے سامنے پیش کروں۔ چنانچہ اس نے مجھے املاء کرایا: حدثنی ابی عطیة سمعت جدی نجبة بن حمار یحدث عن جده یناق، فرمایا: میں طائف میں اپنے جنگل میں اونٹ چرا رہا تھا، ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا: ''اگر تم لوگ اسلام قبول نہیں کرتے تو جزیہ دو''۔ پھر لمبی حدیث ذکر کی۔ اس کے آخر میں ہے: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت آئے جب آپ کو نیزہ لگا تھا، چنانچہ آپ کی وفات اور دفن میں شریک ہوئے۔ اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ اور طائف میں جو مسلمان باقی رہا وہ اس میں شریک ہوا۔

۹۳۷۷ ینّة الجهنی

ابن السکن نے یہاں ان کا ذکر کیا ہے، باء میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۳۷۸ ینّة الحمراوی

ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے کہ فتح مصر میں شریک ہوئے اور حمراء کے ناظم تھے، مصر میں انہیں زائد وظیفہ ملتا تھا۔ بقول سعید بن عفیر: عبدالرحمٰن بن ینہ کے والد ہیں۔

میں کہتا ہوں: فتوحات میں صحابہ رضی اللہ عنہم ہی امیر مقرر ہوتے تھے۔

باب یاء کے بعد واؤ

۹۳۷۹ یوسف بن عبداللہ [1]

بن سلام بن حارث اسرائیلی۔ بچپن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کی حدیث یاد رکھی ہے، ان کی حدیث سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی میں بطریق یزید بن الاعور مروی ہے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے روٹی کے ٹکڑے پہ کھجور رکھ کر فرمایا: یہ اس کا سالن ہے۔ [3] ترمذی میں ایک اور طریق سے بحوالہ ان کے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا، یوسف اپنے والد، حضرت عثمان، عمر، علی وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی حاتم [5] نے نقل کیا ہے، انہوں نے اپنے والد

---

[1] اسد الغابہ (۵۶۵۳) استیعاب (۲۸۵۶) تجرید (۱۴۵/۲)

[2] اسد الغابہ (۵۶۵۳) استیعاب (۲۸۵۶) تجرید (۱۴۵/۲)

[3] ابوداؤد کتاب الاطعمة باب فی التمر (۳۸۳۰) شمائل الترمذی (۱۸۲) السنن الکبریٰ (۶۳/۱۰) المعجم الکبیر (۷۳۲/۲۲) مجمع الزوائد (۳۸/۵)

[4] ترمذی، کتاب المناقب.....

[5] الجرح والتعدیل (۲۴۰/۹)

سے کہا: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [1] نے ذکر کیا ہے کہ یوسف صحابی ہیں، تو میرے والد نے فرمایا: نہیں، انہیں رؤیت حاصل ہے اھ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بات زیادہ صحیح ہے۔ بغوی کا قول ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پانچویں طبقے میں ان کا ذکر کیا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق کتابیں لکھنے والی ایک جماعت نے ان کا ذکر کیا ہے، خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: خلافت عمر بن عبدالعزیز میں فوت ہوئے۔ حاکم کا قول ہے: واقدی نے ان کی کنیت ابو یعقوب بتائی ہے۔

٩٣٨٠ یوسف بن هبیره

ابن ابی وہب المخزومی، فتح مکہ کے بعد ان کا والد کافر مرا، ان کی والدہ ام ہانی ہیں ان کے بھائی ہانی کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے کہ انہوں نے اور ان کے بھائیوں نے دورِ نبوی پایا ہے۔

٩٣٨١ یونس بن شداد الازدی [2]

ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو بروایت سعید بن بشیر ان کی سند سے ہے جسے عبداللہ بن احمد نے ''زوائد المسند'' میں بروایت سعید عن قتادہ عن ابی قلابہ عن ابی الشعثاء عن یونس بن شداد نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق (قربانی کے تین دِنوں) میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ [3]

٩٣٨٢ یونس بن عبید

ابن اسد بن علاج الثقفی۔ صفیہ بنت عبید جو زیاد کی والدہ حضرت سمیہ کی مولاۃ ہیں کے بھائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے پاس وہ بیوی ہے جب یہ زیاد کے استلحاق (ملائے جانے) کے وقت حاضر ہوئے۔ انہوں نے اس کا انکار کیا۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: یا تم باز آ جاؤ گے یا میں تمہاری وجہ سے ایسی بدشگونی لوں گا جس کا پیش آنا دیر سے ہوگا۔ [4] تو یونس نے کہا: صرف اللہ کی طرف پھر میں واقع ہو جاؤں گا؟ انہوں نے کہا: ہاں! اور میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں۔ پھر خاموش ہو گئے۔ یہ واقعہ رشاطی نے نقل کیا ہے۔

قسم اوّل از حرف واؤ

باب یاء کے بعد حاء

٩٣٨٣ یحییٰ بن ثابت

ابن قیس بن شماس انصاری خزرجی۔ انہیں اپنے بھائیوں کی طرح رؤیت حاصل ہے، ثابت جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

---

[1] التاریخ الکبیر (٣٧١/٤) [4] اسد الغابہ (٥٦٥٥) استیعاب (٢٨٥٧) تجرید (١٤٥/٢)

[2] الجرح والتعدیل (٢٤٠/٩) [3] مسند احمد (٧٧/٤) مجمع الزوائد (٣٠٣/٣) شرح المعانی (٢٤٥/٢) جامع المسانید (٤٩٩/١٢)

[4] الجرح والتعدیل (٢٤٢/٩)

۹۳۸۴ یحییٰ بن خلّاد ①

ابن رافع بن مالک بن العجلان الزرقی بقول ابوعمر: ② ان کی احادیث اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کی کتاب میں عن علی بن یحییٰ بن خلاد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے ہیں، کہ جس دن یہ پیدا ہوئے نبی ﷺ کے پاس لائے گئے۔ آپ نے کھجور چبا کر دی اور فرمایا: میں اس کا ایسا نام رکھوں گا جو یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بعد کسی کا نہیں رکھا گیا۔ پھر آپ نے ان کا نام ③ یحییٰ رکھا۔ ہمارے شیخ الشیوخ حافظ صلاح الدین علائی کا قول ہے: مجھے اس کی سند سے نہیں ملی۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے اس کا ذکر تو کیا ہے لیکن مرسلاً۔ چنانچہ بطریق حبان بن ہلال عن ہمام عن اسحاق، حدثنی یحییٰ ابن خلاد، فرمایا: جب میری ولادت ہوئی تو میرے والد مجھے لے کر آئے.... پھر اس کا ذکر کیا۔ ابوعمر نے وہم سے ان کا نسب کندی بتایا ہے جس کی ابن فتحون نے تردید کی ہے جو درست ہے۔

باب یاء کے بعد زاء

۹۳۸۵ یزید بن الاصمّ ①

یہ عمرو بن عبید بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ، الاصم لقب ہے۔ یزید کی والدہ برزہ بنت الحارث الہلالیہ حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ بقول بعض: ان کی ولادت عہد نبی ﷺ میں ہوئی۔ ابن مندہ نے ان کے متعلق یہی ذکر کیا ہے۔ ابونعیم فرماتے ہیں: ان کے صحابی ہونے کی بات صحیح نہیں۔ اپنی خالہ حضرت میمونہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ، سعد بن ابی وقاص، معاویہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے دونوں بھتیجے عبداللہ اور عبیداللہ صاحبزادگان عبداللہ بن الاصم، زہری، ابوفزارہ العبسی، السبیعی، قتبانی، میمون بن مہران، جعفر بن برقان وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد ② کا قول ہے، بقول ابن کلبی: نبی ﷺ نے الاصم کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ ابن سعد فرماتے ہیں: یزید بکثرت حدیث بیان کرتے۔ ۱۰۳ھ یا ۱۰۴ھ میں فوت ہوئے۔ بقول بعض: ۱۰۱ھ میں وفات پائی۔ واقدی کا بیان ہے: تہتر (۷۳) سال زندہ رہے۔

میں کہتا ہوں: اگر یہ روایت صحیح ہے تو پھر انہیں رؤیت حاصل نہیں۔ اس حساب سے ان کی پیدائش وفات نبویہ سے تقریباً بیس (۲۰) سال بعد ہوئی ہوگی۔

۹۳۸۶ یزید بن امیّہ الدُّؤلی ①

ابوسنان الدؤلی۔ حضرت علی، ابوواقد اللیثی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور ان سے نافع، زہری، زید بن اسلم روایت کرتے

---

① اسد الغابہ (٥٥٠٥) استیعاب (٢٧٧٩) تجرید (١٣٣/٢) ② استیعاب (١٢٩/٤)

① الطبقات الکبرٰی (٥٢/٥) التاریخ الکبیر (٢٦٩/٤) الجرح والتعدیل (١٣٩/٩)

② اسد الغابہ (٥٥٢١) تجرید (١٣٤/٢) ③ الطبقات الکبرٰی (٤٧٩/٧)

① اسد الغابہ (٥٥٢٢) استیعاب (٢٧٨٧) تجرید (١٣٤/٢)

ہیں۔ ابوعمر[1] نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا مختصر ذکر کیا ہے۔ غزوۂ اُحد کے سال عین موقعہ پہ پیدا ہوئے۔ ابوحاتم[2] فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ یہ بات انہوں نے واقدی سے لی ہے ورنہ ثابت نہیں۔

باب یاء کے بعد عین

۹۳۸۷ یعلی بن حمزہ[3]

ابن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی۔ بقول زبیر: حضرت حمزہ کی نسل صرف یعلی سے چلی تھی ان کے ہاں چار بیٹے پیدا ہوئے لیکن وہ سب فوت ہوگئے اور کوئی اولاد نہ چھوڑی۔ یوں سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب کا سلسلۂ نسل منقطع ہوگیا۔ ابن سعد[4] کا قول ہے: حضرت حمزہ کے ہاں یعلی پیدا ہوئے اور انہی کے نام پہ کنیت رکھتے تھے۔ پھر عمارہ ہوئے جن کے نام سے بھی کنیت کرتے تھے اور عامر پیدا ہوئے۔ انہوں نے شادی کی۔ ان کی والدہ ام یعلی اوسیہ انصاریہ ہیں اور عمارہ کی والدہ خولہ بنت قیس ہیں اور یعلی کی اولاد کے نام عمارہ، الفضل، زبیر عقیل اور محمد بتائے، سب فوت ہوگئے۔

قسم الثالث ازحرف یاء

باب یاء کے بعد حاء

۹۳۸۸ یحمد الخولانی

یزید بن یحمد کے حالات میں ان کا ذکر ہوگا۔

۹۳۸۹ یُحنّس

مولیٰ صہیب بن سنان۔ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہے۔ حضرت صہیب کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آمدہ واقعے میں صہیب کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

۹۳۹۰ یحییٰ بن یعمر الرعینی

بقول ابن یونس: فتح مصر میں شریک ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کرنے میں سردار کی حیثیت رکھتے تھے۔

---

[1] استیعاب (۱۳۲/٤)

[2] الجرح والتعدیل (۳۰۱/۹)

[3] اسد الغابہ (٥٦٤٢) استیعاب (۲۸٤٦)

[4] الطبقات الکبریٰ (۸/۳)

باب یاء کے بعد راء

۹۳۹۱ یرفأ (دربانِ عمر رضی اللہ عنہ)

دورِ جاہلیت پایا ہے اور خلافتِ صدیقی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ ابن المبارک نے کتاب الزھد میں اپنی شامی سند سے بحوالہ ابن عمر روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی طرف سے یہ خبر ملی کہ وہ رنگ برنگے کھانے کھاتے ہیں تو آپ نے اپنے مولا یرفأ سے فرمایا: جب تمہیں پتہ چلے کہ ان کے کھانے کا وقت ہوگیا ہے تو مجھے اطلاع کر دینا.... پھر ایک واقعہ نقل کیا۔ ابن صاعد لکھتے ہیں: غریب ہے۔ اسے صرف ابن المبارک نے نقل کیا ہے۔ سعید بن منصور، ابوالاحوص عن ابی اسحاق بحوالہ البراء روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں اللہ کے مال سے وہی سلوک کرتا ہوں جو یتیم کا سرپرست کرتا ہے۔ جب مجھے ضرورت پڑتی ہے لے لیتا ہوں اور جب فراخی ہوتی ہے واپس کر دیتا ہوں۔ اور جب مجھے اس کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس سے بچتا ہوں۔ ابومخنف الازدی کا بیان ہے: جب حضرت عمر خلیفہ مقرر ہوئے تو ابوعبیدہ کی طرف یرفاء کو خط دے کر بھیجا۔ تو یہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ابوعبیدہ کے پاس جا پہنچے..... پھر ایک واقعہ نقل کیا۔

یرفأ کا تذکرہ صحیحین میں حضرت عباس و علی رضی اللہ عنہما کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زکوۃ کے مال میں جھگڑے والے واقعے میں ملتا ہے اور اس حدیث میں بھی ان کا ذکر ہے جسے ابن ابی شیبہ [1] نے بطریق زہری عن عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ عن ابیہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اتنے میں یرفأ آئے تو ہمیں اپنے پیچھے دھکیل دیا۔

۹۳۹۲ یریم بن عامر

بن سعد بن ذہل بن الاحدس بن سہل الرعینی۔ دورِ نبوی پایا ہے، بقول ابن یونس: یہ اور ان کا بھائی عقبہ فتح مصر میں شریک ہوئے۔

۹۳۹۳ یریم بن معدیکرب

ابن ابرہہ بن الصباح الاصبحی۔ دورِ نبوت پایا ہے، ان کا نضر نامی ایک بیٹا تھا، بقول ابن کلبی: اپنے دور میں حمیر کے شام میں سردار تھے، ان کے والد بنت معبد بن عباس بن عبدالمطلب ہیں۔

---

[1] المصنف لابن ابی شیبہ (۵۳۵/۱)

باب یاء کے بعد زاء

۹۳۹۴ یزداد الفارسی ✿ ازداد میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۳۹۵ یزید بن احمد المرادی ثم الزرقی۔ بقول ابن کلبی، فتح مصر میں شریک ہوئے۔

۹۳۹۶ یزید بن الاسود الغسانی ✿

از بنی ثعلبہ بن کعب بن عمرو۔ ابن کلبی نے نسب قحطان کے آغاز میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوالحس کنیت تھی۔ یہی یرموک کے زمانہ میں جبلہ بن الایہم کے ساتھ روم میں داخل ہوئے۔ پھر وہاں غسلان سے اپنے ساتھیوں سمیت مسلمان ہو کر لوٹے۔ شام میں ان کا بڑا مرتبہ ہے۔

۹۳۹۷ یزید بن الاسود الجُرَشیّ ✿

ابوالاسود۔ بقول ابن ابی حاتم: ✿ دورِ جاہلیت کے ہیں۔ مسلم فرماتے ہیں: قدیم زمانے کے ہیں۔ ابوعمر ✿ لکھتے ہیں: دورِ جاہلیت پایا ہے اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ملتا ہے، جو ثابت نہیں۔ پھر بطریق یونس بن میسرہ روایت کی ہے کہ میں نے یزید بن الاسود سے پوچھا: ابوالاسود! آپ نے کتنا عرصہ گزارا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے وہ زمانہ یاد ہے جب میری قوم عزیٰ کو پوجا کرتی تھی اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے اسے عن ابی مُسہر عن سعید بن عبدالعزیز عن یونس نقل کیا ہے اور ابن سعد نے پہلے طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن حبان الثقات میں لکھتے ہیں: سخت ✿ حال لوگوں میں سے تھے۔ یہی روایت ابوزرعہ دمشقی اور یعقوب بن سفیان نے اپنی اپنی تاریخ میں بسند صحیح عن سُلیم بن عامر نقل کی ہے کہ دمشق میں قحط پڑا تو امیر معاویہ یزید ابن الاسود کے وسیلے سے بارش کی دعا کرنے لگے تو ان لوگوں پہ بارش ہوئی۔

ابوزرعہ فرماتے ہیں: ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز کے واسطے سے ہمیں بتاتے ہیں کہ ضحاک بن قیس لوگوں کے ساتھ صلوٰۃ الاستسقاء پڑھنے نکلے تو یزید بن الاسود سے کہا: اے کثرت سے رونے والے، اٹھیے! اسی سند سے مروی ہے کہ عبدالملک جب مصعب ابن الزبیر کی جانب روانہ ہوا تو اس کے ساتھ یزید بن الاسود تھے۔ ابن ابی الدنیا نے بطریق ہشام بن الغار، حبان بن النضر کہ مجھ سے واثلہ بن الاسقع نے فرمایا کہ مجھے یزید بن الاسود کے پاس لے چلو، یہ ان کے پاس پہنچے تو وہ آ رہے تھے۔ انہوں نے آواز دی یہ آپ کے بھائی واثلہ ہیں تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا، وہ اسے چومنے لگے، میں نے ان کی ہتھیلی اپنی ہتھیلی میں لے لی جسے وہ اپنے سینے پہ کبھی پھیرتے اور کبھی چہرے پہ۔ واثلہ کی ہتھیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی جگہ ہے..... پھر ایک واقعہ ذکر کیا۔ میرا غالب گمان یہی ہے کہ یہ سابقہ شخص کے علاوہ ہیں۔

✿ اسد الغابہ (۵۵۱٤) تجرید (۱۳۳/۲) ✿ تجرید (۱۳٤/۲)
✿ استیعاب (۲۷۸۳) تجرید (۱۳٤/۲) ✿ الجرح والتعدیل (۲۵۰/۹)
✿ استیعاب (۱۳۱/٤) ✿ التاریخ الکبیر (۳۱۸/٤) ✿ جامع المسانید (٤۱۵/۱۲)

۹۳۹۸ یزید بن أُنیس الهذلی [1]

دورِ نبوی پایا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم لوگ عہد فاروقی میں مسجد میں قیام کرتے، یہ روایت ان سے مسلم بن جندب نے نقل کی ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب خلق افعال العباد میں درج کی ہے۔

۹۳۹۹ یزید بن بشر الضَبَعیّ

بشر بن یزید میں ذکر ہوا ہے۔

۹۴۰۰ یزید بن حارث الشیبانی

دورِ نبوی پایا ہے اور جنگ یمامہ میں شریک ہوئے۔ جس کے بارے کہتے ہیں: ع

''ہماری چکی عامر کے جھنڈے کے اردگرد گھوم رہی تھی، وہ ہمیں کھلے میدان میں ملے ہوئے دیکھ رہا تھا، معد کے دونوں رُکن ہماری پناہ لے رہے تھے اور ہماری وجہ سے مشارق والے موت کی سختیوں سے بچتے ہیں''۔

اس کے بعد بصرہ فروکش ہوئے، مرزبانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۴۰۱ یزید بن حذیفه اسدی [2]

کتاب الردّہ میں وثیمہ نے ان کا اور ان کے بیٹے زفر کا اسلام پہ ثابت قدم رہنے والوں میں ذکر کیا ہے۔ وہ بنی اسد کے معزز لوگوں میں سے تھے۔ حضرت خالد بن ولید سے جا ملے انہوں نے بنی اسد کی طرف انہیں ارتداد سے ڈرانے کے لیے یہ اشعار بھیجے: ع

''بنی اسد! اے میری قوم! طلیحہ میں کوئی ایسی خصلت نہیں جس کی وجہ سے اس کی بات مانی جائے''۔

۹۴۰۲ یزید بن حمزه المازنی [3]

حارث بن عوف میں ذکر ہوا ہے۔

۹۴۰۳ یزید بن ذی الاخرة الیمانی

وثیمہ نے کتاب الردّہ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے الاسود عنسی کے بارے میں اشعار کہے تھے، اس بارے میں وہ اسود کے قتل کے بعد کہتے ہیں: ع

''تیرے بقاء کی قسم! ہم عبدان کے دِن برکت والے حسبوں کی جماعت تھے نہ کہ کمینے۔ جس صبح ہم نے ایک وار سے عنیس میں ناک کاٹ ڈالی اس کے ذریعے مکشوح نے ہمام کا سر جدا کر دیا''۔

---

[1] تجرید (۱۳٤/۲) [2] اسد الغابہ (۳۵۳۵) تجرید (۱۳٦/۲) [3] اسد الغابہ (۵۵۳۹) تجرید (۱۳٦/۲)

۹۴۰۴ یزید بن رباب الاسلمی

بقول ابن یونس: یہ اوران کا بھائی فتح مصر میں شریک ہوئے۔

۹۴۰۵ یزید بن السجّوح التجیبی العامری

ابن یونس کا بیان ہے: فتح مصر میں شریک ہوئے۔ بحری جنگ کے امیر مقرر ہوئے۔ یہ مصومہ میں طحاوی گلی کی مسجد والے ہیں۔

۹۴۰۶ یزید بن شریک [1]

ابن طارق التیمی الکوفی الفقیہ ابراہیم کے والد۔ کوفہ کے رہائشی تھے۔ حضرت عمر، علی، ابوذر، ابن مسعود، حذیفہ وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کا بیٹا ابراہیم، ابراہیم نخعی، حکم بن عیینہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ بقول ابن سعد: [2] اپنی قوم کے ناظم تھے۔ بقول ابوموسیٰ: بتایا جاتا ہے دورِ جاہلیت پایا ہے۔

۹۴۰۷ یزید بن ضرار الاسدی [1]

الشماخ میں ذکر ہوا ہے۔ یہ مزرّد ابوضرار بقول ابوالحسن سے مشہور ہیں۔ الشماخ کے بھائی ہیں، بڑے تھے۔ [2] مرزبانی لکھتے ہیں: اسلام کا زمانہ پایا تو مسلمان ہوگئے، اپنے اس قصیدے میں کہتے ہیں جس کا مطلع ہے: ؏

"دلِ سلمٰی سے صاف ہوگیا اور اب طعنہ زن بھی کم ہوگئے ہیں"۔

اسی میں کہتے ہیں: ؏

"لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ میں گزشتہ زمانے میں جب جری اور طعنہ زن کوشش کرتا تو میں ہی خطیب ہوتا، سردار ہوتا جسے بدکے ہوئے اونٹوں کے ذریعے پھینک دیتے۔ جنہیں ساتھ چلنے والے گاتے اور سواریوں کی حدی خوانی کی جاتی جس پر ان میں سے کسی ایک شعر کو تو پھینکے گا اسے واضح کردے گا جیسے چہرے کے تل ہوئے اور تلوں کو ڈھکنے والا کوئی نہیں"۔

۹۴۰۸ یزید بن عبداللہ

الاصرم بن شعبہ بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال العامری ثم الہلالی، ہُزم میں ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہم نسب ہوجاتے ہیں۔ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہے، بنی مروان کے دور میں ان کے بیٹے عبداللہ بن یزید کا ذکر ہے، ان کا پوتا عاصم بن عبداللہ ابن یزید، اسد بن عبداللہ القسری کے پاس خراسان آیا تو اس نے انہیں قید کرلیا جس پہ اشعار کہے: ؏

"تمہارے دوست قسری نے تمہیں قبر کے قریب کردیا، دوستی کی بنا پر جس چیز کے قریب کردیا وہ بہت بری ہے"۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے، حمص کے رہائشی تھے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۵٦۰) تجرید (۱۳۸/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۷۰/٦)

[1] تجرید (۱۳۸/۲) [2] معجم الشعراء (٤٨٢)

٩۴٠٩ یزید بن عمرو الریاحی

شاعر اخوص سے مشہور تھے۔ مرزبانی معجم الشعراء میں لکھتے ہیں: مخضرمی ہیں، ابن قسوۃ شاعر عیینہ بن مرداس کے ساتھ ان کا ایک واقعہ ہے۔ ابو بشر الآمدی نے ان کا نام زید بتایا ہے۔

٩۴١٠ یزید بن عمیرہ الزبیدی ✿

بقول بعض: کندی/کلبی۔ حمص کے رہائشی تھے، بقول ابن سمیع: دورِ جاہلیت پایا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ لکھتے ہیں: حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے ملے اور معاذ بن جبل کے ساتھ رہے۔ حضرت معاذ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابوادریس الخولانی، عطیہ بن قیس، ابوقلابہ، اور معبد الجهنی روایت کرتے ہیں۔ عجلی لکھتے ہیں: اکابر تابعین میں سے ہیں۔ ابومسہر کا قول ہے: حضرت معاذ کے تلامذہ کے سردار مالک بن ہبیرہ تھے اور یزید بن عمیرہ ان کے سرداروں میں سے تھے۔

٩۴١١ یزید بن قیس ✿

ابن تمام بن مسعود بن کعب بن عَلوی بن عِلیان بن ارحب بن عامر بن مالک بن معاویہ.... ہمدانی ارحبی۔ دورِ نبوت پایا ہے۔ اور ان کے سردار تھے۔ مجالد بن سعید نے کہا: جب سعید بن عاص روانہ ہوئے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کے امیر تھے تو اہل کوفہ نے ان پہ دھاوا بول دیا۔ تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ کوفہ کے تمام قرّا اکٹھے ہوئے اور ان یزید بن قیس کو اپنا امیر بنا لیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگوں میں ان کا ساتھ دیا، انہوں نے اپنا محافظ بنا لیا۔ پھر اصبہان، رے، اور ہمدان کا والی مقرر کر دیا۔ اس کے بعد شاعر امیر معاویہ کو مخاطب کر کے انہی سے مراد لیتا ہے: ع

”معاویہ! اگر آپ ہماری طرف آنے میں جلدی نہ کریں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کرلیں یا یزید یمانی سے“۔

بقول ابن کلبی: اس شعر کا شاعر ثمامہ ہے۔

٩۴١٢ یزید بن قیس

ابن عبداللہ بن قیس ابن عبداللہ بن معاویہ بن الشیطان بن بکر بن عوف بن النخع النخعی۔ دورِ نبوت پایا ہے۔ ان کا بیٹا عبداللہ ابن یزید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرفداروں میں سے تھا۔ اور کوفہ میں فوت ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

٩۴١٣ یزید بن قیصم البھزی

دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہے۔ بقول ابن یونس: فتح مصر میں شریک ہوئے۔ مؤرخین نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

٩۴١۴ یزید بن قنان

از بنی مالک بن سعد۔ سیف نے فتوح میں لکھا ہے کہ جب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل نے فتنۂ ارتداد میں اپنے ساتھیوں

✿ اسد الغابہ (۵۵۸۷) تجرید (١٣٩/٢) ✿ الطبقات الکبریٰ (٣۵٢/٢) ✿ تجرید (١۴٠/٢)

کو ادھر ادھر تقسیم کیا تو انہیں کندہ بھیجا۔ طبری نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۹۴۱۵ یزید بن قیس

ابن یزید بن الصّعق۔ یہ لقب ہے ان کا نام عمرو بن حارث بن خویلد بن نوفل بن عمرو بن کلاب بن ربیعہ الکلابی ہے۔ بقول بعض: الصعق خویلد کا لقب ہے۔ مرزبانی [1] نے ان کے دادا یزید بن الصعق کا ذکر کیا ہے اور ان کے بنی تمیم کی ہجو میں بیان کردہ اشعار نقل کیے ہیں کہ وہ نعمان بن المنذر کے دور میں تھے۔ رہے یزید بن قیس تو ان کی کنیت ابوالمختار ہے۔ ان کا مرزبانی نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے انہوں نے بصرہ کے گورنروں کی شکایات پر مشتمل ایک قصیدہ تیار کیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچ گیا۔ تو خالد بن غلاب نے دیا۔ اور مدائنی نے عن علی بن حماد و سحیم بن حفص وغیرہ نقل کیے ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے: ابوالمختار یزید بن قیس بن الصعق نے ایسی بات کی جس میں اھواز وغیرہ کے گورنروں کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی ہے: ع

"امیر المؤمنین کو میری طرف سے یہ پیام پہنچا دو کہ آپ امر و نہی میں اللہ کے امین ہیں۔ آپ ہم میں اللہ کے امین ہیں اور جو ربّ العرش کا امین ہو میرا سینہ اس کے تابع ہے۔ آپ رساتیق اور گاؤں والوں کو نہ چھوڑیے گا۔ جو اللہ کے مال کو چمڑے اور بہتات میں بہاتے ہیں۔ آپ حجاج کی طرف پیام بھیج کر اس کا حساب جانچیے، اسی طرح جزء اور بشر کی طرف حکم بھیجئے! اور دونوں نافع کو ہرگز نہ بھولیے گا۔ اور نہ ابن غلاب کو جو بنی نصر کے سرداروں میں سے ہے، ان میں سے عاصم کی تھوڑی توجہ نہیں۔ اور جو بازاروں میں ہے وہ بنی بدر کا مولا ہے نعمان کی طرف خط بھیج کر اس کا حساب بھی دیکھئے۔ اور بنی غزوان کے داماد کی بے شک مجھے اطلاع ہے اور شبل کی طرف اس کے مال کے بارے میں پوچھئے۔ اور ابن محرّش کیونکہ اہل رساتیق میں انہی کا بڑا ذکر ہے۔ آپ ان سے مقاسمہ کیجئے۔ میری جان آپ پہ فدا اگر آپ نے آدھو آدھ تقسیم کی تو راضی ہو جائیں گے آپ مجھے گواہی کے لیے نہ بلائیے گا کیونکہ میں غائب رہتا ہوں، لیکن میں زمانے کے عجائبات دیکھتا ہوں جب یہ لوگ واپس ہوتے ہیں ہم بھی واپس ہوتے ہیں اور جب یہ جہاد کرتے ہیں ہم بھی شریک ہوتے ہیں"۔

مرزبانی نے چند اشعار پر اکتفا کیا ہے اور آخر میں ایک تیسرا شعر زائد نقل کیا ہے: ع

"جب ہندوستانی تاجر مشک لے کر آتا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ ان کی مانگوں سے بہہ رہی ہوتی ہے"۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے مقاسمہ کیا، ان کا آدھا مال ضبط کر لیا یہاں تک کہ ایک جوتا ضبط اور ایک چھوڑ دیا۔ ان لوگوں میں ابوبکرہ بھی تھے۔ کہنے لگے: میں نے کسی کام میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ آپ نے فرمایا: تمہارا بھائی بیت المال اور اونٹوں کا عشر لینے پہ مامور ہے وہ تمہیں مال دیتا ہے جس سے تم تجارت کرتے ہو۔ چنانچہ ان سے دس ہزار لیے۔ بقول بعض: ان کا بھی آدھا مال لے لیا۔ راوی کا بیان ہے۔ جس حجاج کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ ابن عتیک ثقفی ہیں اور وہ فرات پر مامور تھے۔ اور جزء بن معاویہ احنف کے چچا جو سرف پر مقرر تھے۔ بشر بن المحبب سابور کے لشکروں کے نگران تھے۔ دو نافع سے مراد، ابوبکر نفیع اور نافع بن

---

[1] معجم الشعراء (۴۸۰)

حارث بن خلدہ جوان کے بھائی ہیں۔ اور ابن غلاب خالد بن حارث جن کا تعلق بنی دھمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ھوازن سے تھا وہ اصبہان میں بیت المال پر مامور تھے۔ اور عاصم بن قیس بن الصلت مناذر پر تھے اور بازار پر سمرۃ بن جندب تھے جو سوق الاھواز پر مامور تھے۔ نعمان بن عدی بن نضلہ، بقول بعض: نضیلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بنی عدی بن کعب کے فرد جو دجلہ کے ضلع کے عامل تھے۔ انہیں نے کہا تھا: ؏

''حسناء کو کوئی یہ پیام پہنچانے والا ہے کہ اس کا خاوند اور بنی غزوان کا داماد مجاشع بن سعد سلمی ہیں''۔

ان کے عقد میں بنت عتبہ بن غزوان تھیں۔ وہ بصرہ کی زکوٰۃ وصولی پر مامور تھے۔ اور شبل بن معبد البجلی الاحمسی، غنیمتیں وصول کرنے پر مقرر تھے۔ اور ابن محرش ابو مریم الحنفی، رامھرمز پر فرات کے پل پر مقرر تھے۔ مرزبانی کا قول ہے: خالد بن غلاب نے انہیں جواب دیتے ہوئے کہا: ؏

''ابوالمختار کو بتا دو میں نہ تمہارا رشتہ دار ہوں اور نہ داماد، میرا مال کسی ویران حکومت سے حاصل نہیں ہوا جسے تم شعروں میں شامل کرنے لگو''۔

اسی قصیدے میں چند اشعار یہ ہیں: ؏

''دارالحفاظ آگے رکھی ہوئی چیزیں کھانے کی تھیں جنگ کے دِن فرمانرواؤں کے لیے، اسل اور کیکر، بھری ہوئی نیزوں کی زیادتی کو بھلا دے، میں ان چیزوں سے تیری کفایت سفید اثر والی چیز سے اپنی طرف سے کر دوں گا''۔

۹۴۱۶ یزید بن محمد

زید بن محمد کے حالات میں ذکر ہوا ہے۔

۹۴۱۷ یزید بن مر

علی بن عبدودّ بن امد بن کعب الصائد بن شرحبیل بن عمرو بن جشم بن صاعد الهمد انی ثم الصائدی۔ ان کا بیٹا محمد، ابن الحنفیہ کے ساتھیوں میں سے تھا۔ مختار بن ابی عبید کی جنگوں میں اس کے ساتھ تھا۔ ابن کلبی نے یہ بات نقل کی ہے۔

۹۴۱۸ یزید بن معاویہ[1]

ابن عبید بن رؤاس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ الرؤاسی۔ ابوداؤد شاعر بقول مرزبانی[2] مخضرمی ہیں: ؏

''کبھی تو تم سلسلہ بحال رکھتے ہو اور کبھی توڑ دیتے ہو، سب سے برا دوست متلون المزاج ہے''۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں شاعر سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔

۹۴۱۹ یزید بن مُغفل

ابن عوف بن عمیر بن کلب العامری۔ نسب ان کے بھائی زهیر کے حالات میں بیان ہو چکا ہے۔ دونوں نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اسد الغابہ (۵۶۰۱) [2] معجم الشعراء (٤٨٤)

پایا ہے اور دونوں ہی جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ (ابن کلبی) اور مرزبانی نے یزید بن مغفل کا ذکر کیا اور ان کا یہ شعر نقل کیا ہے جب وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف سے لڑ رہے تھے اور اسی گھڑی شہید ہوئے۔

"اگر تم مجھے نہیں جانتے تو میں ابن المغفل ہوں جنگوں میں اسلحے سے لیس پیچھے نہ ہٹنے والا، میرے دائیں ہاتھ میں آدھی تیز دھار تلوار ہے جسے میں گھڑسوار پر جنگ کے درمیان میں چلا دیتا ہوں"۔

یا تو یہ دو ہیں یا ان کے شہید ہونے کی جگہوں میں سے ایک کے بارے میں قول غلط ہے۔

۹۴۲۰ یزید بن ملجم المرادی

عبدالرحمٰن کے بھائی۔ دورِ نبوی پایا ہے۔ بقول ابن یونس: فتح مصر میں شریک ہوئے۔

۹۴۲۱ یزید بن ناجیہ اللخمی

از بنی بحر بن سوادہ ان میں صاحب شرافت تھے۔ دورِ نبوی پایا ہے۔ بقول ابن یونس: فتح مصر میں شریک ہوئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے یزید بن عمرو الغافری روایت کرتے ہیں۔

۹۴۲۲ یزید بن نعیم [1]

ابن شجرہ بن یزید التجیبی ثم الایدعانی، دورِ نبوت پایا ہے۔ بقول ابن یونس: فتح مصر میں شریک ہوئے اور گنے چنے شہسواروں میں سے ایک تھے۔

۹۴۲۳ یزید بن یحمد الھمدانی [2]

عبدخیر کے والد۔ ابوعمر نے ان کے بیٹے کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور بروایت عبدالملک بن سلع نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے عبدخیر سے کہا: ابوعمارہ! آپ بہت بوڑھے ہوگئے آپ کی کتنی عمر ہوگئی ہے؟ انہوں نے کہا: ایک سو بیس (۱۲۰) سال۔ میں نے کہا: کیا آپ کو دورِ جاہلیت کی کوئی بات یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! مجھے یاد ہے کہ میری والدہ نے ہنڈیا پکائی، میں نے کہا: ہمیں کھانا دیجئے! کہنے لگیں ابا کو آ لینے دو، اتنے میں میرے والد صاحب آ گئے۔ وہ کہنے لگے: ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا ہے۔ آپ ہمیں مردار کا گوشت کھانے سے منع کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم نے وہ ہنڈیا انڈیل دی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور ابویعلی نے بروایت عبدالملک، ابن فتحون فرماتے ہیں: یہ روایت ابوعمر نے ان کے بیٹے عبدخیر کے حالات میں شامل کی ہے۔ یہ ان کی شرط کے مطابق ہیں پھر ان کا الگ نہیں ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں: لیکن انہوں نے "یزید بن محمد" کہا جسے تحریف میں بدل دیا، یہ تو یحمد ہیں۔ بقول بعض: یہ عبدالرحمٰن بن یحمد ہیں۔ شاید کسی نے ان کے دادا کے نسب سے ایسا ذکر کر دیا ہے۔

---

[1] تجرید (۱۴۱/۲) [2] تجرید (۱۴۰/۲)

باب یاء کے بعد سین

۹۴۲۴ یسار

حسن بن ابی الحسن البصری کے والد۔ دورِ نبوی نصیب ہوا ہے۔ خطیب بطریق ابی العِناء عن ابی عائشہ روایت کرتے ہیں کہ یسار اہل میسان سے تھے۔ گرفتار ہوئے اور کسی انصاری کے گھر جا پہنچے۔ یہ انصار کے مولا ہیں خلافتِ فاروقی کے اخیر دور میں ان کے ہاں حسن پیدا ہوئے۔

۹۴۲۵ یسار المطلبی

مولیٰ قیس بن مخرمہ۔ یہ صاحب مغازی محمد یسار کے دادا ہیں۔ ابوبکر بن المقریؒ نے اپنے فوائد میں بطریق محمد بن اسحاق روایت کی ہے کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان کیا کہ خالد بن الولید روانہ ہوکر ''عین التمر'' پہ فروکش ہوئے۔ وہاں جنگ کی اور لوگوں کو قیدی بنایا۔ قیدیوں میں سیر بن ابی عمرہ اور عبد مولی بلقین ،حمران بن ابان، افلح مولی ابی ایوب، اور یسار مولیٰ قیس بن مخرمہ بھی تھے۔ یہ ۱۱ھ خلافتِ صدیقی کے آغاز کا واقعہ ہے۔

۹۴۲۶ یسار بن نمیر [1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خزانچی۔ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کا شرف رکھتے ہیں۔ ان سے ابوائل، شقیق بن سلمہ وغیرہ روایت لیتے ہیں۔ ابن سعد [2] نے طبقات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حالات میں بروایت ابوعاصم الغطفانی، بحوالہ یسار بن نمیر حدیث نقل کی ہے کہ ''میں نے جب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آٹا چھانا، تو آپ مجھ سے ناراض ہوئے''۔ [3] اور ہم عباس الترقفی کے رسالہ میں بطریق غیلان بن جریر عن ابی اسحاق عن یسار بن نمیر مولیٰ عمر روایت کی ہے، فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب پیشاب کے لیے بیٹھتے تو مجھے فرماتے: کوئی چیز دے دو، تو میں آپ کو لکڑی یا پتھر دیتا ورنہ آپ کسی دیوار والے باغ کے قریب آ جاتے۔ بلاذری کی روایت ہے، یسار فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا حج میں کتنا خرچ ہوا.... پھر ایک واقعہ ذکر کیا۔

۹۴۲۷ یُسَیر بن عمرو [4]

اسیر میں تذکرہ ہوا ہے۔

باب یاء کے بعد عین

۹۴۲۸ یعقوب بن عمرو

دورِ نبوت پایا ہے۔ خلافتِ صدیقی میں اجنادین میں شہید ہوئے۔ یہ بات میں نے تاریخ مظفری میں دیکھی ہے۔ پھر

---

[1] اسد الغابہ (٥٦٣٣) استیعاب (١٤٥/٤) تجرید (١٤٣/٢) [2] الطبقات (٣١٩/٣)

[3] التاریخ الکبیر (٤٢٠/٤) الجرح والتعدیل (٣٠٧/٩) [4] اسد الغابہ (٥٦٣٣) استیعاب (٢٨٤٠) تجرید (١٤٣/٢)

ازدی کی فتوح الشام میں مل گئی۔ ان کا تذکرہ ان کے والد عمرو بن ضریس کے حالات میں بھی ہوا ہے۔ ابواسماعیل ازدی کا قول ہے: واقعۂ اجنادین میں سات مشرک قتل کیے۔ انہیں ایک نیزہ لگا، چار یا پانچ ایام تک زندہ رہے پھر زخم بہہ پڑا۔ حضرت ابوعبیدہ سے اپنے اہل وعیال کے ہاں جانے کی اجازت چاہی، انہوں نے اجازت دے دی تو وہیں وفات پائی۔

۹۴۲۹ یعفور بن حسان الذُهلی

دورِ نبوی پایا ہے اور فتح قادسیہ میں شریک ہوئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے بارے میں بیان کیا کہ میں نے یعفور جیسا آدمی نہیں دیکھا وہ ایک دِن پانچ گھڑ سواروں کو لے آئے ان میں سے ایک آدمی کو ایسا داؤ دیا یہاں تک کہ اس پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی، پھر پوری طرح اس پر غلبہ پا کر اسے مسلمان کر کے لے آئے۔

۹۴۳۰ یعلی بن عمیرہ

ابن یعمر بن حارثہ بن العبید ...النہدی۔ دورِ نبوت نصیب ہوا، فتوحاتِ عراق میں سے قادسیہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ پھر صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ بقول ابن کلبی بنی نہد کا جھنڈا انہی کے ہاتھ میں تھا۔

باب یاء کے بعد نون

۹۴۳۱ ینّاق[1] العمانی

دورِ نبوی پایا ہے۔ الدارقطنی نے ''غراب مالک'' میں ان کی حدیث بطریق عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح عن حبیب کاتب مالک روایت کی ہے کہ عمان کے کچھ لوگ حج کر کے امام مالک کے پاس آئے۔ ان میں صدقہ بن عطیہ بن حماس بن نجبہ بن حمار بن یناق تھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کا بڑا اکرام کرتے بلند مقام پر بٹھاتے، پھر مجھے حکم دیا کہ میں اس سے وہ حدیث نقل کروں جو وہ بیان کرتا ہے اور پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کروں۔ چنانچہ اس نے مجھے املا کرایا: **حدثنی ابی عطیة بن حماس قال سمعت جدی نجبة بن حمار یحدث عن جدّہ یناق**۔ فرماتے ہیں: میں اپنے گھر والوں کے اپنے جنگل میں اونٹ چرا رہا تھا، ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا کہ مسلمان ہو جاؤ، تو میری قوم نے انکار کر دیا۔ آپ نے ان کی طرف اپنے نیک آدمی بھیجے، پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی اطلاع ملی۔ تو میری قوم جو پہلے ادا کرتی تھی وہ ابوبکر کی طرف بھیج دی، میں نے اپنی قوم سے کہا: مجھے سوار کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دو تو انہوں نے نہ مانا۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض لوگوں نے میرے اونٹ لے لیے، میں اپنی سواری پر بیٹھ کر مدینہ کی طرف چل پڑا..... پھر ایک لمبا واقعہ ذکر کیا۔ اس میں ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہ قاتلانہ حملہ ہوا، فرماتے ہیں: میں مدینہ میں داخل ہوا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر آپ کے آخری لمحات میں ان لوگوں سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا، جس کی لمبی حدیث ہے۔

---

[1] تجرید (۱۴۵/۲)

حبیب کہتے ہیں: میں امام مالک کے پاس آیا، آپ نے وہ تحریر پڑھ کر فرمایا: اسی مفہوم کی روایت مجھ سے نافع نے بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کی ہے۔ پھر وہ شیخ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا، آپ نے اس کا اکرام کیا تو آپ کی مجلس میں اس نے وہ حدیث بیان کی۔ پھر ان سے وہ واقعہ نقل کیا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ام کلثوم بنت علی بن نعیم کے بارے اختلاف ہوا، یہاں تک کہ سب کا اس پہ اتفاق ہوا کہ وہ حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس قیام کریں گی..... الدارقطنی فرماتے ہیں: اس میں حبیب عن صدقہ عن مالک روایت کرنے میں منفرد ہیں، اس کے بعد فرماتے ہیں: حبیب محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

القسم الرابع ازحرف یاء۔ جن حضرات کا غلطی سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کر دیا گیا

باب یاء کے بعد حاء

۹۴۳۲ یحییٰ بن سعید ❶

ابن عاص۔ درمیانے درجے کے تابعی ہیں۔ ذیل میں ابوموسیٰ لکھتے ہیں: ابوداؤد نے السنن میں عن الشعبی عن مالک عن یحییٰ بن سعید یعنی انصاری عن القاسم بن محمد وسلیمان بن یسار روایت کی ہے، دونوں فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے بنت عبدالرحمٰن کو طلاق بائن دے دی تو عبدالرحمٰن انہیں لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن الحکم کی طرف پیام بھیجا وہ اس وقت مدینہ کے گورنر تھے: کہ اللہ سے ڈرو! اور عورت کو اس کے گھر لوٹا دو..... (حدیث) ❷

ابن الاثیر ❸ فرماتے ہیں: یہ یحییٰ، عمرو بن سعید الاشدق کے بھائی ہیں۔ نہ یہ دونوں صحابی ہیں اور نہ دونوں کو دورِ نبوی ملا ہے۔ کیونکہ ان کے والد سعید بن عاص ہجرت کے سال پیدا ہوئے اور یحییٰ ان کے بڑے بیٹے بھی نہیں۔ بہرصورت یہ صحابی نہیں۔ تو ابوموسیٰ کو کیسے شبہ ہو گیا؟

یہ حدیث بخاری میں بھی عن اسماعیل عن مالک مروی ہے اس میں بنت عبدالرحمٰن بن الحکم کو طلاق دی۔ اور بطریق عبدالرحمٰن ابن القاسم عن ابیہ نقل کی ہے کہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: خالہ جان! آپ نے اس عورت کو دیکھا ہے جسے اس کے خاوند نے طلاق دے دی ہے، پھر بھی وہ چلی گئی ہے، اس کے بارے آپ کیا کہتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس نے بہت برا کیا۔ لگتا ہے اس روایت میں اپنے دادا کے نسب سے ذکر ہوئی ہیں اور ان کے خاوند کا نام نہیں لیا گیا۔ جو یحییٰ بن سعید ہیں جن کا ابھی ذکر ہوا ہے۔ اور یحییٰ ❹ ....

۹۴۳۳ یحییٰ بن صیفی ❺

چھوٹے تابعی ہیں۔ کوئی حدیث مرسل بیان کی ہے، جس کی وجہ سے یحییٰ بن یونس نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا۔ اور

❶ اسد الغابہ (۵۵۰۶) تجرید (۱۳۳/۲)

❷ بخاری کتاب الطلاق باب فاطمة بنت قیس (۵۳۲۱، ۵۳۲۲) ابوداؤد (۲۲۹۵) مؤطا مالک (۱۲۶۰)

❸ اسد الغابہ (۳۲۸/۴) ❹ چار لفظوں کے بقدر جگہ خالی ہے۔ ❺ اسد الغابۃ (۵۵۰۷) تجرید اسماء الصحابۃ (۱۳۳/۲)

بطریق ابراہیم بن یزید، الجوزی، عن یحییٰ بن صیفی روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی سعادت ہے کہ اس کا بیٹا اس کے مشابہ ہو۔ [1] مستغفری صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور یحییٰ کا صحابی ہونا مشہور ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی ایک اور مرسل حدیث بھی ہے جسے ابوسعید بن الاعرابی نے اپنے "معجم" میں بروایت السائب بن عمر مخزومی عن یحییٰ بن صیفی نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس پہ کوئی احسان ہوا ہو تو اس پہ لازم ہے کہ وہ اس کا بدلہ دے اگر ایسا نہ کر سکے تو تعریف کر دے، اگر ایسا بھی نہ کیا تو اس نے کفرانِ نعمت کیا۔ بعض نے یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ یہ یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ہیں جن کی حدیث صحیح میں بروایت ان کے عن ابی سعید مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما بحوالہ ان کے مروی ہے۔ لگتا ہے ان دونوں صحیح حدیثوں میں اپنے دادا کے نسب سے ذکر ہوئے۔ بقول ابن سعد رضی اللہ عنہ ثقہ تھے ان کی روایت سے کئی احادیث مروی ہیں، ابن حبان نے تبع تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۴۳۴ یحیٰی بن عبدالرحمٰن [2]

ابن قانع نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا اور بطریق شعبہ بحوالہ یحییٰ بن عبدالرحمٰن روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسعد بن زرارہ کو داغ لگایا، ان سے غلطی ہوئی یہ تو عن عمہ یحییٰ بن اسعد بن زرارہ مروی ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوئی۔

۹۴۳۵ یحیٰی بن ابی کریم

تابعی ہیں، مرسل حدیث بیان کی جس کی وجہ سے کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا۔ عسکری لکھتے ہیں: ان کی روایت مرسل ہے۔

۹۴۳۶ یحیٰی بن ہانئ [3]

ابن عروہ المرادی۔ چھوٹے تابعی ہیں۔ کوئی مرسل حدیث بیان کی ہے جس کی وجہ سے ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے اور بطریق ابن کلبی بحوالہ یحییٰ بن ہانی بن عروہ المرادی روایت کی ہے فرمایا کہ فروہ بن مُسَیک کندہ کے بادشاہوں سے الگ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے...... پھر وہ حدیث [4] ذکر کی۔

میں کہتا ہوں: ان کے والد ہانی بن عروہ مخضرمین میں شامل ہوتے ہیں۔ حرفِ ھاء میں ان کا ذکر ہو چکا ہے یحییٰ کو حضرت انس، نعیم بن دجاجہ اور ابوحذیفہ وغیرہ حضرات سے روایت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے شعبہ، ثوری، شریک اور ابوبکر بن عیاش وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

ابوحاتم رازی [5] لکھتے ہیں: ثقہ، صالح ہیں۔ اہل کوفہ کے سرداروں میں سے ہیں۔ ابن حبان نے معتبر تبع تابعین میں ان کا شمار کیا ہے، یحییٰ بن بکیر بحوالہ شعبہ نقل کرتے ہیں۔ اپنے دور میں کوفہ والوں کے سردار تھے۔ نسائی وغیرہ نے انہیں ثقہ لکھا ہے۔ ان کی حدیث سنن کی تینوں کتابوں میں ہے۔

---

[1] جامع المسانید والسنن (۴۰۹/۱۲) [2] تجرید (۱۳۳/۲) [3] اسد الغابہ (۵۵۱۱) تجرید (۱۳۳/۲)

[4] البدایۃ والنہایۃ (۷۱/۵) [5] الجرح والتعدیل (۱۹۵/۹)

باب یاء کے بعد زاد

۹۴۳۷ یزید بن ابی اوفی [1]

درست نام زید ہے، حرف زاء میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۹۴۳۸ یزید بن جاریۃ

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن الدباغ نے ابن عبدالبرّ کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، جو ان کا وہم ہے۔ کیونکہ ابن عبدالبرّ نے ان کا درست نام ذکر کیا ہے، وہ لکھتے ہیں: یزید بن سیف یا یوسف، ان کے دادا کا نام نہیں لکھا، جس سے ابن الدباغ سمجھے انہوں نے ان کا ذکر نہیں کیا اور ابن قانع نے ان کے دادا کے نسب سے ذکر کیا ہے اور بغوی، ابن السکن اور طبرانی [2] نے ان کا صحیح نسب لکھا ہے اور جیسا پہلے بیان ہوا ان کی حدیث نقل کی۔

۹۴۳۹ یزید بن جاریہ [3]

ابن عامر بن العطاف۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے پہلے یزید بن جاریہ ابن مجمع بن العطاف کا ذکر کر چکے ہیں، دونوں ایک ہیں۔ یہی ابن جاریہ بن عامر بن مجمع بن العطاف ہیں جیسا کہ قسم اوّل میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۴۴۰ یزید بن جاریہ [4]

دوسرے، قریب ہی یزید بن خارجہ بن عامر میں ذکر ہوگا۔

۹۴۴۱ یزید بن حُصَین [5]

ابن نمیر السکونی الحمصی۔ صغار تابعین میں سے ہیں۔ خلافت یزید بن عبدالملک ۱۰۳ھ میں فوت ہوئے۔ سلیمان بن عبدالملک نے انہیں حمص کا پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے گورنر مقرر کیا تھا۔ جب مروان بن الحکم مصر داخل ہوئے تو یہ ساتھ تھے، ان کے والد حصین بن نمیر کو مسلم بن عقبہ المری نے واقعہ حرہ کے بعد اس لشکر کا امیر بنایا جس نے خلافت یزید بن معاویہ میں مدینۂ نبویہ پر چڑھائی کی۔ پھر حصین نے مکہ پہ حملہ کیا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا محاصرہ کرلیا۔ اتنے میں انہیں یزید بن معاویہ [6] کی موت کی اطلاع مل گئی۔ حصین صحابی نہیں چہ جائیکہ ان کا بیٹا۔ جس کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا تو ایک صحابی کے ساتھ اشتباہ کی وجہ سے جن کا نام اور ان کے والد کا نام ایک جیسا ہے جن کا قسم اوّل میں ذکر ہوا ہے۔

---

[1] تجرید (۱۳۵/۲) [2] المعجم الکبیر (۲۴۵/۲۲) [3] اسد الغابہ (۵۵۳۰) تجرید (۱۳۵/۲)

[4] استیعاب (۲۷۹۲) تجرید (۱۳۵/۲) [5] اسد الغابہ (۵۵۳۷) تجرید (۱۳۶/۲)

[6] التاریخ الکبیر (۳۲۶/٤) جامع المسانید (٤٢٤/١٢) الطبقات الکبریٰ (٢٩٣/٤)

۹۴۴۲ یزید بن حنظلہ

حدیث ابراہیم میں ان کا ذکر آتا ہے جو ابراھیم بن عبدالاعلی عن جدته عن ابیها یزید بن حنظله کی سند سے مروی ہے کہ ہم سفر پہ نکلے، ہمارے ساتھ وائل بن حجر تھے۔ انہیں ان کے دشمن نے پکڑ لیا، ان لوگوں نے قسم کھائے بغیر نہ چھوڑا۔ تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ (حدیث) [1] اسے بغوی نے عن ہارون الحمال عن یزید بن ہارون بحوالہ ان کے نقل کیا: یزید، اور دوسری بار کہا: سوید ن حنظلہ، انہیں اس میں شک ہے۔

میں کہتا ہوں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عن یزید بلا شک عن سوید نقل کیا ہے، یہی قول بغوی کا ہے۔ یزید کے علاوہ لوگوں نے اسے اسرائیل سے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: وہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ وغیرہ میں کئی طرق سے عن اسرائیل اسی طرح مروی ہے۔ یزید کا اس میں ذکر کرنا وہم ہے۔

۹۴۴۳ یزید بن خارجه انصاری

ابن فتحون نے بحوالہ بغوی ان کا اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے، جو لفظی غلطی سے پیدا ہونے والا وہم ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: سوید بن معاویہ عن عثمان بن حکیم عن خالد بن سلمہ عن موسیٰ بن طلحہ عن یزید بن خارجہ الخزرجی کی سند سے ہم سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ہم آپ پہ کیسے درود بھیجا کریں..... (حدیث) درست زید ہے، اسی روایت کو بغوی نے وہاں دو طریق سے بحوالہ عثمان نقل کیا ہے۔ اسی طرح بطریق عیسیٰ بن یونس عن عثمان مسند أحمد اور نسائی میں ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے بطریق عیسیٰ نقل تو کی ہے لیکن انہوں نے خارجہ بن یزید کہا جو الٹ ہے۔ اس میں سوید کو ایک اور وہم ہوا ہے چنانچہ ابونعیم نے بطریق مطین بحوالہ ان کے نقل کیا ہے، فرمایا: یزید بن حارثہ۔ ان کے والد کا نام بدل دیا، درست خارجہ ہے۔ واللہ اعلم

۹۴۴۴ یزید بن حمیر العرنی

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں حمص فروکش ہوئے۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے جو ان کا وہم ہے۔ اس واسطے کہ یہ مشہور تابعی ہیں۔ ان کے سب سے بڑے شیخ ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام بخاری، ابن ابی حاتم اور ابن حبان نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۴۴۵ یزید بن سَلمه [3]

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق سعید بن مسروق عن ابن اشوع عن یزید بن سلمہ روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی:

---

[1] ابوداؤد كتاب الايمان باب المعاريض فى اليمين (٣٢٥٦) ابن ماجه (٢١١٩) مسند احمد (٧٩/٤)

[2] مسند احمد (١١٨/٤) [2] نسائى كتاب السهو باب نوع آخر (١٢٨٦، ١٢٨٧، ١٢٨٨)

[3] اسد الغابه (٥٥٥٤) استيعاب (١٣٧/٤) تجريد (١٣٧/٢)

اللہ کے رسول! میں نے آپ کی بہت سی احادیث سنی ہیں مجھے خدشہ ہے میں انہیں بھول نہ جاؤں..... (حدیث) [1] بغوی لکھتے ہیں: میرے خیال میں یہ جعفی کے علاوہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن مندہ نے بطریق ابن اشوع نقل کیا تو کہا: عن یزید بن سلمہ الجعفی اور ترمذی نے اسی طرح روایت کی ہے۔ قسم اوّل میں درست نام بیان ہو چکا ہے۔

۹۴۴۶ یزید بن صحار [2]

ابوبکر بن علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق اسماعیل بن عیاش عن ابن خثیم عن جعفر بن یزید بن صحار العبدی عن ابیہ مرفوع روایت کی ہے: ٹھیکری، مٹکے اور درخت کے چھید میں (بنا) کوئی مشروب نہ پیا جائے۔ [3]

میں کہتا ہوں: اسماعیل سے نقل کرنے والے کسی راوی سے غلطی ہوئی ہے، یہ تو زید ہیں، ابن مندہ نے ایک اور طریق سے عن اسماعیل نقل کیا تو فرمایا: عن جعفر بن زید عن ابیہ جو درست ہے۔

۹۴۴۷ یزید بن طلحہ [4]

ابن رکانہ۔ بقول المستغفری: یحییٰ بن یونس شیرازی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق مالک [5] عن سلمہ بن صفوان بحوالہ ان کے مرفوع روایت کی ہے: ''ہر مذہب کے اوصاف ہوتے ہیں، دین اسلام کا وصفِ خاص حیاء ہے''۔ بغوی لکھتے ہیں: یہ مرسل روایت ہے اور یہ یزید، محمد بن طلحہ بن رکانہ مشہور تابعی کے بھائی ہیں۔ ابن ابی حاتم [6] فرماتے ہیں: اپنے والد اور محمد ابن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان ثقات التابعین میں ان کا ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ہشام بن عبدالملک کی خلافت کے آغاز میں فوت ہوئے۔ ابن عبدالبر لکھتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے تمام تلامذہ کا کہنا بھی یہی ہے، صرف اکیلے وکیع کہتے ہیں: عن یزید بن طلحہ عن ابیہ انہوں نے عن ابیہ کا اضافہ نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں: یحییٰ بن یحییٰ اللیثی کی روایت جمہور کی طرح ہے۔ انہوں نے یزید کی جگہ زید کہا۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: بقول وکیع حدیث مسند ہے۔ اور خود استیعاب میں طلحہ کا ذکر نہیں کیا۔ جس کا ان پہ ایک اور تعاقب ہے۔ اس واسطے کہ دارقطنی نے جو روایت غرائب مالک میں بطریق وکیع نقل کی ہے وہ عن مالک عن سلمہ عن یزید بن رکانہ عن ابیہ ہے۔ اس بنا پر صحابی رکانہ ہوئے۔ دارقطنی فرماتے ہیں: اسے علی بن زید الصدائی نے عن مالک اسی طرح نقل کیا ہے، لیکن یزید بن طلحہ بن رکانہ کہا۔

۹۴۴۸ یزید بن عبداللہ بن رکانہ

ابن المطلب المطلبی۔ کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے، جس کی وجہ ایک مرسل حدیث ہے جسے بیہقی نے

---

[1] جامع المسانید (۴۲۹/۱۲) المعجم الکبیر (۲۴۲/۲۲) التاریخ الکبیر (۳۴۰/۴)

[2] اسد الغابہ (۵۵۶۳) تجرید (۱۳۸/۲) [3] جامع المسانید (۴۳۴/۱۲)

[4] اسد الغابہ (۵۵۶۶) تجرید (۱۳۸/۲) [5] مؤطا مالک کتاب حسن الخلق (۱۷۲۵)

[6] الجرح والتعدیل (۲۷۳/۹)

"الدعوات" میں بطریق ابراہیم بن المنذر عن الحسن بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن یزید بن عبداللہ بن رکانہ بن المطلب کی سند سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ فرماتے: اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے..... (الحدیث) [1]

۹۴۴۹ یزید بن عبداللہ بن الشخّیر [2]

ابوالعلاء اکابر تابعین میں سے ایک، ابوموسیٰ ذیل میں لکھتے ہیں: یحیٰ بن عبدالوہاب بن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب پہ اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ہُشیم عن یونس بن عبید عن یزید بن عبداللہ بن الشخّیر روایت کی ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو کچھ بندے کو عطا کرتا ہے اس میں اس کی آزمائش کرتا ہے، اگر وہ راضی رہے تو اسے برکت دیتا ہے اور اگر ناراض ہو تو برکت اٹھالیتا ہے۔ [3]

کسی کا یہ کہنا ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے، غلط ہے، اس واسطے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ یہ حضرت حسن بصری سے دس سال پہلے پیدا ہوئے اور حضرت حسن بصری کی ولادت خلافتِ فاروقی کے آخر میں ہوئی۔ لہٰذا یزید کی ولادت خلافتِ صدیقی میں ہوئی۔

۹۴۵۰ یزید بن عبدالرحمٰن [5]

ابونعیم نے ان کا ذکر کیا اور یہ مرفوع روایت نقل کی ہے: اپنے غلاموں کا خیال رکھو! اپنے غلاموں کے بارے میں احتیاط برتو!..... (حدیث) [6] ابونعیم فرماتے ہیں: بقول بعض: یہ یزید بن جاریہ۔ ابن الاثیر [7] نے فرمایا: یہ بلاشبہ وہی ہیں۔ مذکورہ حدیث ان کے حالات میں بیان ہو چکی ہے۔

۹۴۵۱ یزید بن عبدالمزنی حجازی [8]

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ماجہ نے بطریق ایوب بن موسیٰ بحوالہ ان کے مرفوع روایت کی ہے: "لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے گا"۔ [9] یہ یزید تابعی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انہوں نے تو یہ حدیث عن ابیہ عن النبی ﷺ روایت کی ہے، نیز ان کے والد کے صحابی ہونے کا ثبوت نہیں۔

---

[1] المعجم الکبیر (۲۷۷/۸) المصنف لعبدالرزاق (۶۴۲۰) [2] اسد الغابہ (۵۵۷۴) تجرید (۱۳۹/۲)
[3] التاریخ الکبیر (۳۴۵/۴) جمع الجوامع (۵۱۶۳) جامع المسانید (۴۳۸/۱۲) الجرح والتعدیل (۲۷۴/۹)
الطبقات الکبریٰ (۱۵۵/۷) [4] التاریخ الکبیر (۳۴۵/۴) [5] اسد الغابہ (۵۵۷۸) تجرید (۱۳۹/۲)
[6] مسند احمد (۳۶/۴) المعجم الکبیر (۲۴۳/۲۲) مجمع الزوائد (۲۳۶/۴) کنز العمال (۲۵۰۱۳)
[7] اسد الغابہ (۳۴۷/۴) [8] اسد الغابہ (۵۵۸۰) [9] ابن ماجہ کتاب الذبائح باب العقیقة (۳۱۶۶)
فتح الباری (۵۹۴/۹) کنز العمال (۴۵۲۸۵) جامع المسانید (۴۳۷/۱۲)

۹۴۵۲ یزید بن عبید السلمی ابو وجزہ

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن ابی ذئب عن عبداللہ بن محمد بن عمرو بن حاطب عن ابی وجزہ یزید بن عبید روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ کے پاس بنی فزارہ کا وفد آیا، جن میں خارجہ ابن حصین اور حارث بن قیس تھے۔ جو سب سے کم سن تھے۔ یہ لوگ رملہ بنت حارث کی حویلی میں فروکش ہوئے۔ یہ مرسل ہے ابو وجزہ تابعی ہیں جو سعدی سے مشہور ہیں۔ واقدی نے مغازی میں یہ حدیث اسی سند سے نقل کی تو اس کے سیاق میں کہا: عن ابی وجزہ السعدی۔ مرزبانی نے مبرد سے نقل کیا ہے: ابو وجزہ اصلاً سلمی ہیں، انہیں سعدی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ بنی سعد میں فروکش ہوئے تھے۔

میں کہتا ہوں: حدیث ان کے مراسیل سے مذکور ہے اور ابو وجزہ کی یہ حدیث السنن میں عن عمر بن ابی سلمۃ المخزومی پروردۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے۔ مشہور شاعر ہیں، مدینہ کے رہائشی تھے اور وہیں ۱۳۰ھ میں فوت ہوئے۔

۹۴۵۳ یزید بن عمر [1]

مستغفری نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر تو کیا ہے لیکن کہا: یزید بن عمرو، میں نے اس بارے میں اختلاف قسم اوّل میں بیان کر دیا ہے۔

۹۴۵۴ یزید بن عمرو [2]

مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ایوب عن میمون بن مہران روایت کی ہے: میری طرف ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خط بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں یزید بن عمرو سے پوچھو! میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''آپ نے حلّ (حرم سے باہر) میں ان سے نکاح کیا تھا''۔ [3]

میں کہتا ہوں: یہ یزید وہی یزید بن الاصم ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ قسم ثانی میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

۹۴۵۵ یزید بن کعب [4]

بقول بعض: یہ ان بہزی کا نام ہے جن کا ذکر حدیث عمیر بن سلمہ الضمری میں ملتا ہے۔ جن کا تذکرہ ان کے حالات میں ہو چکا ہے۔ ابن عبدالبرّ [5] نے ان کا ذکر کیا ہے۔ درست زید ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔ الدارقطنی وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] تجرید (۱۳۹/۲) [2] اسد الغابہ (۵۵۸۵) تجرید (۱۳۹/۲)

[3] مسلم کتاب النکاح باب تحریم نکاح المحرم (۴۸) ابوداؤد (۱۸۴۳) ترمذی (۸۴۵) ابن ماجہ (۱۹۶۴) سنن الدارمی (۳۸/۲)

[4] اسد الغابہ (۵۵۹۵) استیعاب (۱٤۱/٤) تجرید (۱٤۰/۲)

[5] استیعاب (۱٤۱/٤)

۹۴۵۶ یزید بن محمد

عبدخیر کے والد۔ اسی طرح ابن فتحون ابن الامین اور ذہبی نے ان کا ذکر کیا ہے، جبکہ درست یزید بن یُحَمد ہے۔

۹۴۵۷ یزید بن المُزین

ابن قیس بن عدی بن امیہ انصاری الخزرجی۔ بقول ابوعمر: یہ نام واقدی نے ذکر کیا ہے جبکہ جمہور زید بتاتے ہیں، جو درست ہے۔

۹۴۵۸ یزید بن معبد

القیسی الربعی الیمامی۔ جس نے انہیں یزید بن معبد الحنفی الدؤلی کے علاوہ قرار دیا ہے، اسے وہم ہوا ہے بلکہ یہ ایک ہی ہیں۔

۹۴۵۹ یزید بن المعتمر النمیری

ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے جوان کا وہم ہے۔ یہ تو یزید بن نمیر ہیں جن کا ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۹۴۶۰ یزید بن نعیم

ابن ہزال الاسلمی مشہور تابعی۔ ایک مرسل حدیث بیان کی ہے تو الاثیری نے اپنے استدراک میں اور ابن الاثیر نے ان کی خوشہ چینی میں ان کا ذکر کیا ہے جو وہم ہے۔ ان کی حدیث مسند بقی بن مخلد سے شامل کی ہے جو ان کی اپنے والد سے روایت سے مروی ہے۔ امام بخاری، مسلم، ابن ابی حاتم اور ابن حبان وغیرہ نے انہیں تابعین میں شمار کیا ہے۔

۹۴۶۱ یزید بن نمران شامی

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا جوان کا وہم ہے ان کی روایت تو عن المُقعَد بحوالہ اس شخص کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اس وقت گزرا جب آپ تبوک میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: یزید بن نمران نے فرمایا: میں نے تبوک میں ایک اپاہج صحابی دیکھا۔ لگتا ہے ابن شاہین نے سمجھا کہ "له صحبته" کی ضمیر یزید کی طرف ہے حالانکہ وہ اپاہج شخص کی طرف راجع ہے۔

۹۴۶۲ یزید ابوعبداللہ

پہلے بیان ہوا یہ غلط ہے۔

✿ تجرید (۱۴۰/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۶۰۰) استیعاب (۲۸۲۳) تجرید (۱۴۰/۲)

✿ استیعاب (۱۴۱/۴) ✿ اسد الغابہ (۵۶۰۲) استیعاب (۲۸۲٤) تجرید (۱۴۰/۲)

✿ اسد الغابہ (۵۶۰۹) تجرید (۱۴۱/۲) ✿ اسد الغابہ (۳۵۳/٤)

✿ التاریخ الکبیر (۳٦٤/٤) ✿ الجرح والتعدیل (۲۹۲/۹)

✿ الجرح والتعدیل (۲۹۲/۹) ✿ تجرید (۱۳۹/۲)

۹۴۶۳ یزید [1]

عبداللہ الخطمی کے والد۔ یہ حدیث "مصیبت زدہ تو وہ ہے جس نے آگے کوئی اولاد نہیں بھیجی"۔ انما الرقوب.... روایت کی ہے۔اس میں تامّل ہے۔ابن مندہ اور ابن الاثیر [2] نے اسی طرح نقل کیا ہے جو ان کا وہم ہے اس لیے محدثین نے ان کا ذکر کیا ہے وہ یزید بن حصین ہیں۔

۹۴۶۴ یزید [3] ابوھانئ الحنفی

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ہانی بن یزید عن ابیہ روایت کی ہے کہ ان کے بھائی بشر بن معبد و حارثہ بن ظفر کی لڑائی ہوگئی۔انہیں ان کا اپنے استدراک میں شامل کرنے سے وہم ہوا کیونکہ یہ تو وہی یزید بن معبد ہیں جن کا ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۹۴۶۵ یزید العقیلی [4]

ایک مرسل حدیث بیان کی ہے جس کی وجہ سے مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے اور لکھتے ہیں: مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن ابی حاتم [5] نے جزم سے لکھا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے جسے بقیہ نے عن نافع بن یزید عن نافع بن سلیمان عن یزید العقیلی نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب میری اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ حدود (ملکی) کو بندر کھے گا"۔(حدیث)

۹۴۶۶ یزید [6] (حکیم کے والد)

ان کی حدیث حماد بن سلمہ نے عن عطاء بن السائب عن حکیم بن یزید عن ابیہ کی سند سے نقل کی ہے، درست یوں ہے: عن حکیم بن ابی یزید، جیسا کنیتوں میں بھی تذکرہ ہوگا۔

باب یاء کے بعد سین

۹۴۶۷ یسار بن نُمیر [7] ابولیلیٰ

مولیٰ بنی عمرو بن عوف۔ فرضی نے المؤتلف میں ان کا ذکر کیا ہے۔ابن الاثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور

---

[1] اسد الغابہ (۵۵۷۶) استیعاب (۱۴۳/۴) تجرید (۱۳۹/۲) [2] اسد الغابہ (۳۴۷/۴)

[3] اسد الغابہ (۵۶۱۱) تجرید (۱۴۱/۲) [4] اسد الغابہ (۵۵۶۲) تجرید (۱۳۹/۲)

[5] الجرح والتعدیل (۳۰۱/۹) [6] اسد الغابہ (۵۵۳۸) استیعاب (۲۸۲۹) تجرید (۱۳۶/۲)

[7] تجرید (۱۴۳/۲)

تجرید ❶ میں انہی کی خوشہ چینی کی گئی ہے۔ یہ ابولیلیٰ عبدالرحمٰن کے والد ہیں، جس نے ان دونوں میں فرق کیا ہے، اسے وہم ہوا ہے
ابوعمر نے ان کے نام میں اختلاف ذکر کیا ہے۔ ان کے متعلق تمام اقوال میں سے ایک قول ہے "یسر بن نمیر" جو امام بخاری ❷ اور ع
کا قول ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔

۹۴۶۸ یُسر

ابن عبداللہ، جھوٹوں میں سے ایک جس نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ حسین بن خارجہ کا گمان ہے اس کی مصر میں ا
سے ملاقات ہوئی ہے اس نے اس سے ذکر کیا کہ اس کی عمر تین سو (۳۰۰) سال ہے۔ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے "السباعیات" می
بطریق حسین بن خارجہ بحوالہ اس کے کئی احادیث نقل کی ہیں۔ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں: اس تک کی سندیں ظلمات ہیں۔ میر
دو مشہور اشعار میں اس کا ذکر ملتا ہے جس کے مطلع میں حدیث ابن نسطور یسر اور نعیم ہے۔ وہ نعیم یہی میسر ہے، کچھ ہی دیر بعد نعیم
ذکر ہوگا۔

۹۴۶۹ الیسع بن المغیرہ المخزومی

چھوٹے مشہور تابعی ہیں، حاکم نے ان کی حدیث اپنے مستدرک میں نقل کی ہے جسے بطریق اسماعیل بن ابی اوی
عن محمد بن طلحه التمیمی عن عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن المغیرة نقل کیا ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ایک آد
کے پاس سے گزرے جو بازاری نرخ سے کم بھاؤ پہ اناج بیچ رہا تھا....."۔ (حدیث) جس سے حاکم نے سمجھ لیا یہ صحابی ہیں، یہ تو تابع
ہیں۔ حالانکہ ابوداؤد نے مراسیل میں ان کی حدیث بطریق الزبیر بن سعید عن الیسع بن المغیرة نقل کی ہے کہ خالد بن ولی
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر کی تنگی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: رونے میں کشادگی اختیار کرو، طبرانی نے اسے الیسع مذکور
روایت میں عن ابیه عن خالد بن ولید موصولاً ذکر کیا ہے۔ الیسع کو عطاء بن ابی رباح، محمد بن سیرین وغیرہ سے بھی روایت
حاصل ہے۔ ابوحاتم الرازی ان کے بارے میں کہتے ہیں: قوی نہیں۔ جبکہ ابن ابی حاتم ❸ اور ابن حبان نے ثقات التابعین میں ان
ذکر کیا ہے۔

۹۴۷۰ یُسَیر ❹ ابن العنبس انصاری

ابن الاثیر ❺ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے جو ان کا وہم ہے، یہ نام تو نون سے ہے، پہلے درست بیان
ہو چکا ہے۔

۹۴۷۱ یُسیر بن یزید انصاری ❻

بیہقی نے الشعب میں بطریق محمد بن اسحاق البلخی عن عمرو بن قیس عن ابیه عن جده عن خالد روایت

---

❶ تجرید (۱۴۳/۲) ❷ التاریخ الکبیر (۴۲۰/۴) ❸ الجرح والتعدیل (۳۰۸/۹)
❹ اسد الغابہ (۵۶۳۵) تجرید (۱۴۳/۲) ❺ اسد الغابہ (۳۶۰/۴) ❻ استیعاب (۲۸۴۱)

کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''احمق محروم ہوا''۔ پھر بیہقی اپنے شیخ حاکم سے روایت کرتے ہیں کہ قیس کے دادا کا نام یسیر بن یزید انصاری ہے اور ان کی اسانید بہت شم ہیں، بیہقی نے اپنے شیخ پر اس کی نکیر کی ہے وہ لکھتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم میں یسیر بن یزید نامی کوئی بھی نہیں۔ یہ تو یسیر بن عمرو ہیں مخزومی تابعی ہیں۔ پھر مذکورہ حدیث بطریق یعقوب بن سفیان عن ابی سعید الاشج عن عمرو بن قیس انہی الفاظ میں نقل کی ہے۔ مرفوع بیان نہیں کی۔ فرماتے ہیں: ایک موقوف زیادہ صحیح ہے۔ قسم ثالث میں سیر بن عمرو کا ذکر ہو چکا ہے اس کا اوّل (پہلا حرف) ہمزہ سے بدل جاتا ہے، حرف الف میں اس کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

باب یاء کے بعد عین

۹۴۷۲ یعقوب بن اوس الثقفی [1]

مشہور تابعی ہیں۔ بقول بعض: ان کا نام عقبہ ہے۔ ابن ابی خیثمہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، جو وہم ہے۔ بغوی ان کی شبہ عمد کے بارے میں مرفوع روایت کرتے ہیں: بغوی لکھتے ہیں: یہ سند ابی خیثمہ سے شک کے ساتھ ہے اور ہم سے یہ روایت احمد بن ابی خیثمہ نے عن ابیہ بیان کی اس میں انہوں نے یہ نہیں کہا: یا کسی صحابی سے۔

میں کہتا ہوں: ابن ابی خیثمہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یعقوب صحابی نہیں۔ یہ روایت تو انہوں نے عبداللہ ابن عمرو سے نقل کی ہے۔ اور یہ حدیث ابوداؤد کی کتاب میں بروایت حماد بن یزید و وہیب بن خالد دونوں عن خالد الحذاء عن القاسم بن ربیعہ عن عقبہ بن اوس عن عبداللہ بن عمرو دی ہے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز خطاب فرمایا، پھر ایک حدیث ذکر کی۔ اس میں ہے: ''خطا کی دیت شبہ العمد جب تک کوڑوں اور لاٹھی سے مارا گیا ہو سو (۱۰۰) اونٹ ہے ان میں چالیس حاملہ اونٹنیاں رہی ہوں گی''۔ [2] یہی روایت نسائی نے بطریق حماد بن زید نقل کی تو کہا: عن عقبہ بن اوس عن رجل من الصحابہ اور بطریق ابن ابی عدی عن خالد عن القاسم عن عقبہ بن اوس نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.... پھر وہ حدیث مرسلاً ذکر کی۔ جو بطریق بشر بن المفضل و یزید بن زُریع دونوں عن خالد وہیب کی روایت جیسی روایت کرتے ہیں لیکن صحابی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔ اور قاسم کے شیخ کا نام یعقوب بتایا ہے۔ ابوداؤد نے اس میں قاسم بن ربیعہ سے آگے ایک اور اختلاف بھی ذکر کیا ہے۔ آیا یہ عبداللہ بن عمرو ہیں یا ابن عمر؟ اس لیے کہ قاسم اور ان کے درمیان کوئی نہیں۔

۹۴۷۳ یعلی بن حازم الثقفی [3]

حلیف بنی زہرہ، یمامہ میں شہادت پائی۔ تجرید میں اسی طرح لکھا ہے جو وہم ہے ان کے والد کا نام غلط لکھ دیا ہے یہ تو ابن جاریہ ہیں پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٥٦٣٦) استیعاب (٢٨٤٢)

[2] ابوداؤد کتاب الدیات باب فیمن قتل فی عمیاء بین قوم (٤٥٩١)
نسائی کتاب القسامۃ باب من قتل بحجر او سبوط (٤٨٠٣)

[3] تجرید (١٤٤/٢)

۹۴۷۴ یعلی بن صفوان

ابن امیہ، ابن فتحون نے بحوالہ مغازی اموی ان کا اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے بعد یعلی بن صفوان بن امیہ اپنے بیٹے کو ہجرت کی بیعت کرانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ ابن قانع نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے جو الٹ ہے اس میں کسی راوی کو وہم ہوا ہے، درست ہے۔ عن مجاہد عن صفوان بن یعلی بن امیہ ہے کہ یعلی اپنے بیٹے کو لائے، اس سے ابن فتحون نے خبردار کیا ہے۔ صفوان ابن یعلی بن امیہ مشہور تابعی ہیں۔

۹۴۷۵ یعلی بن طَلْق [1]

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے، جو وہم ہے۔ یہ تو علی بن طلق ہیں چنانچہ ابن قانع اپنی سند سے عن جعفر بن عوف عن یحیٰ بن سعید عن محمد بن المنکدر عن یعلی بن طلق مرفوع روایت کرتے ہیں: ''آدمی نماز تو پڑھتا ہے لیکن جو اس کا (اصل) وقت رہ جاتا ہے وہ اس کے اہل وعیال اور مال سے زیادہ افضل ہے''۔ [2]

۹۴۷۶ یعلی [3] (بے نسبت)

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ولید بن مسلم عن سفیان عن عمرو بن یعلی عن ابیہ کی سند سے روایت نقل کی ہے، فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ہاتھ (کی انگلی) میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیا اس کی بھی زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا: (پھر تو) یہ موٹا انگارہ ہے۔ [4]

میں کہتا ہوں: یہ یعلی ابن ابی مرہ ہیں جیسا کہ طبرانی نے جب یہ حدیث نقل کی تو اعتماد سے کہا۔ جبکہ درست یہ ہے ان سے روایت کرنے والے عمر جو ہیں وہ اپنے دادا کے نسب عمر بن عبداللہ بن یعلی بن ضر سے ذکر ہوئے جو مشہور ہیں ان کے اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا کئی احادیث ہیں۔ ریاح ثقفی کے حالات میں اس متن پر کچھ بحث ہو چکی ہے۔

۹۴۷۷ یعلی [5] (بے نسبت، دوسرے)

ابن فتحون نے بحوالہ یحیٰ بن یحیٰ تمیمی عن عمرو بن عثمان عن ابیہ عن یعلی، ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک تنگ مقام پر پہنچے، جہاں آپ نے انہیں اپنی سواری پہ نماز پڑھائی، سجدہ رکوع اشارے سے تھا، سجدہ کا جھکاؤ رکوع کی بہ نسبت زیادہ تھا۔ [6]

میں کہتا ہوں: یہ یعلی بھی ابن مرہ ہیں، ترمذی نے یہی روایت نقل کر کے تبصرہ کیا ہے کہ غریب ہے اس میں عمر بن الرماح

---

[1] تجرید (١٤٤/٢)

[2] مجمع الزوائد (٦٧/٣) السنن الكبرٰى (١٤٥/٤) كنز العمال (١٧٣٠١)

[3] اسد الغابہ (٥٦٤٥) تجريد (١٤٤/٢)

[4] مسند احمد (١٧١/٤) مجمع الزوائد (٦٦/٣) السنن الكبرٰى (١٤٥/٤) كنز العمال (١٧٣٠١)

[5] تجريد (١٤٤/٢)

[6] ابوداؤد كتاب الصلاة باب التطوع على الراحلة والوتر (١٢٢٧) نسائى (١١٨٨) ابن ماجه (١٠١٨) مسند احمد (٣٣٤/٣)

منفرد ہے اور اسے الدارقطنی نے اسی سند سے نقل کیا تو کہا: یعلی بن امیہ، ہمارے شیخ شرح ترمذی میں شبابہ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔
ہر تقدیر وصورت یہ یعلی اور ہیں۔

باب یاء کے بعد واوٗ

۹۴۷۸ یوسف الانصاری ❶

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا: ''لوگو! ابوبکر نے مجھے کبھی اذیت نہیں پہنچائی تو تم لوگ بھی اس بات کی وجہ سے ان کا لحاظ کرنا''..... (حدیث) ❷ ہمارے شیخ الشیوخ العلائی فرماتے ہیں: یہ وہم ہے درست عن سہل بن یوسف بن سہل عن ابیہ عن جدہ ہے، ان کے دادا کا نام سہل بن حنیف ہے۔ ابن قانع نے یہی روایت دوسرے مقام پر بطریق محمد بن یونس عن خالد بن عمرو صحیح نقل کیا ہے۔ علائی فرماتے ہیں: یہ زیادہ مناسب ہے۔
میں کہتا ہوں: اسے ابن عساکر نے پہلے کی طرح نقل کیا ہے، جبکہ زکریا بن یحییٰ نے عن سلیمان بن داوٗد عن خالد بن عمر عن سہل بن یوسف بن سہل بن مالک عن ابیہ عن جدہ اسی طرح زعفرانی نے عن زکریا نقل کیا ہے۔ خلیعات میں ہمیں بطریق ابی سعید الاعرابی عن الزعفرانی لکھی ملی ہے۔

۹۴۷۹ یونس انصاری ظفری ❸ ابومحمد

بقول ابن مندہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے، پھر انہوں نے، ابن مندہ اور ابونعیم نے بطریق ابن ابی فدیک عن ادریس بن محمد بن یونس ظفری عن ابیہ عن جدہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مونچھیں کاٹا کرو''۔ ❹ ہمارے شیخ الشیوخ علائی نے فرمایا: یہ وہم ہے، درست ادریس بن محمد بن یونس بن انس بن فضالہ عن ابیہ عن جدہ یونس عن ابیہ محمد بن انس بن فضالہ ہے۔ یہ سند ابن مندہ نے محمد بن انس کے سوانح میں درست نقل کی ہے، جیسا قسم اوّل میں بیان ہو چکی ہے۔
میں کہتا ہوں: کنیتوں کے آخر میں بیان ہوگا کہ ابن ابی عاصم نے یہ عنوان ابویونس کے لیے قائم کیا ہے اور اسی طریق سے عن ادریس بن محمد بن یونس عن جدہ یونس عن ابیہ روایت کی ہے کہ وہ حجۃ الوداع میں شریک تھے، اس وقت وہ بیس (۲۰) سال کے تھے، اس سے علائی کے اعتراض کو تقویت ملتی ہے۔ واللہ اعلم
اس کتاب کے مؤلف (اللہ ان سے راضی ہو) فرماتے ہیں: میری کتابت حواشی کے ساتھ تین ذوالحجہ ۷؍۴ھ مکمل ہوئی۔ جس

---

❶ تجرید (۱۴۵/۲)
❷ المعجم الکبیر (۱۲۶/۶) کنز العمال (۳۳۱۳۹) (۳۵۶۴۵) لسان المیزان (۴۲۴/۳) (۷۱۹/٤)
مختصر تاریخ دمشق (۱۲۹/۶)
❸ اسد الغابہ (۵۶۵۶)
❹ السنن الکبریٰ (۱۵۰/۱) کنز العمال (۱۷۲۲۳) جامع المسانید والسنن (۵۰۰/۱۲)

کی ابتداء آٹھ سو نو (۸۰۹) میں ہوئی تھی جو چالیس کے قریب ہے، لیکن اس کی کتابت تاخیر سے ہوئی۔ جو ترتیب میں نے اختیار کی تھی اس کی وجہ سے مسودات میں تین بار ہوئی۔ اب یہ تیسری بار ہے یہ نسخہ بھی مسودہ ہی ہے کیونکہ اس میں بکثرت الحاق کیا گیا ہے، دوسرے ناموں کے شامل کرنے سے ناامیدی حاصل نہیں ہوئی۔ پہلے میں نے سرخی پھر زردی سے پھر خالص صورت سے پھر اس سے حق جلتی صورت سے اسماء کو ممتاز کیا۔ یہ سب کچھ رجال و نساء کی فصل میں مبہم سے پہلے کی کتاب ہے یہ مصنف کے الفاظ تھے انہی کے قلم سے ہم نے نقل کیے ہیں۔

والحمدللّٰہ رب العالمین حمدًا لا نھایۃ لہ وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلّم تسلیمًا کثیرا. آمین